DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE.

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگريس ڐيوک آف آرگائيل

کے

سين ٹيفک سوسئيٹي نے معزز کيا

شکریه

ی نہایت شکر ادا کرتي هی اپنے دو ممبروں

ی چودهري صاحب منصف بلیا ضلع غازي پور اور

راے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد کا که اِن دو

صاحبوں نے اپنے بے بها وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحه ترجمه

کرنے میں صرف کیا اور روحاني اور جسماني محنت اُٹهانے سے سوسیٹي

کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرتر سین ٹیفک سوسئیٹي

۲۳ دسمبر سنه ۱۸۶۵ع

NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLIT[illegible] THE
UNIVERSITY OF [illegible].

TRANSLATED I[illegible]

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY,

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

رسالہ علم انتظام مدن

مؤلفہ

ناسا ولیم سینیر صاحب ایم اے

سابق پروفسر علم انتظام مدن یونیورسٹی اکسفورڈ

جسکو

باضافہ چند مفید حاشیوں کے

ین ٹیفک سوسائیٹی نے اُردو میں ترجمہ کرکر مشتہر کیا

ALLYGURH :

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

مضمون | صفحه

تقسیم دولت کا بیان

صفحه | مضمون

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۲۲	مقوصه	مقبوضه
از ۲۴ تا ۳۸		قیمت	مالیت
۲۶	۶	وصول	حصول
۳۵	۲۶	حاجات‌تونی	حاجاتی
۶۶	۱۲	توآضح	تواضع
۱۱۷	۹	مرتت	مرتب
۱۳۹	۲۱	یارم	یارں
۱۵۲	۶	خاس	خاص
۲۱۴	۵	هوئی	هوا
۲۱۷	۱۸	صحنت	صحت
۲۴۳	۲۲	ملک	مالک
۲۵۷	۱	روپیئے	ذخیره

رسالہ علم انتظام مدن

دیباچہ

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یہہ مژدہ سنایا جاتا هی کہ اس رسالہ میں بہت مختصر بیان اُس علم فیض آموز کا هی کہ بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم ہوتے ہیں اور وہ علم گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي هی اور یہہ بات واضح ہو کہ اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بہت وسیع معني اختیار کیئے ہیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچھہ کچھہ اصول اس علم کے بیان کیئے تو اُنھوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں هي پر اکتفا نکي بلکہ سیاست مدنیہ کو بھي داخل کیا مرسیر دي لا ریوائیري صاحب نے ایک رسالہ تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي انتظام خلایق رکھا اور یہہ اُسمیں بیان کیا کہ یہہ رسالہ ایسے انتظام عام کے بیان میں هی کہ وہ اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعہ هی جو دنیا میں ممکن التحصول ہیں اور سر جیمس ستورت صاحب تعریف اس علم کي اِسطرح بیان کرتے ہیں کہ بڑا مقصود اُسکا یہہ هی کہ تمام لوگوں کو کھانے کمانے کے رنگ ڈھنگ اچھي طرح معلوم ہو جاویں اور جو امور اُنکے مانع مزاحم ہوویں وہ رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري ضروري سامان مہیا ہوویں اور اِس زمانہ کے یورپ کے مورخ بھي اِس علم کے مقصد کو ایسا هي وسیع سمجھتے ہیں چنانچہ ستارک صاحب فرماتے ہیں کہ علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم هی کہ اُنکے ذریعہ سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي ہوتي هی اور سسمانڈي صاحب کہتے ہیں کہ غایت و مقصود اس علم کا انسان کي

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے ھیں جو بطفیل حکومت حاصل ھوتي ھیں اور سے صاحب یہہ لکہتے ھیں کہ انتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے ھیں اور یہہ وہ علم ھی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروھوں کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل ھوتے ھیں زمانہ حال کے انگریزي مورخوں کا یہہ حال ھی کہ وہ اقرار اسباب کا عموماً کرتي ھیں کہ ھم اپني توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پانوں نکالے اور بیگانہ کاموں میں ھاتھہ ڈالا یعني عام متدن یا منتظم کے کام میں دستاندازي کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي کہ علم انتظام مدن اُن قوانین کا علم ھی جنکے ذریعہ سے ان چیزوں کے حاصل کرنے اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک ھوتے ھیں جو آدمي کو باالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند ھوتے ھیں اور مبادلہ اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي ھی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي ھی کہ اُنکے وسیلہ سے آدمي کي محنت اُس قابل ھو جاتي ھی کہ بہت سي دولت اُس سے حاصل ھووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینی جو تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقی جو عمل درآمد کے لیئے کمال کفایت سے ممکن ھوویں بخوبي تحقیق ھو جاتے ھیں *

علم انتظام مدن کا محدود ھونا

واضح ھو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور ھیں بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان بھي آسان نہیں اور اصل یہہ ھی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي اُن تحقیقوں میں داخل ھیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں محصور ھی جو اُس خاص گروہ کے باھمي معاملات سے علاقہ رکھتي ھیں جنکے حالات پر اس علم کے محقق کو بحث کرني مقصود ھو اور یقین واثق ھی کہ بیان اُن وسیع تحقیقوں کا ایک چھوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر ھی اور یہہ بھي یقین ھی کہ اپني اور اپنے طالب علموں کي توجہہ کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر منحصر کریں تو ھماري کتاب بہت صاف اور کامل اور نصیحت آمیز ھوگي بہ نسبت اُسکے کہ ھم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بہت کم محدود و معین ھیں اگرچہ بجاے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے ھیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط ھیں دوڑ دھوپ کریں واضح ھو کہ اگرچہ ایسے ایسے سوال کہ مال و دولت کا قبضہ کہاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروہ کے حق میں جسکا وہ ایک رکن ھی مفید یا مضر ھی اور ھر مختلف گروہ میں دولت کي کیسي تقسیم خواھش کي قابل ھی اور وہ کیا وسیلے ھیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسي ملک میں آسان ھو سکتي ھی بہت دلچسپ اور مشکل ھیں لیکن جن معنوں میں کہ علم انتظام مدن مستعمل ھے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا کہ جہاز راني کا علم ھیئت سے تعلق رکھتا ھی اگرچہ ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروري ھیں جو علم انتظام مدن سے حاصل ھوتي ھیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں کہ سوالات کے حل کے لیئے وھي کافي وافي ھوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریہ ھوویں اور حقیقت یہہ ھی کہ جو ایسي چھان بین کرتا ھی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا ھی اور یہہ علم ایجاد قوانین ایسا ھی کہ اگرچہ اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت پڑتي ھی مگر وہ اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکھتا ھی اسلیئے کہ تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکہ ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بھلائي ھی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبے اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے ھیں جو کمال قوي گواھوں سے ثبوت کو پہنچتي ھیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا ھی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وھم و گمان تک سند لیجاتي ھی اور جو آدمي کہ توضیح اس علم کي کرتا ھی اُسکو صرف یہي قابلیت نہیں ھوتي کہ وہ عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکہ اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکھتا ھی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا ھی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بہبودي سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے متعلق ھوتا ھی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بھي داخل ھوتي ھیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي ھیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُٹھانے کي حاجت نہیں ھوتي یہاں تک کہ جو آدمي اُنکو سنتا ھی بیساختہ بول اُٹھتا ھی کہ یہہ باتیں میرے دلنشین تھیں اور میں اُنکو جانتا تھا اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا ھی وہ بھي ویسے ھي عام ھوتے ھیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح ھو تو یہہ نتیجے بھي ویسے ھي صحیح ھوتے ھیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح ھو کہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق ھیں وہ عموماً درست اور صحیح ھوتے ھیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقہ رکھتے ھیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف ھونا ممکن ھی مگر باوصف اسکے جو کچھہ کہ ٹھیک ٹھیک اصل حالات ھیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے ھیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے ھوتے ھیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلائي کا ترجمہ ھی جسکے معنے یہہ ھیں کہ کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا ھو اُسکے خرید لینی سے یا گورنمنت کي اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل ھووے مثلاً ایست انڈیا کمپني کو ایک زمانہ میں ھندوستان کي تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاھي کے حاصل تھا اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینی سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتی ھیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي ھوئي چیزوں کے بیچنی کا کل اختیار رکھتا ھی وہ اُسکا قدرتي حق ھی وہ قانوناً مانوپلائي نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پوارلاز کہتی ھیں ایک ایسا مضمون ھی کہ ھندوستانیوں کو بھي اُس سے واقف ھونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید ھوگا اسلیئی ھمنے مختصر حاشیہ لکھنا مناسب نہ سمجھہ کر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکھدیا ھي وھاں ملاحظہ کیا جارے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھني چاهییے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں کہ اپني طرف سے کوئي بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی کہ عمل درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیان کرني حق اُس مولف بلکہ حصہ اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھہ بوجھہ کر دریافت کیا هو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم صاحب قیاس کا حق نہیں هے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے یا اُنسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ هی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان کردے جنسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہہ نہیں چاهیئے کہ اصلي انصرام امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم کے هر مولف کا کام بھي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف هوتا هی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نامآوري کے ولولوں اور مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرهے جنکو وہ صحیح سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا هي نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہہ بات کہ هر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی فن سیاست سے متعلق هے اور یہہ فن سیاست ایسا هی کہ منجملہ اُن علموں کے جو اُسکے ممدو معاون هوتي هیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمہ هے اور اُسکے ایسے ایسے مقصود هیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک ادنے وسیلہ هے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

مدد و معاون ھے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم ھوا ھے اور وہ مزاحمت دو طرح پر ھوتي ھے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث سے لوگوں کے دلمیں برے برے تعصب پیدا ھوتے ھیں دوسرے یہہ کہ جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے ھیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے تحصیل کے ذریعوں سے ادھر اودھر ھو جاتے ھیں چنانچہ بلحاظ پہلے امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایتیں کي جاتي ھیں کہ وہ لوگ دولت کے باب میں ایسے مصروف ھوتے ھیں کہ آرام خلایق اور مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکھتے اگرچہ جي چاھتا ھے کہ یہہ شکایت کسي معقول اصل پر مبني ھوتي مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا جاتا ھے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یھي نہیں کہ اصول کا بیان کیا کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بھي اُنہیں کا کام ھے ورنہ اور کسي وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں ھوسکتا کہ وہ صرف ایک ھي طرف متوجہہ ھیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سپہ گري کے مصنف کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سپہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ ھے کہ قصے قضاے ھمیشہ کے لیئے باقي رھیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ جو مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلان طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت ھاتہہ آتي ھے اور پھر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ ضرور اس بیہودگي کا ملزم ھوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر سمجھتا ھے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط کردینے سے یہہ غلطي البتہ ھو جاتي ھے اور اگر کوئي مصنف اس صریح غلطي سے باز رھے اور پھر اپنے جي کو جسقدر چاھے اپنے مضمون خاص سے لگائے رکھے تو اوتنا ھي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے ساتہہ ملانے جلانے سے جنکا وہ مدد و معاون ھوتا ھے کبھي کبھي ایسے دھوکہ میں جاپڑتے ھیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ تحقیقاتیں کرنے لگتے ھیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں ھوتا اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے ھیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں ھوتے اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے ھیں ھم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات کو بطور فخریہ جمع کرتے ھیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاھیئے کہ وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجہ نکالنے کے بدلے ادھر اودھر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے ھوتے ھیں یہہ بات ھمیشہ سني جاتي ھے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور تجربونکا ھے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بھي مثل استعمال اور علموں کے اسباب کا تقاضا کرتا ھے کہ بہت سے واقعات بھي جمع کیئے جاویں اور اُنکا امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع کیئے گئے اُن سے ایسي بڑي دو جلدیں ھوئیں کہ اگر اُن تمام رسالوں کو جو انتظام مدن میں لکھے گئے ھیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بھي کم ھو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد ھیں دو چار فقروں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان ھوسکتي ھیں مگر اُن باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹھیک ٹھیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام ھے باعث اُسکا یہہ ھوسکتا ھے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹھائي گئي ھے ھنوز وہ ناتمام ھے *

اور کچھہ دشواري کي یہہ بھي وجہہ ھے کہ جن مطلبوں کي تحقیق اس علم میں کیجاتي ھے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک ھیں کہ اُن کے لیئے اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا ھے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد ھوتي ھیں بلکہ اگر اُن تمام چیزونکا بھي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي ھیں تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس دشواري کا سبب یہہ بھي ھوتا ھے کہ اصطلاحوں کي تسہیل کے واسطے جن جن لفظوں کا استعمال ھوتا ھی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے ھیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل ھوتے ھیں کہ علمي مطلبوں کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے ھوتے ھیں یا نہایت تنگ اور تاریک اور نتیجہ یہہ ھاتھہ آتا ھی کہ مؤلف اور پڑھنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں جاپڑتے ہیں جنکا خارج کرنا مقصود ہوتا ہی یا ایسے ایسے مضموں سے الگ ہوجاتے ہیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجه کمال مد نظر ہوتا ہی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایه کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ہیں که ہرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ہوتي ہے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ہیں که وه صرف روپیه سے تعلق رکھتي ہیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یهه بات سمجھتے که غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصه اس علم کا تقریر و بیان پر زیاده ہی اور صرف مطلبوں کي چھان بین میں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکه استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ہی تو اسمیں کچھه شک نہیں که پہلے اُن لوگوں نے عمده عمده اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ہوتي مگر حقیقت یهه ہی که کسیئے نہیں کي اب بہت تھوڑے عرصه سے کچھه توجهه کي جاتي ہی اور جو کتاب که بنام قوموں کے دولت کے مشہور ومعروف ہے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانه حال کے اکثر فراسیسي مورخوں اور کچھه تھوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتي بلکه استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو في زماننا مشہور و معروف ہے وه کتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ہوگئے جنکے معنے باوجودیکه معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ہیں اسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھه تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھه اور کبھي کچھه لیئے ہیں جس سے پڑھنےوالے کو حیراني و پریشاني ہوتي ہی یہانتک که انہیں لفظوں سے اکثر خود وه مشہور مصنف غلطي میں پڑے ہیں مگر اُنھوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھه شکایت نہیں اسلیئے که علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ہی چنانچه ہم بھي لاچار ہوکر انوکھے لفظ تراشینگے ہاں یهه شکایت ضرور ہی که ایسي ایجاد اُنکي جیسیکه لفظ لاگت کي جگهه لفظ قیمت کا برتا گیا کچھه ضرور نه تھي علاوه اسکے اُنھوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ہي جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو محنت

کي اجرت کی ساتھہ استعمال کیا تو کبھي وہ معنے اختیار کیئے جو نہایت عام پسند ھیں یعني تعداد اور کبھي وہ انوکھے معنے لیئے جو اُنھوں نے خود مقرر کیئے یعنے مناسبت سے مراد رکھي *

جو باتیں کہ ھمنے بیان کیں اُنسے صرف یہي غرض نہیں کہ علم انتظام مدن کو جو ابتک بہت کم ترقي ھوئي اُسکا باعث واضح ھووے اور جن وسیلوں سے جلد ترقي اُسکي متصور ھی وہ ظاھر و باھر ھوجاوین بلکہ یہہ بھي غرض ھی کہ پڑھنے والے اس کتاب کي اصلیت، سے واقف ھوجاویں چنانچہ اس کتاب میں بہت سے ایسے مباحثے پاے جاوینگے جو چند مشہور لفظوں کے نہایت عمدہ استعمال پر ھوئے ھیں اگرچہ اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نہیں مگر یہہ توقع ھی کہ وہ اُنکو بڑے بڑے باریک مسئلوں پر متوجہہ کرینگے اور نہایت نافع ھونگے گو وہ ترتیب اصطلاحوں کي جو ھمنے اختیار کي ھی پسند نہ آوے *

دولت کي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد کہ علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وہ علم هی کہ اُسکے ذریعہ سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پہلا کام اپنا یہہ هی کہ اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضہ کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیلہ سے بواسطہ یا بلا واسطہ تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یہہ تفسیر کیجاوے کہ دولت سے وہ چیزیں مراد هیں کہ اُنمیں تبدیل و معاوضہ یعني خریدنے اور کرایہ پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وہ چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یہہ بھي واضح رهے کہ لفظ قیمت کي تفسیر کامل آیندہ بیان هوگي باقي یہاں صرف استقدر کہنا کافي هی کہ اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضہ میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پہلا جز افادہ

منجملہ اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعہ سے هر شی بجاے خود قیمتدار یا رکن دولت هو جاتي هی افادہ وہ قوت هی جو بواسطہ یا بلا واسطہ راحت جسماني اور نفساني غرضکہ هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکہ هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نہیں جاتا کہ یہہ معني ٹھیک

تھیک اُس لفظ سے سمجھی جاویں اُردو زبان میں بھی کوئي لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ھم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھي دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ہووے اگرچہ کوئي شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالي نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماري زبان میں اور کوئي لفظ ایسا بھي نہیں جو اتنا بھي ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماري زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزي زبان میں بھي جس سے یہہ کتاب ترجمہ ھوئي ھی کوئي ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوي ھووے لاچار مالتھس صاحب نے بھي اپني کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فراسیسي زبان میں بھي باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھي باتوں کي گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنھوں نے بباعث نہونے کسي دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسي لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ھر ایسي صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئي چیز مرغوب ھو جاتي ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواھش کی الفاظ پیش کیئے گئی ھیں وہ الفاظ افادہ کي نسبت بھي زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ افادہ جسکي تفسیر بیان کي گئي قیمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئي شخص ایسا بھي ھوگا کہ اپني شی مقبوضہ کو جو تھوڑي بہت کچھہ بھي کام کي ھو ایسي چیز کے بدلے دینی پر راضي ھو جو محض نکمي ھووے بلکہ بیفائدہ چیزوں کا معاوضہ ھر فریق مبادلہ کرنے والی کي جانب سے بالکل بیغرضانہ ھوگا مگر یہہ بات بھي واضح رھی کہ ھم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی ھیں افادہ اُنکا کوئي صفت ذاتي نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ھوتا ھی جو انسانوں کي تکلیفوں سے اور اُنکي راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ھمیشہ ادلتي بدلتے رھتے ھیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کي قابلیت

پیدا ہوتي ہی جس میں ہمیشہ کمي بیشي ہوتي رہتي ہی اِسلیئے مختلف چیزوں کے افادہ کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نہایت مختلف پاتے ہیں پس یہي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث ہوتا ہی

دوسرا جزء

تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا

دوسرا رکن آعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود ہونا ہی اور یہہ اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نہیں رکھتي بلکہ تمام چیزوں سے منوط ومربوط ہي اسلیئے کہ بجاے خود کوئي ایسي چیز نہیں ہی کہ تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایان ہووے مگر اِنتظام مدن کي نظر سے ہر شے کو اُسکي موجودہ حالت میں بیحدو بے نہایت سمجھنا چاہیئے اِسلیئے کہ ہر شخص اُسمیں سے جس قدر چاہے بذریعہ محنت کي لے سکتا ہی مثلاً سمندر کا پاني جیسیکہ بحسب ظاہرہم سمجھتے ہیں کہ بہت فراوان و نہایت بے پایان ہی اور جو شخص اس تک پہنچی وہ جسقدر چاہے لیوے مگر جب سمندر کا پاني کسي جگہہ لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین ہی اور ایسي حالت میں وہ پاني اِسطرح کسیکو نہیں مل سکتا کہ اُسکے حوض پر جاکر کوئي قبضہ کرلے بلکہ اُسکے بدلے کوئي مساوي عوض اُسکا دینا پڑتا ہی اور علیٰ ہذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں ہم اُسکو بے حد و بے پایان سمجہہ سکتے ہیں اور ہر شخص اُسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا ہی مگر جو ٹکرا اُسکا کہاں سے نکالا گیا وہ محدود ہوگیا اور قیمت لے آیا اور بہت سي چیزیں ایسي بھي ہیں کہ بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود ہوتي ہیں جیسیکہ دریا کا پاني کہ تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاہیئے اُس سے بھي بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہي باعث ہی کہ کوئي آدمي ڈول بھرنے کي اِجازت کا محتاج نہیں ہوتا مگر جو لوگ وہاں پن‌چکیاں چلاني چاہیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافي نہیں ہوتي اور اِسیلیئے اُس حق زاید کي نظر سے اُنکو کچہہ نہ کچھہ دینا پڑتا ہی *

واضح ہو کہ کفایت شعاری کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار وصول کی اصطلاح میں وہ سبب بھی داخل ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل ہوتی ہی چنانچہ دولت کی بعض بعض چیزوں کی تعداد اور مقدار وصول اُن ہرجوں کے سبب سے محدود و معین ہوجاتی ہی جنکے روکنی کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائی ہیں اور گینوا صاحب نے جو پتھر کی شبیہیں تراشی ہیں اُنکی تعداد کم تو ہوسکتی ہی مگر بڑہ نہیں سکتی اسلیئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اُنکی تعداد اور مقدار وصول بیحد بڑہ سکتی ہی مگر اسپر بھی حق یہہ ہی کہ اُنکو محدود ہی سمجھنا چاہیئے اور یہہ سمجھہ اسلیئے نہیں کہ وہ بالفعل محدود ہیں بلکہ اُن ہرجوں کے سبب سے ہی جو اُنکی ترقی کے مانع و مزاحم ہیں مثلاً آج کل یہہ عالم ہی کہ سونے کی نسبت پینتالیس گنی زیادہ چاندی کھاں سے نکالی جاتی ہی مگر اسی قدر اُسکا رواج بھی ملک یورپ میں زیادہ ہی حاصل یہہ کہ انسانوں کی محنت کے ذریعہ سے سونے چاندی کی مقداریں بڑہ سکتی ہیں اور روز روز کی ترقیوں سے وہاں تک پہنچ سکتی ہیں کہ حد اُسکی دریافت نہیں اور جس ہرج کے باعث سے وہ مقداریں محدود ہیں وہ صرف انسانونکی محنت کی کمی ہی کہ وہ اُنکے بڑھانے میں ایسی سعی اور کوشش نہیں کرتے جو ضروری و لابدی ہی مثلاً جسقدر محنت کہ آدھی چھٹانک چاندی کے لیئے درکار ہی سولہ گنی اُسکی اُسیقدر سونیکے واسطے مطلوب ہی اور اسی سبب سے جس ہرج کے باعث سے سونے کی مقدار محدود ہی وہ اُس ہرج سے سولہ گنا زیادہ قوی ہی جسکے سبب سے چاندی کی مقدار محدود ہی اور اسی لیئے ہماری اصطلاح کے موجب چاندی کی نسبت سونے کی مقدار وصول سولہ گنی زیادہ محدود ہی اگرچہ یورپ میں جسقدر سونا موجود ہی اُس سے پینتالیس گنی زیادہ چاندی موجود ہی علاوہ اِسکے ایک اور مثال بہت واضح ہی کہ کرتے اور کرتیوں کی تعداد انگلستان میں برابر برابر ہی اور ہر ایک کی تعداد انسانوں کی محنت سے بیحد بڑہ سکتی ہی مگر جسقدر محنت کہ ایک کرتی کی تیاری میں صرف

هوتي هی اُس سے تگني محنت ایک کرتے کي تیاري میں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرتوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تین مرتبه زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرتیوں کي تعدادمحدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کوتین گني زیادہ محدود سمجهتے هیں اگرچه تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هووے حاصل یهه که جب کبهي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑهنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو که یهه وصف ایسا هی که جس چیز میں یهه بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یهه هی که جو قوتیں که اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تهوڑي همیشه کے لیئے یا تهوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یهه بات ظاهر هی که اس مطلب کے واسطے خاص قبضه کي صلاحیت شرط هی اسلیئے که جس چیز کے دینے سے انکار نهیں هوسکتا اُسکو دے بهي نهیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی که جسکے عدم پر اختیار نهیں اُسکے وجود پر بهي اختیار نهیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بهت کم هیں که وہ بالکل خاص قبضه کے قابل نهوں بلکه همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نهیں که وہ خاص قبضه کے قابل نهو اور بلاشبهه جو جو مثالیں خاص قبضه کے قابل نهونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مسٹر سی صاحب اپنے رساله علم انتظام مدن میں یهه بات لکهتے هیں که زمین هي ایسي قدرتي چیز هی که قوت پیداوار اُس میں موجود هی اور وہ قبضه میں آسکني هی دریا اور سمندر کا پاني بهي جس سے مچهلیاں هاتهه آتي هیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا هی اور هوا بهي همکو قوت بخشتي هی اور سورج گرمي دیتا هی مگر کوئي آدمي یهه نهیں کهه سکتا هی که هوا اور آفتاب میرے مملوک هیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق هوں مؤلف کهتا هے که هرجگهه کي دهوپ اور هوا الگ الگ هی اور اس بات کا بهت لنبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائده هی که بعضي بعضي جگهه تهوڑي هوا هوتي هے اور بعض جگهه بهت سي هوا پائي جاتي هے یا جزیره ملول † کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کي کرنیں بهت پیداواري کا سبب هوتي هیں اور جبکه هرجگهه کي زمین خاص قبضه کے قابل هی تو آب و هوا کي خاصیت بهي جو اُس زمیں سے متعلق هی خاص قبضه کے قابل هوني چاهیئے چنانچه یهه سوال کیا جاتا هی که که کوت روتي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا باعث هی اور جواب اُسکا یهه دیا جاتا هی که وهانکے آفتاب کي گرمي باعث هی اور یهه بهي پوچها جاتا هی که اُن مکانوں کے قیمتي هونے کا کیا سبب هی جنمیں سے هائیڈ ‡ کي چراگاهوں کا تماشا نظر آتا هی اور جواب اُسکا یهه هوتا هی که اُن مکانوں کي هوا کي صفائي کا باعث هے باقي رهے دریا اور سمندر اُنکي بهي ایسي هي مثالیں هیں اور اُن میں بهي یهي بات ثابت هوسکتي هی چنانچه انگلستان کے بهت سے دریاؤں پر به نسبت اُنکی مساوي سطحه زمینوں کی خاص قبضه کي کچهه کم رغبت نهیں هی بلکه وه اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیاده باعث هیں اور جبکه مستر سی صاحب صوبه لینک شائر میں خود آئی تهے تو اُنهوں نے بچشم خود ملاحظه کیا هوگا که هر ندي میں بارش کا هر انچهه دستاویز پتّه اور قباله بیع کا مضمون هوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کي خدمتیں اور فائدے بهي خاص قبضه کے قابل هیں که بعض اوقات گذشته لڑائي میں چهه لاکهه روپیه سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوه اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار مچهلي کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رهتے هیں *

† ملول ایک بڑا جزیره ملک استریلیا کے شمالي کناره کے قریب اُسي ملک سے متعلق هی زمین اِسکے آتهاره سو میل مربعه هی

‡ هائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شهر هی جو شهر مینچسٹر سے ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب هی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کي پوري قابلیت نہیں رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم ہو سکتي ہیں چنانچہ اول قسم میں وہ مادي اشیاء داخل ہیں جو لذات نفسانیہ سے متعلق ہیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي ہیں جیسیکہ کوئي شخص ایک مکان عالیشان کا مالک ہووے اور یہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا ہو کہ بچہ پن سے اُس میں رہا سہا پالا پوسا گیا ھي یا اُسنے وہ مکان ایسي قطع پر بنایا ھی کہ سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نہو یا اُسمیں ایسے کمرے بناے ہوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نہوں مگر باوصف اسکے اُس مکان میں جو گرمي پہنچانے اور پناہ دینے کي قابلیت ہے تو اُسکے خریدار اور کرایہ دار بھي پیدا ہوسکتے ہیں اگرچہ زر قیمت یا زرکرایہ میں اسلیئے کمي چاہیں گے کہ گو وہ باتیں مالک کي نظروں میں اچھي اور عمدہ ہیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچھاپن ثابت نہیں مثلاً سینٹ جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یہاں تک بھر پور ہے کہ ایک دولتمند آدمي کے لیئے اچھي ریاست ہوسکتي ھی چنانچہ کمروں کي قطاریں جو اُس میں مرتب کي گئیں ہیں ایک شاندار دربار کے واسطے نہایت مناسب ہیں مگر بادشاہ اور بادشاہي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسي کام کے نہیں اور ایساہي کوئي شخص ایلن وک یا بلن‌ہیم کو بطور کرایہ کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصہ دراز سے خوگر اُن مکانوں کے ہیں لطف اُن مکانوں کا اُٹھا سکتا ھی مگر وہ لطف خاص اُسکو ہرگز نصیب نہیں ہوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پرسي اور جارج‌ہل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُٹھا سکتے ہیں اور بہت سي چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکي کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا ہر شخص کي نظر میں بایں نظر گھٹ جاتا ھی کہ وہ ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ میں جاتي ہیں جیسے کہ اگر کوئي ٹوپي یا کوئي میز گھر میں بھیجي جاوے تو خریدار کو وہ شي ویسي ہي معلوم ہوگي جیسے کہ اُسکو سوداگر کي دوکان پر دیکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت ہوگا کہ تمام دنیا کي نظروںمیں قدر اُسکي گھٹ گئي گویا وہ استعمالي ہوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ہمارے داخل ہیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ہو اور بلاشبہہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ہے اسلیئے ہم بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے ٹھیک ایسي معلوم ہوتي ہیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي ہوتي ہیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ہوتي ہیں اور بعض بعض ایسي ہوتي ہیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي ہیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود ہیں اور بہ نسبت ایلن‌وک یا بلن‌ہیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر ہیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل ہوتے ہیں اُنکا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ہوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ہوتا ہی منتقل نہیں ہوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ہوتا ہی اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل ہی جیسے کہ کسي مکان عالیشان کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل ہوسکتي ہے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع‌الزوال ہے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل ہوتا ہی اور وہ طبعي خوشنودي ہی جو اس خیال سے رہتي ہی کہ فلاں فن میں ہم کامل ہیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال ہی وہ وہ فیض رساں نتیجے ہیں جو اُس زمانہ میں حاصل ہوتے ہیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا ہی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو مجبر منتقل کریگا اور میري جوابدھي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ہوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي ہی جو اُسکو اپنے چستي اور چالاکي کي مشق و مہارت سے حاصل ہی

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب ہوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابلہ میں بہت تہوڑا ہی اور ایسی ہي اگر کوئي مسافر جہاز نشین جہاز والوں کي چابکي چالاکي پر حسدکرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں کہ اُس مسافر کي ذات میں تاب وطاقت یا دلیري بیباکي اپني منتقل کریں مگر جسقدر کہ یہہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر کے مطلب کے واسطے وسیلہ ہیں اور جسقدر کہ وہوصف اُس غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے ہیں اُسیقدر وہ غریب ایسي خوبي سے اُن وصفونکا مزا اُٹھاتا ہی کہ گویا وہ اوصاف اُسیکي ذات میں مرکوز ہیں اور غالب یہہ ہی کہ قرول بھي شکار میں اُسي طرح کي خوشي پاتا ہی جیسے کہ وکیل نے کچہري میں پائي اور یہہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں ہو سکتا جیسے کہ اُسکے رگ و ریشے مگر جسقدر کہ اُس قرول کي تاب و طاقت اور چابکي چالاکي اور کمال مہارت سواري اُسکو اسبات کے قابل کرتي ہی کہ وہ اپنے اقا کو شکاري کتوں کے قریب رکھے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسي خوبي کے ساتھہ خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے ہیں جیسے کہ زین و لگام اُسکي لے سکتے ہیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمي بھي خرید کیئے جانیکے قابل ہی جیسے کہ گھوڑے خرید کیئے جانے کي صلاحیت رکھتے ہیں اُن ملکوں میں غلاموں اور حیوانوں کي قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں کے موافق ہوتا ہی جنسے وہ قابل فروخت کے ہوتے ہیں اگر یہہ سوال اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا کہ صفات ذاتیہ بھي دولت کي چیزیں ہیں یا نہیں تو بحث اُسکي صاف اور حل اُسکا آسان ہوتا اور ہر شخص ایتھنز میں یہہ جواب دیتا کہ وصف ذاتي ہي اُسکي تمام قیمت کا باعث ہی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل ہیں مگر فرق اسقدر ہے کہ آزاد آدمي ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے تئیں فروخت کرتا ہی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے ہیں اور ہر کام اور ہر وقت یعني ہمیشہ کے لیئے اُنکي فروخت ہوتي ہی اور دوسرے یہہ کہ غلاموں کے وصف ذاتي آقاؤں کي دولت کا ایک حصہ ہوتے ہیں اور ازادونکے وصف ذاتي جسقدر کہ وہ مبادلہ کے قابل ہوتے ہیں خود اُنہیں کي دولت کا حصہ ہوتے ہیں اور وہ وصف اُنکي فوت ہونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ھوسکتے ھیں یا اُس ملک کي رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کي حاجت نرھي بے قدر و قیمت ھو سکتي ھیں مگر اُن افتادوں سے قطع نظر کرکے وہ وصف ذاتي بڑي دولت ھیں اور اُن ذاتي وصفوں کي مشق و مہارت ہے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ھوتے ھیں وہ اِنگلستان اور اِسکاتلینڈ اور ویلز کي زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود ھونا دولت کا نہایت اعلی جز ھی

واضح ھو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کي محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکي بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعني مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمي کي اصلي طبیعت ھی اور عز و امتیاز کي محبت پر جو مقتضاے بشریت ھی زندگي بسر کرنیکو ایسي دو چار چیزیں جیسے آلو پاني نمک اور دو چار سیر ھی سادھے کپڑے اور ایک پھٹا پرانا کمل اور توتا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوتا اور تھوڑا سا ایندھن اِنگلستان کے ملک کي آب و ھوا میں کافي و وافي ھی اور حقیقت میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کي اوقات ایسي ھي بسر ھوتي ھی اور گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑي چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئي آدمي ان چیزوں پر جي جان سے راضي نہیں ھوتا چنانچہ پہلا مقصود اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ طرح طرح کي چیزوں سے خوراک اپني مقرر کرے٬ مگر یہہ خواھش سواے پوشاک کي خواھش کے اور سب خواھشوں کي بہ نسبت بہت آساني سے دب جاتي ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور پر ھوتي ھی چنانچہ دریافت ھوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں پورے عیاش ھو گئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے پر راضي تھے اور وہ خوراک افراط سے ھوتي تھي اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے هنگامے برپا هیں اب بهي بہت سے لوگ ایسے هیں کہ اپنے کهانے پینے کو دو چار چیزوں پر منحصر رکهتے هیں اور اُن لوگوں میں وہ لوگ بهي داخل هیں جنکي اشتہا کفایت شعاري کے قابو میں نہیں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواهش هے اور حقیقت یہہ هی کہ یہہ ایک ایسي لذت هی کہ وہ اسبات کي متقدم نشاني هی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک قوم وحشي حالتوں سے باهر آتي هی اور وہ جلد پایہ عالي کو پہنچ جاتي هی مگر بعد اُسکے جسقدر تربیت کي ترقي هوتي جاتي هے اُسیقدر ایسي نظروں سے گرتي جاتي هی کہ نہایت بڑے درجہ کے مرد و عورت دونوں اور خصوص مرد سیدهي سادهي پوشاک پہننے لگتے هیں *

بعد اُسکے اچهے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شیشہ آلات لگانیکا شوق دامنگیر هوتا هی اور یہہ ایسي خواهشیں هیں کہ جہاں کہیں ظہور اُنکا هوتا هی وہ بالکل سیر نہیں هوتیں اور جسقدر کہ تربیت اور تادیب میں ترقي هوتي هی اُسیقدر شوق و ذوق بڑهتا جاتا هی چنانچہ ایک معمولي مکان میں جسقدر عیش و عشرت کا سامان هم آج کل چاهتے هیں وہ اُس سے بہت زیادہ هی جو پہلي صدي کے امیروں کو میسر هوا تها بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ هنري هشتم کے کمرے سے زیادہ مرتب نپاتا تو وہ راضي نہوتا اور تاریخوں سے دریافت هوا هی کہ اس بادشاہ عالیجاہ کي خوابگاہ میں ایک پلنگ اور ایک الماري باسنوں کي اور ایک کهلتي مندتي چوکي اور ایک جوڑا انگیتهیوں کا اور ایک چهوٹاسا آینہ تها اور باوصف اِسکے کہ اپنے همعصر بادشاهوں میں بڑا روپیئی والا مشہور تها اور اب گمان غالب هی کہ همارے پوتے پڑوتے هماري آسایشوں کو ناپسند کرینگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوینگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹهنڈے ٹهنڈے سانس بهریں گے *

یہہ بات واضح هی کہ هماري خواهشیں جسقدر کیفیت گوناگوني پر مایل هوتي هیں اُسقدر مقدار اور کمیت پر ملتفت نہیں هوتي هیں چنانچہ کسي ایک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي کہ حاصل

هوتي هی وہ حد معین هي نہیں رکھتي بلکہ پہلے اس سے کہ وہ اپني غایت کو پہنچے روز بروز گھتتي جاتي هی اور ایک قسم کي دو چیزوں سے وہ خوشي دوچند نہیں هوتي جو قسم مذکور کي ایک شے سے حاصل هوتي هی اور جسقدر خوشي کہ دو چیزوں سے حاصل هوگي اُسي قسم کي دس چیزوں سے وہ هرگز پچگني نهوگي غرضکہ جسقدر افراط سے کوئي چیز هوتي هی اُسیقدر وہ لوگ بهي بہت سے هوتے هیں جنکے پاس وہ چیز هوتي هی جو اُسکے ذخیرہ کو بڑهانا نہیں چاهتے یا چاهتے هیں تو بہت تهوڑا چاهتے هیں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چیز کي آیندہ مقدار حصول کا افادہ بالکل یا قریب اُسکے جاتا رهتا هی غرض کہ وہ چیز اُنکي نظروں میں بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي جنکو احتیاج اُسکي هوتي هی اور مقدار حاجت کي بڑہ جاتي هی اور اُسکا افادہ یعني وہ خوشي بهي جو اُسکي کسي مقدار معین کے حصول سے حاصل هوتي هی زیادہ بڑہ جاتي هی *

اگرچہ مختلف چیزوں کي خواهش مضبوط و مستحکم هی مگر بمقابلہ تمناے عز و امتیاز کے بہت ضعیف و خفیف هی اور یہہ ایک ایسي آرزو هی کہ اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کیا جاوے جیسیکہ تمام لوگوں میں هر زمانہ میں ظہور اُسکا پایا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتهہ اپنے آتي هی اور گور تک همراہ رهتي هی تو اُسکو نہایت قوي جذبہ اور شوق غالب انسان کا تصور کریں *

شان و امتیاز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هی اور حق یہہ هی کہ دولتمندي ایک ایسي عزیز چیز هی کہ چهوٹے بڑے اُسپر مرتے هیں اور تمام اِنسان آپ کو اُس تک پہنچنے کے قابل سمجهتے هیں اور اپنے همچشموں میں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے تهیک ٹهاک رهنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعدہ هی جو اصلي حاجتوں کا کهتکا نہیں رکهتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ایسي ایسي تکلیفیں اُٹهاتے هیں کہ اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکلیف کا خوف یا کسي خوشي کي اُمید آمادہ نکرتي اور اُن تکلیفوں کو غلامان خانہ‌زاد بهي مار پیٹ کے اندیشوں یا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر یہہ بات ایسي هی کہ صرف

ظاهر کي تيپ تاپ سے حاصل هوتي هے چنانچه † درياے پيکتولس کے تمام سونے سے اگر اُسمیں استدر هوتا که گويا || ميداس اُسمیں ابهي نها کر گيا هی اُس شخص کو کچهه بهي عز و امتياز نهوتا جو اُس سونے کو اُس میں سے حاصل کرکے دکها نه سکتا جو طريقه که اُسکے ذريعه سے مال و دولت کو دکها سکتے هيں وه صرف ايسي اشياء مرغوبه کا قبضه هی جو تعداد و مقدار حصول میں متحدود هيں يعنے وه چيزيں جو کم بهم پهنچتي هيں مگر يهه بات ياد رهے که قلت حصول انکي مرغوبيت کے لیئے کافي نهيں بلکه کوئي بات علاوه اُسکے ايسي بهي چاهيئے که وه اُسکے ذريعه سے مرغوب هو جاتي هيں اور وه بات ايسي هووے که علاوه مالک کے اور لوگوں کے نزديک بهي افاده اُسکا مظنون هووے اگرچه هر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ايسي کمياب هی جيسے اور شے عزيزالوجود کمياب هوتي هی مگر جب که مدرسه میں کام اُس سے نکل چکتا هی تو کوئي بات اُسمیں ايسي نهيں پائي جاتي که وه اُس کے طفيل سے مرغوب خاص و عام هووے اِسمیں کچهه شک و شبهه نهيں که وه يکتا و بے همتا

---

† يهه ايک چهوتي ندي کوچک ايشيا کے اينےتوليا کے ضلع میں هی اور دوسرا نام اُسکا بگاني هی کوه دولت داغ میں سے نکلکر شهر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب میں بهتي هے متقدمیں‌میں سونے کے ريتے کے سبب سے مشهور تهي اور سونے کے ريتے کا سبب ايک جهوتي کهاني کو قرار ديا تها که ميداس کے نهانے کے باعث سے سونے کا ريته اُس میں هو گيا

|| بطور کهاني کے يهه بات مشهور هی که يهه شخص فرجيه کا بادشاه اور اورفئيس کا شاگرد تها اور ڈايونيسس کي پرستش کا ترقي دينے والا بڑا دولتمند مگر زنانه تها ڈايونيسس جب تهريس سے فرجيه پر آتا تها تو اُسکا پير سيلينس نشه کي حالت میں رسته بهک کر ميداس کے باغ میں آنکلا ميداس کے آدمي اُسکو پکڑ کر ميداس کے پاس لے آئے اُسنے اُسکي بهت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکهه کر اُسکے مريد ڈايونيسس کے پاس پهونچاديا تب اُسنے ميداس سے کها که جو تو چاهے وه مانگ اُسنے کها که جس چيز کو میں چهوؤں وه سونے کي هوجايا کرے يهه درخواست اُسکي پذيرا هوئي جب کهانے پينے کي چيز بهي اُسکے چهونے سے سونے کي هو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي که يهه تاثير مجهه سے جاتي رهے تب ڈايونيسس نے اُس سے کها که تو درياے پيکٹولس میں جاکر نها تو يهه بات جاتي رهيگي چنانچه وه اُسمیں نهايا اور اُسکے نهانے سے تمام ريته اُس دريا کا سونے کا هوگيا *

هی مگر وہ ایک میلي کچیلي دهبہدار بیکار تحریر هوتي هی برخلاف اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخہ جو قوموں کي دولت کے نام سے معروف و مشہور هی هاتهہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا هوگا اور وهاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد همت هوگا کہ اُس عالي طبع شخص کي طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کي دیکهہ بهال کریں جسکي تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقي رهیگي اور اگر کوئي مورکهہ روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یہہ مقصود اُسکا جب حاصل هوگا کہ علاوہ ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمدہ اُس میں موجود هووے *

مگر جن سببوں کے وسیلہ سے کوئي شے مرغوب هوتي هی یعنے تعداد و مقدار حصول کے محدود هونے سے افادہ کي صفت اُسمیں ظہور میں آتي هی وہ سبب یہانتک خفیف و بے اصل هوتے هیں کہ کوئي چیز اُنسے زیادہ خفیف و بے اصل متصور نہیں هوتي *

واضح هو کہ الماس ایسي چیز هی کہ وہ سر دست نہایت مرغوب و محبوب هی اور اِسي لیئے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزوں کي بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي هی چنانچہ ایک بازوبند جو شاہ ایران کے پاس موجود هی اور جواهر اُسکے چهٹانک بهر سے کچهہ کم هیں لوگ اُسکو دس لاکهہ روپیہ کا بتاتے هیں اور یہہ دس لاکهہ روپیہ تیس هزار انگریزي کنبونکي سالانہ محنت کا عوض هو سکتے هیں اگر روز روز اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کهوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي هیں وہ محنت صرف هو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدني تیں هزار انگریزي کنبوں یا بارہ هزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي برابر هوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام چیزیں هو سکتي هیں جو کسي بڑے شہر کے تمام باشندوں کي محنت سے میسر هوتیں اور اصل یہہ هے کہ چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن و مقدار میں چهٹانک بهر سے زاید نہیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسي قوت ادراک کو سرور اُنسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکهہ بهي دیکهتے دیکهتے تهک جاتي هی هماري توهمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي هی کہ وہ اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجهي جاتي هی جنسے تربیت

یافتہ هزارها ادمیونکو آرام پہنچتا هی اور گمان ایسا هی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل هوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا هوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل هوئي مگر آدهي چھٹانک کے وزن کا هیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي هاتھہ نہیں لگتا هی چنانچہ تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ هیرے بھي موجود نہیں هیں غرضکہ ثبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں محدود و معین هے کافي وافي هے اور اسلیئے کہ دولتمند هونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي هی تو همیشہ الماس ایسي چیز سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور هونگے اور جن هرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود هوتي هے وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص هیرے کي کھان دیکھہ پاوے یا هم آپ کوئیلوں سے هیرے تیار کرنے لگیں تو پھر هیرے ایسے برتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے هوتے هیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور هیروں کے جہاز بھر کر ملک گني کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے هاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح هو کہ جو معني دولت کے همنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل چیزیں مراد هیں جو قدر و قیمت رکھتي هوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور متصور هوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل هی کسیقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اِس لحاظ پر نہایت ضروري متصور هوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے هجوم هیں هم بیاں کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد هی جسکی طفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل هو جاتي هی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شری اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح هووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد هی جو دو چیزوں کے درمیان میں

هوتا هے اور ٹهیک اُس سے وہ تعلق مراد هے جو کسي چیز کي مقدار معین کے بدلے کسي چیز کي مقدار معیں حاصل هوسکتي هے اور اسي لیئے کسي چیز کي قیمت بدوں اسکے بتاني ممکن نهیں که کسي دوسري چیز یا کئي چیزوں سے جنکي رو سے تخمینه اُسکي قیمت کا منظور هی صراحتاً یا کنایتاً مقابله اُسکا نکیا جاوے اور ایساهي بدون اِسکے بهي ممکن نهیں که کسي شے کي مقدار معین کو دوسري شے کي مقدار معین سے مقابله نکیا جاوے غرض که قیمت اشیاء کي بدون مقابله باهمي کے دریافت نهیں هوسکتي *

یهه بیان هوچکا که الماس آج کل نهایت مرغوب اور بهت گراں قیمت هی اور مراد اس سے یهه تهي که الماس کے علاوہ کوئي چیز ایسي چیز نهیں که اُسکا مبادله هر جنس سے هوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض میں وہ مقدار هاتهه آوے جو هیرے کي مقدار معین کے عوض میں آسکتي هی اور جب که شاہ ایران کے بازوبند کي قیمت بیان کي گئي تو همنے پهلے سونے کي مقدار بیان کي اور بعد اُسکے اُس انگریزي محنت کي تفصیل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض میں حاصل هوسکتي هی اور اگر بیان اُسکي قیمت کا هم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے که دولت کي اور چیزوں کي مقدار جو اُسکي بدله حاصل هوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ایسا شمار کیا جاتا تو تجارت کے معاملوں میں بهت مفید هوتا اسلیئے که اُسکے ذریعه سے صرف الماس کي قیمت اور چیزوں کي مناسبت سے ظاهر نهوتي بلکه تمام چیزوں کي قیمت ایک دوسرے کي مناسبت سے دریافت هوتي چنانچه اگر یهه بات تحقیق کیجاتي که آدہ چهٹانک الماس کا مبادله پندرہ لاکهه ‡ٹن هپبرن کے کوئیلوں یا ایک لاکهه ٹن § اس سکسس کے گیهووں یا انگریزي فلس کیپ کے دو هزار پانسو ٹن کاغذ سے هوتا هی تو اُسکے وسیله سے یهه دریافت هوجاتا که کوئیلوں اور گیهووں اور کاغذوں کا باهم مبادله اُسي مناسبت سے هوگا جس مناسبت سے که اُنسے هیرہ کا مبادله هوتا هی یعنے کاغذ کے ایک معین وزن کے بدلے چهه گنا کوئیله اور چالیس گنا گیهوں هاتهه آتا هے *

‡ ٹن ایک انگریزي وزن کا نام هے جو ۲۸ من کے برابر هوتا هی *

§ یهه انگلستان کے ایک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي باھمي قیمت قرار پاتي ھی یا جن سببوں کي روسے یہہ امر قرار پاتا ھی کہ ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل ھوتي ھی وہ سبب دو قسموں پر منقسم ھوتي ھیں چنانچہ اول وہ قسم ھی کہ کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي ھوجاتي ھی اور دوسري وہ قسم ھی کہ جنسے یہہ دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق ھوتے ھیں اور ھم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کو جو کسي جنس کو مفید اور فیض رساں بنادیتي ھیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے ھیں اور جن ھرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود ھو جاتي ھے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے ھیں *

غرض کہ اُس عام بیان سے کہ جنسونکا مبادلہ اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر ھوتاھے یہہ مراد ھے کہ تمام جنسوں کا مبادلہ اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے ھیں اور اُن ھرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے ھیں ھوتا ھی *

مگر افسوس یہہ ھے کہ ان دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے ھمیشہ یھي معنے سمجھے نہیں جاتے بلکہ کبھي کبھي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا ھی کہ وہ لفظ اور لفظ خرچ دونوں مرادف سمجھے جاتے ھیں مثلاً اگر یوں کہیں کہ فلاں چیز کي پیداوار بہت ھوئي مگر اُسکي مانگ بھي بہت ھوئي تو اُس سے مراد ھوگي کہ اُسکا بہت سا خرچ بھي ھوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب ھي نہیں سمجھي جاتي ھی بلکہ وہ اثر بھي سمجھاجاتا ھی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکر کام ناکام اُس سے الگ ھونے پر راضي ھوجاتا ھی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے ھیں کہ لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد ھوتي ھی اور مالتھس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں یہہ لکھتے ھیں کہ لفظ مانگ کے دو معنے ھیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے هیں جو خرید کي جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے هیں یعنے اُس زیادتي قیمت کے هیں جو بڑے بڑے گاهک اپني حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور نیز اُسکي قابلیت رکھتے هیں *

مانگ کي حقیقت

واضح هو که لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُنمیں سے کوئي معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں هوتے مگر تسلیم کرنا چاهیئے که جب یہه بات کہتے هیں که گیہوں کي فصل کي کمي سے جو اور جئي کي مانگ زیادہ هوتي هی تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل هوتا هی یعني جو اور جئي کے افادہ کو ترقي هوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کي خواهش زیادہ هوئي اور اگر برخلاف اِسکی کوئي اور معنے لیئے جاویں تو وہ محض غلط هونگے کیونکه یہه بات ظاهر هی که گیہوں کي کمي سے جو اور جئي کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئي کے خرید نے کي قوت اور خود شے مبیعه یا مصروفه کي مقدار نہیں بڑہ جاتي بلکه صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے هیں چنانچه گھوڑوں کے کھلانے اور شراب کے بنانے کي جگهه میں کچهه جو اور جئي آدمیوں کے کام بهي آنے لگتے هیں اور گھوڑوں کے کھلانے یا بیر وغیرہ شراب پینیکي خواهش سے جو کھانے کي خواهش زیادہ متقدم هوتي هے تو جو اور جئي کي خواهش یا وہ راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا هوتي هی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور هے یا جو اور جئي کي مقدار معین کا افادہ ترقي پاتا هے اسي کو علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے هیں که جو اور جئي کي مانگ بڑہ گئي *

باوجود اِسکے که یہه لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل هوتا هے که اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد هونے کے قابل هے مگر هم اُس لفظ سے معنے افادہ کے سوا اور کوئي معنے نه لینگے یا اُس سے وہ مقدار خواهش اور افادہ کي مراد لیوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضه مطلوب هووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح هو که لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو هم پسند نہیں کرتے چنانچه عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريرون ميں استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج هی جو بازار ميں بکنے کو آتي هيں يهہ شکايت نهيں که يهہ لفظ ان معنوں ميں مستعمل هوا بلکه محل شکايت يهہ هے که جب يهہ معني ليئے جاتے هيں تو اُسکو سوا‌ے چند حالتوں اور بهت تهوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے هيں کرتوں اور کوتيوں اور سونے چاندي کي مثال ميں همنے يهہ ثابت کيا که دو جنسوں کي باهمي قيمت هر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نهيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي هی بلکه اُن هرجوں کي زور و قوت پر موقوف هی جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم هوتي هيں اور اسي ليئے جب که هم مقدار حصول کي کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے هيں تو اُس سے يهہ سمجهنا نچاهيئے که صرف کمي بيشي هي مراد هی بلکه ايسي کمي بيشي مرادهے که اُن هرجوں کي کمي بيشي سے پيدا هوتي هی جنسی مقدار حصول محدود هوجاتي هے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

هم بيان کرچکے که دو جنسوں کي باهمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي هی ايک وہ جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار حصول مقرر هوتي هے اور دوسرے وہ سبب که اُنسے دوسري چيز کي مقدار حصول اور مانگ قرار پاتي هے چنانچهہ جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هو جاتي هی اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کہتے هيں اور جن سببوں کے وسيله سے وہ جنسيں مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هوجاتي هيں جنسے شی مذکورہ‌بالا بدلي جاوے تو وہ اُسي شی مذکورہ‌بالا کي قيمت کے خارجي سبب هوتے هيں چنانچه آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر هوتا هی که آدهي چهٹانک سونے کو آتهہ چهٹانک چاندي سے بدلتے هيں اور اس مناسبت کا باعث کچهہ تو وہ سبب هيں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي مقدار کو محدود کرتے هيں اور کچهہ وہ باعث هيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے هيں اور اب که هم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے هيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجهيں که وہ

اُسکی عام قیمت پر دخل کامل رکھتے هیں اِسلیئے کہ وہ سبب سونے کو ایسی قوت بخشتی هیں کہ مبادلہ اُسکا هر جنس سے هو جاتا هی باقی خارجی سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے هیں کہ مبادلہ اُسکا چاندی سے هو سکتا هی پس چاندی کو سونے کی قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت سمجھنا چاهیئے اور سونے کی تمام خاص قیمتوں کے مجموعہ سے اُسکی عام قیمت بنتی هی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندی مفید اور مقدار حصول میں محدود هوتی هی نہ بدلیں اور سونے کی قیمت کے سبب یک قلم بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یہہ بات ضروری قرار پاوے کہ هر خوش لباس آدمی کے بٹن کھرے کھرے سونے کے هوا کریں یا جنوبی امریکا کے قصے قضایوں کے باعث سے تمام کار خانہ سونے کے ملک بریزیل اور کالنبیا میں یک قلم بند هو جاویں اور سونے کی اُن مقداروں سے جو همکو حاصل هوتی هیں پانچ چھہ حصے منتطع هو جاویں تو اسمیں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ سونے چاندی کی با همی قیمت میں اختلاف واقع هوگا اگرچہ چاندی کا افادہ اور محدودیت مقدار هرگز نہ بدلے گی مگر ایک معین مقدار اُسکی سونے کی مقدار قلیل سے بدل سکینگے اور ظن غالب یہہ هی کہ بجاے سولہ اور ایک کی مناسبت کے بیس اور ایک کی مناسبت سے مبادلہ هوگا جب کہ چاندی اور سونے کی قیمتونکا گھتنا بڑھنا اپس کی مطابقت کے ساتھہ هوا تو چاندی کی قیمت اگر چوتھائی گھتیگی تو سونے کی قیمت چوتھائی بڑھیگی مگر چاندی کے بھاو کا گھتنا عام نہوگا اسلیئے کہ سونے کی مناسبت سے اگرچہ چاندی کی قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں کا مبادلہ چاندی سے اُسی مقدار پر هوگا جیسے کہ پہلے هوتا تھا اور سونیکے بھاو کا بڑھنا عام هوگا یہانتک کہ اُسکی ایک قدر معین کے بدلے میں چاندی اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کی مقدار پہلے کی نسبت بقدر چوتھائی کے زیادہ آویگی اور جسکے پاس چاندی هوگی وہ شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کی خریداری کے ایساهی مقدور والا هوگا جیسے کہ وہ پہلے تھا اور جسکے پاس کچھہ سونا هوگا وہ تمام مطالب کے لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ دولتمند هوگا *

جن سببوں کے طفیل سے هر قسم کی جنسیں مقدار حصول میں محدود اور مفید هوتی هیں همیشہ تبدیل و تغیر کے قابل هیں بعض

اوقات ایسا هوتا هی که منجمله أنکے ایک سبب بدل جاتا هی اور کبهي ایسا هوتا هی که دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے هیں اور کبهي الگ الگ هو جاتے هیں اور هر ایک کو بطرف مخالف میلان هوتا هی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے أنکي قوت قریب مساوي کے رهتي هی *

مانگ کي ترقي اور مقدار حصول کے هرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کي اساني کي ثمرے سني کے معامله میں بخوبي منکشف هوئي چنانچه انگلستان کے أس بڑے هنگامه سے پهلے پهلے جس میں سلطنت کو انقلاب هوا اوسط قیمت سني کی في تن تیس ‡ پونڈ سے زیاده تهي اور جب بحسب اتفاق ایک دریائي لڑائي کے باعث سے مانگ أسکي بڑه گئي اور أس مانگ سے جو هرج که مقدار حصول کے بڑهنے میں پیش آئی تاثیر أنکي یهه هوئي که سنه ۱۷۹۶ میں سني کي قیمت في تن پچاس پونڈ سے زیاده بڑه گئي اور باره برس تک أسي قیمت پر بکتي رهي مگر سنه ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاهوں میں جهانسے انگلستان میں کثرت سے سني اتي تهي لڑائي هوئي تو دفعةً سني کي قیمت في تن ایکسو اٹهاره پونڈ هوگئي اور یهه قیمت أس قیمت سے چوگني تهي جو امن و امان کے دنوں میں عام تهي بعد أسکے جب لڑائي ختم هوگئي تو وه مانگ أسکي پهیکي پڑي اور مقدار حصول کے هرج مرج بیکار هوئے اور جیسي که قیمت أسکي پهلے تهي ویسي هي هوگئي *

هم یهه بیان کرچکے که جنس کا افاده یعني بطریق بیع یا کرایه کے أسکي مانگ پر اور أن هرجوں پر منحصر هی جنسے مقدار حصول أسکي محدود هوتي هی مگر باوجود اسکے بهت سي جنسیں ایسي هیں که أن کي مقدار حصول کے هرجوں میں کوئي تبدیل واقع نهووے تو بهي أنکي مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وهمونسے بدل جاتي هے که شاید أن هرجوں کي قوت اینده کو گهٹتي یا بڑهیگی اور یهه حال أن جنسوں میں واقع هوتا هی جنکي مقدار حصول کسي قاعده پر معین نهیں هوتي بلکه غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں که مقدار حصول أنکي

‡ پونڈ انگلستان میں ایک سکه هی جو قریباً دس روپیه کي برابر هوتا هی

نہ گھٹ سکتي هی نہ بڑھ سکتي هی حاصل هوتي هیں مثلاً جیسے کہ زمین کي سالانہ پیداوار هوتي هی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا هے کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف هووے اگر فصل کي تہائي کم هووے تو وہ کمي برس دن تک جاري رهیگي یا بذریعہ خرچ کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري هوگي چنانچہ اگر انگریز روسیوں سے لڑنے جاویں تو سني کي مقدار حصول کے هرج مرج لڑائي کے جاري رهنے تک ترقي پر رهینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج اور سني کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے هیں کہ اُنکے پاس اتني بہت دولت هی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے هیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو شبہہ هوتا هی کہ کسي چیز کي مقدار حصول کے هرج غالباً بڑھنے والے هیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر هوتي هی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے هیں اسي سبب سے قیمت بڑھ جاتي هی اور اس طرح قیمت کے بڑھنے سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑھ جاتي هی واضح هو کہ تجارت کي تفصیلیں کثرت سے هیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي مشکلیں هیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي همیشہ بدلتے رهتي هیں چنانچہ اکثر اتفاق ایسا هوتا هی کہ بڑے بڑے هوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں پر عمل کرنا پڑتا هی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواهوں پر عاید هوگا اندھا دھوند کام کربیٹھتی هیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑھ گئي اور اُسکے بڑھ جانے کا کوئي معقول سبب هوگا یہہ کهتے هیں کہ اگر هم لوگ ایک مهینے پهلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل هوتا اور یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اگر هم اج خریدیں تو ایک مهینے پیچھے بڑا فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پهونچاتے هیں کہ کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا هوتا هی کہ اور چیزوں کي قیمتیں بھي بڑھ جاتي هیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال کرتا هی اور کهتا هی کہ زید نے سني کو قیمت بڑھنے سے پهلے خریدا اور بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑھا نهیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قيمت بڑہ جانيکا سبب دريافت نہيں اُس سے زيادہ روئي کا نرخ بڑہ جانيکا باعث معلوم نہيں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاويگي مگر ظن غالب هی کہ سني کي مانند وہ بهي بڑہ جاويگي اور يہي باعث هی کہ ميں خريد اُسکي کرتا هوں *

همنے جو يہہ بيان کيا کہ بڑي بڑي دولتيں ايسي ايسي تقريروں سے جو کہوں ميں پڑتي هيں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگري کے معاملوں سے واقف نہيں هوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمايہ والوں کو کمال حسن عقيدت سے هوشيار و فہميدہ سمجهتي هيں وہ شايد يہہ سوچينگے کہ انکا مبالغہ هی اور يقين نہيں کرنے کے کہ خيال کو راے پر استدر غلبہ هوتا هی مگر هم اپنے قول کي صداقت کے ليئی توک صاحب کے قول کو سند تہراتے هيں اسليئی کہ يہہ سوداگر علم و عمل ميں دستگاہ کامل رکهتي هيں جس زمانہ ميں کہ اُنهوں نے اپني کتاب لکهي هی وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجيب حالتوں کو غور و تامل اور نہايت فکر و نظر سے ديکهتے تهے جنکو اُنهوں نے قلمبند کيا هی چنانچہ يہہ عبارت جو يہاں نقل کيجاتي هی منجملہ اُن عبارتوں کي هی جو اُنهوں نے اُن حالات کے نسبت لکهي هيں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کي شروع ميں جنسوں کي قيمتيں بہت بڑہ گئي تهيں *

توک صاحب کا بيان

واضح هو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ هی کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخاير موجودہ کي کيفيتيں اور تخميناً سال آيندہ کي مقدار حصول اور خرچ کے نقشيے بذريعہ گشتي چتهيوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کيئے جاتي هيں اور اُنپر تقريريں اور بحثيں هوتي هيں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذريعہ گشتي چتهيوں کے دريافت هوا کہ بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخيرے اُن ذخيروں سے کم هوگئي جو پہلے برس کے اخر ميں باقي تهے چنانچہ تهوڑي بہت فکر کر کے اِس کيفيت سے يہہ نتيجہ نکالا گيا کہ اُن چيزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زيادہ هوتي جاتي هی اِسليئے قيمت اُنکي بڑهني چاهيئے اور اُسکے ساتهہ هی فصلوں کي کمي اور اور ايسے سببوں کي خبريں اوزاديں

جنسے ثابت هو که آینده روئي و ریشم کے متدار حصول میں کمي هوگي غرض که قلت موهومه اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں کو جوش دلایا چنانچه پهلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑهائي گئي جنکي سوداگري کي معقول وجهوں سے کسیقدر قیمت بڑهني چاهیئے تهي کیونکه انکے خرچ کي متدار اوسط مقدار حصول سے زیاده هوگئي تهي مگر جسقدر قیمت که مقدار حصول کے بڑهانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑهاني ضرور تهي وه اکثر حالتوں میں بهت خفیف هوني چاهیئے تهي لیکن جب که تجارت کا ولوله ایک دفعه جوش میں آجاتا هی تو کسي چیز کي قیمت صرف حد و غایت سے زیاده هي نهیں بڑهتي بلکه اور جنسوں کي ترقي قیمت کا بلا واسطه باعث هو جاتي هی اور جب که ترقي قیمت کو گونه سهارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈهنگ ایسے معلوم هونے لگے که وه فائده حاصل کرنے کي توقع کامل رکهتے هیں تو جوں جوں قیمت بڑهتي گئي اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو هوتي گئیں اور یهه خریدار اب ایسي هي نرهے که وه بازار کے حال سے واقف هوں بلکه بهت سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار هونے اور روپئے کے پهیلانے اور بڑے بڑے ساهوکاروں سے معامله کرنے کي رغبت هوئي تاکه وه اُس کام میں جي جان سے مصروف هوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل هونے والي بڑي منفعت کا ذریعه بتایا تها *

غرضکه روئي کي خرید اِس قدر هوئي که جسکے حد و غایت نهیں اور پشم و ریشم وغیره غرض که ایسي ایسی چیزیں جنکي قیمت کا بڑهنا اُنکے مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تها باین نظر خریدي گئیں که آینده اُنکي قیمت بڑه جاویگي اور مقدار مناسب سے زیاده اُنکي قیمتیں بڑه گئیں اگرچه روئي کي قیمت سے زیاده نه بڑهیں عام لوگوں اور خصوص ایسے لوگوں سے جنهوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پهنسایا ایسي بڑي حماقت هوئي اور سنه ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے قانونوں سے کبهي ایسا بڑا انحراف ظهور میں نهیں آیا جیساکه سنه ۱۸۲۴ع کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع هوا آینده قیمت کي ترقي کا خیال ایسي چیزوں پر منحصر نرها جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجهه معقول تهي بلکه ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت هوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي هوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار ندي گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بهي ناواقف تهي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرهي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزون نصیب نهوئي هو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑهانے اور تهرانیکے خواستگار تهے تمام اس کام پر پل پڑے اور یهي کام اُنکا تهر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چهان بین کر کر بایں لحاظ اُنکو دیکهتے تهے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نهوئي هو تاکہ اُس چیز کا بهي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بهي مانگ هوگي اور جو شخص کہ اِس عام دهوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تهے اور وہ یهہ پوچهتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یهہ دیا جاتا تها کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي هي اسلیئے اُسکي بهي قیمت بڑہ گئي*

جبکہ هم یهہ بات سوچتے هیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور همارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر هي اور مقدار حصول کے موجودہ یا ایندہ هرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو هوتا هی روز روز مانگ کي حالت پلتتي رهتي هی تو یهہ بات صاف واضح هوتي هی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي هی ایک دن بهر بهي برابر نهیں رہ سکتي بلکہ هر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے هوتي هیں کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رهتي هی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بهاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تهوڑي مقدار سے بدل سکتي هی اور یهي باعث هی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي هو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکه یهه بات محال هی که ایک روشنی کا مکان کسی بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں پر برابر روشنی پڑے *

استقلال قیمت اور یهه که استقلال کسپر موقوف هی

یهه بات غور کے قابل هے که جب هم یهه بولتے هیں که فلاں جنس ایک معین زمانه تک قیمت میں مستقل رهی تو اُس سے کیا مراد هوتی هی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظه سے دے سکتی هیں جو کسی جنس کی قیمت پر اصلی یا خارجی سببوں کی تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسی جنس کو افادہ بخشتے هیں اور مقدار حصول اُسکی محدود کرتے هیں جنکو هم اصلی اسباب کهتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کی قیمت کا بڑهنا یا گهٹنا عام هوگا اور پهلے وقتوں کی نسبت اُسکی مقدار معین کا مبادله ایسی دوسری چیز کی تهوڑی یا بهت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسی کے مانند بدلی نگئی هوگی اور ایسی مطابقت شاز و نادر واقع هوتی هی بلکه هر جنس کی قیمت کا بڑهنا گهٹنا بهی بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی که وہ عام و شایع نهیں هوتا *

کسی جنس کی قیمت کے خارجی سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعنی اور جنسوں کی اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمی اور بیشی اُسکی قیمت میں واقع هوتی هی اُن دونوں کا اثر جسطرح که اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوی رهتا هی کیونکه اُس جنس کا افادہ ویسی هی سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچه اُس جنس کی معین مقدار خاص خاص جنسونکی تهوڑی یا بهت مقدار سے بدلی جاوے مگر تمام جنسوں کی اوسط مقدار سے بدلی جاویگی جیسے که وہ پهلے بدلی جاتی تهی اسلیئے که جو کچهه اُس جنس کے ساتهه مبادله کرنے میں نقصان هوتا هی وہ دوسری جنس سے مبادله کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجه اُسکا یهه هی که اب یهه بات کهه سکتے هیں که وہ جنس اپنی قدر و قیمت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي ہوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریداروںکي جانب سے قرار ندي گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرھي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزوں نصیب نہوئي ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹھہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہي کام اُنکا ٹھہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر ہایں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي ہو تاکہ اُس چیز کا بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ ہوگي اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي ھی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑہ گئي*

جبکہ ہم یہہ بات سوچتے ھیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ھمارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ھی اور مقدار حصول کے موجودہ یا ایندہ ھرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو ھوتا ھی روز روز مانگ کي حالت پلٹتي رھتي ھی تو یہہ بات صاف واضح ھوتي ھی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي ھی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي بلکہ ھر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ھوتي ھین کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رھتي ھی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بھاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي ھی اور یہي باعث ھی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي ھو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکه یهه بات محال هی که ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یهه که استقلال کسپر موقوف هی

یهه بات غور کے قابل هے که جب هم یهه بولتے هیں که فلان جنس ایک معین زمانه تک قیمت میں مستقل رهي تو اُس سے کیا مراد هوتي هی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظه سے دے سکتي هیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے هیں اور متدار حصول اُسکي محدود کرتے هیں جنکو هم اصلي اسباب کہتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑهنا یا گهٹنا عام هوگا اور پہلے وقتوں کي نسبت اُسي مقدار معین کا مبادله ایسي دوسري چیز کي تهوڑي یا بهت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاذ و نادر واقع هوتي هی بلکه هر جنس کي قیمت کا بڑهنا گهٹنا بهي بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی که وہ عام و شایع نهیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي هی اُن دونوں کا اثر جسطرح که اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوي رهتا هی کیونکه اُس جنس کا افادہ ویسي هي سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچه اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تهوڑي یا بهت متدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے که وہ پہلے بدلي جاتي تهي اسلیئے که جو کچهه اُس جنس کے ساتهه مبادله کرنے میں نقصان هوتا هي وہ دوسري جنس سے مبادله کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجه اُسکا یهه هی که اب یهه بات کهه سکتے هیں که وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم هی اگرچہ کسي جنس کي قیمت کا ایسا بڑهنا
گهٹنا جو افادہ کي تغیر یا مقدار حصول کے هرجوں کي تبدل سے هوتا هے
هووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں
سے هو سکتا هی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسي زمانہ میں اُسیکي
مانند تبدل واقع هوا هو اور جب کہ بہت سي جنسوں میں ایک سي
تبدیل واقع هوئي هو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام
تبدل ظہور میں آیا هو تو کوئي صورت تدارک کي متصور نہیں اور جو
جنس کہ ایسي تبدیلیوں کي تابع هوتي هی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ
سکتے هیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں *

اکثر یہہ بیان هوتا هی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا هی کہ
تمام جنسوں کي قیمت یک لخت بڑهتي گهٹتي هی اگر همسے پوچھا
جاوے تو هم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں هی کیونکہ یہہ امر ممکن
نہیں کہ هر جنس کي مقدار معین هر دوسري جنس کي مقدار کثیر و
قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیتے هیں وہ
مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان
و زیادت قیمت کو اُسي جنس میں اندازہ کرتے هیں اور وہ جنس خارج
از حساب روپیہ هوتا هی یا محنت هوتي هی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال هوا کہ تمام جنسوں کي قیمت جس میں
روپیہ بهي شامل هی سولہویں صدي سے محنت کے حسابوں کهٹ گئي
یعني تهوڑي محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنسیں دیجانے
لگیں چنانچہ کوئي چیز ایسي نہیں معلوم هوتی جسکي مقدار معین
کے عوض میں جسقدر محنت شہزادي ایلزبت کي سلطنت کے اخر
عہد میں ملتي تهي اُس سے کم نہ حاصل هو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کي لڑائي کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلي لڑائي کے بعد بهیجا گیا
تها فرانس میں واپس آیا اور هزاروں آدمي اُسکے ساتهہ هوگئے اطراف و جوانب سے
جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئي تب وہ پیرس میں داخل هوا اور وهاں کے بادشاہ
قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنهوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تها پهر
متفق هوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کي آخر لڑائي میں اُسکو شکست فاحش
اور کامل تباهي نصیب هوئي بعد اُسکے جزیرہ سینٹ هلینا میں جو بحر اٹلینٹک
میں افریقہ کے مغرب کو هی بهیجا گیا اور وهیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي شامل ھے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیہ کي عوض میں زیادہ محنت اور جنسیں حاصل ہونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمہ میں ہم کرتے ھیں وہ یہہ ھي کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي ہوتي ہیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر ہوتا ھی مثلاً اگر شہر نیوکیسل میں ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت کھان کے اندر سوا روپیہ ہو تو کھان کے باھر ازھائي روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام ھل میں پانچروپیہ ہوگي یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے پول تک پہنچ جاوے تو في ٹن آتھہ روپیہ اُسکي قیمت ہوگي اور رفتہ رفتہ قدر اُسکي یہہ ہو جاویگي مکہ اگر گراس وینر سکوئیر کا رھنے والا اپني کوتھریوں کو † ساڑے بارہ روپیہ في ٹن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی والا سمجھیگا ایک ٹن کوئیلہ اگر ہر حالتمیں في حد ذاتہ وھي ھے مگر علم انتظام مدن کي روسے کھان کے اندر اور اُسکے باھر اور مقام ھل اور گراس وینر سکوئیر میں اُسکو مختلف الجنس سجھنا چاھیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو بڑھتے جاتے ھیں اُسیقدر مختلف ھرجوں کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہوتے جاتے ھیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف جنسوں سے معاوضہ کے قابل ہو جاتے ھیں فرض کرو کہ مقام نیوکیسل میں بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئیلوں کے بیس ٹن کو بکتا ھے اور وھي کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے کہ ایک ٹن گیہوں کے بدلہ میں چار ٹن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید اوقسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رھے کہ کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس جنس کا مقام اور نیز دوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري ھے اور اکثر حالتوں میں دریافت ہوگا کہ اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہاں اُن کا استعمال کیا جاتا ھی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز ھی چنانچہ دوردراز کي جنس کا خریدار اُسکے مقام استعمال تکہہ لیجانے کي محنت اور اُس محنت

---

† یہہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي ھی حقیقي نہیں ھی

كي اجرت پر پيشگي روپيه لگانے كے زمانه پر محصول ادا كرنے اور علاوہ اُن كے رسته كي جوكهوں پر لحاظ كرتا هي باوجود ان باتوں كے اسبات كا خطره بهي اُسكو ضرور هوتا هے كه قسم اس جنس كي شايد اُس قسم كے نمونه سے مطابق نهو جسكے خيال سے خريد اُسكي كي گئي اگرچه اڈنبرا سے لنڈن تک ايک الماس كے ليجانے ميں خرچ اور جوكهوں بهت تهوڑي هى مگر قيمت اُسكي اُسكے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف هے اور يهه وصف ايسے هيں كه اُنكي حيثيت سے خريداروں كا مطمئن كرنا ايسا دشوار هى كه جو قيمت الماس كي كمال آساني سے اڈنبرا ميں حاصل هوسكتي هى وه لنڈن ميں كمال دشواري سے مل سكتي هى اور اگرچه كوئيله كسي معين كهان كا ايک اچهي قسم كا محقق هى مگر جو خرچ اور نقصان وقت اور جوكهوں اور محصول نيوكيسل سے گراس وينر سكوئير تک ليجانے كا لازم آتا هي وه ايسے امور هيں كه گراس وينر تک پهنچنے پر ايک ٹن كوئيله كي قيمت اُس قيمت سے پچگني بڑه جاتي هى جو نيوكيسل ميں عام رائج تهي *

اُن اعتراضوں كي ترديد جو دولت كے معنوں پر هوئے هيں

همكو يقين واثق هى كه دولت كے يهه معني كه وه تمام چيزيں يا صرف وه چيزيں هيں كه قيمت ركهتي هوں يا اُنكو خريد سكتي هوں يا كرايه پر لے سكتي هوں باستثناے آرچ بشپ ويٹلائي صاحب كے كسي اور مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نهيں ركهتے *

متقدم اختلاف يهه هيں كه بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف مادي پيداوار سمجهتے هيں اور بعض بعض اُن ميں اُن چيزوں كو داخل كرتے هيں جو آدمي كي محنت سے پيدا يا حاصل هوتي هيں اور بعض قيمت يا معاوضه كو دولت كے معنوں ميں داخل كرنے پر اعتراض كرتے هيں *

اور يهه سوال كه غير مادي چيزوں كو بهي دولت كي چيزونميں سمجهنا چاهيئے يا نهيں بحث و مباحثه كا مقام هے ليكن جب تحصيل دولت كا مذكور هوگا تب سوال مذكور پر بحث كيجاويگي معلوم هوتا هى كه بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل تارنز صاحب اور مالتهس صاحب اور فلورزاستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے هیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف هوتي هی یهه خیال کرتے هیں که ایسی محدود معنوں میں هرشی جسکو مناسب طریقه پر دولت کهه سکتے هیں داخل هو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب داخل هیں یهه بات تسلیم کرتے هیں که اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بهي داخل هیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نهیں هوتیں مگر یهه لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے هیں که ترک کرنا اُنکا اس سے بهتر هی که علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں که اُسمیں ایسي چیزیں بهي دخیل هو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نهوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظه سے جو مالتهس صاحب اور کرنل تارنزصاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي هیں پهلي راے واضح هوتي هی *

چنانچه مالتهس صاحب فرماتے هیں که دولت اُن مادي چیزوں کا نام هی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیده هوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تهوڑي بهت محنت درکار هووے *

اور کرنل تارنز صاحب کا یهه مقوله هی که مفهوم دولت میں وه مادي چیزیں داخل هیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع هوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وه خرچ محنت درکار هو جو قصداً عمل میں آوے پس دو چیزیں٭ دولت کے لیئے ضروري هیں یعني ایک افاده اور دوسري وه محنت جو قصداً کیجاتي هے اور جو چیزیں که مضموں افاده سے خالي هیں اور برامدکار اُنسے نهیں هوتا اور دل کي مرادیں پوري نهیں هوتیں وه ایسي هوتي هیں جیسے همارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وه چیزیں هماري دولت کے اجزاء نهیں هوتیں بر خلاف انکے وه چیزیں هیں جو نهایت مفید اور حیات کے واسطے بهت ضروري هیں اگر وه علاوه مفید هونے کے قصد و محنت سے حاصل نهیں هوتیں تو وه مفهوم دولت میں داخل نهیں مثلاً هوا جو دم کي راه هم

کھینچتے ھیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو ھم کو گرم کرتي ھیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور بغایت ضروري ھیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج ھی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے ھیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعوںسے کچھہ زیادہ ضروري و لابدي نہیں مگر ادخال اُنکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب ھی کہ علاوہ افادہ کے اُنمیں یہہ بات بھي پائي جاتي ھی کہ وہ محنت سے ھاتھہ آتي ھیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان ھی کہ دولت کا مخرج صرف محنت ھی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي ھیں انصرام اُسکا خود بخود ھوتا ھی یعني خدا ھمکو بے تکلف دیتا ھی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نہووے تب تک وہ قیمت سے خارج ھی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا ھے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر ھمکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منھہ تک نہ پھونچاویں تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي ھو کہ اُسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نہو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع ھو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت ھاتھہ آئے اور محض خداداد ھے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگان سمجھي جاویگي *

واضح ھو کہ مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یہہ بات مفہوم ھوتي ھی کہ وہ مفہوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے ھیں جو قصداً ظھور میں آتے ھیں اور یہہ بات صاف ھی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم ھی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام ھی تو رکابي سے اوٹھانا بھي محنت کا کام ھی اور مجلس دعوت میں ھر مھمان اپني خوراک اُس محنت سے حاصل کرتا ھی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا ھی غرض کہ ایسي ایسي بے ٹھکانے باتوں سے جنسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا ہموار و

خراب ہوا کہ وہ خرابي ترقي کي مانع ہوئي *

مالتھس اور ٹارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکي یہہ دریافت ہوئي کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئي اور وصف بھي قیمت کے لیئے ضروري چاہیئے اور دوسرنے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتي ہیں وہ تمام قیمتي ہوتي ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتي چیزوں کي تحصیل میں تہوڑي بہت محنت صرف ہوني چاہیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروري نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگي جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتي ہی مثلاً سمندر کے کنارے پہرتے پہرتے کوئي موتي اتفاق سے ہاتھہ آجاوے تو کیا اُس موتي کي قیمت نہوگي اور جوہري اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتي کي قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُتھانے میں صرف ہوئي اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتي ایسے حال میں ہاتھہ آیا کہ میں اُستر مچھلي کھا رہا تھا تو اسصورت میں اُتھانے کي محنت متصور نہیں ہوتي علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکي قیمت نہوگي اور اگر بجاے اس لوہے کے جو کہان سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ہي لوہا ہوتا تو کیا اُس آسماني لوہے کي قیمت اس لوہے کي قیمت سے زیادہ نہ ہوتي ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروري محنت کا زیادہ ہونا اُسکي قیمت کو پورا کرتا ہی اِسلیئے کہ محنت کي مقدار حصول محدود ہوتي ہی تو یہہ بات لازم آتي ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروري ہی وہ چیز اُسي ضروري محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتي ہی مگر کوئي اور بھي ایساھي سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقي قیمت کے لیئے ایساھي موثر باعث ہی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکي تحصیل میں لابدي ہی اُسکي قیمت کا سبب ہو جاتي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام جنسیں جو ہمارے کام آتي ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور مجنس،کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ھي بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتي هی که وه قیمتي نرهتیں یا جس مناسبت سے که في الحال اُنکا معاوضه هوتا هی اُسي مناسبت سے نہوتا *

باقي رکارڈو صاحب کو جواب بوجوه مفصله ذیل دیا جاتا هی اول یہه که دولت کي وه چیزیں جنکي قیمت کا باعث وه محنت نہیں جو اُنکي تحصیل میں صرف هوئي وه دولت کا کوئي جزو نہیں بلکه خود کامل دولت هیں دوسرے یہه که جب مقدار حصول کي محدودیت محنت کي قیمت کے واسطے ضروري هی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر هی شرط اُسکي نماننا عام سبب کي جگہه جزوي سبب کو قایم کرنا هي نہیں هی بلکه حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا هی جو محنت کو قوت پنہچاتا هی *

اب همکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقي رها جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے که دولت اُن چیزوں کا نام هی جو قیمت رکھتي هوں اور جو لوگ لاگت کي جگہه قیمت کو اِستعمال کرتے هیں اور دونوں کو برابر سمجھتے هیں یا ایسي طرح اُسکو برتتے هیں که اُسمیں هر شے مفید کو شامل کرتے هیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل هونے پر اُنکا اعتراض بجا هی اور هم بھي معترض هوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے که وه معني مذکوره میں داخل هوتے مگر اور مؤلفونکا یہه نقشه هے که اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض هے چنانچه وه یہه اعتراض کرتے هیں که اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رساله هذا نے پسند کیئے لازم آتا هے که ایک چیز ایک کے حق میں دولت هو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہه بات کچھہ چھپي هوئي نہیں اور یہه بھي ظاهر هے که ایک هي وصف ایک آدمي کے واسطے بعض وقتوں میں دولت هوسکتا هی اور وهي صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں هوسکتي جیسے که انگریزي قانونوں کا علم انگلستان میں وجہه معیشت اور فرانس میں فراسیسي اصولوں کي مہارت ذریعه رزق کا هے اور بعد چندے یہه اتفاق پڑے که انگریزي قانون دان اپنے علم و کمال کے سوا کوئي مال اپنے همراه نه لیجاوے اور فرانس کي سکونت

اختیار کرے یا فراسیسي قانون داں انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو آسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور ایسي هي وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں هزار خواري سے بسر کریگا اور کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس هوگا اور ایسي هي اگر کوئي بھانڈ متقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کھنا شایاں هی کہ وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نرهیں مگر هم بڑے حیران هیں کہ صرف اتني تمیز و تفریق سے هماري تقریر شافي پر جو دولت کے معنوں میں بیان کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ جنسوں کي بہت کثرت هوگي مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باهم مفقود هی تو وهاں هماري اصطلاح کے بموجب دولت کا نام و نشان نهوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نهوگي اسلیئے کہ جهاں کهیں ایسي صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري نهیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نهیں رہ سکتا اور جب کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفهوم میں داخل هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچها هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض نهیں کہ خلقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا همکو تجربہ نهیں *

علم انتظام مدن کي چار اصول

ہم بيان کرچکے کہ جن حقيقتوں پر بنياد اُس علم کي ھے وہ حقيقتيں چند اصلوں ميں منحصور ھيں اور وہ اصول غور و تحقيق اور صحيح قياس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتيجے ھوتے ھيں اور وہ کل چار اصول ھيں پہلے يہہ کہ ھر شخص جہاں تک ممکن ھو بہت. تھوڑي محنت اور مال کے خرچ سے زيادہ دولت حاصل کيا چاھتا ھی *

دوسري يہہ کہ دنيا کي آبادي اخلاقي يا جسماني خرابي کے باعث سے يا دولت کي اُن چيزوں کي قلت، کے انديشہ سے محدود و محصور ھی جو ھر فرقہ کي خاص خاص عادتوں سے متعلق ھيں *

تيسري يہہ کہ محنت اور باقي اور تمام ذريعوں کي قوتيں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھی اسطرح سے بيحد و غايت بڑہ سکتي ھيں کہ اُن ذريعونکے حاصلات کو حاصلات آيندہ کے ليئے ذريعہ تہراويں *

چوتھي يہہ کہ جب فن کشتکاري بدستو رھے اور کسي ضلع ميں دستور معمول کے نسبت کسي زمين پر زيادہ محنت کيجاوے تو اُس محنت سے ايسا معاوضہ پيدا ھوگا کہ وہ محنت کي نسبت کم ھوگا يا يوں کہا جاوے کہ اگرچہ محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار ميں ترقي ھوتي ھی مگر اُس نسبت سے نہيں ھوتے جس نسبت سے کہ محنت زيادہ صرف کيجاتي ھی منجملہ ان اصولنکے پہلي اصل صحيح قياس کا ثمرہ ھی اور باقي تينوں غور و تحقيق کے نتيجے ھيں اور اسليئے کہ پہلي دوسري اصل کے بيانميں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکھتي ھيں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بہت کم آتا ھی تو پہلے پہل اُن دونوں کو بيان کرينگي اور بعد اُنکے تيسري چوتھي سے بحث کيجاويگي مگر پہلي اور دوسري اصل ايسي بديہي ھی کہ ابھي ھمکو اُسکا سچ مان لينا چاھيئے کوئي شخص ايسا نہوگا جو انسان کے صرف ذاتي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمايہ کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پہلي اصل کي راستي کي نسبت کسيطرح کا شک و شبہہ کريگا اور دوسري اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و يقين کے ليئے صرف اتني بات تسليم کرني ضروري ھی کہ اگر وہ اصل صحيح اور درست نہوتي تو کوئي زمين عمدہ زمينونکے سوا ھرگز کاشت ميں نہ آتي اسليئے کہ اگر

ایک اکیلے کھیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھتے تو اُسي اکیلے کھیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي هوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواهش پر مبني هی

اس بیان سے که هر شخص تهوڑي محنت اور تهوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاهتا هی یهه سمجهنا نچاهیئے که مراد اُس سے یهه هے که هر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایان چاهتا هی اور یهه بهي نه سمجهنا چاهیئے که دولت انسان کي مقدم خواهش هی یا مقدم مقصود هونا چاهیئے بلکه مراد اتني هی که هر شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نهیں سمجهتا اور بعض بعض ایسي خواهشیں رکهتا هی که ابتک وہ پوري نهیں هوئیں مگر وہ یقین کرتا هی که دولت کي ترقي سے پوري هوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انهوکي انهوکي هوتي هیں جیسے که مزاج اُنکے مختلف هوتے هیں چنانچه بعضے لوگ اختیار و حکومت چاهتے هیں اور بعضے امتیاز و شهرت پر مرتے هیں اور بعضے فرصت کو دوست رکهتے هیں اور بعضے شغل جسماني پر جاں دیتے هیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجهتے هیں اور بعضے ایسے سخي داتا هیں که نفع رساني کي فکر میں رهتے هیں اور ایسے لوگ بهت کم هیں جو حتي الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نه پهونچاویں باقي روپیه وہ چیز هی که سب لوگ اُسکے مرید هیں اور سارا باعث یهه هی که وہ دولت کا خلاصه هی جسکے پاس وہ هوتا هی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا هی لوگوں کے کام آسکتا هی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پهنچاسکتا هی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي روز افزوں دے سکتا هی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ هو بڑها سکتا هی (غرضکه روپیه کي بڑي بات هی باقي سب خرافات هی) کسي شاعر نے خوب کها هی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجمله ان سب شوقوں کے هر شوق بهت سي دولت کو کهو سکتا هے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں هووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے هیں اور اکثر لوگ ایسے هیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے هیں تو یہہ لازم آتا هے کہ دولت کي خواهش سیر هونے کے قابل نہیں هرچند کہ زیادہ دولت کي خواهش میں تمام لوگ شریک هیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے هیں وہ بیحد و غایت هیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے هیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف هوتے هیں اور ایک هي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ هي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ هوا کھانے اور میدان میں رهنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو هاتهہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ هے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے هیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز هوتا هے مگر تجربہ کي روسے دریافت هوتا هے بلکہ بلا تجربہ هي معلوم هوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے هیں وهاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے هوتے هیں اور مدتوں تک جاري رهتے هیں جیسیکہ هالند اور گریت برتن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریت برتن کے قاعدوں سے ماخوذ هیں اور یہہ ایسے لوگ هیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے هیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رهی هیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے هیں جسکو انگریز اپنا وبال جاں سمجھتے هیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل هوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند هوجاتے *

همنے جس غرض سے ایسے امر بدیهي پر اسقدر گفتگو کي جو اظهر من الشمس هی اُسکا یهاں بیان کرنا ضرور هی چنانچہ پهلي وجهہ یہہ هی کہ اگرچہ هم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاھیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں اسي اصل سے کام لیا جاتا ھے اور اِسیلیئے تشریح اسکي مناسب سمجھي غرضکه یہي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئله یعنے معاوضه کے مسئله کي بنیاد ھے اور اس علم میں ایسي ھی جیسیکه علم طبعي میں میلان و کشش کا قاعدہ ھی اور یہہ اصل بجاے خود ایسي ھی که اُس سے آگے عقل کي رسائي نہیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت ھیں اور جس تحقیق کامل پر یہہ علم مبني ھی اسکے بیان میں یہہ شایان نہیں که بنیاد اُسکي چھوڑ دي جاوے اگرچه اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیہي امر کے پڑھنے میں صرف ھوگا جس میں شک و شبہه نہیں *

دوسري وجهه یہه ھی که اگرچه یہه اصل ظاھر و باھر ھی مگر بعض بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہ شبہه کیا ھی اور یہہ اصل ایک مسئله سے مخالف ھی جو نہایت مشہور و معروف ھی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی طرف دار ھیں اور وہ مسئله کسي شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا ھی *

واضح ھو که زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد ھی که کسي چیز کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواھش سے زیادہ ھووے خواہ اُس مقدار سے زائد ھووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي چیزیں دے سکتے ھیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا ھیں جو اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجراے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس ھیں که وہ اکثر حاجت سے زائد طیار ھوتي ھیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي ھی اُسیقدر چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑہ جاتے ھیں اور اھل تصنیف اپني محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے ھیں که کوئي نسخه دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں ھیں که نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے ھیں لیکن حساب کي رو سے دریافت ھوا که دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت و دشواري بھي اُس قیمت پر فروخت نہیں ھوتی جس قیمت پر شروع میں وہ کتاب مشتہر ھوئي تھي چنانچه معمولي حالت میں پہلے سال میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت ھوتے ھیں اور دوسرے برس کل تیس چالیس بکتي ھیں یہاں تک که بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً هو جاتي هی اور باقي نسخےگاه بے گاه کتب فروشوں میں نیلام هوتے هیں اور اُنکے حق میں یهي بهلا هوتا هی که وه نیلاموں کے ذریعه سے بک جاویں تاکه لوگوں میں پهر مشتهر هوویں مگر بعد اُسکے دریافت هوتا هی که اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدي نگئیں بلکه ردي سمجهه کر خریدي گئیں *

واضح هو که زائد از حاجت کي تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا که اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظه سے ایسي زائد از حاجت پیدا کرنے کي مثال واضح هو جاویگي جو لوگوں کي خریداري کے قابل هونے کے خیال سے نهیں بلکه اُنکي خواهش کي غلط گماني سے ظهور میں آتي هی اور جهاں کهیں که نئي تجارت جاري هوتي هی تو عموماً ان دونوں غلط فهمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکهٹي کي جاتي هیں که وه حاجت سے زائد سے زائد هوتي هیں چنانچه هر کسیکو یهه بات یاد هوگي که جب انگریزوں کي امریکا کے اُس حصه تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوں کي عملداري هی رسائي هوئي یعني انگریزوں کي تجارت وهاں تک پهونچي تو بڑي بڑي انگیٹهیاں اور برف پر چلنے کي جوتیاں اور پاني گرم کرنیکی باسن کسقدر وهاں بهیجے گئے تهے اور جب تک که اُن لوگوں کي اصل مفلسي دریافت هوئي تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکوره بالا سے روز روز بهرتي رهے اگرچه یهه چیزیں اُنکي حاجتوں کے مناسب تهیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تهیں غرض که ایسي ایسي غلط فهمیاں اکثر واقع هوتي هیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نهیں تعجب یهه هی که بهت کم آدمي اُنسے بچتے هیں مگر یهه بات ظاهر هے که ان دو سببوں میں سے ایک نه ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث هوتا هے ایک یهه که دولت کي وه چیزیں جو حاجت سے زیاده هوتي هیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کي جاتي هیں که وه محتاج اُنکے نهیں هوتے اور دوسرے یهه که اُن لوگوں کے پاس ایسي چیزیں موجود نهیں هوتیں که وه اشیاء مذکوره کے پیدا کرنے والوں کي خواهشوں کے مناسب و شایاں هوویں تاکه وه اُنکو اُنکے معاوضه میں دے سکیں اور اصل یهه هی که ایسا جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسي سبب کے ذریعه سے واقع هووے تجارت کي معمولي وارداتـ

گنا جاتا هی مگر یهه پهلي اصل اُس راے کے خلاف هے جسکي رو سے جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا دونو ممکن هیں اور اُسکي روسے یهه بات ممکن سمجھي جاتي هی که ایک هي وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدني هونا دونو زاید از حاجت هوسکتي هیں یعني سب لوگ هر چیز کا بهت سا ذخیرہ رکهه سکتے هیں اور یهه ایک ایسي بات هی که جو بحثیں سوداگري معاملوں پر زباني هوتي هیں اُنمیں اکثر واقع نهیں هوتي بلکه اچھے اچھے اهل تصنیف اسبات کو درج کتاب کرتے هیں اب اُس رائی کي روسے دولت کي تمام چیزیں صرف زیادہ هي نهیں بلکه بهت افراط سے زیادہ هوسکتي هیں تو مساوي معاوضوں کي قلت زاید از حاجت هونے کا سبب نهیں هوسکتي هی اور یهه بهي خیال میں نهیں آسکتا که تجارت کے معامله تمام ایسے بیڈهنگے هوجاویں که بایع و مشتري اُنکے سبب سے بطرز معقول خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رهیں فرض کرو که زید کي مطلوب شے بکر کے پاس اور بکر کي مطلوب شے زید کے پاس موجود هی تو یهه ممکن نهیں که وہ دونو بجاے اسبات کے که باهم معاوضه کریں اپني اپني جنسوں کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپني اپني حاجتوں کي چیزیں موجود هیں اور زید و بکر سے خریدنا نهیں چاهتے اور اُنکے پاس معاوضه کرنیکے وسیلے موجود نهیں پس اب اگر یهه خیال کرنا بیهودہ هی که ایسي عام غلطي کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا هونا چیزونکا هوسکتا هی تو صرف یهه خیال باقي رها که بالکل زاید از حاجت پیدا هونا چیزوں کا اس سبب سے هوسکتا هی که کسیکو کسي شے کي حاجت نرهی یعنے تمام لوگوں کے پاس اُنکي ضروري چیزین اسقدر موجود هوں جسکے باعث سے ایک دوسرے کي فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت هونا اُنکا ضروري نهیں اور واضح هو که یهه بات اُس اصل کے خلاف هی جسکا هم بیان کرتے هیں یعني هر بشر زیادتي دولت کا خواستگار هی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود هونے کے اسباب پر مبني هے

بعد بیاں اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمین کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تهوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواهاں هی همکو لازم هوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي هیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے هیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو هر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق هین محدود و محصور هی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي هی اور ایسي واضح هے کہ کبهي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ هر قسم کا درخت اور هر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑهنے کے قابل هی همیشہ بڑها کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں هووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج هی یعني جس میں بڑهنے کي صلاحیت هوتي هی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظهور میں آتي هی غرضکہ بہت سي ترقي هوتي هی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑهنے کي قابلیت رکهتا هی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عهد حیات پر هوتا هی چنانچہ هم جانتے هیں کہ گیهوں سالانہ درخت هی یعني ایک سال مین آغاز و انجام اُسکا پورا هو جاتا هی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر هے کہ ایک درخت سے چهہ درخت پیدا هو جاتے هیں اور اسي قیاس سے ایک ایکر کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چها سکتي هی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑهنے کي قابلیت رکهتي هی تحقیق هوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي هر پچیسویں برس دوگني هوجاتي هی *

ایک سي آب و هوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان هوتي هی اور یهه اِسلیئے کهتے هیں که تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي هی اگر قوت تولید جلد بند نهو تو بچوں کي ریل پیل هو جاتي هی امریکا کے اضلاع متفقه میں جو ایسے اضلاع هیں که اُنهیں میں اِنسان کي نسل بڑهنے کا وه حساب جو همنے بیان کیا بهت صاف متحقق هوا هی باشندوں کا یهه حال هی که وه تهوڑے دنوں جیتے هیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نهیں هوتیں اور اسي سے یهه نتیجه نکال سکتے هیں که اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصه حیات ایسا هی که تعداد اُنکي هر پچیسویں برس میں دوگني هو جاتي هی اور اسي حساب سے هر ملک کے باشندے هر پانسو برس کے عرصه میں تعداد سابق سے دس لاکهه مرتبه زیاده بڑه جاتے هیں اور اسي قاعده سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصه میں پچاس کهرب اور ایک نیل هو جاویگي وه ایسي گهني آبادي هوگي که پانوں رکهنے کو جگهه نه ملیگي جب که انسان میں بڑهنے کي قوتیں ایسي ایسي هیں پهر اب یهه سوال وارد هوتا هی که اُن ترقیونکے موانع کیا هیں اور کیا باعث هی که دنیا کي آبادي جیسے که پانسو برس پهلے تهي اُس سے دس لاکهه مرتبه بڑهنے کي جگهه بظاهر اب دوگني معلوم نهیں هوتي اور حقیقت میں چوگني نهیں هوئي هی *

مالتهس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یهه وه مانع هی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یهه وه مانع هی جو درازي عمر کو کوتاه کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي هی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي هوتي هی جو که آبادي کے محدود هونے کے لیئے صرف باراوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاهي پر هی یهه حساب قایم هی اسلیئے مالتهس صاحب کے تقسیم کامل هی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي هی اور بدکاري اور نفرت شادي سے مانع ممکن‌الزوال هی اور یهه بدکاري اخلاق کي برائي هی اور شادي سے پرهیز کرنے کي وجهه معقول باستثناء ایسي دو چار باتونکے جو اسقدر تهوڑي هیں که اُنکے هونے سے نتیجے میں فرق نهیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هی که وه دولت کي چیزوں میں

داخل هیں اور اسي لیئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم دور اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر هوسکتي هی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ همنے مشاهدہ کیا کہ اس مانع میں وہ سارے سبب داخل هیں جو انسان کے عرصہ حیات کو همیشہ کم کرتے هیں اور عمر طبعي تک نهیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشي جو تندرستي کو مضر هیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کہانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت هاتهہ نہ انا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نہ پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور هر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شهرون کي آبادي سے هوا کا خراب هو جانا اور لڑائیوں کا هونا اور بچوںکا قتل اور قحط سالي اور وباے عام کا ظهور غرضکہ ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل هیں اور منجملہ ان سببوں کے بعض ایسے هیں کہ بمقتضاے قاعدہ قدرت پیدا هوتے هیں اور بعضے ایسے هیں کہ لوگوں کي جهل و حماقت سے ظهور میں اتے هیں اور یہہ سب بلاواسطہ جسماني خرابیاں هیں اگرچہ منجملہ اُنکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے هوتے هیں *

اور وہ جسماني خرابي جسکا علاج نهیں هوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نهیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت هی یعني بهوکوں مرجانا اور یہہ مانع جانوروں کے بڑهنے سے علاقہ رکهتا هی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا هی اُسیقدر وہ مانع اسپر غالب هوتا جاتا هے چنانچہ نهایت پورے وحشیوں میں وہ مقدم اور علانیہ هوتا هی اور بهت تربیت یافتہ لوگوں میں نا معلوم هونیکے قریب قریب هوتا هی مگر نامعلوم هونے کا باعث یہہ هی کہ بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے هوتے هیں *

هم ابهي بیان کرچکے کہ یہہ عام قاعدہ هے کہ زمین کا محاصل زیادہ محنت کي نسبت سے زیادہ پیدا نهیں هوتا اور نیز یہہ بات بهي بیان کي گئي کہ انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصہ اتنا هی کہ ایک ضلع معین میں هر پچیس برس بعد آبادي دوچند هوسکتي هی تو بنظر مقدمات مذکورہ بالا یہہ واضح هوا کہ ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار میں کیجاتي هی جو کسي وقت میں پیدا هوئي تو وہ ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آیندہ کو زیادتي بہت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعہ سے آیندہ ترقي کے وسیله وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو توسو برس کے عرصہ میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچي اور جب که یهه بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگهه سے لاسکیں تو کیا یهه امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑهائي سو برس بعد اَسي کروڑ انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهه بات صاف ظاهر هے که پهلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پهلے اور نیز اُس زمانہ سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهہ تک پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب و هوا کي خوبي یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکیگے جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهہ لازم و واجب هے اب اگرچہ بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني موانعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بهي پیش نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نه آوے اور کام و پیشه تهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشه افلاس و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع و مزاحم نهو تو صرف قحط هي ایسي بري بلا هے که وہ همارا پیچها نچهوریکا اور آبادي کي مزاحمت کرے کا *

اگرچہ یهه بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهه هی که ایسا کبهي نهیں هوا اور نه آیندہ کو هوگا چنانچه وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پهلے یهه که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نهونا جو موانع آبادي هوں ایک ایسي بڑي عمدہ تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کي آجتک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجها اعلے هے يهه بات ايسي تعليم يافته خلايق کي نسبت خيال ميں نہيں آتي که وه ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد بڑهنے والي آبادي کي خرابيوں کے لیئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو که وه اُن برائیوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے که مانع ممکن الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهه که يهه امر ممکن نہيں که جب قحط مانع ممتنع الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع الزوال اپنے ساتهه نه لاوے بلکه ايکدو ساتهه اُسکے لگے آوينگے چنانچه وباء عام اُس سے منفک نہيں هوتي اور قتل و قتال اُسکے تابع هوتے هيں اور وجهه اُسکي يهه هی که تمام لوگ افلاس وفاقه سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي اُنکو گوارا نهوگا جهاں کہيں که لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هی يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابه کي صورت پيدا هو جاتي هي که اُسکا غربا کي بغاوت نام رکهتے هيں نا تربيت يافته قوموںميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هی که وه لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پروس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضه کرتے هيں چنانچه آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياه کرتے هيں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آواره دشت غربت کر ديتے هيں بعد اُسکے جب وه لوگ اُنپر حمله کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهه هی که تمام موانع ممتنع الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقه رکهتے هيں چنانچه آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں اُنکي بربادي کا باعث وه ايک هي مانع نہيں هوتا بلکه چند اور مانع اُسکے پوشيده معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هی اُنميں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع الزوال لڑائیاں هیں جو لوت † کهسوت کے واسطے واقع هوتي هیں اور یهه مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑي خرابیوں کا باعث هوتا هی یهاں تک که جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمه اُتهایا جاتا هی وهاں اور مانع بهي ظهور کرتے هیں چنانچه حملوں کے خوف سے تمام باشندے ایک جگهه بسنا قبول کرینگے اور کثرت هجوم سے شهروں کي هوا خراب هوگي اور کاشت اُن لوگوں کي ایسے کهیتوں میں منحصور رهیگي جو شهروں کے آس پاس هونگے اور حملوں کے خوف سے اگو تجارت اُنکي ایک لخت تباه نهوگي تو اتنا خلل ضرور هوگا که وه تجارت پرورش کا مخرج نه رهیگي اور یهه قاعده هی که جب دهاوا هوتا هی تو اکثر وه لوگ هلاک هو جاتے هیں جن پر دهاوا پڑتا هی چنانچه اسي مانع کي بدولت افریقه اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک برباد هیں *

اور جب که بروس صاحب نے ایبس سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنهوں نے اتهاره ضلع کو مشاهده کیا جسپر عرب دیوینا دهاوے کیا کرتے هیں که وه بالکل ویران پڑا هی اور مکان اُسکے کهنڈر هو گئے ان صاحب نے موضع گریگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کي که اُسکي فصلوں کو ایک برس پهلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تها اور حال اُسکا یهه هوا تها که تمام باشندے بهوک کے مارے مرگئے تهے اور اُنکي هڈیاں جابجا پهیلي پڑي تهیں اور کسي نے اُنکو دفن نکیا تها سیاحوں یعني بروس صاحب کے همراهیوں نے کوئي جگهه هڈیوں سے پاک صاف نپائي مجبور اُن هڈیوں هي پر خیمه ایستاده کیا بعد اُسکے دوسري منزل مقام تیوا میں هوئي چنانچه وه صاحب اِس مقام کي نسبت یهه فرماتے هیں که یهه مقام

† نهایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع هی که اس رساله کے مولف نے نا تربیت یافته قوم کا جو حال لکها هی خود اهل هند نے کمبخت سنه ۱۸۵۷ع میں اپني آنکهه سے دیکهه لیا که قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کي سزا تهے آپسکي لڑائي اور آپسکي لوت کهسوت سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گهرانے تباه و برباد هوگئے نا تربیت یافته هونا دوسرونکو نهیں بلکه خود اپنے آپ کو تباه و برباد کرتا هی دیکهئے که اهل هند کب جاگتے هیں اور کب اپنے منهه پر سے ناتربیت یافته هونیکا دهبه چهڑاتے هیں

بھي اُسوقت تک صحیح و سلامت رھیگا جب تک کہ عرب اُسکا قصد نہیں کرینگے اور جسدن کہ رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کھیتوں کو جلا پھونک کر خاک سیا کرینگے تو اُسکے باشندوں کي ھڈیاں بھي ایسے ھي زمین پر پڑي رہ جاوینگي جیسیکہ گریگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تھیں *

جو قومیں تربیت یافتہ نہیں ھوتیں یا کم تربیت یافتہ ھوتي ھیں اُن میں موانع ممتنع الزوال میں سے لڑائي سے دوسرے درجہ کا مانع قحط عام ھی چنانچہ جب کوئي قوم ایسي معاش پر منحصور ھوتي ھی جو کمال آساني سے حاصل ھووے اور یہہ قومیں ایسي ھي ھوتي ھیں تو صرف موسموں کے اُولٹ پھیر سے اکثر قحط نازل ھوتا ھی اور جہاں کہیں لوگوں کے رنگ ڈھنگ اچھے ھیں اور حکم و اِنتظام اُنکا نہایت ٹھیک ٹھاک ھی یعنے وہ اچھي تربیت یافتہ ھیں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خیر و خیرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دلیہ پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے ھیں مگر کچھہ تھوڑي تربیت یافتہ وحشي قومیں جو محتاج و غریب ھوتي ھیں اور غیر ملکوں سے تجارت نہیں کرتي ھیں تو موسموں کے اولٹ پھیر سے نہایت سہمناک قومي بد بختي یعنے قحط کي کڑکڑي مصیبتیں اُٹھاتے ھیں چنانچہ ایسے لوگونکي جسقدر تاریخیں ھمارے پاس موجود ھیں اُنمیں قحط کے حالات نہایت مشہور اور یادگار و قایع کے طرح مندرج ھیں اور واضح ھو کہ یہہ موسموں کي اولٹ پھیر کے فساد ایسي حاجات اور مصائب کے درمیاں جنکو ایسے لوگ اُٹھاتے ھیں جنکي تعداد اسقدر بڑہ جاتي ھی کہ اُنمیں غذا کي پیداوار سب خرچ ھوجایا کرے اور ایسی افراط غلہ کے درمیاں جو لڑائي اور وباے عام اور قحط تمام کے پیچھے رھے سھے لوگوں کو نصیب ھوتي ھی دایر و سایر رھتے ھیں باقي موانع ممتنع‌الزوال مثل فساد آب و ھوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصل کمي یا اصل ترقي کی مزاحمت کي نسبت ظاھرا ُسبات پر زیادہ باعث معلوم ھوتي ھیں کہ لوگوں کي شادیاں اوائل عمر میں بہت آساني سے ھوا کریں چنانچہ بچوں ٗکا قتل آبادي کے حق میں زیادہ مفید اسلیئے سمجھا گیا کہ دور اندیشي جو شادي کي ایک مانع ھی اُسکے برخلاف ایسي بات بتاتا ھی کہ اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل ھوتي ھی اگرچہ

یہہ بات سوچ لینی آسان هی مگر اسکا عمل درامد مشکل هی کیونکہ ماں باپ کے جی بہر جاتے هیں یہانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رهتے هیں اور اسمیں کچہہ شک و شبہہ نہیں کہ بعض اضلاع کی آب و هوا ایسے خراب هوتی هی کہ وہ ضلعے آباد نہیں هوتے اور اگر آباد بهی هوتے هیں تو ایسے بیگانہ لوگ اُنمیں آکر بستے هیں جنکی تعداد نئے لوگوں کے آنے جانے سے قایم رهتی هی چنانچہ اٹلی کے نہایت بڑے حصوں کا حال ایسا هی دریافت هوا اور باوصف خوبی آب و هوا کے بڑے بڑے کارخانہ والے شہروں کے رنگ ڈهنگ بهی ایسے هی برے نظر آتے هیں اگر عمدہ عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کی صفائی اور اُنکے اطراف و جوانب کی اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ امریکہ کی پچهلی آبادیوں میں جہاں زمین کی افراط اور وسایل معیشت کی کثرت سے کوئی مانع ممکن الزوال تاثیر اپنی نہیں کرسکتا کوئی ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع هووے ترقی آبادی کا مانع و مزاحم هوتا هی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و هوا کی خرابی کا زور شور اسبات کی نسبت کہ وہ باشندوں کی تعداد اصلی تهوڑی تهوڑی کم کرے اسبات پر زیادہ باعث هی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے یعنی ایک نسل دوسری کے بعد پیدا هووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے بعض بعض اچهے ضلعوں میں جہاں کی آب و هوا بہت عمدہ هی ایک برس کی اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ نہیں هوتی هیں اور بلاد هالنڈ کے بہت سے کهادر کے گانونمیں تیئیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ هوتی هیں مگر یہہ بات سمجهنا کہ پہلے ملک کی آبادی دوسرے ملک کے نسبت بہت گهنی اور بڑی ترقی پر هوگی کمال غلط فہمی هے بلکہ حال اُسکا برعکس هے اسلیئے کہ پہلے ملک کے دیہات میں جیسی موتیں کم هوتی هیں ویسے هی پیدایش بهی کم هوتی هے اور اسلیئے آبادی چهدری اور مستقل هی اور هالنڈ میں موتوں کی بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ هوتی هی اسلیئے اُسکی آبادی گهنی اور فی الجملہ ترقی پر هی پس جبکہ تمام خلقت کی تعداد سے سالانہ پیدایشوں کی نسبت معلوم هوجاوے تو اندازہ ترقی کا موتوں کی مناسبت پر منحصر هوتا هی اور اگر تمام خلقت کی تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم ہوجاوے تو پیدایشوں کي مناسبت پر ترقي کا حساب موقوف ہوتا ہے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کي تعداد معلوم ہوجاوے تو کثرت بار آوري پر ترقي منحصور ہوگي اور اگر کثرت بار اوري دریافت ہوجاوے تو حصر زیادتي کا درازي عمر پر ہوگا اور اگر دونوں باتیں دریافت ہوجاویں تو بڑھنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا ہی مگر ایک کے معلوم ہوجانے سے نتیجہ پورا نہیں ہوسکتا اگر سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کي تعداد حال سے بڑي مناسبت حاصل ہووے تو وہاں یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آبادي جلد جلد بڑھتي ہی یا بر عکس اسکے موانع مستنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم ہورہی ہیں یعنے لوگ بہت مرتے ہیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کي قلیل مناسبت سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ خلقت کي تعداد جلد جلد بڑھتي ہی یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپني دکھا رہی ہیں یعنے پیدایش بہت کم ہوتي ہی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط عرصہ حیات سے زیادہ ہی مگر موانع ممکن‌الزوال کي دھوم دھام انگلستان میں اس حد و غایت کو ہے کہ اضلاع امریکا میں ترقي کا اندازہ اضلاع انگلستان سے قریب دوچندکے ہے اور سوئیٹزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا عرصہ حیات جنکا ذکر ہوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے ہی مگر انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کي نسبت نہایت قوي و زبردست ہیں مگر سوئیٹزرلینڈ کي نسبت نہایت ضعیف و ناتواں اور اتنے خفیف و کمزور ہیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر ہوتي ہیں تو سوئیٹزرلینڈ کي آبادي تو اپني حالت پر رہتي ہی اور انگلستان کي آبادي روز روز بڑھتي ہی *

اگرچہ کسي ملک کے رہنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعي گواہي نہیں دیتا ہی کہ اُس ملک کے باشندوں کي تعداد بڑھتي جاتي ہی یا بجاے خود مستقل ہی مگر باوجود اسکے درازي عمر اُن باشندوں کے لیئے کمال صاحب اقبال ہونے کي ایسي عمدہ نشاني ہے کہ اُسمیں غلطي کو بہت کم دخل ہی اور پیدایشوں کي تعداد کي نسبت جسکي بنیاد پر پہلے مقنن بھروسا کرتے تھے درازي عمر ایسي پکي بات ہی کہ وہ دھوکہ

نهین دیتي غرض که پیدایشوں کي نسبت درازي عمر صاحب اقبال هونے کي دلیل روشن هی *

واضح هو که کوئي اخلاقي برائي یا جسمي خرابي ایسي نهیں که وہ بلا واسطه یا بواسطه کوتاهي عمر کي خواهاں نهو مگر بهت سي ایسي خرابیاں هیں که وہ ترقي بارآوري پر صاف مایل و متوجه هیں چنانچه گریٹ‌برٹن کا عرصه حیات اُن اضلاع کے عرصه حیات سے بهت زیادہ هی جو آبادي میں گریٹ‌برٹن کي برابر هیں اور یهه ازدیاد اسبات کا ثبوت هی که انگلستان کي آب و هوا اور وهاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کي آب و هوا و قانون و اصول سے نهایت عمدہ هیں *

مانع ممکن‌الزوال

واضح هو که اب هم موانع ممکن‌الزوال سے بحث کرتے هیں جو محدودیت آبادي کے باعث هوتے هیں یهه بات پهلے معلوم هو چکي که بدکاري کي کثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممکن‌الزوال هیں *

معلوم هوتا هی که بدکاري ایسا بڑا مانع نهیں که چهان بین اُسکي بهت سي کیجاوے هاں یهه بات مشهور هی که بحر جنوبي کے بعض بعض جزیروں میں بدکاري بعضے عالي خاندانوں کي ترقي کي مانع مزاحم هوئے اور معلوم هوتا هی که امریکا کے حبشیوں میں بهي تاثیر اُسنے بهت سي دکهائي مگر جزائر بحر جنوبي کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نهیں که اُنکي علیحدہ گفتگو کي جاوے اور جب که هم اُن سب اخلاقي یا جسمي برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائي جاتي هیں جمع کریں تو غالب یهه هی که ازاله بدکاري سے اُنکي آبادي کي ترقي کو بهت تهوڑي مدد پهونچیگي *

باستثناے ان مثالوں کے ایسي عورتیں بهت کم هیں که بدکاري سے بارآوري اُنکي یکقلم مسدود هوگئي هو یا قدرے قلیل کم هو گئي هو مگر وہ بیسوائیں جو عام پیشه کرتیں هیں اس حکم سے مستثنی هیں اور یهه بیسوائیں آبادي دنیا سے استقدر کم مناسبت رکهتي هیں که اُنکے بارآور نهونے سے جو امتناع ترقي ظهور میں آویگي وہ التفات وتوجهه کے قابل نهیں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب هم نفرت شادي کي بحث کرتے هیں هماري کتاب کے پڑهنے والے بخوبي واقف هونگے کہ لفظ شادي سے وہ مخصوص یا دایمي تعلق هي مراد نهیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا هی بلکہ وہ اقرار مراد هی کہ کسي مرد و عورت میں هم صحبت هونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع هووے کہ وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي هیں هم پہلے بیان کرچکے کہ شادي سے پرهیز کرنیکي وجهہ معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ هوتا هی کہ وہ دولت کے نام سے پکاري جاتي هیں یا یوں بیان کریں کہ وجهہ اُسکي دور اندیشي هی اور حقیقت یهہ هی کہ بعض بعض معاملے ایسے واقع هو جاتے هیں کہ بهت سے بهلے آدمي باوجود استقدر دولتمندي کے کہ گهر باهر کے خرچ اُنکو معلوم بهي نهیں هوتے کوارے رہ جاتے هیں مگر یهہ لوگ اتنے تهوڑے هیں کہ وہ التفات و توجهہ کے قابل نهیں یعني وہ لوگ آبادي کو نقصان فاحش نهیں پهونچا سکتے *

موانع ممکن الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یهہ بات تسلیم کیجاوے کہ جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نهیں گهٹاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشہ قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نهیں تو همسے کوئي غلطي مشکل سے هوگي اگرچہ بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشہ هي ترقي آبادي کا مانع ممکن الزوال هی مگر باوجود اسکے یهہ امر بهي اظهر من الشمس هی کہ مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشہ مختلف مختلف طوروںسے تمام لوگوں کو هوتا هی بلکہ ایک هي چیز کي حاجت کا اندیشہ مختلف گروهوں کے لوگوں پر انهوکے انهوکے اثر پیدا کرتا هی چنانچہ اناج کي قلت کا اندیشہ تمام انگریزوں کي طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشہ اور کهتکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشہ مختلف گروهوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاهر کریگا غرض کہ هر چیز کي کمي کا اندیشہ نئے نئے اثر پیدا کرتا هی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکہ تین قسمونپر مناسب سمجهي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور هوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشہ سے هوتے هیں چنانچہ

حتی الامکان اب یہہ بیان چاهیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یہہ ایسي قدیم اصطلاحیں هیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نہیں هوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑهنے والونکو یہہ بات یاد دلاني ضرور نہیں کہ یہہ اصطلاحیں کسي نہ کسي سے تعلق رکهتي هیں اور کوئي شخص ایسا همیشہ خاص هونا چاهیئے کہ کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت، عیاشي هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکهنے کے واسطے لابدي هووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معهودہ میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجها جاوے کہ اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بني رهے *

اور عیاشي کے سامان سے یہہ مقصود هی کہ کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و قار کے لیئے ضروري نہو *

یہہ بات واضح هی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک هي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتي هیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے هی کہ کوئي انگریز ایسا نہیں هی کہ برهنہ پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نہ پہونچاوے اور وهي جوتیاں اِسکاٹلنڈ کے نہایت ادنے باشندوں کے حق میں اسلیئے عیاشي هیں کہ وهاں کے رهنیوالے بدون اُٹهانے کسي تکلیف اور بعیزتي کے برهنہ پا پهرتے هیں اور جب کہ کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایہ ادنیٰ سے پایہ اوسط تک ترقي کرتا هی تو وهي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتي هیں اور یہہ شخص بهي اِسلیئے جوتیاں نہیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبنے سے

† هندوستان میں بهي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹلینڈ کے هی یعنے هندوستان کے نہایت ادنیٰ درجہ کے آدمي بغیر کسي تکلیف وبیعزتي کے برهنہ پا پهرتے هیں

محفوظ رهیں بلکه اُسکے همسروں میں ابرو بهي بني رهے اور منجمله اُن لوگونکے اعلیٰ درجه کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیئیں پهننے کے عادي هوتي هیں وه جوتیاں ایسي ضروري هیں جیسیکه تمام انگریزوں کو ضروري هیں اور ترکي یعنے روم کا یهه حال هی که وهاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقه کشي تکلف میں گني جاتي هے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج هی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقه کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نهیں کرتے بلکه خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے هیں اور حقیقت یهه هی که بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقه کشي ایسي عمده چیزیں گني جاتي هیں که مهمان اُنکا مستحق هوتا هی یهان تک که اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وه ایسا خلاف تکلف سمجها جاتا هی جیسیکه روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقه کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مهمان نوازي تصور کیا جاتا هی جیسیکه بلاد یورپ میں حقه پیش کیا جاوے *

کهتے هیں که کهان میں سے کویله کات نے والے اور جهازوں سے اسباب باهر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے هیں بدون سهارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹها نهیں سکتے اگر یهه بات راست هی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي هي اور ایسا هي ایک گاڑي با وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري هی اور سوداگر کو عیاشي هی *

باقي یهه سوال که فلاني جنس تکلف سمجهي جاوے یا عیاشي

اور متوسطه درجه کے آدمي صرف پانو کی حفاظت هي کے لیئے جوتیاں نهیں پهنتے بلکه برهنه پا پهرنا اپنے همسروں میں بےعزتي بهي سمجهتے هیں اور اشراف آدمیونکا برهنه پا پهرنا اور بهي زیاده بیعزتي گني جاتي هی هندوستان میں اُس فرش پر جهاں بیٹهتے هیں جوتي پهنے جانا خلاف دستور یا یوں کهو که بے ادبي هی مگر اُس مقام سے جهاں سے ابهي فرش شروع نهیں هوا یا اُس جگهه جهاں فرش نهیں هی گو وه جگهه کیسي هي صاف هو جوتي اُتار کر جانا ایسي هي بیعزتي کي بات هی جیسیکه فرش پر جوتي پهنے جانا بے ادبي هی

گني جاوے ایسا سوال هی که جواب اُسکا جب تک نهیں دیا جاتا که استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانه دریافت نهوجاوے جو پوشاک که سو برس پهلے محض تکلف تهي وه اب موٹي جهوٹي گني جاتي هی اور جو مکان و متاع که اب بهلے آدمي کي نسبت تکلف سمجها جاتا هی وه سو برس پهلے پارلیمنٹ کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تهي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کهلانیکے قابل هوتي هی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیاده مضبوط و مستقل اور نهایت عام هوتے هیں اور یهه اسباب ضرورت کچهه اُن عادتوں پر منحصر هیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچهه اُسکے کام اور پیشه کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آساني پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي هیں اور کچهه اُس بستي کي آب و هوا پر جهاں وه رهتا سهتا هی موقوف و منحصر هیں *

منجمله اسباب مذکوره بالا کے پهلے دو سببوں یعني عادت و پیشه کو جوتیوں اور پورٹر شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و هوا بڑا مقدم سبب هی چنانچه جو ایندهن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لیئے ضروري و لابدي هیں وه گرم ولایتوں میں محض بیکار و بیفائده هیں اور اس لیئے که پیشه و عادت آهسته آهسته بدلتے هیں اور آب و هوا میں کبهي کبهي تغیر آتا هی تو وه جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشندونکے لیئے ضروري هوتي هیں سیکڑوں برس نهیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں همیشه بدلتي رهتي هیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وه مانع شادي خفیف هوتا هے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظهور میں آتا هے جن مطلبوں بلکه جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد هوتے هیں وه خیال ایسے قوي اور مضبوط هیں که بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نهیں هرگز تهامے نهیں تهمتے بلکه اصل یهه هے که قلت ضروریات کے خوف سے بهي ترقي آبادي کي روک تهام قرار واقعي نهیں هوتي چنانچه تربیت نایافته ملکوں میں جهاں قلت ضروریات کثرت سے هوتي هے مانع ممکن‌الزوال معطل سا رهتا هے اگرچه اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجهه بوجهه اور خطروں کي

سوچ بچار هوتی هین مگر وہ اتنے دور اندیش اور عاقبت بیں نہیں هوتے کہ وہ خطرات اُن پر دخل و اثر کریں یعني وہ لوگ اُن کي پروا نہیں کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافتہ هیں کہ تاثیر دور اندیشي کے قابل هیں حال اُنکا یہہ هے کہ یہہ خطرہ کہ اولاد اُنکي بھوکوں مرجاویگي اُنسے نہایت بعید معلوم هوتا هے کیونکہ وہ اپنے چلن کا کوئي عام قاعدہ مقرر نہیں کرتے بڑا مانع ممکن‌الزوال آبادي کا تکلفات کے هاتھہ سے جانیکا اندیشہ یا اس امید کے پورے نہونے کا کھٹکا هے کہ بہت دنوں تک تنہا رهنے سے وہ اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاہ و حشمت کے وسیلے هوں اور جب کہ کوئي انگریز شادي اور دوراندیشي میں سوچ بچار کرتا هے تو جن باتونکا خوف اُسکو هوتا هے اُن میں خویش و اقارب کي فاقہ کشي اسلیئے داخل نہیں هوتي کہ قوانین پرورش غربا کا سہارا هوتا هے یعني وہ یہہ سمجھتا هے کہ سرکارے محتاج خانوں سے کام اُنکا چلتا رهیگا *

یہہ تسلیم کیا کہ خواهشیں اُسکي نہایت خفیف و ضعیف هوویں مگر باوجود اُسکے بدون پراگندہ دلي اور پریشاں خاطري کے یہہ خیال نہیں کرسکتا کہ عالم تجرد کي آمدني اُس قدر و منزلت کے لیئے جو آج کل اپنے همچشموں میں حاصل هے شادي کے بعد بھي کافي هو جاوے اور جن تعلیموں کے فایدوں کے مزے آپ اُٹھاتا هے اولاد اپني اُن سے محروم رهے اور بات کو بنا لکے باقي جو بڑے آدمي هیں اور کار و بار اُنکے بخوبي جاري هیں وہ شادي سے بخوف تنگدستي پرهیز نہیں کرتے بلکہ باعث اُسکا یہہ فکر هوتي هے کہ عالم بیفکري میں دولت کو ترقي هوگي اور انجام اُنکا یہہ هوتا هے کہ جب ترقي میں کوشش کرتے هیں تو سعي اُنکي خالي جاتي هے اور بجاے ترقي تنزل نصیب هوتا هے یہانتک کہ کبھي ایسا هوتا هے کہ اسي فکر و تلاش میں وہ وقت گذرجاتا هے جس میں وہ خانگي خوشیاں انجام پاتي هیں جنکو هر شخص اپني جواني میں غالباً تجویز کرتا هے *

تکلفات کي ایسي هي خواهشوں کے باعث سے وہ ملک تربیت یافتہ جو برسونسے بستے چلے آتے هیں ایسي آبادي کي برائیوں سے امن و امان میں هیں جسکي تعداد ایسے پرورش کے وسیلوں سے جو ارام و راحت

ھ بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتي ھے باقي ایسے پرانے مضمون جنپر عام شکایت ھو سوا اسبات کے کہ پہلے لوگوں کي سادہ مزاجي اور حال کے لوگوں کي عیاشي کا مقابلہ کیا جاتا ھی بہت تھوڑے ھیں اور لوگوں کا یہہ حال ھی کہ وہ جیسي تعریف ایسے افلاس کي کرتے ھیں کہ جس میں نان خشک پر قناعت اور نمود کي باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا سے پرھیز کیا جاوے ویسي تعریف کسي خوبي کي نہیں کرتے اگرچہ وہ بجاے خود نہایت نافع ہووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو اپنی بزرگوں سے نسبت کرتي ھیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کي مذمت کیجاتي ھی جسکو ھر نسل اپنے گھرانے سے مخصوص کرتي ھی اُسقدر کسي بري شے کي مذمت نہیں کیجاتي اگرچہ وہ شي بجاے خود کیسي ھي بري ھو *

سرسري نظر سے یہہ بات دریافت ھوتي ھی کہ جسطرح کہ اسراف کي عادتوں سے کسي شخص خاص کي دولت میں کمي آتي ھی اُسیطرح سے یہہ لازم ھی کہ کسي قوم کي دولت میں تاثیر اُسکي ایسي ھي ظاھر ھووے اور یہہ بات بھي معلوم ھووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے ھي مزے اُٹھاوے تمام لوگ محتاج ھوجاتے ھیں اور وجہہ اُسکي یہہ ھی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع ھوگیا اور جو کہ قومي سرمایہ لوگون کي بچت کي جمع سے مجتمع ھوتا ھی تو یہہ امر تحقیق ھی کہ اگر ھر شخص اپني آمدني بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا ھوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ ھوگي مگر یہہ بات ایسي ھي محقق ھے کہ اگر ھر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو ثمرہ اُسکا بھي ویساھي برا ھوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ ھوتا ھے *

یہہ دریافت ھوچکا کہ اگر مانع دوراندیشي آبادي کي ترقي کي قوتوں کي روک تھام نکرے تو اُنسے طرح طرح کي اخلاقي برائیاں اور بہانت بہانت کي جسمي خرابیاں پیدا ھونگي ھم اوپر ذکر کرچکے ھیں کہ اگر ھرشخص اپنے خرچوں کو اپني ضروریات پر محصور کرے تو اُسکا بھي نتیجہ بہت برا ھوگا چنانچہ اس صورت میں تمام لوگوں کي ساري حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر محصور رھینگي جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروري ولابدي هيں اور وہ حاجتيں بهي كوڑيوں كے مول كي چيزوں سے برآمد هونگي منجملہ تربيت يافتہ قوموں كے كچهہ تهوڑے سے لوگ زمين كے بونےجوتنے ميں مصروف هوتے هيں اور يهہ دستور قديم هي كہ جب كسي قوم كي دولت روز بروز ترقي پاتي هے تو كاشتكار بهت كم هو جاتے هيں چنانچہ بلاد انگلستان كے كل باشندوں كي تهائي بهي كهيت كيار كے كام ميں مصروف نهيں اور جو لوگ كہ مصروف بهي هيں وہ عياشي كي چيزيں پيدا كرتے هيں البتہ آلو ايك ايسي غذا هے كہ اناج كي نسبت چهہ گني ملتي هے اور گوشت سے بيس گني زيادہ ملتي هے اور ادنى باشندگان ايرلينڈ كے قيافوں اور قوتوں كي جانچ تول سے هم كهہ سكتے هيں كہ يهہ خوراك مثل اناج اور گوشت كي صحت بخش بهي هے اناج و گوشت جسقدر كہ آلوؤں كي نسبت گراں قيمت هيں اُسيقدر وہ عياشي كي چيزيں هيں علاوہ اسكے لوگوں كے مال و متاع كي حيثيت كے موافق اور دولت كي كم خواهش كے بموجب كاشت كے طريقوں كا استعمال ايسي طرح ممكن نهيں كہ اُسكے ذريعہ سے بڑا محاصل حاصل هووے بلكہ مقصود يهہ هوتا هے كہ كاشت كے وسيلہ سے وہ محاصل حاصل هووے جسكي كاشتكار كو ضرورت هے مگر اس مطلب كي تحصيل ميں اور كاموں كے ليئے وقت يا محنت كي كفايت كرنے سے بهت سي پيداوار ضايع هوگي *

اگر علاوہ ضروريات كے كسي اور چيز كي خواهش نهووے تو زمين اور محنت دونوں كي موجودہ تقسيميں مختلف هو جاوينگي اِسليئے كہ كوئي خاندان اُس چهوٹے قطعہ زمين سے زيادہ پر قبضہ نچاهيگا جو آلوؤں اور دودہ بهم پهنچانے كے ليئے كافي وافي هووے فرض كرو كہ اُس چهوٹے سے قطعہ كو لوگ ايسا درست كريں كہ نهايت عمدہ باغ كے مقابل هووے باوجود اِسكے اُسكے چين و تردد سے اتني فرصت هاتهہ آويگي كہ اپنے خاص استعمال كے واسطے چهوٹي موٹي چيزيں جو ضروري ضروري هوويں تيار كريں تو ايسي صورت ميں تمام خدائي كاشتكار هوجاوے گي سات لاكهہ اكسٹهہ هزار تين سو اڑتاليس گهرانے جو آج كل انگلستان ميں كاشتكاري كرتے هيں باوجود اِسكے كہ اُنكي سعي و محنت سے بهت بڑي پيداوار حاصل نهيں هوتي انگريزي ستائيس لاكهہ پينتاليس هزار تين سو

چھتیس گھرانوں کي پرورش کے سامان بدون بہت سي اعانت اور امداد بیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے ھیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاري میں مصروف ہو جاویں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیدوار ھي ھووے تو ظن غالب ھے کہ انگلستان کي زمین معمولي موسموں میں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہہ چھہ کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمین بیس کرور آدمیوں کي جگہہ اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب کہ اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفقہ میں واقع ھوئي کوئي قوي مانع موجود نہووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور ھو جاویگي اور اسمیں شک و شبہہ نہیں کہ بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ میں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصہ دراز تک اُس ترقي سے نہایت زیادہ اور جلد ھوگي جو اضلاع امریکا میں جلوہ گر ھوئي کیونکہ موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود ھو جاوینگے اور شادیوں کي دھوم‌دھام ھوگي اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نہونگے اسلیئے کہ قلت کا کھتکا نرھیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا نرھیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم ھو جاوینگے

یہاں تک تو یہہ ایسي معقول صورت ھی کہ اُسکي بدولت اگرچہ لوگ آراستہ اور مہذب اور دولتمند نہیں ھونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وہ بہت سے مزے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق ھیں بلا تکلف اُتھاویگي مگر یہہ بات واضح ھی کہ یہہ صورت ھمیشہ قائم نرھیگي بلکہ اڑھائي سو برس تک بھي قائم نہ رہ سکیگي چنانچہ اس مدت تک یورپ کي آبادي تیس کھرب کے قریب آپہونچیگي اور یہہ آبادي اِسقدر ھی کہ بڑے سے بڑے تصور میں یہہ بات نہیں آسکتي کہ تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد ھوسکے *

غرضکہ جلد یا دیر میں ترقي کا امتناع ضرور ھی ھم معلوم کرچکے کہ دوراندیشي ایسا مانع ھی کہ اسکے باعث سے کوئي بد بختي ظہور میں نہیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے ھیں ایسي قوي و توانا ھی اور ھر آدمي اپنے چال چلن پر تکیہ اور نصیبوں کي زورآوري پر ایسا بھروسا رکھتا ھی کہ شادي سے باز نہیں رھتا آخر وہ برائیاں اکثر واقع ھوتے ھیں جنکا اندیشہ مانع دوراندیشي

گو بجاے خود قائم کرتا ھی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ھونے سے عیاشیاں جاتي رھتي ھیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکي صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کي تقدیر پر تحمل کے قابل ھوتي ھیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعني اس صورت میں کہ ضروریات خانگي میں سارے خرچ منحصر ھوں تمام مانع دوراندیشي قلت ضروریات کے اندیشہ میں منحصر ھوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ھوگا کہ مانع ممتنع الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کي غلط فہمي سے واقع نہوگي جنکے تمام انسان تابع ھیں اور جو لوگ شادي کرنے کي خواھش رکھتے ھیں وہ بھي اُس سے مستثنی نہیں بلکہ ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگي جنکو کسي اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ھی کہ ایک بري فصل کا تدارک ھو جاوے مگر جبکہ بري فصلیں پے درپے ھونے لگیں اور کبھي کبھي ایسا واقع بھي ھوتا ھی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر ھو رھا ھی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسي بري فصلیں بڑي فضول خرچ قوم پر ٹوٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکي یہہ ھوسکتي ھی کہ چند روز اُن فضولیونسے باز رھیں چنانچہ جو اناج کہ ھر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف ھوتا ھی وہ ایسا ذخیرہ ھی کہ رفع قلت کے واسطے ھمیشہ موجود ھی اور جو غلہ خانگي جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ھی غریب غربا کے کام آ سکتا ھی علاوہ اُنکے یہہ ڈھنگ بھي معقول ھی کہ لوازم عیاشي کي جگہہ ضروري چیزیں بیگانے ملکوں سے منگانے لگیں مثلاً شراب کي جگہہ غلہ منگایا کریں *

یہہ بات کہہ سکتي ھیں بلکہ کہا بھي گیا ھی کہ جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکي زیادہ اور کہیں نہایت کم جیسا کہ اب تک ھی رھے تو نقل مکان اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعہ ھی کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشي بیکار رھتے ھیں *

اور یہہ بات پر ظاھر ھی کہ جسقدر سرمایہ اور فن کاشتکاري فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹلینڈ کي نشیب کي زمینوں میں صرف ھوتا ھی اگر اُسي حساب سے تمام قابل آبادي دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک ارب لوگوں سے جو بالفعل روی زمین پر موجود ھیں دس گنے بلکہ

سو گني بلکہ پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کي ایسي هی بلکہ اس سے بہتر پرورش ممکن اور متصور هی اور غالب هی کہ یہہ همارا خیال کئي سو صدیوں میں پورا هوجاوے مگر تجربوں سے ثابت هی کہ کوئي ایسي کثیر و تربیت یافتہ قوم جسکے هر چہار طرف اور تربیت یافتہ قومیں بستي هوں نقل مکان پر ایسا بھروسا نہیں رکھہ سکتي کہ وہ آبادي کا مستقل اور کامل اصلاح کرنیوالا هی اور یہہ بات هم اِسلیئے کہتے هیں کہ اوسط ایشیا اور شمالي یورپ کے خانہ بدوش گروہ اور ایسي چھوتي چھوتي بستیوں کے مناسب آبادي سے زیادہ بسنے والے جیسیکہ قدیم یونان اور فنیشیا کے چھوتے صوبوں کے باشندے تھے کبھي کبھي اپنے ملک سے نکل جاتے تھے چنانچہ وہ خانہ بدوش لوگ هتیار لگاکر پرائے ملکوں پر دهاوے کرتے تھے اور قدیم یوناني یافنیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تھے اور اُن امریکا والوں نے جو یورپ والوں کي آل و اولاد تھے اُس وسیع حصہ زمین یعني امریکہ میں جو یورپ کے پس پشت هے سیکڑوں برس تک اسقدر جگہہ پائي اور نیز آیندہ کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتني جگہہ هاتھہ آویگي کہ ایسي آبادي کے واسطے درکار هو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پھیل سکے مگر یہہ ایسي مثالیں هیں کہ اُنکي پیروي اهل یورپ اس زمانہ میں کہ وہ نہایت شایستہ اور آباد هیں نہیں کرسکتے کیونکہ تمام زمین تصرف میں آچکي اور بیگانہ ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نہیں اور مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنوں و مذاهب کے تباین کي وجہہ سے سفر سے باز رهتا هی اور جو سفر کہ وہ کرسکتا هی وہ دریا کا سفر هی سو اُسمیں بڑا پھیر پڑتا هی اور بہت خرچ هوتا هی اور بعد سفر کے اگر کہیں پہونچیگا تو وہ ایسا اُجڑا ملک هوگا جسکي اب و هوا خراب هوگي یا وہ ایسا ضلع هوگا جو پہلے سے آباد تھا سو اُس میں بھي کاموں اور زبانوں اور فنون اور مذاهب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے هرج پیش آوینگے پس جبکہ ایسي ایسي مشکلیں ظہور میں آني ممکن هیں تو نقل مکان کثرت سے پے درپے نہوسکیگا بلکہ ایک هي سلطنت کے مختلف حصونکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل هو نقل مکان بہت کم کرسکتے هیں چنانچہ آستریا کي سلطنت میں بعض بعض ایسے مقام هیں کہ وہ اُوجڑ هیں اور بعض بعض ایسے هیں کہ وہ کمال آباد

هیں مگر لنبارڈی کے میدانوں میں سے هنگري میں آکر بستیاں آباد نہیں هوتیں لیکن اگر کوئي قوم یورپ کي جو بجاے مانع دور اندیشي کے نقل مکان کو کامل مانع قایم کرسکتي هی وه صرف انگریزوں کي قوم هی چنانچه دنیا کے هر نصف کره میں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف هی اور وه لوگ آج اتنے جهاز رکهتے هیں که ابتک دیکهي نہیں گئي چنانچه اُن جهازوں میں سوار هوکر اُن مقاموں میں پهنچ سکتے هیں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطے اُسقدر سرمایه موجود هی که آج تک کہیں اکهٹا نہیں هوا اور انگریز ایسے هیں که بڑي بڑي مہموں میں علی الخصوص سفر دریا وغیره میں بہت مشہور و معروف هیں اور سیکڑوں برس سے یهه فائدے اُٹهاتے چلے آتے هیں چنانچه عهدتوڈرز سے لیکر آج تک ادهر اودهر کے ملک اتنے انگریزوں کے هاتهه آئے که جسقدر یورپ میں اُنکے پاس تهے اُنسے وه بہت زیاده هیں اور باوجود اسقدر دراز عرصه کے نقل مکان نے کیسا تهوڑا سا اثر انگریزوں کي آبادي کي تعداد پر کیا هے چنانچه گروه کے گروه جو ملک سے باهر پهنچے گئے اور اب بهي پهنچے جاتے هیں اُسیقدر اور اُنکي جگهه بہت جلد قایم هوگئے اور هو جاتے هیں انگریزوں نے ایک شہنشاهي کي بنیاد ڈالے اور غالب یهه هی که بہت سي اور سلطنتوں کي بنیادیں ڈالینگے مگر جب که ایک بستي کہیں قایم هو جاتي هی تو وهانکے لوگوں کي بڑي ترقي اُن تهوڑے لوگوں کے ذریعه سے نہیں هوتي جو اُس بستي والوں کے اصلي ملک سے پهونچتے رهتے هیں بلکه وه ترقي انسان کي قوت بارآوري کی نرکنے سے هوتي هی *

اس کتاب کے کسي اگلے حصه میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانکی مانع هوتے هیں مگر سر دست یهه بیان کیا جاتا هی که تمام تجربوں سے یهه بات ثابت هی که نقل مکان ایسے ملکونکي آبادي میں رخنه اندازي نہیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین هندوستان کے بہت بڑے اور نہایت آباد اور درجه اوسط کے تربیت یافته هیں پس معلوم هوتا هے که شادي کرنے کے معامله میں دور اندیشي اور بڑي فضول خرچیوں کي عادتیں هي ایسي مستقل مانع هیں که اُنکے باعث سے آبادي اتني بڑه نہیں سکتي که وسائل خوراک کي برابر پهونچے جسکي بدولت مانع

ممتنع‌الزوال پے درپی ظاهر هوتے هیں اور اسلیئے که دور اندیشي کے خیال
تربیت یافته ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں هي
پائے جاتے هیں تو یهه صاف واضح هوتا هی که جسقدر کوئي قوم آئین
تربیت اور اسباب دولت میں ترقي کرتي هی اُسیقدر مانع ممکن‌الزوال
مانع ممتنع‌الزوال پر غالب هوتے جاتے هیں اگر یهه بات سچ هی تو بهت
بڑي آبادي کي برائي یعنے ایسي آبادي کي برائي جسکو ضروریات کافي
اور با قاعده حاصل نهو سکیں اُس قدر کم هوتي جاویگي جسقدر که علم
و دولت کو ترقي هوتي جاویگي چنانچه دولت کي روز بروز ترقي هونے
سے جو چیزیں ایک نسل کي نسبت عیاشیاں گني جاتي تهیں اُسکي
اولاد کي نسبت تکلفات سمجهي جاوینگي اور عیش و آرام کا صرف مزاهي
نهیں زیاده بڑهتا جاتا هی بلکه اُنکا موجود نهونا بیعزتي سمجها جاتا هی
محنت کي بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑهنے سے لازم آتا هی که پهلے
لوگوں کي نسبت سے لوگ بهت سي راحت پاویں اور جو که یهه بات
بهت مفید هی که ترقي خلقت کے ساتهه ساتهه آرام کي بهي زیادتي
هووے بلکه ترقي خلقت سے پهلے حاصل هو اور مقتضاے کارخانه قدرت
بهي یهي هی که علاج واقعه کا پیش از وقوع هووے *

اگرچه یقین اسبات کا واثق هی که تربیت کي ترقي سے وجهه معاش
اوبهوتي جاتي هی اور آبادي کا دباو کم هوتا جاتا هی مگر باوجود
اسکے هم یهه بهي انکار نهیں کرتے که تمام اُن ملکوں میں جو مدت
سے آباد هیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جهاں نئي نئي
بستیاں آباد هوتي رهتي هیں اور وهاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں
پر صرف کیئے جاتے هیں موجود هے اور یقین کامل هی که یورپ کے
بهت کم حصے ایسے هیں که اُنکے باشندوں کي تعداد کم هونے پر بهي
به نسبت پهلے کي زیاده دولتمند نهوتے اور جس مناسب مقدار سے
اُنکي آبادي ترقي پاتي هی اگر وه قایم نرهے تو وه لوگ آینده بهي زیاده
دولتمند نهونگے لوگوں کي بهتري کي کوئي تدبیر کامل جب تک نهیں
هوسکتي که تحصیل دولت کي ترقي اور خلقت کي ترقي کو اُسکي
مناسبت پر روکنے کا کوئي معقول علاج نکیا جاوے اور پهلا مطلب یعنی
تحصیل دولت کي ترقي کي تدبیر مقننوں کے ذریعه سے هوسکتي هی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نہونے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور هی غرض که پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف هی اور یہه امر واضح رهے که لوگوں کي بہتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر هی چنانچه هر شخص اُسپر عمل کرسکتا هی یا غافل رہ سکتا هی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے که آج کل یورپ میں مروج و معمول هے یہه بات واضح هوتي هی که پہلے مطلب پر مستقل رهنے سے بہلائي کي زیادتي متصور هی اور جو منتظم که منجمله ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا هی اور دوسرے مقصد سے غافل رهتا هی وہ لوگوں کي بہلائي کے صرف ایک حصه کي تدبیر کرتا هی *

اب یہه بیان کرنا مناسب هی که هماري رائے ایسي راے نہیں هے که تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے هوں بلکه هماري تقریر هرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا هی کچهه نه کچهه مخالف هی هر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصه میں جسکو اصول آبادي کہتے هیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا هی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں هي مخالف نہیں هیں بلکه اُن مسئلونکے بهي مخالف هیں جنکي همنے چهان بین کي هی چنانچه ایک طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے اعتقاد میں یہه بات بیتهي هی که تعداد خلقت کي ترقي کے ساتهه قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي هی نہیں هوتي بلکه خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم هوتي هی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محک امتحان هی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے هیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف هوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم هیں اور جسقدر که اولاد اُنکي ممکن الوقوع هو وہ جلد پیدا هووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے که ضروري دباؤ یعني قحط سالي واقع هووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ هیں که اُنکے جیئوں میں یہه بات سمائي هی که تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ هونے پر مایل

رهتي هي یا یهه تقریر کیجاوے کہ وجوہ معاش کیسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنکی غایت تک پهنچیگي بلکه اُنکي حد و غایت سے باهر نکل جانے پر جدو جهد کریگي اور آبادي کي روکنے والي صرف وہ بد بختي اور خرابي هے جو اُسکي حد سے باهر نکلنے کے باعث سے پیدا هوتي هے *

واضح هو کہ هم جو کچهہ اس معاملہ میں گفتگو کرچکے وہ پہلے قسم کے مصنفوں کا جواب تها اعادہ اُسکا قرین مصلحت نہیں مگر دوسري قسم کے مصنفوں کي رائیں ملاحظہ کے قابل هیں چنانچہ مکلک صاحب اور مل صاحب اور مالتهس صاحب کي کتابوں کي عبارات مفصلہ ذیل گذارش کیجاتي هیں *

مکلک صاحب نے کتاب دولت اقوام پر جو عمدہ عمدہ مطالب تحریر کیئے منجملہ اُنکے وہ مطلب نہایت دلچسپ هي جو آبادي سے تعلق رکهتا هي اور مقصود اُسکا یهہ بات ثابت کرنا هي کہ امریکا کے اضلاع متفقہ کي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشتہ میں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بهت دنوں تک آیندہ کو نہیں بڑہ سکتي اور حقیقت یهہ هے کہ اس عاقبت اندیشي کي صدق و صحت پر همکو یقین کامل حاصل هے باقي خلاصہ مفصلہ ذیل جو هم لکهتے هیں اُس سے یهہ غرض نہیں هے کہ مکلک صاحب کي رایوں سے جو امریکا کي نسبت اُنکي هیں مخالفت کریں بلکہ ساري وجهہ اِسکي یهہ هے کہ جسطریق سے آبادي کے عام مسئلہ کو اُنہوں نے قرار دیا هم طرز اُسکي پسند نہیں کرتے *

مکلک صاحب فرماتے هیں کہ یهہ بات کهي جاسکتي هے کہ جو ترقیاں کہ قیاس کي روسے ترقي خلایق کے زمانہ میں فن کاشتکاري میں واقع هوویں یا کسي آیندہ زمانہ میں جدید اور زیادہ بارآور فصلوں کي قسمیں رواج پاویں اُنکي تاثیروں کي مراعات واجب ولازم هے مگر یهہ بات آساني سے معلوم هوسکتي هے کہ اگر ایسي ترقیاں اور تبدیلیاں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنکا اثر چند روزہ هوگا اور اس اصل کی صدق و تحقق کو اُنکے اثر سے ضرر نہیں پهونچ سکتا کہ انسانوں کے بڑهنے کي قوت وجوہ معاش کے بڑهنے سے بهت زیادہ رهیگي فرض کرو کہ غلہ اور مثل اُسکے اور چیزوں کي مقدار کسي عجیب ترقي کے باعث سے جو انسانوں کي پرورش اور آسایش

کے لیئے گریٹ برٹن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتی ھے دوچند ہو جاوے جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقی ہونے سے اخلاقي رکاوٹ یعني دوراندیشي کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقي رهے اور بہت جلد جلد شادیاں ہوا کریں اور ترقي کے قاعدہ کو ایسي قوت تاثیر هاتهہ آوے که تهوڑے دنوں میں تمام آبادي پهر وجوہ معاش کے برابر پهونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلي کے جو لوگوں کي عادتوں میں بمتدمات شادي اُس زمانه میں ظاهر هووے جسکا انجام ترقي یافته ذخیرہ خوراک کي برابر آبادي کا پهونچ جانا ھے اسبات کي بڑي جوکهوں هوگي که شاید کثرت آبادي حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے لگیں پس اگرچه یهه بات ممکن نہیں که ترقي بہبودي کے لیئے کوئي حد مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یهه امر ظاهر هی که وہ ترقي معاش کي ایک عرصۂ دراز تک اُس مناسبت سے جاري رہ نہیں سکتي جس مناسبت سے آبادي کو ترقي هوگي گو کیسي هی کثرت سے خوراک اُس آبادي کو بهم پهونچ سکتي هو خلقت کي ترقي میں کم پیداواري کے قابل زمینوں پر کاشت کرنا جنکي پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت سي محنت و سرمایه صرف کیا جاتا هی ایک صریح بات کي دلیل هی جسکو سب جانتے هیں که جسقدر خلایق کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر خوراک کے ترقي کرنے میں روز روز مشکل زیادہ هوتي جاتي هی*

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکهي هی اُس سے اُنکي راے واضح هوتي هی چنانچه وہ فرماتے هیں که اگر † سرمایه آبادي سے بہت جلد بڑهنے کي طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رهیگا اوراگر خلاف اسکے آبادي سرمایه سے زیادہ زیادہ بڑهنے پر مائل هو تو بڑي مشکل پیش آویگي اسلیئے که محنت مزدوري روز روز کم هوتي جاوے گي اور اُسکي کمي سے لوگونمیں مفلسي پهیلتي جاوے گي اور ساتهہ اُسکے شامت و بدبختي جو اُسکے لازم نتیجے هیں ظهور پاتے جاوینگے اور جب مفلسي شایع هوجاوے گي تو آدمي زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یهانتک پهونچے گي که بہت سے خاندانوں میں سے کچهہ تهوڑے آدمي وجهہ معیشت

† مل صاحب لفظ سرمایه کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال کے لوازم اور محنتي کي خوراک سمجهتے هیں *

کي قلت سے پرورش پاسکیں گے اور جس مناسبت سے کہ آبادي سرمایہ سے زیادہ بڑھیگے اُسي مناسبت سے نئے پیدا ہوئي لوگوں میں سے مرینگے غرضکہ خلقت و سرمایہ کي ترقي برابر رھے گي اور پھر اجرت زیادہ نہ گھٹیگي اور یہہ بات کہ اکثر مقاموں میں سرمایہ کي حقیقي ترقي کي نسبت آبادي جلد جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ھی اکثر ملکوں کے لوگوں کي حالت کے ملاحظہ سے ایسي ثابت ہوئي ھی کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں ھوسکتا چنانچہ اکثر ملکوں میں بہت سے لوگ روٹي کپڑیسے محتاج ھیں اور اگر حسب اتفاق ایسا ھوتا کہ تعداد خلقت سے سرمایہ زیادہ بڑھتا تو یہہ بات ھرگز واقع نہوتي بلکہ مزدوري زیادہ ھوتي اور مزدوریکے زیادہ بڑہ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروریات کي مصیبتوں سے بچے رھتے انسانوں کي شامت و بد بختي کا باعث ان دونوں خیالوں میں سے ایک ھوسکتا ھی یعنے خواہ یہہ ھو کہ تعداد خلقت کا میلان سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانیکا ھی اور خواہ یہہ کہ سرمایہ جسقدر بڑھنے کا میلان رکھتا ھی اسقدر بڑھنے سے کسي نہ کسي باعث سے باز رھتا ھی غرض کہ یہہ تحقیق ایسي ھی کہ بڑے کام آسکتي ھی *

مل صاحب اس تحقیق کا نتیجہ نکالنے کے طریق پر دوسرے خیال کے ظہور سے انکار کرتے ھیں جس سے ثابت ھوتا ھی کہ پہلا خیال اُنکے نزدیک قایم ھی یعني خلقت سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانے پر مائل ھی *

مالتھس صاحب نے جو ایک مدت تک حکمت کے علم و عمل کي مشاقي کي معلوم ھوتا ھي کہ اُس عرصہ میں اُنکي رائیں بہت بدل گئیں چنانچہ اُنکي بڑي کتاب کے پہلے نسخہ میں کثرت آبادي کو انسانوں کي دایمي بہبودي کے لیئے مانع مستحکم قرار دیا گیا اور پچھلے نسخہ میں بھي مقامات مفصلہ ذیل سے وھي معنے مفہوم ھوتے ھیں *

چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ ایسے ضلع بہت تھوڑے ھیں جنمیں تعداد خلقت کي طرفسے وجوہ معاش سے زیادہ ھوجانے پر ھمیشہ جدو جھد نہوتي ھو اور اس جد و جہد دایمي سے غریب لوگ ھمیشہ آفت زدہ رھتے ھیں اور اُسیکے باعث سے اُنکو دایمي بہبودي نصیب نہیں ھوتي اور یہہ اثر لوگوں میں اسطرح پیدا ھوتے ھیں کہ کسي ملک کي وجہہ

معیشت مثلاً ایسي فرض کیجاوے کہ وھان کے رھنے والوں کي سهل پرورش کے واسطے تھیک کافي ھووے اور ترقي آبادي کي جدو جهد دایسي جو بڑے بڑے گروھوں میں پائے جاتي ھي تعداد خلقت کو اس سے پہلے زیادہ کردیتي ھی کہ وجهہ معیشت کو ترقي ھووے اور حاصل یہہ ھوگا کہ جس خوراک سے ایک کرور دس لاکھہ آدمیوں کي پرورش ھوتي وہ ایک کرور پندرہ لاکھہ میں منتسم ھوگي غرضکہ غریبوں کي متي خراب ھوگي اور بہت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کي تعداد اُن کاموں کي تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگي جو بازاروں میں ضروري ھونگے اور اسي باعث سے محنت کي اجرت بہت کم ھوگي اور ذخیرہ کي قیمت بہت زیادہ ھوجاویگي اور مزدور لوگوں کا یہہ حال ھوگا کہ جسقدر وہ پہلے کماتے تھے اُسیقدر کمائي کے واسطے بہت زیادہ کام کرینگے اور ایسے بڑے وقتوں میں شادي کرنے سے ھراس اور کنبے پالنے کي فکر اسقدر ھو جاویگي کہ آبادي کي ترقي رک جاویگي اور انھیں دنوں محنتوں کي ارزاني اور مزدوروں کي افراط اور خصوص اِسبات کے لزوم سے کہ پہلے دنوں کي نسبت تھوڑي اُجرت پر بہت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِسبات پر دلیر ھو جاوینگے کہ اپني اپني زمینوں پر بڑي بڑي محنتیں کریں اور تازي متي کو لوتیں پوتیں اور جو کچھہ بویا ھو اُسکو کھتیانے سے ترقي دیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ وجوہ معاش اسقدر ترقي پاویں کہ آبادي کي مناسبت پر ھو جاویں جیسیکہ بحسب فرض پہلے برابر تھیں اور محنتي لوگ روتي کھانے لگیں اور پہلي حالت پر عود کریں اور موانع آبادي کم ھو جاویں مگر تھوڑے دنوں بعد پھر وھي خرابي پیش آویگي *

اور مالتھس صاحب کا دوسرا قول یہہ ھے کہ اصول آبادي کے موافق نسل اِنسانوں کي غذاؤں کي نسبت بڑھنے چڑھنے پر زیادہ مائل ھي چنانچہ دائمي میلان اُسکا یہہ ھی کہ وہ لوگوں کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچاتي ھي اور واضح ھو کہ حدود وجهہ معیشت سے وہ نہایت کم مقدار معاش مراد ھی جس سے اُس آبادي کي پرورش ھو سکے جو ایک حد تک قائم رھے اور حد سے آگے نہ بڑھے انتھی *

جب سینیر صاحب نے یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ درصورت نہونے مخل سببونکے وجوہ معاش آبادي سے زیادہ چستي و چالاکي کے ساتھہ بڑھنے کے

قابل هیں مالتهس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپني باتوں پر جمے رهے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکي تقریروں سے مفهوم هوتے تهے *

چنانچہ بجواب اُسکے اُنهوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے هو یعني آبادي خوراک کي چیزوں کے بڑهنے کي نسبت بہت زیادہ بڑهتي جاتي هی معنے اُسکے یہہ هیں کہ بشرط دور هو جانے موانع آبادي کے آبادي کي بڑوهتري خوراک کي چیزوں کي بڑوهتري پر غالب رهتي هی اور جلد بڑهنے پر میلان رکهتي هی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے هیں کہ آبادي کو خوراک کي پیداواري کي حدود سے آگے بڑهنے نهیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکهتے هیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادي خوراک سے زیادہ بڑهتي هو یا خوراک آبادي پر غالب رهتي هو یہہ بات سچ هی کہ باستثناء اُن نئي بستیوں کے جهاں بستي والے تهوڑے اور کهانے پینے کے سامان بہت کثرت سے هیں هر جگہہ خوراک کو آبادي دباتي رهتي هی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقي هوتي هی اُس سے بہت جلد آبادي بڑهنے پر همیشہ مستعد رهتي هی اور سب لوگ اِسبات پر متفق هیں کہ عقل و دوراندیشي کي حیثیت سے ایسي قوت انسانوں کو عنایت هوئي هی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادي کے زور سے خوراکوں پر عاید هوتي هیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجهتے هیں اور اِسبات پر بهي متفق هیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کي وسعت هوتي جاتي هی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب هی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگي اور محنتي لوگوں کي حالت بہتر هو جاویگي انتهی *

غرضکہ مذکورہ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبي واضح هی کہ مالتهس صاحب کي راے مل صاحب اور مکلک صاحب کي تقریر سے مخالف هی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کي ترقي سے وہ خرابیاں رک جاوینگي جو آبادي کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید هوتي هیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف هی کہ اِنسانوں کے بڑهنے کي قوت وجہہ معیشت کے بڑهنے سے همیشہ غالب رهیگي اور مل صاحب کي اس تقریر کے خلاف هی کہ یہہ میلان آبادي کا کہ وہ اکثر مقاموں

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتی هی چنانچہ بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اُسپر بحث و تکرار نہیں ہوسکتے مگر آرچ بشپ ویتلائے صاحب اپنی رسائی فہم سے مقام مفصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹہراتے ھیں *

چنانچہ وہ کہتے ھیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادی وجہہ معاش کی نسبت بہت زیادہ ترقی کی آمادہ ھی اور اسی وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کی مقداروں پر ہر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئی نئی تدبیر سوچی نجاوے تو اِنسانوں کی بھلائی کم ھوتی جاویگی اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے ھیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکی نسبت فی زماننا دولت زیادہ ھوگئی ھی وجہہ اُسکی مشترک ھونا لفظ میلان کا دو معنوں میں ھی جو آبادی کی بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل ھی واضح ھو کہ کسی نتیجہ کی طرف میلان سے کبھی ایسے سبب کی موجودگی مراد ھوتی ھی کہ بشرط نہونے کسی مانع کے اُسکی تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا ھو جسکی طرف وہ میلان پایا جاتا ھی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست ھی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئی اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا ھی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا ھی معنی اُسکے یہہ ھیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر ھمیشہ رھتی ھی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا ھی آدمی کا جسم سیدھا کھڑے رھنے کی نسبت پڑے رھنے پر زیادہ میلان رکھتا ھی یعنی میلان کی کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسی چیزیں ھیں کہ ھوا کے تھوڑے صدمہ سے وہ آدمی گر سکتا ھے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رھتا ھی خلاصہ کلام یہہ کہ معنی اس کلام کے کہ آبادی کی تعداد خوراک کی مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتی یہہ ھیں کہ انسانوں میں ایسے خواص ھیں کہ اگر کوئی مانع روک توک اُنکی نکرے تو آبادی معاش سے زیادہ بڑھ جاویگی *

مگر کبھي کسي نتیجہ کیطرف میلان سے ایسے حالات کي ھیئت مجموعي مراد ھوتي ھی جنسے کسي نتیجے کے وقوع کي توقع پڑتي ھی غرض کہ یہہ وہ دو معني ھیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُنمیں مستعمل ھوا اور دوسرے معنوں کي رو سے زمین اپني گردش پر بھاگنے کي نسبت اور آدمي کھڑے ھونے پر پڑے رھنے کي نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ھے اور ایسا ھي جب کسي ملک کي تاریخ میں نہایت وحشي زمانہ کو کمال تربیت یافتہ زمانہ سے متقابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت ھوسکتي ھی کہ خلقت کي علم و تربیت کي ترقي میں متدار خوراک آبادي کي نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي ھی چنانچہ انگلستان میں باوصف اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادي بہت زیادہ بڑہ گئي ھی مگر خوراک سے بہ نسبت اُسکے بہت کم کي مناسبت رکھتي ھی جیسے کہ پانسو برس پہلے رکھتي تھي یعنی اب بھي آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے بہت کم ھی مگر یہہ مناسبت بھي خواھش سے زیادہ ھی *

اگر دنیا کي موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت قدیم تاریخوں سے ظاھر ھوتا ھے نہایت خراب و خستہ ثابت ھووے تو یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ تعداد خلقت کي مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر مائل ھی اور اگر یہہ ثابت ھو کہ وجوہ معیشت باشندوں کي تعداد کي برابر چلي آئي ھی تو یہہ بات صاف واضح ھو جاویگي کہ خوراک و خلقت کي ترقي برابر ھوتي رھي ھی اور اگر وجوہ معیشت تعداد خلقت سے بہت زیادہ بڑھتي پائي جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبي ظاھر ھو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رھتے ھیں بلکہ خلاف اُسکے یہہ صحیح ثابت ھو جاوے کہ وجوہ معاش آبادي کي نسبت جلد تر بڑھنے پر مائل ھیں اب غور کرنا چاھیئے کہ اُن قوموں کي قدیم تاریخوں سے کیا دریافت ھوتا ھی جو اب تربیت یافتہ ھیں یا اب جو وحشي قومیں ھیں اُنکا حال اب کیسا ھی حال اُنکا یہہ ھی کہ مفلسي اُنکي قدیم ھی اور قحط سالي کي مار مار رھتي ھی اور آبادي اُنکي تھوڑي اور وجوہ معاش آبادي سے بھي نہایت تھوڑي ھیں یہہ ھمنے مانا اور تسلیم کرنے کے قابل ھی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج ھیں کہ حال اُنکا نہایت شکستہ ھی پھر بھي اُنکی ھمیشہ بدبخت رھنے سے

بلحاظ اسباب کے کہ اُنکي تعداد کي بڑھتري اُنکي دولت کي بڑھتري کي نسبت زيادہ ميلان رکھتي هی هم کيا نتيجہ نکال سکتے هيں ليکن اگر کوئي ملک ايسا هو کہ افلاس اُسکا وحشيونکے عام افلاس سے قليل هو تو وهاں يهہ بات درست هوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنميں وہ ملک هوگا وجوہ معاش آبادي سے زيادہ بڑھنے پر مائل هيں اب يهي حال هر ايک تربيت يافتہ ملک کا هی اگرچہ ايرلينڈ والے اب بهي غريب اور کثرت سے هيں مگر باوجود اسي لاکهہ هونے کے بہ نسبت اُس وحشيانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کهيلنے والے اور مچهليوں کے مارنيوالے تهے بهت کم تکليف اُوٹهاتے هيں انگلستان کي قديم تاريخ ميں بڑي بڑي خشک ساليان اور کڑي کڑي وبائيں جو قحط سالي کے نتيجے هيں جابجا مندرج هيں مگر آج کل باوجود اسباب کے کہ تعداد آباديکي بہ نسبت پهلے وقتوں کے تگنے چوگنے هوگئي قحط و وبا کے چرچے سنے بهي نهيں جاتے *

امريکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثاليں هيں کہ وهاں خلقت نے بڑي اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ايسے ميدان تهے کہ آبادي کي قوتوں نے وهيں کمال اپنے دکهائے مگر باوصف اسکے کہ وهاں ترقي خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکهائے ترقي خوراک کي برابري نکرسکي پهلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بهي فاقہ کشي اور نهايت محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم هوتا هے کہ جسقدر اُنکي تعداد خلقت ميں ترقي هوئي اُسيقدر وجوہ معاش بهي بڑھتي گئيں بلکہ تعداد خلقت سے پهلے خوراک کو ترقي نصيب هوئي اگر يهہ بات ماني جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربيت کي صلاحيت رکهتي هے اور وحشي قوموں کي نسبت تربيت يافتہ لوگونميں وجوہ معيشت زيادہ هوتي هيں اور يهہ باتيں ايسي هيں کہ انسے انکار نهيں هوسکتا پس يهہ لازم آتا هے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر زيادہ ميلان رکهتي هے *

اگرچہ خود مالتهس صاحب نے اپنے پهلے مشتهر کيئے هوئے نسخوں ميں کبهي کبهي ايسا مبالغہ کيا جو نئي تحقيق کرنے والونکا خاصہ هے مگر جو غلطي کہ اُنهوں سے صادر هوئي اُس سے اُن کے عملي نتيجونميں کسيطرح کي مضرت نهيں پهونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتهہ کي برابر

انسانوں کے مربي قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں ھے کہ کچھہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل ہو بشرطے کہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کي خوشحالي یا تباھي معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں پر محصور و منحصر ھے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں ھیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي ھیں اور یہہ ایسے اصول ھیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے ھیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے ھیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے ھیں جو اپني رایوں کو مسلم جانتے ھیں *

باقي اسباب کا بیان کہ معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب ھیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماھر ھووے زیادہ‌تر اُس مؤلف کا کام ھے جو سیاست مدن میں کامل ہو ھاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتا ھے کہ علم اور جان و مال کي نگھباني اور تجارت بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر ھرایک کي رسائي وہ مقدم اسباب ھیں جو ایک ھي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے ھیں اور لوگوں کے عالي حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں سستي بخشتے ھیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعي موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومي ھوتي ھے اور جان و مال کي جوکھوں اور جھالت ایسے عام اسباب ھیں کہ بدولت اُنکے محنت کي اجرت گھتتي ھے اور ایسي وحشیانہ حالت پیدا ھوتي ھے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پھونچنے مین دوڑدھوپ کرتي ھے اور وہ قوت صرف تباھي اور خستہ حالي سے مغلوب ھوتي ھے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کھتے ھیں کہ وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے ھیں اور وہ بجاے خود ملحوظ ھونے کے قابل ھیں اور وہ خاص اسباب ایسے ھیں جیسے کہ ملک چین میں اولاد کي لغو خواھش اور وہ ملکي منصوبے جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم ھوئی اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان ہوسکتي ہے کہ جس چیز سے کوئي قوم پست ہمت ہوتي ہے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي ہے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي ہے جس چیز سے لوگوں کي ہمتیں بڑھتي ہیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت زیادہ ہو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتي ہے یعني وجوہ معاش زاید ہو جاتي ہیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامي کي علامت ہے اور اسبات کي دلیل ہے کہ اُس سے اور بھي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود ہوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامي بھي ایک نتیجہ ہے *

باجود اُن قولوں کے جو ہمنے اوپر لکھے ہمکو یقین ہے کہ مل صاحب اور مکلک صاحب کي بھي یہي رائیں ہیں اور یقین واثق ہے کہ منجملہ اِن مشہور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ یورپ کے رہنے والوں کي حالت پانسو برس نے عرصہ سے روز بروز ترقي پر ہے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بھي نہیں ہے کہ وہ ترقي غایت کو پہونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین ہے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں کي اُس حالت کا جو غالباً شدني ہے حال بیان کرتے ہیں تو اُنکا بیان ہمارے بیان کے مطابق ہوتا ہے اور جہاں کہ صرف مضمون آبادي کي علیحدہ گفتگو کي تو وہاں ایسي تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر اعتراض کرنے کي دلیري ہووے اور یہہ بات یقیني ہے کہ اُنہوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہ نہوئے اور اس اپنے گمراہ نہونے کي وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے سے خراب و گمراہ ہوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسري واقف ہیں وہ اُسي طرز تقریر سے گمراہي میں پڑے ہیں جسمیں وہ آبادي کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہي جاوے کہ انسانوں کي نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھنے اور ملک کي آبادي کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچانے پر میلان رکھتي ہیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جو شے ہونے والي ہے وہ ضرور واقع ہوگي اور اسلیئے کہ

خلقت کي تعداد کي ترقي سے اِفلاس کي طغياني ممکن ھے تو وہ لوگ سمجھتے ھيں کہ مفلسي ضرور آويگي اور اِس ليئے کہ تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتي ھے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کي قوت غالب نرھيگي تو وہ يہہ سمجھتے ھيں کہ عدم غلبہ ضرور واقع ھوگا اور بہت لوگ خود کام اور ايسي شامت مارے ھيں کہ وہ اس مسئلہ کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے ھيں جس سے نہايت تکليف و ھرج سے بھاگنے کا حيلہ اُنکے ھاتھہ آتا ھے جو تجويز بہبودي کو لازم ھے علاوہ اُسکے وہ لوگ يہہ سوال بھي کرتے ھيں کہ نقل مکان کو وسعت دينے سے کيا فائدہ متصور ھے اِسليئے کہ جسقدر دنيا خالي ھے وہ آبادي کي ضرور ھونے والي ترقي سے پوري ھوجاوے گي، اور † قوانين اناج کي تبديل کي کيا حاجت ھے اسليئے کہ اگرچہ معاش ايک عرصہ دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رھے تو تھوڑے عرصہ ميں معاش اور آبادي پھر برابر ھو جاويگي اور ھم لوگ ايسے خراب رھينگے جيسے کہ پہلے تباہ تھے *

منجملہ اُن لوگوں کي جو عقل و فہم کي نسبت زيادہ نفسانيت سے تقريريں کرتے ھيں بہت سے ايسے لوگ ھيں کہ ان مسئلوں کے سمجھنے کي قابليت نہيں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں ميں سے سمجھتے ھيں جو مسلم و مقرر ھيں اور حقيقت اُنکي يہہ ھي کہ وہ لوگ اس تمام علم کو تقريروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے ھيں اور بجاے اُسکے کہ تقريروں کي درستي کو ٹھيک ٹھاک کريں اُن مدارج کي تحقيق سے انکار کرتے ھيں جو ايسے ايسے برے نتيجوں کے مخرج و منشاء ھيں *

واضح ھو کہ اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث يہہ ھوا کہ ايسے غلط فہميوں کي پھيلاوٹ ديکھي گئي اگرچہ يہہ رد و بدل ايسي ھے کہ بعض لوگ اُسکو ايسي تقرير سمجھتے ھيں جو لفظ ميلان کے استعمال سے تعلق رکھتي ھے اور بعضے لوگ ايسا خيال کرينگے کہ ايسي حقيقت کے ثبوت ميں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تھي *

---

† قوانين اناج گريٹ برٹن ميں کے اُن قوانين کو کہتے ھيں جنميں غير ملکوں کے اناج کي اُس ملک ميں آني کي ممانعت ھے باستثناے اُن روزوں کے جنميں قيمت معين مقدار سے زيادہ ھو جاوے يہہ قوانين سنہ ۱۸۴۶ ع ميں منسوخ ھو گئے *

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني ھے کہ محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھی اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتي ھیں کہ اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئلہ ابادي کے حالات بیانکرکے اُن و سائل دولت سے بحث کرتے ھیں جن سے دولت حاصل ھوتي ھی مگر سب سے پہلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري ھی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي ھیں *

پیداوار کا بیان

واضح ھو کہ جھانتک علم انتظام کو سروکار ھی وھانتک اجزاء مادیہ کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کھتے ھیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل ھوتي ھی اُسکو پیداوار بولتے ھیں غرضکہ نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کھتے ھیں اور یہہ بات یاد رھے کہ پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد دلانا کچھہ ضرور نہیں کہ خود مادہ نقصان و زیادت کے قابل نہیں اور جو تغیر کہ آدمي اور اور آزمودہ وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا ھی وہ صرف اتني بات ھی کہ اُسکي صورت بدلي جاتي ھی اور اسلیئے کہ اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي ھی اور منجملہ تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا ھی جو دولت کے

مخارج گني جاتي هيں باقي اور كل تبديليوں كو قسم پيداوار سے خارج كيا گيا واضح هو كه جيسے ايک لڑكا دريا كے كنارے سے ريت اُوٹهاكر قلعه بناتا هى اور دوسرا لڑكا اُسكو لات مار كر گرا ديتاهے اور وہ دونو لڑكے اپنا اپنا كام دكهاتے هيں ايسا هي ايک آدمي محل بناتا هى اور دوسرا اُسكو ڈها ديتا هى مگر فرق اتنا هي كه آدمي اجرت كا مستحق هوتا هى اور لڑكونكا كام ضايع جاتا هے اور اسي ليئے آدمي كي نسبت يهه بات كهني مناسب هے كه اُسنے ايک چيز اپنے زور بازو سے پيدا كي اور اُسكے كام كے نتيجے كو پيداوار كهنا عين صواب هى عام اس سے كه وہ ويرانه كے بسانے پر مرتب هو يا آبادي كے اوجاڑنے كا نتيجه هو *

بيان اسبات كا كه كل پيداوار اجناس اور خدمات ميں منحصر هى

واضح هو كه كل پيداوار كو مادي اور غير مادي قسموں پر تقسيم كيا جاوے يا يوں بيان كيا جاوے كه كل پيداوار اجناس اور خدمات ميں منحصر هى اور ظاهر يهه معلوم هوتا هى كه يهه تقسيم آدم اسمتهه صاحب كي اُس تقسيم سے ماخوذ هى جسميں كل محنتوں كو بارآور اور غير بارآور قسمونميں منحصر كيا هى غرضكه جن لوگوں نے تقسيم آدم اسمتهه صاحب كو كمال افضل سمجها تو اُنهوں نے ساتهه اُسكے يهه بهي كيا كه ايسي محنت كو غير بارآور كهنا مناسب نسمجها كه بدوں اُسكے تمام محنتيں پوري نهوں چنانچه اُنهوں نے حاصلات اُس محنت كے ظاهر كرنے چاهے اور مادي اور غير مادي خدمات كي اصطلاحيں نكاليں *

ليكن معلوم هوتا هى كه بارآور اور غير بارآور محنتوں يا مادي اور غير مادي پيداواروں كے پيدا كرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں كے درميان ميں جن جن تميزوں كا ارادہ كيا تو وہ تميزيں ايسے اختلافوں پر منحصر هيں جو خود اُن چيزوں مين پائے نهيں جاتے جنسے بحث كيجاتي هى بلكه جن جن طريقوں سے وہ چيزيں همكو متوجهه كرتے هيں وہ اختلاف اُنميں موجود هيں اور جن حالتوں ميں كه خصوص تبديل پر هم ملتفت نهيں هوتي بلكه حاصل تبديل منظور نظر هوتا هے تو ايسي حالتوں ميں علماے انتظام مدن اُس شخص كوجو تبديل كا مرتكب هوا بار آور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے هیں برخلاف اُسکے جب که حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکه صرف تبدیل هي تبدیل پر التفات هووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے هیں جیسے که ایک چمار چمڑے اور دهاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا هی اور سیاهي پهیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا هی منجمله اُن دو صورتوں کے پهلي صورت کا یهه حال هی که نظر هماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین هی اسلیئے یهه کهتے هیں که چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یهه صورت هی که یهاں نفس فعل ملحوظ هی حاصل فعل سے کچهه علاقه نهیں اور یهي باعث هی که اس شخص کي نسبت یهه بات کهه نهیں سکتے که اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکه یهه صاف کهه سکتے هیں که اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یهه بات یاد رهے که هر حالت میں فعل اور حاصل فعل هوتا هی مگر فرق اتنا هی که کبهي نفس فعل ملحوظ هوتا هی اور کبهي حاصل فعل پر نظر هوتي هی *

منجمله اُن سببوں کے که اُنکے باعث سے کبهي نفس فعل پر نظر هوتي هی اور کبهي حاصل فعل ملحوظ هوتا هی پهلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي هی جو ظهور میں آتي هی اور دوسرا سبب وه طریقه معلوم هوتا هی جس طریقه سے تبدیلي کے فائده کو اُس تبدیلي کا فائده اُٹهانے والا خرید کرے *

جهاں کهیں که تهوڑي سي تبدیل واقع هوتي هی اور خصوص ایسي صورت میں که شے تبدیل یافته تبدیل کے بعد بهي جوں کي توں اُسي نام سے باقي رهي تو التفات اپنا فعل پر مائل هوتا هی اور نظر بریں یهه نهیں کهه سکتے که باورچي نے گوشت بنایا بلکه یهه کهتے هیں که اُسنے اُسکو پکایا مگر یهه کهه سکتے هیں که گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے که تبدیل اُسمیں بهت واقع هوئي غرضکه تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط هی چنانچه درزي کي نسبت یهه کهه سکتے هیں که اُسنے کپڑیکا کرته بنایا اور رنگریز کي نسبت یهه نهیں کهه سکتے هیں که اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچه تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیاده هی مگر فرق اتنا هی که جب

کپڑا درزي کے هاتهه سے نکلتا هی تو نام اُسکا بدل جاتا هی اور رانگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نہیں بدلا اور کوئي چیز اُسمین پیدا نہیں هوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طرز هی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي هی چنانچه کبهي کبهي ایسا هوتا هی که نه پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي هوتا هی اور نه هم لوگ اُسکي خرید کے عادي هوتے هیں بلکه حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي هوتے هیں جسپر وہ محنت صرف هوتي جیسے که جب دواکي ڈبیا خرید تے هیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ هوتي هی اور کبهي کبهي جو چیز هم خرید تے هیں وہ خود ملحوظ نہیں هوتي بلکه اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي هی جیسے که هم فصاد یا طبیب کو نوکر رکهتے هیں واضح هو که ان تمام صورتوں میں توجهه کي اصل خاصیت یهه هی که وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي هی که جسکي بیع و شراکي عادت هی اور جسقدر که همکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت هی جو صرف محنت سے حاصل هوتي هی اُسیقدر هم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجهتے هیں چنانچه مصوري اور بازیگري وہ کام هیں که دونوں کا حاصل وہ خوشي هی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل هوتي هی اور جو وسیلے که مصور اور بازیگر اختیار کرتے هیں وہ ایک هي قسم کے هوتے هیں چنانچه دونوں آلات جسمانیه سے کام لیتے هیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیه سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا هی اور بازیگر اُنهیں آلات جسمانیه سے بازیاں دیکهاتا هی اور اچهي اچهي باتیں بناتا هی اور نفس محنت کو بیچتا هی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا هی جسپر محنت صرف کرتا هی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا هی که خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي هیں چنانچه وہ خدمتگار جو تهه‌خانه سے کوئیله نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا هی وہ ویسا هی کام کرتا هی جیسے که کهان کهودنے والا آدمي کوئیله کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا هی مگر جب که کوئیلے کهان سے باهر نکل کر کوئیله والوں کے تهه‌خانه تک پهنچ جاتے هیں تو وہ کوئیلوں کي قیمت اداکرتا هے اور نوکر کو لانے کي تنخواه دیتا هے

اور یهي باعث هے کہ کهان کهودنے والے آدمي کي نسبت یهہ بات کهتے هیں کہ اُسنے جنس مادي یعني کوئیلوں کو پیدا کیا اور نوکر کي نسبت یهہ کهہ سکتے هیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادي یعنے نفس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یهہ هی کہ وہ دونوں شخص ایک هي شے کو پیدا کرتے هیں یعني مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے هیں مگر همارے التفات کي یهہ صورت هی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسري حالت میں حاصل فعل پر مائل هوتا هی *

جب کہ لوگ از بس جاهل هوتے هیں تو تمام چیزیں اپنے هي گهروں میں بناتے هیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگري اور دلاوري کے چرچے رهتے تهے ساري بیگمات اور شاهزادیوں کا یهہ عالم تها کہ اپني لونڈي باندیوں کي کارگذاري میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک هو جاتي تهیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گهروں سے نکالکر کارخانوں تک پهنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل هی راست اور درست هو تو یهہ کهنا مناسب هی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بنے والے غیر باراور محنتیوں سے بار اور محنتي هو گئے اور غیر مادي خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادي جنسوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ هم ایسي اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے هیں کہ اُسکي رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپني پیداواروں کے خواص کے خدمات و اجناس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم هوتے هیں مگر باوجود اُسکے خدمات و اجناس کي تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے هیں اور ساتهہ اسکے یهہ بهي مانتے هیں کہ خدمت کو بلفظ تبدیل اور جنس کو بلفظ شے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رهے *

جب تک کہ کوئي شخص ایجاد شے میں مصروف نهووے تو حسب دستور اُسکو یهہ نهیں کهہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچهلي پکڑنیوالا اگر اِتفاق سے ایسي مچهلي یعنے سیپي پکڑے کہ اُسمیں موتي پایا جاوے تو اُسکو یهہ نهیں کهہ سکتے کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا هی بلکہ اُسکو موتي کا اتفاق سے پانے والا کهینگے برخلاف اُسکے اگر جزیزہ لنکا یعنے سیلون

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپیوں کو پکڑتا رھتا ھے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ھے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے ھی اور اُسکے قیمتي ھونیکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے اُسکو مقام بیقدري سے نکالا اور جوھریوں تک پہونچایا مگر فرق اِتنا ھی کہ ایک صورت میں بیقصد ھاتھہ آیا اور دوسرے صورت میں قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام یہہ ھی کہ ایک صورت میں ھماري توجہہ مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر ھوتي ھے اور اِس سبب سے اُسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے ھیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضہ کرنیوالا کہتے ھیں مگر اِس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ اُن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاھیئے *

خرچ کي تعریف

علماء اِنتظام کا یہہ دستور ھی کہ تحصیل کے مقابلہ مین لفظ خرچ کا استعمال کرتے ھیں اور مراد اُس سے یہہ لیتے ھیں کہ وہ دولت کے کسیقدر حصہ کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصیل کا مقصود بالذات اُسکو سمجھتے ھیں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھیں کہ خرچ کے معنوں سے اُن وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذریعہ سے تمام اجناس مفید اور قابل خواھش ھو جاتي ھیں اور فن و محنت کي پیداوارونکا خرچ کرنا اُس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع ھو جاتي ھیں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے اُن چیزوں کي قابل معاوضہ قیمت ضایع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے اُنمیں پیدا ھوئي تھي اور حقیقت یہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل ھووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتھی *

اگرچہ یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ جو چیزیں پیدا ھوتي ھیں وہ

فنا هوتي هيں مگر يهہ امر مسلم نهيں كہ وہ فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هيں بلكہ برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هيں مگر معدوم هونا اُنكا استعمال سے لازم هى اور كوئي شخص اُنكو جان كر معدوم نهيں كرتا بلكہ حتى الامكان اُنكے حفظ و صيانت ميں كوشش كرتا هى اور حقيقت يهہ هے كہ بعض بعض ايسي چيزيں هيں كہ باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هونيكي صلاحيت نهيں ركهتيں چنانچہ عجائب خانوں ميں بت اور جواهر خانوں ميں طغما اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هيں اور كسي طرح كا نقصان نهيں هوتا اور بعض بعض ايسي چيزيں بهي هيں كہ وہ استعمال كے ساتهہ فنا هوجاتي هيں جيسے كہ كهانے اور جلانے كي چيزيں كہ وہ برتاؤ كے ساتهہ معدوم هوجاتي هيں اور اسليئے كہ وہ جنسيں نهايت ضروري ولابدي هيں تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كہ اُس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بهت سي جنسيں ايسي هيں كہ اُن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هيں جنكے مجموعہ كا نام وقت و زمانہ قرار ديا گيا هى اور اُسكے روك تهام ميں نهايت كوشش كرتے هيں اگر يهہ بات صحيح هووے كہ تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نہ يهہ كہ اُسكو برباد كرنے والا كهيں كيونكہ اگر وہ مكان اباد نرهے تو اور زيادہ جلد برباد هوگا اگر بجاے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقررہ اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كہ هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كہ هماري مراد اُس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال اُسكا وہ برتاؤ هى جس سے وہ شى اكثر فنا هوتي هى مگر يهہ فنا هونا لازمي نهيں *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كہ ملك والوں كے شوق ذوق اُنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هيں يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بهت جلد معدوم هوتي هيں *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بهت زيادہ هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسی شے کا استعمال ہی کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل ہووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسی شے کا استعمال ہی جس سے آیندہ کوئی پیداوار حاصل نہووے خرچ غیر بارآور کی یہہ علامت ھے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نہو باقی اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکی یہہ ہوتی ہی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود ہوتی ہیں اُنمیں کمی آجاتی ھے *

بعض بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کی صلاحیت نہیں رکھتیں جیسے کہ قیطوں اور زردوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواہرات جو صرف آراستگی کے کام میں آتے ہیں اور جاڑے گرمی کی روک تھام اُنسے نہیں ہوتی اور تماکو اور ہلاس اور سارے نشے اسی قسم میں داخل کیئے جاتے ہیں جنکی نسبت غایت سے غایت یہہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ مضرت سے خالی ہیں اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کی جاتی ہیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نہیں ہوتا اور یہہ وہ قسم ہی کہ بیلچہ سے دخانی کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جہاز اس قسم میں داخل ہیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کی مرضی کے موافق ہوسکتا ہی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئی اور چیز قایم ہوجاوے یا بجز حال کی خوشی کے اور کوئی بات اُس کا نتیجہ نہووے جس شے کی امداد و اعانت سے انسان کی حیات قایم رہ سکتی ہی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کی خاص پرورش میں ہووے جو خود اُسکو پیدا کرتے ہیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نہیں مگر فرق یہہ ہی کہ پہلی صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے ہوتا ھے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے ہوتا ہی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں ہوتا ھے اور یہی باعث ھے کہ لوگوں کی تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نهیں هوتي اس لیئے که ایسی لوگ بہت کم هیں که بعض بعض باتوں کي روسے دونو قسموں میں داخل نهوں چنانچه ایک هي آدمي بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آینده کمانے کے لیئے ضروري هووے بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل هے اور وهي آدمي بحسب اخراجات غیر ضروریه کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل هے اور محض غیر بارآور خرچ کرنے والے وه لوگ هیں جو بیهوده خرچ کرتے هیں اور اُس خرچ کے عوض میں آینده کچهه پیدا نهیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے وه لوگ هیں جو اسرافات بیهوده سے پاک صاف هیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وه لوگ داخل هیں جو بذریعه اپني پهلي محنتوں یا ارث و هبه کے زرکافي پاس اپنے رکهتے هیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے هیں مگر یهه لوگ بہت کم هیں اور جو لوگ بسبب جهالت کے مفلس هوتے هیں اُن میں ایسے بہت کم هوتے هیں که اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیله رکهتے هوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نهو برخلاف اُسکے تربیت یافته قوموں میں مال و دولت اور جاه و حشمت اور محنت و مشقت کي تمنا اور لوگونکو فائدے پهنچانے کي آرزو هوتي هی ان هي باتونکا شوق هماري خلقي کاهلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف همکو مستعد رکهتا هے اور جسقدر مال زیاده محفوظ هوتا هے اور تحصیل جاه و حشمت کي جسقدر راهیں کهلتي جاتي هیں اور جسقدر که لیاقت اور دولت کي قدر و منزلت علو خاندان کے مقابله میں لولونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي هے اور جسقدر که وه وحشیانه تعصب جو محنت و مشقت کو بہت برا جانتا هے کم هوتا جاتا هے اور جسقدر که پکا مذهب لوگوں کو یهه بات سکهاتا هے که انسانوں کو به نسبت خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائده رنج کے عمده اور بهتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا هی غرضکه جسقدر تربیت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر وه تمام اسباب جنکی طفیل آدمي دیده و دانسته محنت و مشقت پر راضي هوتا هی زور و قوت پاتے جاتے هیں اگرچه تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور کاهلي میں کاٹتے هیں بجاے خود بڑهتي هی مگر پهر بهي اُن بدبختوں کي مناسبت مستعد لوگوں سے کم هوتي جاتي هی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي دوسري قسم میں وہ لوگ شامل هیں جو لوت کھسوت یا مانگ تانگ سے اوقات اپني بسر کرتے هیں اور یہہ بات ظاهر هے کہ جو لوگ لوت کھسوت سے اپني بسر کرتے هیں تعداد اُنکي ترقي تربیت کے باعث سے کم هوتي جاتي هی مگر منگتے فقیروں کي نسبت، گونہ شک هی کہ تعداد اُنکي کم هووے اسلیئے کہ فضول دولت اُنکي موجود گي کا ضروري سبب معلوم هوتي هی اور یهي ظن غالب هے کہ فضول خرچوں کے ساتھہ اُنکي تعداد بهي بڑھتي جاویگي اور یہہ بات اپنے تجربوں سے دریافت هوئي کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبني نہیں یا اُنکي عمل درآمد اچھي طرح نہیں هوتي تعداد اُنکي بڑھني ممکن و متصور هی مگر یہہ بات شک و شبہہ کے قابل نہیں کہ اجراے تجارت اور شہروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے هٹے کٹے تگڑگدوں کي تعداد اسقدر کم هو جاني ممکن هی کہ وہ نہایت خفیف سمجھي جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تیسري قسم میں وہ لوگ داخل هیں جو ضعف و ناتواني اور کبرسني کے باعث سے همیشہ کمانے کے قابل نرهیں اور همیشہ کے لیئے اسلیئے کہتے هیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج هوویں جو بسبب ضعف و نقاهت مرض کے کمانے کے قابل نہیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نہیں کما سکتے مگر پرورش اُنکي اسلیئے ضروري هی کہ وہ آیندہ کما وینگے اور یہہ لوگ یعني بوڑھے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بہت کثرت سے هوتے هیں اور وہ لوگ ایسے هیں کہ اُنکي کثرت تعداد میں تعداد آبادي کي مناسبت سے کمي نہوگي اسلیئے کہ جو سبب بیماري اور نقصان صحت کے دور کرنے والے هوتےهیں جہاں کہیں اُنسے وہ بیماري اور نقصان بالکل علاج پذیر نہیں هوتا وهاں وہ طول حیات کے باعث هوتے هیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نہیں دیتے مگر جو علم و آگاهي کہ انگلستان کي مجلس عام کي پانچویں جولائي سنہ ۱۸۴۵ ع کي اُس رپورت میں هی جو دربارِ اُن سوسیئٹیوں کے لکھي گئي جو ناتوانوں کے لیئے مقرر هوئیں اُس سے یہہ امر واضح هوتا هی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا في صدي ارهائي آدمي کے قریب هیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد يعنے اُن لوگونکي تعداد جو پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے هيں نهايت تهوڑي هے کوئي ايسا ملک بهي هے جو قيد غلامي اور قوانين غلامي سے آزاد هووے اور پهر اُسميں مطلق بار اور خرچ کرنيوالے پائے جاويں اِسليئے که ادنیٰ مزدور بهي ايسا خرچ رکهتے هيں کهوه اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي نهيں علاوه اُسکے هم لوگ اپنے پلے هوئے جانوروں کے ليئے يهه کوشش کرتے هيں که جو چيز اُنکے ليئے ضروري هے اُس سے زياده نديں اور جن ملکوں ميں که آدمي پلاؤ جانور سمجهے جاتے هيں وهاں يهه گمان هو سکتا هے که غلاموں کا خرچ بهي ايساهي محدود و معين هوگا يعني ضروريات سے زياده نهوگا ليکن عموماً غلام بهي ايسے هو جاتے هيں که کسيقدر اُنکي حاجتوں سے زياده پرورش اُنکي کي جاتي هی *

تقسيم مذکوره بالا يعني تقسيم خرچ بارآور اور خرچ غيربارآور سے دريافت هوا که قريبا سب لوگ ايسے هيں که کسي ايک قسم سے خصوصيت نهيں رکهتے بلکه اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص ميں واقع هووے ايک نه ايک قسم ميں داخل هو سکتے هيں اور جسقدر که کاشتکار آدمي سيدهي سادهي خوراک اپنے مطلب کے ليئے کهاتا هی اور موٹا جهوٹا کپڑا پهنتا هی اور ايسے مکان ميں رهتا هی که جاڑے گرمي کے ليئے کافي وافي هووے تو اُسقدر وه بارآور خرچ کرنيوالا کهلاتا هي باقي حقه اور جين شراب سے ليکر بير شراب تک اور مکان و بدن کي زيب و ارايش اُسکا غير بارآور خرچ هی *

واضح هو که مراد اِس بحث سے يهه نهيں که علاوه ضروريات کے تمام ذاتي خرچ غيربارآور هيں اِسليئے که جو لوگ بڑے بڑے عهدوں پر مقرر هيں بات اُنکي اُسوقت تک ٹهيک ٹهاک نهيں هوتي هی که مال و دولت کي نمايش اور شان و شوکت کي آرايش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نه بٹهاويں چنانچه ايک جج يا کسي بادشاه والا جاه کے ايلچي کو اپنے منصب کے موافق ايسا عمله رکهنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانه بيس هزار روپئے هووے اور وه بجاے اُسکے چاليس هزار روپيه خرچ کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور هوگا اور دوسرا نصف خرچ غيربارآور هوگا مگر يهه سمجهنا نچاهيئے که اُسکي گاڑي کے پيچهے وه تيسرا پياده که

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر محض بے فائدہ هی وہ بھي غیربارآور خرچ کرنیوالا هی کیونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا هی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت هی اور جسقدر کہ وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا هی کہ اداے خدمت کے قابل رهے وہ اُسکا خرچ بارآور هی البتہ اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا خرچ کرتا هی اور یهہ بھي نسمجھنا چاهیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگوں کے تمام خرچ بلکہ خرچ ضروري بھي بارآور هیں اِسلیئے کہ وہ بیچارہ محنتي جیسکوآدھي مزدوري ملي اور سالانہ مزدوري اُسکي سو روپیہ اور خرچ اُسکا دو سو روپیہ هوویں تو وہ سو روپیہ غیربارآور طور سے خرچ کرتا هی *

تحصیل دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور هوا جنکے برتاؤ سے تحصیل هوتي هی *

اول ذریعہ محنت

مقدم وسیلہ تحصیل کا محنت هی اور وہ قدرتي وسیلے هیں کہ اُنسے بدون امداد اِنسانوں کے همکو مدد حاصل هوتي هیں *

اور محنت وہ جسماني یا نفساني حرکت هی جو تحصیل مطلوب کے واسطے قصداً کیجاتي هی اور حقیقت یهہ هی کہ بیان ایسي اصطلاح کا چنداں ضروري نہیں جو بجاے خود درست اور نہایت عام فہم هووے مگر بلحاظ اسباب قیمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں میں اِستعمال کیا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ تشریح اُسکے نهوگے تردد سے خالي نرهیگا اور تعین مراد کي حاجت رهیگي پہلے بیان هو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے یهہ سمجھا کہ قیمت صرف محنت پر محصور هی اور جب کہ ایسے لوگوں سے جواب اِس سوال کا پوچھا گیا کہ مٹکوں میں شراب پڑي پڑي پراني هو جاتي هی اور چھوٹے درخت بڑے هو جاتے هیں اور باوصف اُسکے کہ کوئي محنت نہیں هوتي مگر قیمت میں دونوں بڑہ جاتے هیں تو جواب اُسکا یهہ دیا کہ شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو هم یهہ سمجھتے هیں کہ کسیقدر

اُنہوں محنت صرف ہوئي مگر یہہ وہ جواب هی کہ معني اُسکے سمجھہ سے خارج هیں محنت کے معنے اس اندیشہ سے بیان کیئے گئے تا کہ یہہ بات نہ سمجھیں کہ وہ قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے ظہور میں آتے هیں مفہوم محنت میں داخل هیں علاوہ اسکے پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد رهے کہ مفہوم محنت سے وہ سب کام خارج هیں جو بذات خود یا بذریعہ اپنے پیداواروں کے معاوضہ کے قصد سے نکیئے جاویں چنانچہ ایک اجرت پر نامہ پهونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل بہلانیکے لیئے سیر و تماشا کرتا پھرتا هی اور شکاري جواري اور جلسوں میں اپني خوشي سے ناچنے والي میمیں اور هندوستان کي ناچنی والیاں جو طوایف کہلاتي هیں غرض کہ یہہ تمام لوگ اپنے اپنے موافق ایکسي محنتیں اُوتھاتے هیں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجھنا جو صرف اپني دل لگي اور تفریح طبع کے لیئے محنت اُوتھاتے هیں کمال خطا اور نہایت بیجا هی

دوسرے قدرتي ذریعے

جو ذریعے کہ قدرت سے همکو حاصل هوتے هیں اور جنکو هم قدرتي ذریعہ کہتے هیں اُنمیں هر بارآور ذریعہ داخل هی جو بدون امداد انسانوں کے تاثیر و عمل کي قوت رکھتا هی *

اگرچہ قدرتي ذریعہ کي اصطلاح اچھي اصطلاح نہیں مگر همنے اس لیئے اُسکو اختیار کیا کہ اچھے اچھے مشہور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي معنوں میں کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بھي ایک وجہہ هی کہ سواے اُسکے کوئي لفظ ایسا هاتھہ نہ آیا کہ وہ بہت سا مورد اعتراض نہو واضح هو کہ منجملہ قدرتي ذریعوں کے مقدم ذریعہ زمین هی اور زمین میں تمام کہانیں اور دریا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکہ جو کچھہ اُسپر هی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پیدا هوتا هی سمجھنا چاهیئے اور مناسب یہہ هی کہ اشیاء مذکورہ پر سمندر اور هوا اور روشني اور گرمي اور علم طبعي کے قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقیہ جنکے ذریعہ سے طرح طرح کي چیزیں پیدا کرتے هیں بے تکلف بڑھاویں اور یہہ تمام بارآور ذریعے زمین کے نام سے پکارے جاویں زمین کے اعتبار کي عام وجہہ یہہ هی کہ اُن سب ذریعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل ھیں زمیں منفعت کا بڑا مخرج
ھونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتي ھی اور خاص وجھہ یہہ ھی کہ
زمیں کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھي قبضہ ھو جاتا ھی واضح ھو کہ
قدرتي ذریعے مادوں کي بہم پہونچانے کے لیئے جنپر تحصیل کے اور ذریعوں
سے کام لیا جاوے ضروري و لابدي ھیں مگر وہ قدرتي ذریعے آپ اُس حالت
میں قیمت کا باعث نہیں ھوتے کہ اُنپر عام دسترس ھووے اسلیئے کہ ھم
بیان کرچکے ھیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم ھی
اور جو شے کہ عموماً حصول نے قابل ھی وہ مقدار حصول میں محدود
نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کي محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت
انسانوں کے حاصل ھوتا ھے نہایت بارآور قوتیں ھیں مگر انضمام ایک اور
تیسري اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروري ھے کہ وہ قوتیں تمام و کامل
ھو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتي لوگ بڑے زرخیز
ملکوں کے رھنے والے تمام اپني محنتوں کو ایسي باتوں کي تحصیل مین
صرف کریں کہ سود اُنکا سردست ھووے اور جوں جوں کہ آمدني پیدا
ھوتي جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپني غایت سعي
و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھي ناکافي پاوینگے *

واضح ھو کہ اس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں
ھوتی اجتناب کے نام سے پکارتے ھیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص
کي ایسي چال چلن مراد ھے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود ھو اُسکے
غیر بارآور خرچ سے پرھیز کرے یا حاصلات بالفعل کي نسبت حاصلات
مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ ھمنے اس اصل کو قایم کیا تھا کہ محنت اور باقي اور تمام
ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھے اسطرح بیحد و
غایت بڑہ سکتي ھیں کہ اُن ذریعوں کي حاصلات کو حاصلات آیندہ کے
لیئے ذریعہ ٹھہراویں تو ھمنے تحصیل دولت کے اسي تیسرے ذریعہ کي
تاثیروں کي طرف اشارہ کیا تھا واضح ھو کہ لفظ اجتناب کي بحث جوھم

آیندہ کرینگے اس اصل کي تشریح ھے اور وہ ایسي واضح ھے کہ اُسکو دلیل اور برھان کي حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ھے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامي کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کي جگہہ قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لیئے کہ زمین ایک فرد خاص ھے اور قدرتي ذریعہ اُسکي جنس ھے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات ھے کہ اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشہور ھو جاتي ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ھے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجہہ میں آتے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھي بایں شرط تسلیم کرینگے کہ معني مجوزہ اُنکے اُنکو جتائے نجاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کي چیزیں مراد ھیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي ھیں اور سرمایہ کو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعی اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معني بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئي بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لیئے کہ قدرتي ذریعہ سے مادي اشیاء بہم پہنچتي ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتي ھیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتي ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتاھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتي ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا اُنسے وجود سرمایہ کے لیئے نہایت لابدي هے اور جیسے کہ اجرت کو محنت سے واسطہ هے ویساهي منافع کو سرمایہ سے علاقہ هے یہہ بات بہت واضح هے کہ معمولي معنوں کي نسبت لفظ اجتناب کے نہایت وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یہہ هے کہ صرف اجتناب پر توجہہ اُسوقت هوتي هے کہ مفہوم اُسکا مفہوم محنت سے علحدہ هووے چنانچہ اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈهال سے بخوبي واضح هوتا هی جو کسي درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدوں تک پہونچنے دیتا هی مگر اُسوقت کم واضح هوتا هی کہ وہ درخت لگاتا هی یا اناج بوتا هے اور دیکھنے والوں کو اُسوقت اُسکي محنت پر نظر هوتي هی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل هونے کي توقع پر اپني طبیعت کو مارتا هی اُسکا خیال نہیں هوتا جسکو هم اجتناب کہتے هیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یہہ وجہہ نہیں کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں هوتا بلکہ صرف یہہ باعث هی کہ کوئي لفظ ایسا هاتھہ نہ آیا کہ وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نہو چنانچہ ایک مرتبہ اتفاق ایسا هوا کہ لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا کہ اس لفظ کے مفہوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں هوتا مثلاً چهتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي هی مگر جسکو اصل منافع کہتے هیں وہ اُس سے حاصل نہیں هوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاري کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یہہ خرابي پائي کہ تهوڑي احتیاط و محنت اُس سے مفہوم هوتي هی اور یہہ تسلیم کیا کہ اجتناب استعمال و رواج کي رو سے تهوڑي محنتوں سے منفک نہیں هوتا مگر باوصف اسکے وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجھنا ضروری هی *

اور یہہ بهي مانا گیا کہ یہہ اعتراض اجتناب پر هوسکتا هی کہ صرف اجتناب سے جسکے معنی کسي فعل سے پرهیز کرنا هی یہہ نہیں سمجھا جاتا کہ ایک کام سے پرهیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بهي مراد هی اور علی هذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بهي یهي اعتراض وارد هوسکتا هی مگر آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں هوا کہ وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں هیں جنسے کامونکا کرنا صریح ظاهر هوتا هی جو لطف و لذت هم اُٹهاسکتے هیں اس سے پرهیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چهوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب ہونا ایسي کوششیں ھیں کہ اُنمیں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا ھی اور یہہ کوششیں خلقت کے ہر گروہ میں باستثناء ادنی درجہ کے لوگوں کے ھوتي ھیں بلکہ اُنمیں بھي ھوتي ھیں اگر یہہ بات نہوتي تو خلقت کي حالت کو ہرگز ترقي نہوتي مگر جب خوب چھانا بینا تو منجملہ اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں بڑائي حاصل ھوتي ھی ذریعہ اجتناب کو نہایت موثر پایا اور باب ترقي میں تاثیر اُسکي پہلے پہل تھوڑي ھوتي ھی اور اخر کار اُسکو نہایت وسعت ھوجاتي ھی قوموں میں سے نہایت کم تربیت یافتہ قومیں بلکہ ایک ھي قوم کے مختلف گروھوں میں سے وہ گروہ جو نہایت کم تعلیم یافتہ ھوتے ھیں ھمیشہ نا عاقبت اندیش اور نہایت کم اجتناب کرنیوالے پائے جاتے ھیں *

سرمایہ کا بیان

ہم ابھي بیان کرچکے ھیں کہ سرمایہ وہ دولت کي چیزیں ھیں جو آدمي کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تقسیم و تحصیل میں کام آتي ھیں اور ہر چیز سرمایہ کي اجتناب و محنت اور قدرتي ذریعوں کے اجتماع کا نتیجہ ھوتي ھی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے ھیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایہ خرچ ھوتا ھی

جب کہ کسي آدمي کے پاس کوئي چیز دولت کي موجود ھو اور وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے کہ کچھہ لطف اور مزہ اُٹھے بلکہ بطور سرمایہ کے بایں نظر خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعہ کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹھہ طریقہ ھیں کہ اِرادہ اُسکا اُنمیں پورا ھووے *

اول یہہ کہ وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے کہ جو اثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب ھوتے ھیں وہ بلا واسطہ اُسي شی سے حاصل ھوویں جیسکہ سرنگوں میں بارود اور دخاني کلوں میں کوئیلے خرچ ھوتے ھیں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکھہ چھوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصہ هی اگرچہ وہ ارادتاً اور ضروري نہووے چنانچہ تمام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکہ مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتھ یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکھے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذرنے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بھاؤ تاؤ بدل جانے سے بھاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بھاري فصل هونیکے ساتھہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مہیا رکھے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چھٹے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعہ کے اُس ذریعہ کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدلہ میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آتھویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچہ جو سرمایہ والے کہ آتھوں گانٹھہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آتھوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جملہ اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایہ اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

کہ علم وآلات اور جملہ ضروریات اُسکي اسطرح خرچ هوتي هيں کہ بلاواسطہ کسي اور شے کے اُنکا معاوضہ حاصل نہيں هوتا هاں فرق اتنا هي کہ علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک يا اُسوقت تک خراب نهوگا کہ وہ اپنا پيشہ نچھوڑے اس ليئے کہ پيشہ چھوڑنے پر علم اُس پيشہ کا خراب هوجاتا هے اور آلات اور مکان اور پوشاک اور خوراک غرض کہ جملہ اسباب اُسکے برابر خرچ هوتے اور قايم هوتے چلے جاتے هيں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل هے اور باقي اشياء کا خرچ آهستہ آهستہ هوتا هے اور وهي شخص اپني شراب کا ايک حصہ اُسوقت تک باقي رکهتا هي کہ تهوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي هوجاوے اور تهوڑي شراب اس ليئے موجود رکهتا هے کہ گاهک اُسکے خالي نہ پهريں اور دوکان اُسکي کهوتي نهو يهانتک کہ آخر کار اُسکو بيچ کهونچ برابر کرتاهي اور بعد اُسکے قيمت اُسکي يوں خرچ کرتا هي کہ کسيقدر اُس زميں کا کرايہ ديتا هي جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسيقدر اپنے ملازموں کي تنخواہ ميں ادا کرتا هي اور کسيقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت ميں لگاتا هي اور کسيقدر دوبارہ ميکشي اور نيز اس کے سامانوں کي درستي ميں صرف کرتا هي تاکہ دوکان اُسکي ذخيرہ سے خالي نرهے اور جو کچهہ کہ شراب کي قيمت ميں سے باقي رهتا هي اور باقي رهنے ميں کوئي شک شبهہ نهيں ورنہ حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي هوجاوے تو اُس بقيہ کو فائدہ کهتے هيں اور اُس بقيہ کي يهہ صورت هي کہ منجملہ اُس کے کسيقدر اُن جنسوں کے دوبارہ بهم پهونچانے ميں صرف کرتا هي جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکهيں اور بقاے صحت کے ليئے ضروري و لابدي هيں اور باقي کو کهاتا اوڑاتا هے جو غير بارآور خرچ هے يا اپنے سرمايہ کي ترقي ميں يا کسي اور کا سرمايہ قايم کرنے ميں مثل اپني اولاد کي تعليم و تربيت کے خرچ کرتا هے اور يهہ خرچ بارآور هے *

داير اور قايم سرمايونکا بيان

واضح هو کہ آدم اسمتهہ صاحب نے سرمايہ کو اقسام قايم و داير ميں تقسيم کيا چنانچہ وہ فرماتے هيں کہ صرف دو طريقوں ميں سرمايہ اسطرح خرچ هوسکتا هي کہ اُس سے امدني يا منافع حاصل هووے *

چنانچه پہلا طریقه یہه هی که اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایه صرف کیا جاوے اور پہر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایه که اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا که وہ مالک کے قبضه میں اپني شکل و شمایل پر موجود رهے چنانچه سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں هوتیں که وہ روپئے کے بدله بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں هوتا که وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدله صرف نکرے غرضکه سرمایه اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رهے اور شک نہیں که تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل هوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایه دائر کہتے هیں *

اور دوسرا طریقه یہه هی که وہ سرمایه زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکه ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدني یا منافع بغیر اسبات کے که ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادله میں آویں جاویں حاصل هو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایه نام رکھتے هیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر هوتے هیں اور جو آلات اور کلیں که پیشوں میں کام آتي هیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک که اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانه نه سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانه والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایه اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رهتے هیں مگر بعضوں کے لیئے یہه آلات بہت تھوڑے هوتے هیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے هیں چنانچه درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آله درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاهتے هیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائے درکار هوتے هیں مثلاً لوهے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کي بھٹیاں اور لوهے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب هیں که بہت سے خرچ کرنے پر تیار هوسکتے هیں اور کاشتکاروں کے سرمایه کا وہ حصه جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف هوتا هی قائم سرمایه هی اور جو حصه که هالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ هوتا هی وہ دائر سرمایه هی پس کاشتکار اپنے سرمایه کے ایک جزو کے رکھنے اور دوسرے جزو کے علحدہ کرنے سے فائدہ

اُٹھاتے ھیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ہی کہ انکے دودھ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ھی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ھوتے ھیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ھوتا ھی وہ دایر سرمایہ ھی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ھوتا ھی انتہیٰ مولف کہتا ھی کہ ھمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئی صاف اعتراض وارد ھوا ھاں شاید اسمیں کوئی شک شبہہ ھو کہ قایم اور دایر سرمایوں کی اصطلاح بہت اچھی ھی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسی تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معنی بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ھو گئیں اور جب سے وھی معنے معمول و مروج رھے مگر رکارڈو صاحب نے معمولی استعمالوں کی حفظ و مراعات نکی اور یہی باعث ھوا کہ اُنکی تحریرونکا افادہ کم ھوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کی اصطلاحوں سے ایسے معنی مراد لیئے کہ وہ معمولی معنوں کے بالکل مخالف ھیں اور مل صاحب بھی اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معنی اُنہوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ھے بیان اُسکا مناسب متصور ھوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ھیں کہ معدوم ھونا اُسکا جلد جلد ممکن ھو اور اکثر پیدا ھوتا رھنا اُسکا نہایت ضروری ھووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ھیں جو آھستہ آھستہ خرچ ھووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکی قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ھیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتی اور بڑے پایدار ھوویں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ھی اور برخلاف اُسکے اُس جوتی بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ھی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کی اجرتوں میں دیتا ھی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ھوتی ھیں جو ایسی جنسیں ھیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کی نسبت معدوم ھونیکے بہت زیادہ قابل ھیں انتہیٰ واضح ھو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ھاں

جسطرح کہ اُنھوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي ھے اُسکي نسبت راست اور درست ھے اسلیئے کہ آھستہ آھستہ اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُنسے زیادہ کوئي اصطلاح بیجا اور بیھودہ نھوگي مگر عجب یھہ ھے کہ خود اُنھوں نے اور نیز مل صاحب نے یھہ تصور کیا کہ تقسیم اُنکي آدم اسمتھہ صاحب کي تقسیم سے مطابق ھے مگر ظاھر ھے کہ تقسیم اُنکي بجاي خود نادرست ھے اور تقسیم مذکور کے برعکس ھے اسلیئے کہ درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایہ ھیں کہ اُسکے پاس وہ بہت دنوں تک رھتي ھیں اور وھي بقول رکارڈو صاحب کے جلد معدوم ھونیکے قابل یعني دایر سرمایہ قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یھہ ھے کہ لوھا ڈھالنے والونکي لوھے وغیرہ کي ڈھلي ھوئي چیزیں آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر اور رکارڈو صاحب کے نزدیک قایم سرمایہ ھے *

قایم اور دایر سرمایہ کي جو اور قسمیں آدم اسمتھہ صاحب نے بیان کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فھمي اور سرمایہ کي حقیقت زیادہ تر واضح ھوتي ھی *

وہ فرماتے ھیں کہ قایم سرمایہ میں چار قسم کي چیزیں داخل ھیں *

اول وہ آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے ھیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم ھو جاتي ھے *

دوسرے وہ عمارتیں جو مثل دو کانوں اور ذخیرہ خانوں وغیرہ کے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي ھیں اور حقیقت یھہ ھے کہ یھہ تمام اشیاء مذکورہ بھي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات ھیں اور اُنکو آلات ھي سمجھنا چاھیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وہ کام جو زمینوں کے سکھانے بنانے اور کمانے کھتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے ھیں پس ترقي یافتہ کھیتوں کو بھی ایساھي سمجھا جاوے کہ گویا وہ بھي اوزار ھیں جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني ھو جاتي ھے *

چوتھے وہ مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے ھیں اسلیئے کہ طالبان علم و ھنر کي پرورش میں جب کہ وہ تعلیم پاتے ھیں یا کوئي پیشہ سیکھتے ھیں جو کچھہ خرچ ھوتا ھے وہ ایسا سمجھا جاتا ھے کہ گویا اُنکي ذاتوں میں قایم سرمایہ ھے غرضکہ کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب هے که وہ تجارت کي ایک ایسي کل هے که اسکے ذریعه سے محنت نہایت آسان اور کم هو جاتي هے *

اور اسیطرح دایر سرمایه کے بهي چار رکن هیں *

اول روپیه جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایه کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم هوتے هیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے هیں *

دوسرے وہ گلے گاے بیل بهیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواهوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رهتے هیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ اور تعمیروں کي وہ مادي اشیاء جو پوري نہوئي هوں اور کارخانه والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضه میں باقي هوں *

چوتهے وہ کام جو بنکر تیار تو هو گئے هوں مگر کارخانه والوں اور سوداگروں کے هاتوں میں هوں جیسے که لوهاروں اور سناروں اور ساده کاروں کے کام مرتب هوویں اور اُنکے کارخانوں سے باهر نجاویں غرضکه دایر سرمایه میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں هوتے هیں اور وہ روپیه پیسه جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والون تک پهنچاتا هے داخل هے انتهی *

هاں یهه احتمال باقي هے که ان قسموں میں دو مناسب باتیں چهوٹ گئیں اور بعضي بیفائدہ داخل هیں مگر عموم نظر سے یعني تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظه سے واضح هوتا هی که سرمایه کي قسموں کو عمده بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چهوٹ گئیں اُن میں سے پهلے وہ حیات کي ضروري چیزیں هیں جنکو مزدور اور سرمایه والے دونو اپني پرورش میں صرف کرتے هیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آهسته آهسته ضایع هوتي هیں اور مالک اُنکا کرایه پر اُنکو چلاتا هے *

هم یهه بات نہیں کهه سکتے که آدم اسمتهه صاحب نے اُن ضروري چیزونکو جو مزدور لوگ اپنے پاس آماده رکهتے هیں اقسام سرمایه سے خارج کرنے کي کوئي وجهه بیان کي هے وہ صرف اتنا بیان کرتے هیں که حتی الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا هے اور صرف اُسکي محنت سے اُسکو آمدني هوتي هے غرضکه وہ صاحب ضروریات کو سرمایه نہیں ٹهراتے بلکه محنت کو سرمایه سمجهتے هیں اور جب که

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب سے متفق ہوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ صرف بارآور وہ خرچ ھی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے ھیں اور یھي امر ھے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل ھوسکتي ھے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا ھے اپني مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نہیں کرتا وہ بیت پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا ھے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہیں کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے حاصل کرے انتہی *

یقین کامل ھی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني کل کي بھٹي میں جو کوئیلے جلائے جاتے ھیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ ھوتے ھیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نہایت ضروري ھی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُوٹھاتا ھی اُس صرف ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا ھی بجز اِسبات کے کیا فرق ھی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُٹھاتا ھی اور دخاني کل کو کچھہ مزا نہیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا ھوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري ھوتي اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے ھوتے کہ نہ کھانے سے کمزوري ھوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رھے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نہوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري ولابدي کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا ھی کہ کھانے پینے کي بارآوري ضائع ھوجاوے ھل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ ھوتا ھی مگر وہ اس نظر سے کم نہیں ھو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني محنتوں کا ثمرہ سمجھتے ھیں اور اِس میں کچھہ شک ھی کہ کام کے مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف ھوتي ھی امریکا والے جاگیردار جو اپنے اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے ھیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے ھیں کہ وہ خرچ بارآور ھی *

آدم اِسمتهه صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایه پر چلتي هیں اصطلاح سرمایه سے خارج کرنے کي وجوهات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچه بیان اُنکا یهه هی که لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصه خرچ بالفعل کے واسطے لگا رهتا هی اور نشان اُسکا یهه هي که اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نهیں هوتا اور اِس حصه میں وہ تمام مکان داخل هیں جو رهنے کي نظر سے بنائے جاتے هیں اگر کوئي مکان جو خود کچهه پیدا کرنیکے حیثیت نهیں رکهتا هی کرایه‌دار کو دیا جاوے تو اُس کرایه‌دار کو کرایه اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا هی که وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل هوتي هی چنانچه جهاں کهیں نقلیں اور سوانگ هوتی هیں تو وهاں ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایه دي جاتي هیں اور سوداگر مهینے یا سال بهر کے لیئے اسباب اپنا کرایه پر دیتے هیں مگر جو محاصل که ایسي ایسي چیزوں سے حاصل هوتا هی وہ همیشه کسي اور آمدني سے پیدا هوتا هی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے هیں اور بهت سے ایسے مکان جو بهت اچهي طرح بنائے گئے هوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي هوتي رهے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے هیں اگرچه اُنکے تمام هونیکا زمانه دور و دراز معلوم هوتا هی مگر حقیقت یهه هی که ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي هوویں خرچ بالفعل کے لیئے رکهي جاتي هیں اِنتهی *

اگر آدم اِسمتهه صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایه کو آیندہ خرچ هونیوالي چیزوں پر محصور رکها هوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نهوتا مگر یهه بات دریافت هوچکي که وہ ایسي چیزوں کو جوخرچ بارآور کي صلاحیت نهیں رکهتیں اُسوقت تک سرمایه میں داخل سمجهتے هیں جب تک که اُن لوگوں کے هاتهه میں نه پهونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جگنو جب تک جوهري کي دوکان پر رکها هی سرمایه هی جیسکه آدم اسمتهه صاحب نے اِقرار اُسکا علانیه کیا تو ایک مکان جسکو ابهي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا هو سرمایه سے کیوں خارج هو گیا یهه بات معلوم کرني مشکل هی

که آدم اسمتهه صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا هی فناہ اور استحکام ایسي صفتیں نہیں هیں که اُنسے ایسي شی میں جسکو صحیح سرمایه کہه سکتے هیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایه نہیں کہه سکتے کوئي امتیاز هوسکے چنانچه بہت سي ایسي چیزیں هیں که بطور بارآور خرچ هوتي هیں مگر عمر اُنکي بہت تھوڑي هوتي هے جیسے که گاس جسکي روشني سے گھر میں چاندنا هو جاتا هی اور برخلاف اُسکے ایک امیر خاندان کے جواهرات سرمایه نہیں هوسکتے اگرچه اُنکي پایداري کي کوئي حد معین نہیں هاں یہه امر قریب قیاس هی که ایک مکان ایسا تعمیر کیا جاوے که وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس سے یہه لازم نہیں آتا که وہ سرمایه نه ٹھہرے بلکه حقیقت یہه هی که ان چیزوں کا فاني هونا آدم اسمتهه صاحب کي راے کو توڑتا هی اسلیئے که وہ فاني هونا اُنکو ایسي چیزوں سے مشابهه کرتا هی جنکو آدم اسمتهه صاحب نے سرمایه قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض هوتے هیں وہ آدم اسمتهه صاحب کے نزدیک دایر سرمایه کي تیسري قسم میں داخل هیں اور جب که وہ حوض آهسته آهسته یہاں تک خالي هو جاتے هیں که اُنمیں سے اخیر بوتل بھي پي جاتي هی تو وہ سرمایه تمام هو جاتا هی ایک مکان جو ساز و سامان سے درست هووے اور کرایه پر دیا جاتا هو یا ایسا کتب‌خانه جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي هوویں یا سیر کي گاڑي یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں صرف فرق اتنا هی که ان چیزوں کا خرچ هوتا رهنا شراب کے خرچ سے بہت کم اندازہ کرنے کے قابل هی چنانچه جب کبھي استعمال اُسکا هوتا هی تو کوئي نه کوئي جز اُسکا فاني هو جاتا هی اور کرایه پر لینے والے اُس جز کو ایسي هي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے هیں جیسے که شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے هیں یہه بات راست هی که گاڑي اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ هوویں اور کرایه‌دار اُنکا کرایه دوسري آمدني سے ادا کرے جیسے که یہه امر هر ایسي شے کي قیمت میں پیش آتا هی جسکا خرچ بطور غیر بارآور هوتا هي مگر جب تک که گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں هوتے اُنکی مالکوں کے حق میں وہ ایسا هي سرمایه هی جیسے که آدم اسمتهه صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا ہی کہ همجنس اُنکے پیدا هوویں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے هیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ هیں اور زندگي کي ضروریات بهي اسي قسم میں داخل هیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دهنسي پهنسي رهتے هیں کهانے پینے میں صرف کرتے هیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ هی جنکي بدولت متدار حصول برابر قایم رهتي هی اور دخاني کل کي بهتي کے کوئلے جو کوئیلوں کي کهان کے کهودنے اور لوهے کے آلات جو لوهے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے هي وہ جهاز جو لکڑي ڈنگري اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ هیں کہ اُنکو مکرر بارآور کهہ سکتے هیں اسلیئے کہ وہ اشیاء همجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ هیں مگر همجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نهیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي هیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ هی کہ وہ پیمک بناتي هی مگر اُس پیمک سے کوئي نئي کل نهیں بناسکتے اور ایسے هي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رهتے هیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نهیں هوتا وہ خود بارآور سرمایہ هیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو بولتے هیں کہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر هیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نهیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے هیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي هیں اُنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں اُنکا بهت بڑا حصہ اور اُنکي قیمت کا بهي بهت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا هی *

هم دریافت کرچکے کہ دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد تہوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُس سے بهي تہوڑي هے مگر جسقدر دولت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر هر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑهاتا جاتا هے یہانتک کہ غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے بڑہ جاني ممکن هی اور اکثر اوقات زیادہ هوجاتي هی چنانچہ جب کسي شهر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظہ کیا جاوے تو یہہ امر بخوبي واضح هوگا کہ قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں اُن چیزوں کي قیمت سے بہت زیادہ هوگي جو آیندہ تحصیل دولت کے لیئے تیار کي گئیں * ۔

آدم اسمتهہ صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفهوم سرمایہ سے خارج کیا جنپر هم گفتگو کر رهی هیں مگر همنے جو اُنکو مفهوم سرمایہ میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجهوں سے آدم اسمتهہ کي پیروي کي اول یہہ کہ خارج کرنا اُنکا معمولي زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا هی چنانچہ یہہ کهنا کہ ایک ایسا جوهري جسکي دوکان میں پانچ لاکهہ روپئے کے جواهرات موجود هیں سرمایہ نهیں رکهتا ایک ایسي بات هی کہ اُسکو دوچار سمجهنے والے هي سمجهہ سکتے هیں دوسرے یہہ کہ اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بهي هوتا جسکي ضرورت شدید هی تو بهي سرمایہ کي اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع هیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے هیں جن سے یہہ چیزیں بنائي جاتي هیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتي هیں چنانچہ وہ کهردرا هیرا اور وہ سونا جسمیں وہ جڑا جاتا هی اگر الگ الگ سرمایہ تهریں تو یہہ بات کمال مشکل سے دریافت هوسکتي هے کہ ایسي اصطلاحوں میں جنکي روسے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایہ میں داخل نرهیں کیا فائدہ هاتهہ آتا هی اور کیا آرام ملتا هی علاوہ اسکے کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبهہ نهیں کہ جن دنوں سرمایہ والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکهتا هی تو اُس عرصہ کي مناسبت سے کچهہ نکچهہ اُسکو فایدہ حاصل هوتا هی باقي یہہ بات کہ یہہ فائدہ کیوں هاتهہ

آنا ہی ہم پھر ثابت کرینگے مگر یہہ امر کہ ہاتھہ آنا اُسکا ضرور ہی قبول و تسلیم کے قابل ہی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق ہی کہ جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل ہووے وہ سرمایہ میں داخل ہی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایہ کے استعمال سے حاصل ہوتے ہیں

واضح ہو کہ جو مقدم فائدے اجتناب سے یاسہل طریق پر یوں کہو کہ سرمایہ کے استعمال سے حاصل ہوتے ہیں وہ دوفائدے ہیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جملہ آلات دو قسموں پر منقسم ہوتي ہیں ایک وہ کہ قوت پیدا کرتے ہیں اور دوسرے وہ کہ قوت پہونچاتے ہیں چنانچہ پہلي قسم میں وہ کلیں داخل ہیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي ہیں جیسے وہ کلیں کہ ہوا یا پاني یا بھاپ کي قوت سے چلتي ہیں اور دوسري قسم میں وہ تمام آلات داخل ہیں جنکو اوزار بولتے ہیں جیسے چھري برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پہونچتي ہی یا وقت اُنکا کم صرف ہوتا ہے مگر کاریگروں کے ہاتھوں سے اُنکو زور پہونچتا ہے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرني مناسب ہی جسمیں وہ تمام آلات داخل ہیں جن سے پیدا ہونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نہیں ہوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل ہیں کہ اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نہیں جاتا جیسے وہ زمیں کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج کہ اُس زمیں میں بویا جاوے یہہ دونو ایسے آلات ہیں کہ اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا ہوتا ہی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخہ ایسے اوزار ہیں کہ آرک رائیٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور ہیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اِطلاق ان پر متعارف نہیں علاوہ اُنکے بہت سي چیزیں ہیں کہ اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا هی جیسے دوربین که اُسکو حرکت سے کچهه واسطه نهیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکه هر شی ایسي جس سے ایصال توت اور ایجاد حرکت متصود نهو بلکه برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود هو *

جز آلات که آدمي کام لینے والے کے هلانے جلانے سے هلتے جلتے هیں وه نهایت سیدهے سادهے هوتے هیں اور کچهه پیچیده نهیں هوتے یهانتک که بعضے الات اُنمیں سے نهایت کنده ناتراش لوگوں میں پائے جاتے هیں جیسے که قدرت سے وحشي لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتي هی وه وه حیوانات هوتے هیں جو اُنکے آس پاس رهتے هیں مگر علاوه قدرتي آلات کے قدرت کے انعام کا فائده اُوٹهانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض هتیار ضروري و ابدي هیں *

یهه بات معلوم رهے که هم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کي مشاقي مراد رکهتے هیں جسکے معني ایسے وسیع و فراخ هیں که بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آینده کے فائدوں کو ترجیح دیتے هیں چنانچه تربیت یافته لوگوں میں یهي امر معمول و مروج هی یعني استقبال کو حال پر ترجیح دیتے هیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کي نسبت بهي یهي بات راست آتي هی جنکو حال کي لذت یا آینده کي پیداوار کے لیئے اپني مرضي کے موافق استعمال میں لاسکتے هیں جیسے که کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسی هي هوتے هیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنانے میں یهه بات درست بیٹهتي هی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں میں ممکن نهیں جیسے اوزار اور کلیں که استعمال اُنکا همیشه بارآور هوتا هی ترقي یافته لوگوں میں نهایت عام اوزار پهلے برسوں بلکه پهلي صدیوں کي محنتوں کے ثمرے معلوم هوتے هیں چنانچه بڑهئي کے اوزار نهایت سیدهے سادهے معلوم هوتے هیں مگر اُس سرمایه والے نے جسنے کهان کو پہلے پہل کهودا جس سے بڑهئي کي کیلیں اور برمی حاصل هوئے حال کے مزه کو کسقدر هاتهه سے دیا هوگا یعني آینده کے فائدوں کي توقع پر روپیه صرف کیا هوگا اور اُن لوگوں نے جنهوں نے ایسے ایسے آلے بنائے که اُنکے ذریعه سے کهانیں کهودي گئیں آینده کے فائدوں کي توقع پر کسقدر محنت و مشقت کي هوگي اور حقیقت یهه هے که جب تمام اوزاروں پر غور کي جاتي هے

تو باستثناے انگہتر آلات اکہتر لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے هیں اور اس سے هم یہہ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ منجملہ اُن اکہتر کیلوں کے جو بلاد انگلستان میں هر سال بنائي جاتي هیں کوئي کیل ایسي نہیں جو کسیقدر ایسي محنت کا ثمرہ نہووے کہ وہ ثمرات آیندہ کي تحصیل کے واسطے یا هماري اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجہ نہو جو فراسیسوں کي فتح انگلستان سے پہلے بلکہ اُس عہد سے پیشتر عمل میں نہ آیا هو جب کہ انگلستان میں سات بادشاهتیں قایم تہیں *

یہہ راے کہ کل فائدے اجتناب کے ثمرے هوتے هیں ایسي پوري استعدادوں سے بهي منسوب هے جنکو آدم استہہ صاحب نے ایسا سرمایہ قرار دیا کہ اُن کے موصوفوں کي ذاتوں میں وہ قایم و برقرار هی بہت سي صورتوں میں یہہ استعدادیں ایک عرصہ دراز کي ایسي سعي و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ هوتي هیں کہ موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹہاتے هیں اور وہ ایسي محنتیں اور خرچ هوتے هیں کہ وہ لذت بالفعل کي تحصیل کے لیئے صرف هوسکتے تهی مگر حقیقت میں منافع استقبال کي امید پر اُٹہائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظہ سے یہہ معلوم هوتا هی کہ مربیوں اور نگہبانوں کا بہت سا خرچ یعني لذت بالفعل کا نقصان هوتا هی آٹہہ یا نو برس کي عمر تک لڑکے کي پرورش ایک ایسا بوجہہ هی کہ وہ هرگز تل نہیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نہیں کہہ سکتے مگر جو کچہہ کہ بعد اُس زمانہ کے خرچ هوتا هی وہ تمام دیدہ و دانستہ کیا جاتا هی یہاں تک کہ وہ لڑکا نو دس برس کي عمر میں کشتکاري کے پیشہ سے اوقات اپني بسر کرسکتا هی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسري سے زیادہ کما سکتا هی اور اکیس برس کي عمر میں ایسي مزدوري کرنے لگتا هے کہ اُس سے زیادہ عمدہ بعد اُسکے حاصل نہیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یہہ ظاهر هی کہ ادنی سے ادنی درجہ کا هنر بلا صرف کثیر حاصل نہیں هوسکتا چنانچہ ڈیرهہ سو دو سو روپئے ادنی شاگردي کي فیس میں دیئے جاتے هیں اور وہ فیس کاشتکاروں کي سالانہ اوسط آمدني کي تخمیناً آدهي هوتي هی هنر کے کام کي اُجرت کا بہتسا حصہ اُس اجتناب کا صلہ هوتا هی جو اُس هنرمند کي تعلیم کے صرف کثیر میں سمجہا جاتا هی *

همکو یهه ماننا چاهیئے که یهه تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نهیں که وہ ایسي کامل وحشیانه حالت میں هیں جو اِس علم کي منشاہ سے خارج هی چنانچه وحشي اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وہ وقت صرف نهیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے هیں اگرچه وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے هیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایه سے اجتناب رکهتے هیں اُنکي ترقي کے پهلے درجه میں جب وہ شکار کرنے اور مچهلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پهونچتے هیں که اوقات اُنکي دودهه و دهي سے بسر هونے لگے اجتناب کا استعمال سمجها جاتا هی اور مویشیوں کے دودهه گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آني کے لیئے اُس سے بهت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار هی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بهت زیادہ هي اجتناب نهیں بلکه ایسا اجتناب درکار هوتا هی که اُسکو روز بروز ترقي هوتي رهے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعه هو وہ ملک اپني حالت پر قائم رهتا هی اور جهاں طرح طرح کے کارخانه اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج هوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نهیں رهتا چنانچه وہ سرمایه جس سے پچاس برس پهلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانه داروں میں اول درجه کے گنے جاتے تهے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایه سے جو آج فرانس کو حاصل هی بلکه اُس گران سرمایه سے جو نیدرلینڈز کي بادشاهت میں جو اب قائم نهیں هی موجود تها بهت تهوڑا اور کم کارآمد تها اگر اِنگلستان والوں کا سرمایه اُسي حالت پر رهتا تو یهه لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجه پر پهونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند هو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور انکے حریفوں کے سرمایه روز بروز بڑهتے جاویں تو پهر وهي نتیجه پیدا هو سکتا هی *

واضح هو که اجتناب اور آلات کے استعمال کے باهمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور هوا جو استعمال آلات پر مرتب هوتے هیں مگر یهه مطلب کچهه تو اس وجهه سے مختصر بیان کیا جاویگا که اُسکا مفصل بیان گو کیساهي اختصار سے کیا جاوے

ہماري اس کتاب کے حدوں سے باہر نکل جاویگا اور دوسرے یہہ کہ جہاں کاریگروں اور مصنوعي چیزوں پر بحث کي گئي وہاں اسمضموں کي تحقیق بخوبي ہوئي اور کچھہ اس وجہہ سے کہ ہم بخوبي واقف ہیں کہ ہماري کتاب کے پڑھنے والے یہہ بات اچھي طرح جانتے ہیں کہ انسانوں کي قوتیں آلات کے استعمال سے بہت زیادہ بڑہ جاتي ہیں اگرچہ غالب یہہ ہے کہ کسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات کے تعلق اور نتیجے تفصیل وار نہیں سمجھے اور نہ آیندہ کو کوئي آدمي سمجھے گا تاکہ اُسکے ذریعہ سے زیادت قوت کا اندازہ کرسکے یہاں جو کچھہ ہم بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں وہ صرف اُن آلات کے چند حالات ہیں جو حرکت پیدا کرتے ہیں جسکو علمي اصطلاح میں قوت کہتے ہیں *

زمانہ حال کي پیداوار کو زمانہ قدیم کي پیداوار پر اسلیئے فضل و تفوق ہے کہ آج کل استعمال کلونکا ہوتا ہی چنانچہ ہمکو شبہہ ہے کہ اگر قدیم رومي سلطنت کے تمام باشندوں کے جان و مال کپڑا طیار کرنے پر صرف ہوتي تو ایک پوري نسل سے اتنا کپڑا تیار ہوتا جو صرف ضلع لنک شائر کے تھوڑے لوگ ایک برس میں تیار کرتے ہیں بلکہ یقین کامل ہی کہ جو کپڑا وہاں تیار ہوتا وہ اس کپڑے سے نہایت خراب ہوتا جن متحرک قوتونکا رومي یا یوناني استعمال کرتے تھے وہ صرف چھوٹے قد کے جانور اور پاني اور ہوا تہیں اور ان قوتوں کو بھي بہت کم کام میں لاتے تھے چنانچہ ہوا سے صرف اتنا کام لیتے تھے کہ کشتیوں کو دہشت کے مارے کنارے کنارے لیجاتے تھے اور دریا کا برتاؤ آنے جانیکے واسطے کرتے تھے اور اسپر بھي کمال حسن و خوبي سے نکیا بلکہ جیسا پایا ویسا برتا دریاؤں کو نہروں کے ذریعہ سے نہ ملایا اور گھوڑوں کو صرف بوجھہ اُٹھانے اور گاڑي کھچوانے میں برتا تسپر بھي تسموں سے مدد لینا نسوجھا اور استعمال اس قوي کل کا جسکو ہم † چکي کہتے ہیں بہت کم کیا جسکے ایک چرخہ سے جو ہوا یا پاني یا بھاپ یا کسي حیوان کي قوت سے پھرتا ہے ایک لڑکے کے قبضہ میں ایسي قوت کا استعمال ہوجاتا ہے جو بعض وقتوں مین ہزار کاریگروں کے برابر ہوتي ہے *

---

† چکي اُن تمام کلوں کا نام ٹھرایا گیا جنمیں پہیہ اور چرخیوں وغیرہ سے کام ہوتا ھی

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگي جہاز سے جسمیں ستر بہتر توپیں لگي ہوتي ہیں نہایت عمدگي سے ظاہر ہوتي ہے مگر بات یہہ ہے کہ اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتھہ بہت بڑي ہولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعہ سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوٹي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظہور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگہہ نہوگا جیسے کہ روئي کے بڑے کارخانہ میں ہوتا ہی چنانچہ بہت بڑا کارخانہ روئي کا جو ہمارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانہ ہے جسکو مارزلینڈ صاحب نے سٹاک پورٹ میں درست و مرتب کیا اور اسلیئے کہ اُس کارخانہ کے مشاہدہ سے کلونکي قوت اور نیز اسباب کي حقیقت کہ وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل ہیں کمال وضوح سے واضح ہوتي ہی بیاں اُس کارخانہ کا مختصر مناسب سمجھا جیسے کہ ہمنے اُس کو سنہ ۱۸۲۵ ع میں مشاہدہ کیا *

واضح ہو کہ مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسی اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تھے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کي صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کي خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راستہ کیا کہ بڑے بڑے قطر کے ساتھہ پہیہ اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں راہ ملے کہ وہ اُنکے گھومانیکے لیئے کافي وافي ہووے چنانچہ ان پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تھي اور اُن چرخوں سے وہي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تھي جو عمود کے چرخوں سے چھوٹے چھوٹے دندانہ دار پہیوں کے ذریعہ سے ملے جلے تھے اور ہر ایک افق نما چرخ ایک کارخانہ کے کمرے کي چھت کے نیچے پھرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے کہ دریا کے پاني سے چلتے تھے وہ تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تھے جو چھہ چھہ بلکہ سات سات منزل کي تھیں اور ہر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخوں سے چھوٹے چھوٹے تھوس پہیوں کے وسیلہ سے جنکو ڈھول کہتے ہیں اور وہ ہر کل کے بڑے چرخ سے علاقہ رکھتے تھے اور تسموں کے ذریعہ سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے ہوئے تھے وہ دورے حرکت جاري رہتي تھي اور منجملہ ان کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب في هفته یا في روز یا في هفته کے واسطے ایک کمرے کے تھوڑے بہت صحن کو بطور کرایہ دیتے تھے اور افق‌نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کي اجازت دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپني کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزي سے اُوپر گھومتا ھوتا تھا اور فی‌الفور اپني چھوٹي کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکي کل کے تمام پہیئے اور بیلن اور تکلے کمال تیزي سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام ایسي تیزي اور درستي اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمي کي کوششوں سے بہت زیادہ ھوتي تھي کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقي فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ھی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور وشور سے چلتي تھیں اور بعض کاموں میں ایسي چلتي تھیں کہ تمام اصوات و حرکات انکي معلوم نہوتي تھیں کل اُس روئي کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتي تھي اور اُسکے ریشوں کا جنوبا شمالا سوت طیار کرتي اور اُسکو بل‌دیکر مضبوط دھاگے بناتي تھي اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتي تھي بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بناني منظور تھیں اُسکو اُسنے دبوچا اور اُس اون کا روئي کي نسبت بہت سي زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی‌الحقیقت جب سے دریاے مرسي بہتا ھی جسپر ھزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنھوں نے اُسکے پاني سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکي تمام قوت بیفائدہ گئي جو ایسي اطاعت سے کام دینیکے قابل ھی *

کلوں میں یہہ بات عجیب ھی کہ ترقي بےپایاں کي قابلیت رکھتي ھیں اور جو حالات اُس کمیتي نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۴ع میں کلوں اور کاریگروں کي تحقیق کے لیئے مقرر ھوئي تھي اُنکے ملاحظہ سے دریافت ھوگا کہ کوئي بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ھوئي کہ تمام کلیں ترقي بےپایاں کے قابل ھیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسي ایجادیں بیکار ھوجاتي ھیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ھیں *

ھولڈس ورتھہ صاحب جو مقام گلاسکو کے سوت کاتنے والے اور کل بنانے والے ھیں یہہ فرماتے ھیں کہ گلاسکو کي نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

مینچسٹر کي اچھي اچھي چکیوں کي برابر ھیں جو تیس چار برس پہلے بنائي گئیں تھیں ان صاحب کي کارروائي کي تاریخ سے ھماري راے مذکورہ بالا یعني کلوں کي قوت میں قابلیت تقسیم و ترقي بے پایاں بخوبي ثابت ھوتي ھی *

کمیٹي نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کي تھیں مینچسٹر سے یا کھیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ھاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے ھاتھہ آنے میں اتني دقت پیش آئي اور ھزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ھوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ھاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاري سے وہ کلیں بنائیں جو پہلي چکي کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسري چکي بنائي جسکي کلیں اُسي کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسري چکي بہت بڑي تیار کي مگر اُسکي کلیں خاص اپنے ھاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسري چکي کي کلیں آپ نے اپنے ھاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھي اور علاوہ اسکے یہہ بات بھي تھي کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کي تبدیل پر راضي نہیں ھوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ھوئي تھیں انتھی *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھي جاتي ھی کہ وہ امریکا کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے ھیں چنانچہ وہ جواب دیتے ھیں کہ تیس برس کے قریب پیچھے سمجھتا ھوں مگر امریکا کے کارخانہ روز روز ترقي روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ھیں اور وھاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ھیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزي کلیں انگریزي مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانوںمیں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ھیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلّم ھے

کہ امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے کہ وہ لوگ اسبات کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشاق هو جاوینگے اور واضح هو کہ یہہ تقریر انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے حالات کے مقابلہ سے کیجاتي هے چنانچہ روئي کاتنی کا کام اسکاٹ لینڈ والوں یعني همارے بهائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشہ پیچهے رهے هیں اور کبهي اُنکے برابر نهوسکے اور یقین واثق هی کہ آیندہ کو بهي برابر نهونگی *

ایک قوم کي تاریخ میں ساتهہ برس کا عرصہ بہت تهوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تهوڑے عرصہ کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکاٹ لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا •کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچہ اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ هوگئي اور زمین کا کرایہ تگنے کے قریب قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل هوگئے جو تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ هوا اگرچہ یہہ باتیں گونہ تکلیف سے خالي نہیں اور اُنهیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہہ صورت پیش آئي کہ اناجوں کے قانون بدل گئی چنانچہ پہلے باهر کو غلہ لیجاتے تهے اور محصول ادا کرتے تهے مگر اب باهر لیجانا موقوف کیا بلکہ باهر سے لینابهي کچهہ کچهہ موقوف هوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا کہ اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں هوتي *

جبکہ انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسبات کي وجهہ معقول هاتهہ نہ آوے تو یہہ تسلیم نہیں هوسکتا کہ آیندہ ساتهہ برس کي ترقیاں گذشتہ ساتهہ برس کي ترقیوں کے برابر نهونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے نہایت بعید هیں اس لیئے کہ حالات مذکورہ بالا سے یہہ صاف واضح هوتا هی کہ روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

---

† کچے مصالحوں سے همیشہ ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں طیار هوسکیں جیسے روئي چمڑا لوهے وغیرہ سے کپڑا اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماري یاد کي بات ہی کہ پہلي پہل استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور کاریوں میں اُسکا برتاو حال میں ہي شروع ہوا اور ظن غالب ہے کہ بہت سي ایسي قوتیں قدرت کے کارخانہ میں مخفي پڑي ہیں اور اگر معلوم بھي ہوتي ہیں تو وہ ابتک برتي نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار ہاراور آلات کا حال معلوم ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ کام نہیں دیتے اور مجموعہ کي تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئي مثلاً چھاپہ کا فن اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد ہیں چنانچہ غالب ہی کہ چھاپہ کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا اس لیئے کہ شہر پوم پے میں ایسي ایسي روتیاں پائي گئیں کہ نان بائي کے نام کے شروع کے حروف اونپر اچھي طرح نقش کیئے ہوئے تھے اور کاغذ اتني مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکي معلوم نہیں ہوتي مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کي حالت میں کم قیمت تھے اور جبکہ اُسوقت میں بلبلي چمڑا سي بھاري قیمتي چیز جسپر رومي مصري لکھتے تھے اور پیپرس سي نازک چیز جو مصر کے ایک درخت کي چھال تھي لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھي جاتے تھے تو اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے خرچ کو کافي ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت هي اُس محنت کي جو نقل و نسخ کے لیئے ضروري ہوتي بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکي امداد و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتي کہ منجملہ عیاشي کي قیمتي چیزونکے کتابیں بھي سمجھي جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چندان مفید نہ تھي باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑي ایجاد انسانوں کي تاریخ میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدے دوم یعني تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کي نسبت تقسیم تحصیل اچھي اصطلاح ہے مگر آدم اسمتھہ صاحب کي سند سے تقسیم محنت کي

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھي استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رھے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتھہ صاحب کي مراد معلوم ھوتے ھیں اور معلوم ھونیکي وجھہ یہہ ھے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب نے بحسب اپني عادت کے کہ وہ اصطلاحي معنوں کے بیان پر توجھہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جیسیکہ مناسب تھے بیان نہیں کیئے مگر وہ اپني کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کي اندروني بیروني تجارت سے حاصل ھوتے ھیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے ھیں جو تقسیم محنت پر مرتب ھوتے ھیں۔ اور اس سے یہہ بات صاف واضح ھوتي ھے کہ تقسیم محنت سے اُنکي مراد تقسیم تحصیل ھی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکي مراد ہر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسي کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا ھی یا کچھہ پیدا کرتے ھیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا ھی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل ھوتے ھیں آدم اسمتھہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا ھی پہلے ھرکاریگر کي چستي و چالاکي کي ترقي دوسرے مراعات اُسوقت کي جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ھونے سے ضایع ھوجاتا ھی تیسرے بہت سي کلوں کا ایجاد ھونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتي ھیں اور اُنکي بدولت ایک آدمي بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا ھی *

آدم اسمتھہ صاحب ھي سب سے پہلے مولف ھیں جنھوں نے تقسیم محنت کي بہت سي تاکید فرمائي چنانچہ اُن مثالوں کي قوت اور گوناگوني کے سبب سے جن مثالوں سے اُنہوں نے تقسیم محنت کي تشریح کي ھی اُنکي کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور ھی مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے ھیں تقسیم محنت کے فائدوں کي تعریف بہت مبالغہ سے کي اور کہیں کہیں بیان شافي سے کوتاھي ہوتي اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد ھونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر ھوجاتي ھیں تقسیم محنت کي بدولت ظہور میں آیا نہایت عام ھی یعنی یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ کاریگروں نے ھي اُنکو ایجاد کیا اور حال یہہ ھی کہ منجملہ ھمارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ ور

کاریگر نتھے اور کبھي اُن کاموں میں مصروف نہیں رہے جو کام اُن اوزاروں کي بدولت سہل اور آسان ہوجاتے ھیں چنانچہ یہہ بات بخوبي ثابت ھی کہ ارک رائیٹ صاحب ذات کے نائي تھے اور کپڑا بنی کي کل کو ایک پادري صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر ہم یہہ بات کہیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کي تقسیم ظہور میں آئي یعني بہت سے کاریگر ہوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے ہر آدمي کے پاس اکہتر لوگوں میں ہر قسم کا آلہ ہوتا ھی اور ہر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا ھی اور جب کہ ترقي یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو صرف وھي لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ھیں جو کلوں کي امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ہیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ میں تعلیم یافتہ ھیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ہو جاتے ھیں اور محنت کي تقسیم اُنکا ضروري نتیجہ ھی مگر حقیقت یہہ ھی کہ اوزارونکا استعمال اور محنت کي تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح پر عمل کرتے ھیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ہوسکتے یعني وہ باھم لازم اور ملزوم ھیں چنانچہ ہر بڑي کل کي ایجاد کے بعد محنت کي تقسیم بہت کثرت سے ظاہر ہوتي ھی اور ہر تقسیم محنت کي کثرت کے بعد نئي نئي کلیں ایجاد کیجاتي ھیں *

واضح ہو کہ کاریگروں کي بڑھي ہوئي چالاکي اور اُن کے وقتوں کا ضایع نہونا جو ایسے ضایع ہوتے ھیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہو جاتے ھیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے شایاں اور سزاوار ھیں جتني کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائي اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ھیں اور منجملہ اُن کے کاریگروں کي چالاکي بڑا نتیجہ ھی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاھي کي جو مذکورہ بالا فائدوں سے نہایت عمدہ ھیں *

اُن فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ہوتا ھی کہ جسقدر سعي و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروري درکار ھی اُسیقدر دوڑ دھوپ ویسي ھي سیکڑوں ہزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچہ ڈاک اس فائدہ کے ثبوت کے لیئے مشہور مثال هے اسلیئے کہ جسقدر محنت مقام فالموتهہ سے مقام نیویارک تک صرف ایک چتهي پہونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسيقدر محنت پچاس چتهیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چتهیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یہانتک کہ اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پہونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وہ اپنے اُن تمام خطونکو پہنچانسکے جو ڈاک کے ذریعہ سے ایکدن میں پہونچ سکتے هیں غرضکہ چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چتهیات کے پہونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں کہ اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وہ اُنسے هرگز پیدا نهو سکیں *

اور گورنمنت کي فائدہ رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکهڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهتا هی چنانچہ بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشہ اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال کہ اُس کے پاس هوتا هی منقولہ هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی کہ وہ مال اپنے مالک سے علیحدہ نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناہ ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یہہ مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نهیں هوتا چنانچہ ایک اِبیسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یہہ عرض کیا کہ اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یہاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یہہ سمجهیں کہ یہہ شخص اور کهیں کا رهنیوالا آدمي هی یہاں کا رهنیوالا نهیں اِسلیئے کہ یہاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نهیں هوتي *

مگر جو محنت کہ هر ایسا شخص اُٹهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهتا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکہ گروہ کثیر کي نگهباني کے واسطے قدر کافي سے زیادہ هوتي هے اور ایسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے کہ هر حکومت کا مدار ایسا بیدار مغز آدمي هوا هوگا کہ اُسنے اطاعت کي

عوض میں خلق کي حراست منظور کي ہوگي حاکم اور اُسکے رفیقوں اور ملازموں پر واجب و لازم ہوتا ہی کہ غریبوں کو ظلم و تعدي سے بچاویں اور مکر و فریب سے محفوظ رکھیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي کے جسکا خوف تربیت یافتہ لوگوں کو دامنگیر رہتا ہی یہہ حیرت ہوتي ہی کہ کیسے تھوڑے سے آدمي لاکھوں کي پاسباني کرسکتے ہیں جیسے کہ پندرہ ہزار جنگي اور پندرہ ہزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریٹ برٹن کے ایک کرور ستر لاکھہ باشندوں کي جان و مال کي حفاظت کرتے ہیں اور کوئي تجارت ایسي نہیں کہ جسمیں اُن آدمیوں کي نسبت جو اس بڑے کام میں مصروف و مشغول رہتے ہیں بہت سے لوگ سرگرم نہوں *

مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ محنت کي تقسیم جو حکومت کي اصل و اصول تسلیم کي گئي کچھہ کچھہ برائیوں پر بھي مشتمل ہي چنانچہ جو لوگ حفاظت ملک کي کرتے ہیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض ہوني ضرور ہی اور جو لوگ اپني حفاظت کا بھروسا اوروں پر رکھتے ہیں وہ اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے ہیں اور حفاظت کے ارادہ اور ہمت کو کھودیتے ہیں یعني آرام طلب ہو جاتے ہیں اور ایسي صورتوں میں حکام و رعایا کا لین دین ایسي اصول پر نہیں ہوتا کہ جنکي رو سے اور معمولي معاوضے ہوتے ہیں چنانچہ حکام اپني خدمتوں کا معاوضہ ٹھیک ٹھیک اپني رعایا سے نہیں لیتے بلکہ جو کچھہ کہ جبر و ہیبت سے حاصل ہوسکتا ہی وہ اسطرح پر چھین لیتے ہیں کہ رعایا کے صرف آیندہ پیداوار کي قوتوں کو کچھہ نقصان و مضرت نہیں پہونچتي اور حقیقت یہہ ہی کہ حکام اکثر زیادہ لیتے ہیں اسلیئے کہ اگر ہم دنیا پر نظر ڈالیں تو یہہ امر دریافت ہوگا کہ ایسي حکومتیں تھوڑي سي ہیں جنکے ظلم و تعدي سے رعایا کے اقبال و دولت کو بہت ضرر نہیں پہونچتا چنانچہ جب ہم لوگ افریقہ اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑھتے ہیں جہاں لاکھوں آدمي اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توہمات کے مقابلہ میں خاک سیاہ سمجھتے ہیں تو بري حکومت کي برائیوں کو غایت درجہ کي برائیاں تصور کرتے ہیں جو انسانوں پر عاید ہو سکتي ہیں مگر یہہ برائیاں اُن برائیوں کے مقابلہ میں محض ناچیز ہیں جو عدم حکومت کي صورت میں پیش آتي ہیں چنانچہ مصر اور ایران اور ترکستان کے باشندے یا اُنسے

پھنگو* ڈھومی اور اشنتي کے رہنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے ہیں عدم حکومت کي قباحت لوگوں کو استدر شدید معلوم ہوتي هی که وہ ہر قسم کا ظلم اسلیئے خوشي سے اُٹھاتے ہیں که عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رہیں وہ مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي ہیں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا هی جن جن درجوں میں وہ عمدہ عمدہ حکومتوں کے محکوم ہیں اور وہ تفاوت ایسے بڑے تفاوت ہیں که بعض بعض اوقات هم بھول جاتے ہیں که تمام انسان ایک ہي نسل سے ہیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بہتر پائي جاوے تو یہہ بات لازم آتي هی که نہایت عمدہ حکومت کے فائدے بے نہایت ہونگے نہایت عمدہ حکومتیں جو دنیا میں ہوئیں وہ گریت برٹن اور ان ملکوں کي حکومتیں ہیں جو گریت برٹن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر ابھي تک اُس کمال سے بہت دور پڑي ہیں جسکے وہ قابل معلوم ہوتي ہیں ان حکومتوں میں چھوٹے چھوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے ہیں جو خاص اُنہیں کے لیئے تعلیم پاتے ہیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضہ قدرت سے خارج ہیں اور اس باعث سے یہہ خیال کیا جاتا هی که علم سیاست مدن کي تحصیل و تکمیل جو نہایت وسیع اور دشوار علم هی بڑے پایہ کے لوگونسے قدرتي تعلق رکھتي هی یا وہ علم ایسے وقتوں میں حاصل ہوسکتا هی جو محنت کي دوڑ دھوپ کے بکھیڑوں سے محفوظ ہوویں جہاں کہیں که حاکم ظالم ہوتے ہیں اور تمام کاموںکا مدار اُنپر ہوتا هے تو وہاں بڑي بڑي برائیاں کچھہ تو اُنکي جہل و حماقت سے اور کچھہ اُنکے غیظ و غضب سے پیدا ہوتي ہیں اور جہاں کہیں که لوگوں کو حکومت میں دخل و شرکت ہوتي هی اگر وہاں برائیاں پیدا ہوں تو اُن کا خاص باعث یہہ ہوتا هی که وہ حکومت فضل و ہنر سے عاري ہوتي هی مگر اُمید قوي ہوتي هی که تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک ایسے اصل محکم هی جسپر حکومتونکي بنیاد قایم هی اُن لوگوں کے بہت عمدہ تعلیم کے اہتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے ہیں

---

* پھنگو ڈھومي اور اشنتي یہہ دونوں سلطنتیں افریقہ کے مغربي حصہ میں ہیں اور باشندے وہاں کے نہایت بیرحم اور وحشي ہیں *

هم غريب حاكموں كي جهل و نا تجربهكاري سے بهي ايسے هي معذور رهينگے جيسے كه آج اُنكے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتي هيں *

تقسيم محنت كا دوسرا نتيجه جسكو آدم اِسمتهه صاحب نے تصريح و توضيح سے نهيں بيان كيا وه قوت هي جسكے ذريعه سے هر ايک تجارت كرنيوالي قوم علاوه اپنے ملک كے فائدوں كے دنيا كے اُن حصوں سے جنميں تجارت هوتي هي قدرتي اور كسبي فائدوں كو حاصل كرتي هي كرنل ٹارنز صاحب نے جو اول مولف هيں غير ملک كي تجارتوں كو تقسيم محنت ميں شامل كيا هي چنانچه اُنهوں نے قوموں كي باهمي تجارتوں كو ملكي تقسيم محنت كا خطاب ديا *

معلوم هوتا هي كه خدا كي قدرت نے يهه اِراده كيا كه ايک كو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنيا كے باشندے تجارات و معاملات كے ذريعه سے ايک خاندان والوں كي طرح باهم منوط و مربوط رهيں چنانچه بلحاظ اس بڑے مطلب كے هر ملک و ولايت بلكه هر ضلع اور پرگنه ميں پيداواروں كو طرح طرح سے مختلف كيا اور اسي مطلب كے واسطے مختلف نسلوں كي حاجتوں اور اُنكے حاصل اور پيداواروں كي قوتوں كو جدا جدا كيا اگلے لوگوں كي دولت پر جو زمانه حال كي دولت سبقت ليگئي سارا باعث اُسكا يهه هي كه هم لوگ اگلے لوگوں كي نسبت طرح طرح كي چيزوں كا برتاؤ كرتے هيں چنانچه هر سال اِنگلستان ميں تخميناً تين كروڑ پونڈ چائے بيگانه لوگوں سے ليتے هيں اور مقدار مذكور كے خريدنے اور لانے ميں دو كروڑ پچيس لاكهه روپئے كے قريب خرچ هوتے هيں يعني في پونڈ باره آنے صرف هوتے هيں اور يهه اتنا روپيه هي كه پينتاليس هزار آدميوں كي اُجرت كي برابر هوتا هي جبكه هر آدمي كي مزدوري في سال پانسو روپيه قرار ديئے جاويں اور انگريز لوگ كاشتكاري كے ذريعه اور كوئلے كي كهانوں كے وسيلے سے اور بجاے باره آنه في پونڈ كے بيس روپيه في پونڈ خرچ كرنے سے يعني بجاے پينتاليس هزار آدميونكي اُجرت كے باره لاكهه آدميونكي اُجرت كے لگانے سے عمده سے عمده چائے تيار كر كو چين كے محتاج نرهنے كا فخر حاصل كر سكتے هيں مگو باره لاكهه آدمي اُن آدميوں كے برابر هيں جو بلاد اِنگلستان ميں كهيت كيار كرتے هيں سكي ايک هي تجارت سے گو وه بهي كچهه بڑي تجارت نهيں اتني

پہلے حاصل ہو جاتي هی اور غالب یہہ هی کہ یہہ چائے اُس چائے سے بہتر هوتي هی جو اِنگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل هوسکتي *

چین اور اِنگلستان کي آب و هوا میں اختلاف هونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور هی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اِختلاف هی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج هی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع هوتا هی اور بہت سے توجہہ درکار هوتي هی بلاد چین میں اسقدر اجرت کم هی کہ ایسے ایسے کاموں یعني پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں هوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا هی کہ وہ گوارا نہیں هوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي هیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے هیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا هے جیسے کہ کاشتکار آدمي گھڑدوڑ کے گھوڑوں سے هل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي هی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے هیں کہ کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں هوتے بلکہ وہ اُن جنسونکو اُنکے آخری خریداروں تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے هیں جنمیں اُنکو مطلوب هوتي هیں اور آرام و راحت حاصل هوتي هے جب کہ هم لندن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ لوگ آباد هیں اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان میں صرف هوتا هے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف هوتا هے اور جو کچھہ کہ صرف اُس صوبہ کا هی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں هوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل هوتا هی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم هوتي هی کہ اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي هی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ سے

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ھے کہ خوردہ فروش جو اپنے خریداروں کے دایرہ کا مرکز ہوتا ھے اُنکي حاجات ضروریہ کي اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ھے اور تھوک بیپاري جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ھے اپنے خریداروں یعني خوردہ فروشوں کي مانگ کي اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبي سمجھتا ھی اور اسي انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ھے اور بیپاریوں کے خرید کي اوسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے ھیں کہ حسب لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑي بڑي رسدونکا انتظام کرلیتے ھیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کي آمادگي اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے ہوتے ھیں اُنکے شرح و بیان کي ضرورت• نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسي چروائے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائي سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائدہ ھے اور یہہ وھي فائدے ھیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کي مناسبت سے منافع حاصل کرتے ھیں جسمیں سوداگري کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رھتے ھیں *

اب اسبات کے ثبوت پر بحث کرتے ھیں کہ محنت کي تقسیم اجتناب یعني استعمال سرمایہ پر زیادہ تر منحصر ھے چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے اکھڑ لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھي نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے ھیں اور ہر شخص اپنے لیئے سازو سامان درست کرتا ھی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاري رھنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور ہر شخص اپني دوڑدھوپ سے اپني حاجتوں کے پورا کرنے میں سعي و محنت کرتا ھي چنانچہ جب وہ بھوکا ہوتا ھی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا ھی اور جب کہ کرتا اُسکا پھٹا پورانا ہوجاتا ھی تو کسي جانور کي کھال سے وہ ملبوس بناتا ھی اور جب کہ گھر اُسکا کنڈھر ہونے لگتا ھے تو وہ درختوں اور اُنکے آس پاس کي مٹي سے بحسب اپني تاب طاقت کي مرمت کرتا ھے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبي رواج پا جاتے ھے تو ایک آدمي کي پیداوار اُسکي حاجتوں کے تھوڑے حصہ کے لیئے کافي وافي ہوسکتي ھے اور اُن حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کي محنتوں سے انجام پاتا ھی جنکي پیداوار کو اپني پیداوار یا اپني پیداوار کي

قیمت سے خرید کرتا هی لیکن خرید اُسکي اُسوقت تک ممکن نهیں که پیداوار اُسکي تمام هوکر فروخت نهوجاوے اسلیئے یهه بات ضرور هی که مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسي جگهه جمع هونے چاهیئیں جو اُسکي پرورش کے واسطے کافي هوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات کو اُسوقت تک بهم پهونچاسکیں که کام اُسکا پورا هوکر فروخت هوجاوے چنانچه جولاها اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نهیں هوسکتا که اُسکي مصروفیت سے پیشتر کسي نه کسي جگهه خواه اُسکے قبضه میں یا کسي اور آدمي کے قبضه میں ایسے ذخیرے جمع نهوویں که اُسکي پرورش کے واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافي وافي هوں که اُسکا تانا بانا تمام هوکر فروخت هوجاوے غرض که موجود هونا ایسے ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروري و لابدي هی که وه ایک مدت تک کام میں مصروف رهی انتهی *

گمان غالب هے که امر مذکوره بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے که بهت سے حال ایسے هیں که پیدا هونا اور بکنا اُنمیں برابر هوتا هی محنت کي نهایت عمده تقسیمیں وه هیں که اُنکي روسے چند آدمیوں کو باقي آدمیوں کي حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا هی لیکن خدمات اُنکي جب پوري هوجاتي هیں تب بکتي هیں اور یهي بات اُن سب پیداواروں پر صادق آتي هی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے هیں باقي اور کسي صورت میں ضروري نهیں جیسے که آدم اسمتهه صاحب کے لفظونسے مستفاد هوتا هی که تحصیل کے کسي کام میں آدمي کے مصروف هونے سے پهلے ذخیرونکا جمع هونا چاهیئے تا که خوراک اور اوازمات اُسکو اُسوقت تک بهم پهونچیں که اُسکا کام پورا هوکر فروخت هوجاوے هاں یهه بات مسلم هی که وه اسباب اُسکو بهم پهونچتي رهیں مگر پهلے اس سے که وه کام اپنا شروع کرے جمع هونا اُنکا ضروري نهیں اسلیئے که وه چیزیں اُس زمانه میں پیدا هوسکتي هیں جب که اُسکا کام جاري هے چنانچه ایک تصویر کے شروع هونے اور بکنے میں برس گذر جاتے هیں لیکن مصور کا کام شروع هونے سے پهلے اُسکي معاش اور تمام اوزار و لوازم بابت اُن برسونکی خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں نهیں آتے بلکه اُسکي محنت کے زمانه میں وقتاً فوقتاً پیدا هوتے رهتے

هیں مگر غالب یہہ هی که آدم اسمتهه صاحب کي یہہ مراد نہیں که اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانه میں درکار هووے انصرام اُسکا پہلے اس سے هونا چاهیئے که وه کام شروع هووے جسکو اُس امداد واعانت کي ضرورت هو بلکه مراد اُنکي یہہ هی که جب کام شروع هووے تو ایک ایسا ذخیره یا مخرج موجود رهے جس سے وه مددیں حاصل هوتي رهیں جو اُسکے لیئے درکار هوتي جاویں اور اُس ذخیره میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیه کے موجود رهیں چنانچه مصور کے پاس چوبه کا هونا اور جولاهے کے پاس کوچ وتر اور آور لوازمات کا اتنا کافي هونا ضروري نہیں که کام اُنکا پورا هوجاوے بلکه اتنا ضروري هے که وه کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو اینده درکار هوتي هیں بارآور هونا اُس ذخیره کا کافي وافي هی جسپر وه کاریگر بهروسه رکهتا هی تاکه اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رهے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رهنے کے واسطے سرمایه کا استعمال شرط ضروري هی تو یہہ امر نہایت واضح هی که پیدا کرنیوالوں کے گروهوں کو بذریعه اپنے علیحده علیحده محنت کے ایک کام میں متفق هونیکے واسطے بہت سا سرمایه درکار هوگا اور ایسي صورتوں میں طیار شده جنسوں کي قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں هر شخص کي محنت کي مناسبت سے تقسیم هونے کے واسطے بہت بڑے سرمایه کا مدت تک استعمال میں رهنا ضرور هے یا یہہ کہا جاوے که بہت بڑے اجتناب کي ضرورت پڑتي هی قدرت کي رو سے هر شخص اپني اپني ذاتي محنت کي پیداوار کا مالک هوتا هی مگر جہاں کہیں بہت سي تقسیم محنت هوتي هی تو وهاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نہیں هوسکتا چنانچه هم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعني قیطوں یا فیته کے تهان کي طیاري میں مصروف هوتے هیں تو وه کئي هزار آدمي هونگے بلکه کئي دس هزار هونگي اور جب که تعداد اُنکي کثیر وافر هی تو یہہ بات صاف هی که اگر یہہ لوگ اُسکي طیاري میں حقوق اپنے دریافت بهي کر سکیں توبهي آپ کو مالک نه سمجهینگے اور سب اپنے حق رسي کے واسطے فروخت اُسکي نکرسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي هی جو جنس کي تیاري میں پیشگي سرمایہ سے امداد و اعانت کرتے هیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے هوتا هی اور اس مشکل کے حل هونے کے واسطے یہہ بھي ضرور هی کہ مختلف سرمایہ والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف هوتے هیں الگ الگ گروهوں میں ترتیب دیا جاوے اور هو سرمایہ والے کي یہہ صورت هوني چاهیئے کہ جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے هاتھہ بیچکے کھونچکی تو وہ اپنے خریدار قائم‌مقام سے اپنے سرمایہ اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیتہ کے تھان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ هی کہ وہ بیان کے قابل هی چنانچہ بیان اُسکا یہہ هی فرض کرو کہ جس روئي سے وہ بنایا جاتا هی اُسکو کسي ٹنسسي یا لوئیزیانہ کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگھباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پھولنے پھلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کھیتي پک پکاکر طیار هوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف هوئے اور جب روئي صاف پاک هوکر طیار هوئي تو اُسکو دریاے مس‌سس‌سپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وهاں جاکر روئي نے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ اسقدر کافي تھي کہ اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا هوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تھیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بھجوانے میں مصروف رکھا تھا اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل هوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکھتي تھي جو مزدوروں کے دینے اور روئي کے بیچنے میں صرف هوا یا یوں کہیں کہ جو اجتناب اُسنے اپنے روپیہ کے استعمال سے مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل هوا یا اُس خوشي کا بدلا سمجھا جاوے جو اُسکو جب حاصل هوتي کہ وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگہہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکھتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چھہ مہینے رکھکر لورپول کے سوداگر کے هاتھہ فروخت کیا اگرچہ نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض ہوتا ھی جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچسٹر کے کاتنے والونکے ھاتھہ بیچا اور اس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل ہوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا ھاتھہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف ھوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنھوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنھوں نے کشتي کے پورے ھونے سے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار ھوئي شامل ھیں اور حقیقت یہہ ھی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل ھی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ ھی جب نہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز ھوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُس زمانہ کے بابت وصول ھوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے ھاتھہ اُسکو فروخت کیا *

بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنا جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو ململ‌باف اور فیتہ‌ساز کے ھاتھہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کی تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رھے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنھوں نے پہلے برسوں کي محنت سے کارخانہ اور کلیں بہم پہونچائیں اور تیسرے کاتنے والے یعني اپني ذات کا منافع وصول کیا اور یہہ بیان کرنا کمال دشوار ھی کہ وہ سوت جولاھے کے پاس سے دھوبي کے پاس اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس سے تھوک بیپاري

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشون کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خريدار کے پاس آيا اور علیٰ ھذالقياس اُس سوت کي تھوڑي گردش کا حال فيتہ کي صورت ميں بھي دقت سے خالي نہيں فيتہ‌ساز کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وھاں سے آخر خريدار کے پاس اتا ھی غرضکہ ھر درجہ پر ايک تازہ سرمايہ والا تمام گذشتہ سرمايوں کو ادا کرتا ھی جو پہلے ادا کيئے گئے يہانتک کہ اگر جنس ناتمام ھوتي ھی تو اُسکي تکميل کے درپے ھوتا ھی اور اُن لوگوں کو پيشگي اجرت ديتا ھی جو آيندہ طياري ميں مصروف ھوويں اور جو سرمايہ کہ وہ پيشگي لگاتا ھی اور جسقدر فائدہ کہ اُس عرصہ کي مناسبت سے متصور ھوتا ھی جسميں اُسنے اُس سرمايہ کو ايسے صرف بيہودہ ميں صرف نکيا جس سے کچھہ فائدہ متصور نھوتا يہہ تمام اُسکو دوسرے سرمايہ والے سے حاصل ھو جاتا ھی جو اُس سے خريد کرتا ھی *

يہہ امر واضح ھی کہ ھمنے اس سلسلہ ميں وہ محصول بيان نہيں کيا جو ايک جگہہ سے دوسري جگہہ ليجانے ميں سرکار کو دينا پڑتا ھی اور نيز وہ کرايہ بھي محسوب نکيا جو مختلف مقبوضہ قدرتي ذريعوں کے استعمال کي عوض ميں ادا کيا جاتا ھی جنکي خدمتيں مطلوب ھوتي ھيں کرايہ کا بيان اسليئے چھوڑا گيا کہ اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر ھوتي ھے کہ اُسکي طرف اشارہ کرنے سے مضمون زيادہ پيچيدہ ھو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسليئے نہيں کيا کہ وہ اُن خرچوں ميں داخل ھے جنکا ذکر ھوچکا جو روپيہ کہ بطور محصول حاصل کيا جاتا ھی وہ اُن لوگوں کي اجرت و منفعت ميں صرف ھوتا ھی جو بذات خود يا اورونکے ذريعہ سے نہايت عمدہ عمدہ خدمتوں کا انجام ديتے ھيں يعني لوگوں کو ظلم و فريب سے بچاتے ھيں اور يہہ لوگ کارخانہ‌داروں اور سوداگروں کے ايسے کام آتے ھيں جيسے کہ گھر کا چوکيدار کام آتا ھی جو ذخيرہ خانوں کا محافظ ھوتا ھی يا جيسے کہ لوھار کام آتا ھی جو ذخيرہ خانوں کو لوھے کي چھڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا ھی *

جب سے کہ درياے مسسسپي کے کناروں پر روئي جمع کي گئي ايک پونڈ روئي کي قيمت ميں جو کچھہ بتدريج ترقي اُس زمانہ تک ھوئي جبکہ وہ بازار ميں آنے کے واسطے محصول گھر کے دروازہ پر ليس

کي صورت میں ظاهر هوئي أس ترقي کے حالات دریافت کرنے کا قصد اس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چھوتاسا رسالہ ہے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ ہوا، تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر قیمت کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کہیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشرفیوں سے زیادہ هوتا هی پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علیحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هونیکے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص جانکاهیوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتھي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني ہے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رہے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي ہے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي ہے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي ہے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا ہے اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تحصیل کے مقدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروري ہے کہ بارآور ذریعوں کو جب کہ زمین کي کاشت میں برتا جاوے اور جب کہ اُنہیں ذریعوں کو کچہ مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چیزیں طیار کرنے میں برتا جاوے تو اِن دونوں صورتوں میں اُن ذریعوں کے فعل و تاثیر میں ایک بڑا فرق ہو جاتا ھے غرض کہ کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثیروں کا فرق اور تفاوت بیان کرنا ضروري ھے اور اسي بحث میں منجملہ اُن چار اصلوں مذکورہ بالا کے جنپر ھمارے نزدیک اس علم کي بنیاد ھی چوتھي اصل کو بیان کرتے ھیں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثیروں میں جو فرق و تفاوت پایا جاتا ھے وہ صرف اسبات میں پایا جاتا ھے کہ کاشتکاري کي محنت اوازمات کي ایک معین مقدار سے زیادہ پیدا کرنے کي قوت رکھتي ھے اور کارخانوں کي محنت زیادہ پیداوار کي طاقت نہیں رکھتي ھم معلوم کرچکے ھیں کہ اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسیم سے آدمي کي سعي اور محنت کو اتني اعانت ھوتي ھے کہ سردست اُسکا حساب نہیں ھوسکتا اور بحسب ظاھر وہ اعانت بیحد و حساب بڑھنی کي قابلیت رکھتي ھے اگرچہ کلوں کي خوبي اور ترقي سے ایک آدمي سیکڑوں بلکہ ھزاروں آدمیوں کا کام کرسکتا ھے اور ترقیوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح پر معمولي محنتوں کے ھونے سے زیادہ زیادہ مفید جنسیں طیار ھوسکتي ھیں مگر اُسیقدر محنت بلکہ زیادہ محنت سے بھي جو لوازمات کي معمولي مقدار پر صرف کیجاوے بہ نسبت پہلے کے اُسي قسم کي کامل جنسیں بہت زیادہ طیار نہیں ھوسکتیں اگر وہ محنت جو آج انگلستان میں روئي کے کارخانوں پر صرف کي جاتي ھے دوگني ھو جاوے اور کچے مصالح کي مقدار معمولي طور پر قایم رھے تو طیار جنسوں کي مقداروں میں ترقي محسوس نہوگي اور یہہ ممکن ھی کہ اس پیداوار کي قیمت پہلے کي نسبت زیادہ ھوجاوے اور زیادہ باریک اور بہتر ھو یعني عرض اور طول اُسکا بڑھ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي تبدیلي کے مقدار اُسکي بجز اس صورت کے نہیں بڑھ سکتي کہ وہ تھوڑاسا کچا مصالحہ جو اُسکي طیاري میں ضایع جاتا ھی محفوظ رکھا جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف ھی ھاں ایسي ولایتوں میں ترقیوں کے قابل نہیں ھوتي جو ایسي حدود میں واقع ھیں جنمیں ھمیشہ برف رھتا ھی یا زمین اُنکي کنکریلي یا ریتلي یا پتھریلي ھوتي ھی

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کي پیداوار ایسي محنتوں کے ذریعہ سے جو روز روز عروج و ترقي پاتي هیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم هوتي هی علاوہ ایسي وسیع دلدل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پاني سے بھرے رهتے هیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا هوتے هیں کوئي زمین ایسي سخت بنجر نہیں هوتي مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے پتھر کو جلادینے سے جسپر دلدل قائم هوتي هی جیسے کہ ایرلنڈ میں مشاهدہ کیا جاتا هے اور اُس زمین میں کے پتیري کے ریشوں کو بذریعہ چونہ کے نباتے ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت زرخیز هوجاتي هی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کروڑ سترلاکھہ ایکڑ زمین کے قریب هی اور اُسمیں پچاسي هزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھي کاشت کي حالت میں هی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے هیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئي جاتي هیں اور کوئي پچاس لاکھہ ایکڑ زمیں اوجڑ پڑي هی اور جسقدر آباد هی اس سے پیداوار لیجاتي هی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کي تعداد سے بہت هي تھوڑي مناسبت رکھتي هی جو غیر محدود محنت اور بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل هوني ممکن هی اگر چونہ اور مارل جو چکني متي اور کھریا متي سے مرکب هوتي هے اور علاوہ اُنکے اور کھاں کي چیزوں کي کھاتوں کا استعمال اچھي طرح سے هوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رساني کے عمل سے کسي جگہہ پاني کي کمي بیشي باقي نرکھي جاوے اور جتني زمینیں کہ ویران اور خراب پڑي هیں اُنمیں درخت لگائي جاویں اور احاطہ بندیاں کھچاویں اور جو زمینیں کہ زیر کاشت هیں اُنکي کمائي بجاے هل سے کھودنے کے آدمیوں کي محنت و مشقت سے مکرر سہ کرر بخوبي کیجاوے اور بیجوں اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑ نے اور کھودنے میں بڑي محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں کي خوراک بجاے چرانے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالي جاوے غرض کہ جسقدر محنت ایک امیر آدمي بستي کے آس پاس کے اپنے باغیچوں پر صرف کرتا هی اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کي اراضیات پر جي توڑکر کیجاوے تو تمام ملک کي پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ زيادہ بڑہ سکتي هی روئے کے ایک پونڈ سے طیار هونا ایک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي بڑي محنت یا عمدہ کل سے ممکن نہیں معلوم هوتا مگر ایک بشل بیج سے ایک هي روڈ زمین میں جو ایک ایکڑ سے بہت کم هوتا هے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف کیا جاوے چار بشل بلکہ آٹھہ بشل بلکہ سولہ بشل پیدا هوسکتے هیں *

اگرچہ انگلستان میں زمیں ایسي صلاحیت رکھتي هی کہ مقدار حال کے نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پیدا کرسکے مگر غالب یہہ هے کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور یقین هے کہ کاهی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث یا ایسے قوانیں کے جاري رهنے یا جاري هونے کے سبب سے جو انگریزوں کے کار خانوں کي ترقي کے مخالف هوں کارخانے اُنکے بند نہو جاویں تو پیداوار اُنکي آیندہ صدي میں بمناسبت پہلي صدي کے ترقی کرسکتي هے بلکہ اُس سے بهي زيادہ هوسکتي هے شاید چوگني هوجاوے یا اُس سے بهي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمین میں دوام ترقي پیداوار کا زيادہ محنت کي عوض میں موجود هے گو وہ زيادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس کمي کي مناسبت سے جو ترقي پیداوار کو ترقي محنت سے عموماً هوتي هے گھٹ جاتا هے یعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث سے پیداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي هی اور کارخانوں میں یہہ نقصان هی کہ جسقدر پیداواروں میں ترقي کرنا منظور هو اُسیقدر لوازمات مصالحے زيادہ خرچ هونے چاهیئیں مگر وہ نقصان اُس همیشہ کي زيادہ هونے والي آساني سے پورا هوجاتا هے بلکہ بہت سا مفید هوجاتا هی جس سے مقدار کثیر چیزوں کي طیار کیجاتي هی *

سوبرس گذرے کہ گریٹ‌برٹن میں جو مقدار روئي کي هر سال غیر ملکوں سے آتي تهي بارہ لاکھہ پونڈ کے قریب قریب هوتي تهي اور جسقدر کہ هر برس گریٹ‌برٹن میں روئي کے کام اب طیار هوتے هیں وہ چوبیس کروڑ پونڈ روئي سے زيادہ زيادہ کے هوتے هیں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل چیزیں طیار کي جاتے هیں مقدار میں دوسوگني زيادہ هوگئي مگر یہہ بات ظاهر هی کہ اُنکي طیاري میں جو محنت صرف هوتي هی وہ دوسو گني ابتک نہیں هوئي بلکہ اُسکي تیس گني هونے میں بهي شبہہ

هی گریٹ برٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار
کا کام کرتے هیں سنہ ۱۸۳۱ع کي مردم شماري میں چوبیس لاکھہ ترپن هزار
اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آتھویں حصہ
کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئي کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں
کہیں لیجانے میں مصروف هیں تو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ تھوڑے لوگ
اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت هیں
لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کي کلیں ایسے کام کي نہ تھیں تو
بارہ لاکھہ پونڈ روئي کي سالانہ طیاري میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور
تھي دس هزار خاندانوں کي سالانہ محنت سے کم کي ضرورت نہ پڑي هوگي
بلکہ غالب هی کہ زیادہ کي ضرورت هوئي هوگي غرضکہ اب یہہ
نتیجہ هاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے همکو درکار
هوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار هوتے هیں اور اِس زیادہ مقدار کے
زمین سے حاصل هونے میں بہ نسبت سابق کي محنت کے جو کم مقدار
کے حاصل کرنے میں خرچ هوتي تھي دو سو گني محنت سے زیادہ
خرچ هوتي هوگي مگر باجود اُسکے اُس محنت کي کمي کے باعث سے
جو ایک مقدار معین سے پارچہ کي طیاري کے لیئے ضروري هوتي هی
جنس طیار شدہ کي قیمت همیشہ کم هوتي رهي هی اور وہ ایسي قیمت
هی کہ اُس سے اُس محنت کي مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے
پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروري هوتي ظاهر هوتي هی اور جب کہ سنہ
۱۷۸۶ع میں اُون کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت
سو نمبر کے یارم کپڑے کي جو ایک پشمینہ کي قسم هی اُونیس روپیہ
في پونڈ تھي اور بعد اُسکے جب سنہ ۱۷۹۲ع میں آمدني سالانہ تین کرور
چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب هو گئے تو اُسي یارم کي قیمت في پونڈ
آتھہ روپیہ هوگئي یہاں تک کہ ۱۸۰۶ع میں جب آمدني اُون کي
چھہ کرور هوگئي تو مول اُسکا في پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائي هو گیا
اور جب کہ مقدار اُسکي اور بڑہ گئي جیسیکہ آج کل طیار هوتا هی تو
مول اُسکا ڈیڑہ روپیہ في پونڈ هو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتي
هوئي جسکے پارچہ طیار هوتے هیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھي هوتي
گئیں اور تقسیم محنت بھي زیادہ هوتي گئي اور ان دونوں کے اثر

اُس ترقي کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئي جس سے کچھے لوازم کي تحصیل بقدر ترقي مقدار پارچون کے ضروري و ابدي ظہور میں آئي بہت زیادہ رہے *

واضح ہو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے بخوبي واضح ہوگا کہ کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات حاصل ہوتي ہی کہ پیداوار محنت سے بہت کم ہوتي ہی یعني مثلاً بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے ہیں اگرچہ پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زیادہ ہوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زیادہ پیدا ہونا ایک اتفاقي امر ہی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں *

چنانچہ ہم ایک کھیت ایسا فرض کرتے ہیں کہ اُسمیں ہزار ایکڑ زمین کے ہوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور تین سو ایکڑ بیچ کي راس کے اور باقي کل بنجر ہوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بھیڑیں چرا کریں اور وہ اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے ہوں بعد اُسکے اب یہہ فرض کرو کہ اُس کھیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چھہ سو کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کي بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکھو کہ پیداوار اُسکي پہلے کي نسبت دوچند ہوئي یا نہیں تو صورت اُسکي یہہ ہی کہ بیس آدمي جو زیادہ ہوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے بیس آدمیوں کي محنت سے پہلے زمین پر پیدا ہوا تھا اُس پیداوار سے یہہ پیداوار بنجر زمین کي بلاشبہہ کمتر ہوگي اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین اُس پہلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتادہ تھي اور اگر ان بیس آدمیوں کو اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تھي تو یہہ بات صاف ہی کہ جسقدر پہلے محنت سے پیداوار حاصل ہوئي تھي اس محنت کي پیداوار بلاشبہہ کم ہوگي یعني اگرچہ زمین کي پیداوار زیادہ ہوگي مگر دوچند اسلیئے نہوگي کہ اگر دوچند ہوجاتي تو عمدہ زمینوں کے سوا باقي اور زمینوں کي کاشت کبھي نہوتي *

اسلیئے اگر کاشتکار اُس زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں ہے اسطرح زیادہ محنت صرف کرسکتا کہ جسقدر محنت زیادہ کرتا جاوے اُسکي

مناسبت سے پیداوار بھي زيادہ هوتي جاوے تو يهہ امر صاف هى كه كمتر زمين كے تين سو ايكڑوں پر هرگز كاشت نكرتا اور حقيقت يهہ هى كه اگر حال ايسا هوتا يعني كاشتكاري پر زيادہ محنت صرف كرنےكا معاوضه بقدر محنت هوتا تو كاشتكار ايک ايكڑ بلكه ايک هي روڈ كي كاشت كيا كرتا اور يهہ بھي فرض كيا كہ منجمله بڑهى هوئے محنتيوں كے اُس كاشتكار نے تهوڑے مزدوروں كو كسيقدر بنجر كے چير نے پهاڑ نے ميں مصروف كيا اور تهوڑوں كو اپنے زمين كامل كي كاشت ميں لگايا جو زير كاشت تهي اور جب كه وہ مزدور اسطرح كام پر لگائے گئے تو چار سو يا پانسو اور نهايت ساڑے پانسو كوارٹر اناج كے پهلے كي نسبت زيادہ پيدا هونگے مگر يهہ بات تحقيق هى كه كل پيداوار چهہ سو كوارٹر كي برابر نهوگي جيسے كه پهلے سے پيدا هوتي تهي خلاصه يهہ كه پيداوار بڑهيگي مگر دوچند نهوگي *

واضح هو كه يهہ فرضي كهيت تمام انگلستان كي سلطنت كا ايک چهوٹا سا كينڈا هى چنانچه انگلستان ميں بهت ضلع خراب اور افتادہ هيں اور هر قسم كي زرخيز اراضيات بهي زير كاشت هيں جنميں سے بعض بعض ايسي زمينيں هيں كه في ايكڑ چاليس بشل گيهونكے پيدا كرتي هيں اور بعض بعض ايسي هيں كه في ايكڑ بارہ تيرہ بشل اُن ميں پيدا هوتے هيں اور اُن پر بهي وهي محنتيں صرف كيجاتي هيں جو اچهي زمينوں پر صرف هوتي هيں اب اگر پيداوار كي ترقي منظور هووے تو تدبير اُسكي عموماً يهہ هوسكتي هى كه اُس زمين كو بوئيں جوتيں جو بنجر هونے كے باعث سے بوئي جوتي نگئي تهي يا اُس زمين پر زيادہ محنت كريں جو هميشه سے زير كاشت اپنے تهي مگر هر صورت ميں جو پيداوار زيادہ هوگي وہ اُس محنت سے جو زيادہ كي گئي مناسبت نركهيگي بلكه بلاشبه كم هوگي اور يهہ بات انگلستان كي تمام سلطنت سے ايسي واضح هوتي هى جيسے كه ايک كهيت فرضي كي مثال سے واضح هوئي *

اگرچه يهہ اصل محكم جسكي توضيح اور تشريح ميں هم مصروف هيں كثيرالوقوع هى مگر عام و شايع نهيں اسليئے كه يهہ چند امور اُس سے مستثنى هيں اول يهہ كه كاشتكار يا زميندار كي جهل اور غفلت اور نيز ملكيت كے هرجوں كے سبب سے اكثر اوقات مدت تک اُس اوسط درجه كي محنت بعضي زمينوں پر نهيں هوتي جو ويسي هي اور زمينوں

کي جاتي هی اور جب که ايسي زمين پر زياده محنت کي جاوے تو اسباب کي بخوبي توقع هوسکتي هے که جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوتي هی اُسيقدر يهه محنت بهي جو اس زمين پر کي گئي بارآور بلکه اُس سے زياده بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گيلي زمينوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطه بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئي مگر بڑے منافعوں کي اميد پر زمين کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ايسے اندهے هو جاتے هيں که اس قسم کے کام ايسے وقتوں ميں اُٹهاتے هيں که ابهي وقت اُنکا نهيں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کامونکو ملتوي نهيں رکهتے که اُن کے اختيار کرنے سے پهلے کچهے مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچها موقع هاتهه آوے اور جو کام ملکيت کے هرجوں کے باعث سے ملتوي رهے وه کام اکثر زياده بارآور هوتے چنانچه ايک عام آدمي کے احاطه ميں هل کے نيچے اکثر اوقات ايسي زمين آجاتي هے که پهلے بارآور نهونا اُسکا کچهه کم زرخيز هونے کے سبب سے نتها اور اسي قسم کے اثار اکثر ايسي جائدادوں ميں ظاهر هوتے هيں که وه جائداديں بعد اُس زمانه کے بے قيد هو جاتي هيں جس زمانه ميں ايک عرصه تک حق کاشتکاري کي يهه صورت رهي هو که کاشتکار اپنے پٹوں کي ميعاد يا اُسکے دوباره حاصل کرنے پر بهروسا نرکهه سکا هو غرض که ايسی صورتوں ميں تهوڑي سي محنت زياده کرنے پر بهت سي پيداوار کي توقع هوسکتي هی *

ليکن عام قاعده کا نهايت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هی که ازدياد محنت کے ساتهه ازدياد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچه عمده آلات اور فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زياده تقسيم غرض که فن کاشتکاري کي ترقيان عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهه ساتهه اُسوقت هوتي هيں که ترقي محنت کے ساتهه ترقي سرمايه اور ترقي ابادي بهي هو جاوے اور زمين کے ضعف و ناتواني پر فن کشتکاري کي ترقياں هميشه غالب آتي هيں يعني جو کمي که ضعف و قوت کے باعث سے پيداوار ميں آتي هی اُسکو پورا کرتي هيں بلکه زياده بارآور کرديتي هيں *

گذري هوئي صدي ميں گريت برٹن کي کل پيداوار سالانه دوچند سے بهت زياده هو گئي مگر يهه بات غالب نهيں که سالانه محنت کي تعداد

بھي دوچند هوگي جو اُسپر صرف كي گئي تهي اور يهه نهيں سمجها جاتا كه اُس زمانه ميں گريٹ برٹن كي آبادي دو چند سے زيادہ هوگئي اور مقدم ترقي آبادي كي جو اب تک هوئي هى وہ صرف اُن ضلعوں ميں هوئي هى جنميں بڑے بڑے كارخانے هيں مگر وہ گذشته صدي باوجوہ اپني بد اقباليوں كے انگريزوں كي تاريخ كا كمال اقبالمند زمانه هى اِسليئے كه اسي زمانه ميں لاكهوں ايكڑ زمين كے گهيرے كيئے جو پهلے وقتوں ميں ناكارہ پڑے تهے اور جسقدر فن كشتكاري كه وہ انگريزوں كو آج آتا هى اُسي زمانه ميں مرتب هوا اور اُسي زمانه كي بدولت وہ تمام نهريں اور سڑكيں هوئيں جنكے ذريعه سے آفات انفاقيه روكي تهامي جاتي هيں اور تمام سلطنت ميں زمين كي حيثيت كے موافق محنت هوسكتي هى اور يهه بات ممكن هى اگرچه غالب نهيں كه صدي آينده ميں انگريزوں كي ترقي اسيقدر زيادہ هوگي اگرچه وہ ترقي غير معين هى مگر غير محدود نهيں اور يهه بات ممكن نهيں كه كسي ضلع كي پيداوار اسطرح هميشه بڑهتي رهے جبسيكه علم حساب ميں عدد عمل ضرب سے بڑہ جاتے هيں اگرچه اُسپر غايت سے غايت محنت كيجاوے *

برخلاف اُسكے اگر كارخانه كے مزدوروں ميں جسقدر زيادتي كيجاوے تو اُسكي مناسبت سے هي قوت پيداوار كي زيادتي نهيں هوتي بلكه اُسكي مناسبت سے بهت زيادہ بڑہ جاتي هى مثلاً اگر تين لاكهه خاندان گريٹ برٹن ميں چوبيس كرور پونڈ روئي كے كپڑے طيار كرنے اور ايدهر اودهر ليجانے ميں اب مصروف هيں تو يهه بات ثابت هى كه چهه لاكهه خاندان اڑتاليس كرور پونڈ روئي كے كپڑے بلاشبهه طيار كرسكينگے اور ايدهر اودهر ليجا سكينگے بلكه يقين واثق هى كه وہ لوگ اس سے زيادہ بهي كرسكينگے يعني بهتر كرور پونڈ روئي كا كپڑا طيار كركے ايدهر اودهر ليجا سكينگے اور جس حرج كے لحاظ سے هم يهه پيش گوئي كرسكتے هيں كه وہ حرج انگريزوں كے كارخانوں كي ترقيات آينده كا مانع و مزاحم هووے وہ صرف يهه هى كه لوازمات اور خوراک وغيرہ كے حاصل كرنے ميں غير ملكوں سے روز بروز مشكل بڑهتي جاتي هے اور اگر كچي پيداوار يعني كچے مصالحے چيزيں طيار كرنے كي بڑي قوت كے ساتهه قدم بقدم چل سكيں تو دولت و آبادي كي ترقيوں كي كوئي حد باقي نرهے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماہیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلي دو قسموں کا بیان ہو چکا اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا ہی یعني بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم ہوتي ہی انسان کے جن گروہوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا ہی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادلہ کے ذریعہ سے ہوتي ہی ہاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے ہیں کہ اُنمیں دولت کي تقسیم مبادلہ بدوں ممکن ہو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیہ کا محتاج اور مستحق نہیں علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافتہ سے تعلق رکھتا ہی جسکو انسانوں کي قدرتي حالت کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ اُنکو اُس حالت کي طرف قوانین قدرت سے ترغیب ہوتي ہی اور ہر شخص اُس حالت میں جو کچھہ چیزیں خرچ کرتا ہی یعني استعمال میں لاتا ہی اُنمیں اکثر بلکہ کل کے حاصل ہونیکا بھروسہ اپنے ہمجنسوں پر رکھتا ہی اپني حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعہ سے پورا کرتا ہی جن سے اپنے ہمجنسوں کي حاجتوں کو بھي رفع کرتا ہی *

واضح ہو کہ تحصیل و مبادلہ کے الفاظ کو ہم معمولي رواج کے نسبت نہایت وسیع معنوں میں اِستعمال کرتے ہیں چنانچہ اِس امر کا ذکر اُوپر آچکا کہ مفہوم تحصیل میں ہم زیادہ‌تر تصرف یعنے قبضہ کرنے کو سمجھتے ہیں اور مبادلہ میں محصول سرکار کو داخل کرتے ہیں اسلیئے کہ ہماري راے میں جو کچھہ منتظمان سلطنت پاتے ہیں وہ اُنکو اسبات کے عوض میں دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ یہہ خدمتگذاري کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانہ ملک والوں کے مکر و فریب اور غضب و تعدي سے تھوڑا بہت بحسب اپنے مقدور کے بچاتے ہیں ہاں یہہ ضرور ہی کہ اس قسم کے مبادلہ کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني ہوتا ہي چنانچہ جس سلطنت میں خود جمہور یا اُنکے مختار حکومت نہیں کرتے تو وہاں حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے ہیں اور جہانتک کہ اپني عام

رعایا سے بزور و تعدي لے سکیں وهاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے هیں اور جن ملکوں میں که جمهور آپ یا اُنکے مختار حکم راني کرتے هیں تو کوئي رهنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصه کے پاک صاف نهیں رہ سکتا. گو کوئي شخص حفظ عام کے فائدہ اُٹھانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے که یهه معامله یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع هوتا هی مگر پھر بھي ایک قسم کا مبادله هی اور بهرحال یهه مبادله نهایت مفید هی اِسلیئے که بڑي سے بڑي سلطنت میں بھي رعایا کو کمال ارزاني اور نهایت تکمیل کے ساتھه بمقابله اُس حالت کے حراست نصیب هوتي هی جسمیں هر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام هوتا هی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں هو سکتي هیں چنانچه ایک قسم میں وہ قاعدے داخل هیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق هیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل هیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکھتي هیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کي پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے هیں *

پهلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان هوگا جنکي رو سے مبادلے هوتے هیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور هوگا که قواعد مذکورہ کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائدہ اُٹھاتے هیں یعنے پهلي قسم میں اشیاء مبادله سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادله کرنیوالوں کا مذکور هوگا *

جن متفرقه مسئلوں سے که علم اِنتظام مرکب هی اُنکے باهم دیگر تعلق رکھنے سے مصنفوں کو یهه بڑي دقت پیش آتي هی که جب تک کئي اور مسائل کا حواله ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئله کي بھي بخوبي نهیں هوسکتي اور یهه امر تقسیم دولت سے زیادہ خصوصیت رکھتا هی چنانچه بدون اِسکے که مبادله کے عام قواعد کا حواله ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نهیں که اِنسانوں کے مختلف گروہ اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق هیں اور علی هذالقیاس بدون اسبات کے که همیشه مبادله کرنیوالوں کا حواله ندیا

جاوے یہہ بات متصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ھیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي هی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ھووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ھوتي هی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ھوتے ھیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروھوں میں منقسم ھیں یعنی محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ھیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعنی اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ھوتي هی اور منجملہ اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام هی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ھیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام هی *

واضح ھو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني هی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ھیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ھوا کرتا هی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ھوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ھونے ضروري ھوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومۃ الصدر گروھوں کے ھر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب هی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ھیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاھیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے ھیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاھر ھووے اور ایک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاھیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا ھی مگر ھر گروہ کي کیفیت کے علیحدہ بیانسے معلوم ھوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعني محنتیوں سے متعلق ھیں

جاننا چاھیئے کہ پہلے گروہ کے واسطے یہہ لفظ استعمال میں ھیں یعني محنت کرنا اور محنتي اور اجرت یہہ بات یاد رھے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئي لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاھر ھوتا ھی اور محنتي وہ شخص ھی جو محنت مزدوري کرتا ھی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ ھی مگر یہہ پوچھا جاتا ھی کہ وہ کیا شی ھی جسکے ذریعہ سے محنتي محنت کرتا ھی جواب اُسکا یہہ ھی وہ شی اُس محنتی کے قواے نفساني یا جسماني ھیں واضح ھو کہ اس اصطلاح کے زیادہ ھونے سے پہلے گروہ کي اصطلاحیں پوري ھوجاتي ھیں یعني محنت کرنا تحصیل کي غرض سے قواے جسماني یا نفساني کو عمل میں لانا ھی اور جو شخص ایسا کام کرتا ھی اُسکو محنتي اور محنت کرنیوالا کہتے ھیں اور جو کچھہ اُس محنت کي عوض میں اُس شخص کو ملتا ھی اُسکو اجرت بولتے ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعني سرمایہ والوں سے متعلق ھیں

اس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں ھیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا ھی اور اُس کا معاوضہ ظاھر ھوتا ھی مگر کوئي لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع ھے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسي نسبت رکھتا ھے جیسے

که محنت اجرت کے ساتھہ رکھتي هی هم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامي کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ هونے سے دوسرے گروہ کي اصطلاحیں پوري هو جاتي هیں اور واضح هو که سرمایه دولت کا ایک ایسا جز هی که وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پیدا هوتا هی جو دولت کي تحصیل و تقسیم میں کي جاتي هی اور اصطلاح اجتناب سے یہه غرض هی که سرمایه کے غیر بارآور استعمالوں سے پرهیز کیا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بهي مراد هی جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگہه تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا هے اور جو آدمي که اسطرح پر عمل کرتا هے وہ سرمایه والا کہلاتا هے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعني قدرتي ذریعوں کے مالکوں سے متعلق هیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبي واضح هوتا هے جاننا چاهیئے که اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي هوتا هے چنانچه جب وہ راحت کو چهوڑتا هے تو اجرت اُسکو حاصل هوتي هے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تهام کرتا هی تو منافع اُسکو ملتا هی مگر هر ایک ملک میں بہت سي پیداواریں ایسي بهي هوتي هیں که وہ بلامشقت هاتهہ آتي هیں اور جو لوگ ایسي پیداوار کو پاتے هیں نه محنت کرتے هیں اور نه اجتناب کرتے هیں بلکه صرف وہ اوروں کي پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے هاتهہ اپنا پهیلاتے هیں *

اجتناب اور محنت نے انسانوں کو مشق رهنے کے واسطے موجود هونا قدرتي قوتوں کا ضروري هے جنمیں انساني قوتوں کو داخل نه سمجهنا چاهیئے منجمله اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود هونے اور ان کے برتنے کے طریقوں کے مشہور هونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچه وہ بجاے خود مفید و سود مند هیں مگر اس باعث سے که وہ سب کو کمال آساني سے هاتهہ آجاتي هیں انکي کچهہ قیمت نہیں هوتي اور جو پیداوار که قدرتي قوتوں کے ذریعه سے حاصل هوسکتي هی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل ہوتا ہی وہانتک اُس پیداوار کی قیمت ہوتي ہی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت ہوتي ہی جو اجرت اور منافع کي تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر ہوتي ہی اور اگر جاري رہنا اُس پیداوار کا منظور ہوتا ہی تو اُسیقدر قیمت ملتي رہني چاہیئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي پیدا ہونے کے لیئے قدرتي قوتوں کے موجود رہنے کي ضرورت برابر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي کي مقدار حصول بیحد ہی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رہنے والے کے چھونپڑے میں اُس لکڑي کي قیمت جو اُس چھونپڑے میں لگي ہوئي ہی اُن قدرتي ذریعوں کے سبب سے جنسے وہ پیدا ہوتي ہی نہیں لگائي جاتي کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کہڑا رہتا ہی اُسکي کوئي قیمت نہیں ہوتي بلکہ خریدار اُس لکڑي کا صرف اُس اجتناب و محنت کي وہ قیمت دیتا ہے جو لکڑي کے کاٹنے بنانے میں ضروري ہوتے ہیں *

مگر کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي مدد سے کسي پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتي ہوجانا ممکن ہی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتي ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتي ہوتي اور وہ پیداوار مذکورہ ایسي قیمت پر فروخت ہوتي ہے جو منافع اور اجرت کي تعداد سے کسیقدر زیادہ ہوتي ہے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتي اور سرمایہ والا لیتا ہی باقي جو کچھہ بچتا ہی وہ اُس قدرتي ذریعہ کے مالک کا حق ہوتا ہی اور مالک کو وصول ہونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کي یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث ہی کہ اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم ہوسکتا تہا یعني اُسنے مملوکہ قدرتي ذریعہ کے استعمال کي اجازت دي *

اگر انگریزي بلوط کے درخت کي قیمت میں سے پودہ لگانے والے کي اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنہوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھي کسي نہ کسي قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائي دیا جاتا ہی اور یہہ حق انسان کي کارکردگي کا نہیں بلکہ قدرتي ذریعہ کي قیمت ہی *

منجملہ قدرتي ذریعوں کے زمین اپنے دریاؤں اور بندروں اور کھانوں سمیت ایک بڑا ذریعہ هی اور جن شاذ و نادر حالتوں میں کار آمدنی زمین کي مقدار غیر محدود هوتي هے وہ ایسي حالتیں هوتي هیں جیسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد میں هوتي هی تو هرفرد بشر کو زمین هاتهہ آجاتي هی اور اس باعث سے کہ اُس زمین کے استعمال کے عوض میں کسي کو کچهہ دینا نهیں پڑتا کل پیداوار کا مالک صرف کاشتکار هوتا هی اور تقسیم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمایہ والوں اور محنت کرنیوالوں میں هو جاتي هی جنکے اجتناب و محنت کا نتیجہ هوتي هی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آبادیوں میں بهي اُنکے بسنے پر تهوڑا عرصہ گذرنے میں بعض بعض ایسي ایسي زمینیں پائي جاتي هیں کہ اُنسے خواہ قسم زمین یا اُسکے موقع کي عمدگي سے ایسا محاصل حاصل هوتا هی جو سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زاید هوتا هی اور ایسي زمینوں کو اگر زمیندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمایہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچهہ بچت هووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمایہ والی کو لگتہ پر دے تو بهي وہ بچت اُسکو ملیگي اور زمین مذکور کا کاشتکار ایسي صورت میں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوینگے کہ گویا اُس زمین میں سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچهہ زیادہ نهوا کیونکہ جو کچهہ فاضل رها وہ زمیندار کا حق هی اور اس صورت میں کل پیداوار کے بجاے دو حصوں کے تین حصے هوجاتے هیں یعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زمیندار هي اپنا سرمایہ لگاوے یعني اُس زمین کو آپ بووے تو اُن حصونمیں سے دو حصے یعني لگان اور منافع پاتا هی اور اگر غیر شخص کے سرمایہ سے کاشت هونے دیتا هی تو وہ صرف لگان پاتا هی مگر یهہ بات ضرور هی کہ زمین کا مالک زرلگان پاتا هی خواہ وہ منافع سمیت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک میں خاص خاص ملکیتیں قایم هوجاتے هیں تو گو یهہ امر صحیح هی کہ پیداوار میں سے تهوڑي سي پیداوار کچهہ زیادہ سرمایہ لگانے کے باعث سے بدون ادا کرنے زیادہ زرلگان کے حاصل هوتي هی اور اسي سبب سے اُس پیداوار کو لاخراجي

کہتے ہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھي ایسي واضح ھی کہ کوئي بیگہہ بسوہ جو زیر کاشت ہوتا ھی زرلگان سے خالي نہیں ہوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش ہوتا ھے مگر مقدار اراضي کي محدودیت اور قوت پیداوار کي موجودگي کے باعث سے زرلگان کا ہونا ضروري و لابدي ھی *

اگرچہ یہہ بات ظاہر ھی کہ اراضي بڑا قدرتي ذریعہ ھی مگر صرف یہي قدرتي ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھي قدرتي ذریعے موجود ہیں چنانچہ قدرتي افعال کے علم ھي سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفي رہتا ھی یا قانوں کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا ھے ایسا محاصل ملتا ھی جیسے کہ زمین کا لگان ہوتا ھی ایک گنوار نائي کو یہہ ترکیب سوجھي تھي کہ وہ بیلنوں کي کل کے ذریعہ سے روئي کا سوت کاتتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے اسقدر دولت ہاتھہ آئي کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھي نصیب نہوئي تھي اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت ہاتھہ آجاني ممکن تھي اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اوروںکے ہاتھوں سے الگ تھاگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسي شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا ھی تو وہ شخص اُس مالک کي مانند ہوتا ھے جو اپني زمین پر خود کاشت کرتا ھے اور اُس شے کي پیداوار سے بعد اداے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقي رہتا ھے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں ہوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ ہوتا ھی جو انسان کي پیدا کي ہوئي نہیں ھی بلکہ وہ قدرتي پیدایش ھی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل ہوتا ھی جیسے کہ مالک اراضي کو زر لگان اُسکا ملتا ھی یہانتک

---

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کي ترکیب ھی جو چیچک کا علاج ھی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھي زر لگان اکثر کہتے ھیں چنانچہ جب کسي نئي ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کي ‡ سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ھوتي ھی تو جو روپیہ اُس استاد سند یافتہ کو کسي کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ھی اُسکو بھي انگلستان کے تجار اپني اصطلاح میں زرلگان کہتے ھیں اور علیٰ ھذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسي حالت اور توسل سے تعلق رکھتي ھیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسماني اور نفساني قدرتي ذریعوں میں شمار کرنے چاھیئیں اور جو کچھہ کہ بعد اداے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیوں سے حاصل ھوتا ھے اُسکي تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ھوتا زمیندار اور اُن خوبیوں کے مالک میں صرف اتنا فرق ھے کہ مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکہ نہیں دے سکتا ھے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رھنے دیگا اور اسي لیئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رھیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھي حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھي جاوے یعني پیدا وار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کي جاویں تو یہہ ترتیب اچھي معلوم ھوتي ھی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعني محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاھر ھی کہ لگان کي اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ھونا چاھیئے جو بلا تردد حاصل ھوتا ھے یعني وہ سب اسمیں شامل ھی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبي کي بدولت ھاتھہ آوے اور حاصل ھونے والیکو کچھہ کوشش نکرني پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دي گئي اگرچہ وہ کسي اعتراض کي مورد نہیں ھوسکتي مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دیني نہایت دشوار ھی اسلیئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسي قسم کي گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

‡ کسي موجد کو جو سند ملتي ھی وہ اس مضمون کي ھوتي ھي کہ اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئي اُسکي ایجاد کي ھوئي ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع کے ھندوستان بھي جاري ھی

معین اور محدود هیں پس اُنکو ایک ایسی انوکھی اصطلاح تھہرانا کہ زمین کے مفہوم میں تمام قدرتي ذریعے جو خاص خاص ملک هونیکے قابل هوں اور زمیندار کے معنوں میں وہ هر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک هو داخل کیا جاوے محض بیجا هی اور اسي وجہہ سے یہہ ضرورت پیش آئي کہ بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتي ذریعے اور قدرتي ذریعوں کے مالک کي اصطلاحیں قرار دي جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور ایک اُس حصہ پیداوار کے لیئے جو وہ مالک پاتا هی قایم هو جاوینگے جیسیکہ پہلے گروہ میں قواے جسماني اور نفساني اور محنتي اور اُجرت کي اصطلاحیں مقرر کي گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والے اور منافع کي اصطلاحیں هیں مگر اب بهي احتیاج ایک اصطلاح کي باقي رهي جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابلہ میں واقع هووے یعني جس لفظ سے کہ وہ عمل سمجھا جاوے جسکے ذریعہ سے قدرتي ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا هی اور کوئي تکلیف اور خرچ اُسمیں اُٹھانا نہیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا هی کہ وہ شخص اپنے مملوکہ ذریعہ کو بیکار و معطل رهنے ندے اسلیئے یہہ بات ضرور نہیں کہ اُس عمل کے لیئے کوئي خاص نام مقرر کیا جاوے! جب کوئي شخص اپنے قبض و تصرف میں کوئي ملکیت رکھتا هی تو یہہ فرض کیا جاتا هی کہ وہ شخص اُس ملکیت کو بیکار نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اُسکو خود استعمال کرتا هی یا کسي کرایہدار کو دیتا هی اور یہہ معمول و مروج هی کہ لگان کا پانا لفظ مالکیت سے مفہوم هوتا هی اور جب کہ لفظ قبضہ کے معنے قدرتي ذریعوں کے مالک کي نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں کہ اُس سے اُس ذریعہ کے فائدہ کا وصول هونا یعنے زر لگان کا حاصل هونا سمجھا جاوے تو کچھہ قباحت لازم نہیں آتي هاں اکثر اوقات ایسا هوتا هی کہ آدمي کي استعداد ذاتي کاهلي کے باعث سے محض بیکار پڑي رهتي هی لیکن ایسي صورت میں علم اِنتظام مدن کي رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضہ سے خارج سمجھني چاهیئے اور حقیقت بهي یہي هی کہ جب لیاقت کا اِستعمال نہ کیا جاوے تو وہ لیاقت مفید نہیں هوتي *

اِگرچہ کل پیداوار کي تقسیم تین حصوں پر منحصر هوتي هی یعني

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا هی اور دوسرا وہ جسکو محنتي پاتا هی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتي ذریعوں کا وصول کرتا هی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک هوتے هیں مگر یهہ اِتفاق بهت کم هوتا هی کہ کسي ایک کام یا شی کي پیداوار کي تقسیم اقسام مذکورہ پر حقیقت میں واقع هووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم هوتي هی کہ مختلف گروهوں کے پیدا کرنے والے باهم شریک و سهیم هو جاتے هیں اور اُسپر اتفاق کرتے هیں کہ مشترک کوششوں کي پیداوار فروخت هوکر زر ثمن اُسکا باهم تقسیم هوگا اور یهہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع هوتي هی کہ کام کي درستي محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر منحصور هوتي هی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کي نگراني نهیں کر سکتے اور یهہ حال مچهلي کے اُس شکار کا هی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع هوتا هی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بهت کم ملتي هی جو پهلے سے مشخص هو جاتي هی بلکہ جب دریا کا سفر پورا هوتا هی تو ویل وغیرہ مچهلیوں کي چربي فروخت هوکر زر ثمن اُسکا جهازي لوگوں اور مالکوں میں تقسیم هو جاتا هی اور یهي کام اُن لوگوں میں هوتا هی جو دشمنوں کے جهازوں کو اپنے ذاتي خرچ سے جهاز بناکر اپنے گورنمنٹ کي استعانت کے واسطے لوٹتے هیں اور باقي اور دریائي کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے هیں ایساهي هوتا هی اور وہ طریقہ بهي اِسي طریقہ کے لگ بهگ هی جسمیں اراضیات کو بٹائي پر دیا جاتا هی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج هی اور یهہ امر ممکن هی کہ اِنسانوں کے بعض بعض گروهوں میں یهہ دستور همیشہ جاري رهے اور حقیقت اُسکي یهہ هی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا هے اور آدهي پیداوار اُس سے بانٹ لیتا هے اور نصف باقي کاشتکار کي محنت اُسکے مزدوروں کي مزدوري میں محسوب هوتي هے مگر یهہ ایسي مستثنی باتیں هیں جو خاص خاص ضرورتوں کي وجهہ سے کرني پڑتي هیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جهالت کے باعث سے هوتي هیں اور معمول اور مروج یهہ هے کہ ایک شخص کي نسبت یهہ تصور کیا جاتا هی کہ وہ

† یهہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع هی اور ویل مچهلي اُسکے قریب ملتي هی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق ھی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا مول دیتا ھی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق ھی وھي سرمایہ والا ھی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کي وجہہ سے دیتا ھی وہ محنتیوں کي خدمتوں اور قدرتي ذریعہ کے استعمال کا مول ھوتا ھی *

اکثر اوقات ایسا واقع ھوتا ھی کہ جب پہلے پہل قدرتي ذریعہ بڑھتا جاتا ھی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا ھے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بہت عرصہ گذر جاتا ھے چنانچہ انگلستان میں ایسا اتفاق بہت کم ھوتا ھے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کہیتي نکلتے اور مویشي کي طیاري کو اس سے زیادہ دن لگتے ھیں اور گہوڑے کے طیار ھونے پر اُس سے بھي زیادہ عرصہ گذر جاتا ھی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت ھونے تک ساٹھہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا ھی پس یہہ امر ظاھر ھی کہ زمیندار اور محنتي زرمعاوضہ کا انتظار اتني مدت نہیں کرسکتا اور حقیقت یہہ ھی کہ ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابي ھی یعني زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئي کہ بعد ایک مدت کے فائدہ ھاتھہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا ھوتا ھی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا ھی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل ھوتا ھے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پہلے سرمایہ والے کي امداد و اعانتونکا مول پیشگي ادا کرتا ھی یعني زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسماني اور نفساني کا کرایہ دوسرے کو دیتا ھی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق ھوتا ھي بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي کي مقدار سے رکھتي ھي اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگي دیا جاتا ھی سرمایہ والوں کے کام کي درستي ھوتي ھی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم ھوتي ھے تو سرمایہ والا نقصان اوٹھاتا ھے اور اگر دونوں برابر ھوویں تو بھي اُسکو نقصان پہونچتا ھے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پہونچا یعني اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نہیں ھوتي کہ حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت ھوني چاھیئے جسمیں وہ زرپیشگي لگا رھا تو بھي سرمایہ والے کو ضرر پہونچتا ھی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت ھوتي ھے

جو سرمایه والے کے حق میں لاگت سے کم هوتي هی پس سرمایه کا لگانا ایک امر موهوم کي توقع پر هوتا هی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کي معین مقدار کا خریدنا هوتا هی جس سے معاوضه کا حاصل هوتا ممکن بهي هی اور غیر ممکن بهي هی *

پس یهه عام کلام علم انتظام مدن والونکا که زمیندار اور سرمایه والا اور محنتي لوگ پیداوار کے باهم تقسیم کرنے والےهوتے هیں قابل سماعت نهیں اس لیئے که اکثر صورتوں میں پهلے پهل تمام پیداوار سرمایه والے کي هوتي هے اور وہ اُسکو پهلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پهر اجتناب اختیار کرکےیا کسي دوسرےسرمایه والے کے اجتناب کي قیمت ادا کرکے خریدتا هے اور جبکه پیداوار کو سرمایه والا پاتا هی تو کچهه جزو اُسکا اپنے صرف میں لاتا هی اور باقي بیچ ڈالتا هی یهانتک که اگر وہ چاهے تو کل زر قیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اُس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایه میں بایں نظر صرف نکرے که اُسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رهی یا پهر شروع کرے تو وہ سرمایه والا نرهیگا اور ایسا اتفاق اکثر هوتا هی که جب تک وہ شخص اُسیقدر زمین اور محنت کے کرایه پر لینے میں جسقدر که اُسنے پهلے لي تهی کافي سرمایه نه لگاوے تو پورا منصب اُسکا سرمایه والوں کے طریقوں پر قایم نهیں رهتا اور اگر وہ چاهی که دنیا میں بڑا آدمي کهلائے تو اُسکو عموماً یهه مناسب هی که بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر وہ روپیه صرف کرتا هی اُسکو ایک هي مقدار پر قایم نرکهے بلکه اُسکو بڑهاتا جاوے جیسے که ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس هزار روپیه کے کرایه پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي بابت بیس هزار روپیه دیئےاور اور سرمایه والونسے کشاورزي کے اسباب خرید نے میں دس هزارروپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چوالیس هزار روپئے کوفروخت کیا تو اُسکو اختیار حاصل هے که کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار هزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایه اور محنت کرنیوالوں کي اجرت اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوهزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں صرف کرے اور چالیس هزار روپیوں کي جگهه

بیالیس هزار روپیه زمین کے کرایه اور زیاده محنتیوں کي اجرت اور زیاده اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایه و منافع کي بیشي حاصل کرے غرض که جس طور سے چاهی وه اُس چوالیس هزار روپیه کو خرچ کرے مگر اُسکو یهه امر ضروري هی که مالکان اراضي جنمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے هیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایه والوں کو وه روپیه دیوے *

اصطلاحات مذکوره بالا پر یهه اعتراض کیا گیا که وه اصطلاحیں ناکامل هیں اسلیئے که لگان اور منافع اور اجرت سے وه جزو پیداوار سالانه کے مفهوم هوتی هیں جنکو پیدا کرنے والے اپني حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے هیں اور وه ایک قوم کي امدني هوتي هی اور علاوه اسکے پیداوار مذکوره کا ایک بڑا جز سرمایه کے طور پر نه امدني کے طور پر ایسا چاهیئے که اُسکے استعمال سے یهه غرض نهو که زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایه والوں کي حاجتیں پوري هوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مهیا کیئے جاویں بلکه صرف اتني غرض هووے که پیداوار کے وسیله قایم رهیں چنانچه منجمله کل آمدني اُس سرمایه والے کے جسکي امدني چوالیس هزار روپیه فرض کیئے گئے یهه متصور هوسکتا هی که دوهزار روپیه کا غله قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوهزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یهه اعتراض وارد هوسکتا هی که بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نهیں *

جواب اس اعتراض کا یهه هی که مویشیوں کی خوراک اور بیج اجتناب اور اراضي اور محنت کا نتیجه هی اور اسي نظر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا هوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی گئی اور اس بات سے که اُنکو حظوظ بالفعل میں خرچ نهیں کیا گیا پیداوار آینده میں صرف هوئے اُنکي خاصیت نهیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا هوئے تو وه امدني میں شامل تهی اور اُنکا سرمایه هوجانا ایک ایسي بات هی که وه بعد کو واقع هوئي کوئي شخص اس کلام پر اعتراض نهیں کرسکتا که فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یهه سمجها جاوے که مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر هوتي هی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفساني میں صرف ہوا کرتي هی تو یہہ عام کلام کہ وہ آدمي اپني آمدني سے کم خرچ کرتا هی غلط هوجاتا هی *

شاید امر مرقومہ بالا سرمایہ کے حال قدیم کي چھان بین سے واضح هوگا پہلے زمانہ میں پیداوار کے وسیلہ ایک محنت اور باقي وہ بار آور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مہیا هوتے هیں اور زمین کے پہلے رهنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل هوتي تهي مگر بعد اُسکے جب وحشي آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا کہ اُنسے اور جانور پیدا هوویں اور تهوڑے تهوڑے دانے غلہ کے بیج کي نظر سے رکھہ چهوڑے تو اُنہون نے سرمایہ کي بنیاد ڈالي اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار هوئي اُسمیں کچهہ لگان اور کچهہ اجرت اور کچهہ سرمایہ شامل تهی اگرچہ انہون نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نہیں کیا تب بهي اُس پیداوار کي وهي حالت رهي *

هاں یہہ بات تسلیم کرني چاهیئے کہ منجملہ پیداوار سالانہ کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایہ کے قایم رکهنے میں صرف هوتا هی اور اس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف هی اور حقیقت میں کوئي خاص نام بهي اُسکا نہیں هی مگر همکو یہہ نہایت عمدہ ترتیب معلوم هوتي هی کہ اُس جزو کے استعمال آیندہ سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانہ یا منافع میں تصور کریں *

مبادلہ کا بیان

واضح هو کہ مراتب مذکورہ بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کي مذکور هو چکي جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کي تقسیم هوتي هی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے یہہ انتظام ظہور میں اتا هی کہ مبادلہ میں ایک پیداوار کي کس مقدار کے بدلہ میں دوسري پیداوار کي کتني مقدار حاصل هوتي هے اس معاملہ کا اُس موقع پر کچهہ کچهہ لحاظ کیا گیا جہاں مالیت کي بحث هونے کي هی مگر اس لیئے کہ جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توضیح اچهي طرح نهوئي تهي تو مسائل مفصله ذيل کے علاوه کوئي تحرير اُسوقت نهوسکي *

پہلے يهه که وهي چيزيں مبادله کے قابل هيں جو انتقال کي صلاحيت رکهتي هيں اور مقدار حصول اُن کي محدود هی اور راحتوں کے پونچانے اور تکليفوں کے روکنے کي قابليت يا واسطه يا بلا واسطه رکهتي هيں اور اس قابليت کو افاده کہتے هيں دوسرے يهه که اُن دو چيزوں کي باهمي قيمتيں جنسے يهه غرض هوتي هی که منجمله اُن کے ايک چيز کي کسقدر مقدار کا مبادله دوسري چيز کي کسقدر مقدار سے هوسکتا هی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر هيں ايک وه جنکے ذريعه سے ايک چيز کا افاده اور مقدار حصول کي محدوديت ظهور ميں آتي هی اور دوسرے وه جنکے وسيله سے دوسري چيز کا افاده اور مقدار حصول کي محدوديت قايم هوتي هی چنانچه جن سببوں سے کسي جنس يا خدمت کي مقدار حصول کي محدوديت اور افاده ظهور ميں آتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس يا خدمت کي ماليت کے اسباب اصلي رکها هی اور اسي نام سے پکارے جاتے هيں اور جن سببوں سے اُن جنسوں يا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدوديت اور افاده ظاهر هوتا هی جنسے جنس يا خدمت مذکوره بالا کا مبادله هوسکتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس يا خدمت کي ماليت کے اسباب خارجي رکها هی تيسرے يهه که ماليت قائم هونے کے واسطے مقدار حصول کي محدوديت جسکو عام محاوره ميں قلت اضافي هيں اگرچه بالکل کافي وافي نهيں هوتي مگر تقرر ماليت کے ليئے ايک جزو اعظم سمجهي جاتي هی اور اُسيپر افاده کا جسکو مانگ بهي کهسکتے هيں حصر هوتا هی جب که ماليت کي بحث هوئي تهي تو مقدار حصول کے ذريعوں کا مذکور نهيں هوا تها مگر اب يهه بيان کرکے که اجتناب اور محنت اور قدرتي ذريعے تين وسيله پيداوار کے هيں توضيح اسبات کي کيجاتي هی که کس کس مانع سے پيداوار کي مقدار حصول محدود هوتي هی اور کس کس طريق سے تاثير اُن موانع کي اشياء مبادله کي باهمي ماليتوں پر هوتي هی *

قیمت کا بیان

واضح ہو کہ اگلي بحث میں لفظ عام مالیت کي جگہہ لفظ قیمت کا عموماً اِستعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معني روپیہ کي صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح ہو کہ کسي شی کي مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کي مراد ہوتي ہی جو شی مذکور کي ایک مقدار مفروض کے معاوضہ میں حاصل ہوسکتي ہی دریافت نہیں ہو سکتي مگر خاص مالیت اُس شی کي دوسري شی کي صورت میں مبادلہ کے ذریعہ سے تحقیق ہو سکتي ہی اور ہر مبادلہ کرنیوالے کو یہہ خواهش رہتي ہی کہ تھوڑا دیوے اور بہت سا لیوے تو حتی‌الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرني پڑتي ہی کہ تمام اشیاء مبادلہ کي مالیت کے کون کون سے اصلي سبب ہیں مگر یہہ کام بڑا دشوار ہی چنانچہ ایسے مبادلہ کا رواج گھٹانے کے واسطے جس میں ہر شی کے اصلي سبب تحقیق کرنے پڑین بڑي بڑي تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ ہاتھہ آئي کہ اب ایک مبادلہ یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسي قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونہ قرار پاتا ہی اور اُسي تدبیر کے پھیلانے سے ہر قسم کے مبادلوں کے واسطے وهي نمونہ قائم ہو سکتا ہی چنانچہ اگر تجربہ کي رو سے یہہ امر دریافت ہو کہ جب مختلف دو چیزوں کي مفروض مقداریں تیسري چیز کي مقدار مفروض سے مبادلہ ہوتي ہیں تو اُن دو چیزوں کي مالیت کي مناسبت حاصل ہو جاتي ہی یعنے اُنکي مالیت کي مقدار تیسري شی کے حساب کرنے سے دریافت ہوجاتي ہی یہاں تک کہ اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کي کئي چیزیں جنمیں ہر چیز ایکسي صفتیں رکھتي ہو منتخب کي جاویں جنکے ذریعہ سے ہر طرح کا مبادلہ عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاهر ہی کہ انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور ہیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ ہی کہ سب لوگ اصلي سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والي ہوتي ہی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے ہیں اور مبادلہ کي دقت و دشواري آدهي رہجاتي ہی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ اگر دو چیزون میں مبادلہ کرنا منظور ہو تو تیسري چیز کي ایک مقدار مفروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کي وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتي ہے اور دونوں چیزوں کي مالیت کي مناسبت معلوم ہوجاتي هي اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ ٹہرائي گئي خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ایبسنیا میں مروج ہے یا وہ کوڑي ہو جیسے کہ ملک گني کے کناروں پر جو اِفریقہ کي جانب غرب میں واقع هي معمول ہے یا قیمتي دھاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج هی وهي چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتي ہی اور جبکہ اُس شے کا عملدرآمد قایم ہو جاتا ہے تو روپیہ کي صورت کي مالیت هي یعني قیمت ایسي مالیت ہوتي ہے جس سے سب واقف ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ سونا چاندي جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کی صورت میں استعمال کرتي ہیں نہایت کمیاب اور پایدار ہیں اُنکے اصلي اسباب کي جہت سے اُنکي مالیت میں تبدیل نہیں ہوتي نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجھا جاتا ہے کہ اگلي بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کي مالیت جہانتک اصلي سببوں پر منحصور هي غیر مبدل تصور کي جاوے *

اس امر کي توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتي ہے اُنکي تاثیر قیمت پر کیا ہوتي ہے یہہ بات مناسب متصور ہوئي کہ تحریر اس مسئلہ کي جو صاف بدیہي هی اور اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت هی یعني جہاں کہیں صرف ایسے قدرتي ذریعے جنکي مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتي کہ وہ ہر شخص کے ہاتھہ آجاتے ہیں برتے جاتے ہیں تو اُس جگہہ ضرور ہے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کي وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا هی اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسي حالت میں حاصل ہوئي ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپني کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئي آدمي ایک شي کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعہ سے دوسري شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کي طرف متوجہہ ہوتے ہیں جنسے مقدار حصول

محدود هوتي هی واضح هو که بعض بعض جنسیں ایسے ذریعوں کا ثمرہ هوتي هیں جو بالفعل موجود نهیں اور بعضي ایسے ذریعوں کے نتیجے هیں جنکي تاثیر ایک غیر محقق عرصہ دراز کے بعد هوتي هی ایسي جنسوں کي مقدار حصول نهیں بڑہ سکتي اور نہ اُسکے بڑهنے کي توقع هوسکتي هی وہ چیزیں جو قدیم زمانہ کي هوویں اور اگلے لوگوں کي یادگار باقي رهي هوویں وہ پهلي قسم میں شامل هیں اور نهایت کم یاب قدرتي یا مصنوعي تمام چیزیں جیسے کہ بڑا هیرا یا کوئي عمدہ تصویر یا لاثاني مورت دوسري قسم میں داخل هیں اور ایسي چیزوں کي قیمت کسي قاعدہ کي روسے قرار نهیں پاسکتي بلکہ لوگوں کے شوق و دولت پر منحصر هوتي هی اور حقیقت یہہ کہ ایسي چیزوں کي قیمت صرف وهمي هوتي هی اسلیئے کہ جیسے لوگوں کے وهم و خیال هوتے هیں وہ مول اُنپر محصور هوتا هی چنانچہ کئي برس گذرے کہ بک کاک سیبو بیس هزار روپیہ کو فروخت هوا اور دو برس بعد سات هزار روپیہ کو فروخت هوا اور یہہ امر ممکن هی کہ پچاس برس کے بعد وهي آتهہ آنہ کو بکے اور نویں صدي میں اگلے زمانوں کي یادگار چیزیں ایسي گراں قیمت تهیں کہ مول اُنکا معین نهوسکتا تها اور اب وهي اپني بیکاري کے باعث سے کسي مول کے قابل نرهیں مقصود یہہ هی کہ بحث آیندہ میں اشیاء مرقومہ بالا سے کچهہ بحث نهوگي بلکہ لحاظ اُن چیزوں کا کیا جاویگا جنکا حصول ازدیاد کے قابل یا کسي قاعدہ مقررہ کے مطابق هو یا اسقدر قاعدہ سے مناسبت رکهے جو حساب میں آسکتا هو *

جو جنسیں محنت و اجتناب اور قدرت کي ایسي مدد سے پیدا هوتي هیں جو هر فردبشر کو نصیب هوسکتي هی اُنکي مقدار حصول کا مانع اجتناب اور محنت کرنے والونکا نهونا هی کیونکہ اُنکے پیدا هونے میں اجتناب و محنت ضروري هیں یعني اُن جنسوں کي مقدار حصول اُس لاگت کے سبب سے محدود هوتي هی جو اُنکے پیدا کرنے میں لگتي هے *

استحصال کي لاگت یعني کسي چیز کے پیدا کرنے کي لاگت کا بیان

وہ لوگ جو آج کل کے علماے انتظام مدن کي تصنیفات سے واقفیت

رکھتے ہیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف ہونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم اینتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل ہی مگر تعریف اُسکي کبہي صحت سے نہیں ہوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم ہوتي ہی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح اجتنابي یا ایسي ہي کسي دوسري اصطلاح کے ہوسکتی *

رکارڈو صاحب جنہوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار ہی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم ہوتا ھے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکھتے ہیں اور مالتہس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے ہیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ہوتي ہی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے فیصدی پر معمولي منافع اُستحصال کي لاگت ہیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چھالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو ہی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر ہمکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے ہیں اور اسلیئے ظاہر ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق ہیں اور اُنکي اور مالتہس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق ہی کہ مالتہس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف ہوچکي بلکہ وہ محنت مراد ہی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي ہی اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتہس صاحب کا قول اسلیئے درست ھے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں اوٹھائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں ہوتي اس لیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا ھے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري ہوتي ہیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یا ڈیوڑ هي هوجاوے تو اُس سے یہہ نتیجہ حاصل هوگا کہ تمام موجود جرابوں کي مالیت میں باوجود اسبات کے کہ جو محنت اُنپر صرف هوچکي اور تبدیل اُسکي ممکن نہیں کمي بیشي آجاویگي اور جب کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب یہہ بات لکھتے هیں کہ جس جنس میں محنت لگ چکتي هے تو تاثیر اُس محنت کي جنس مذکور کي مالیت پر هوتي هی تو اُنکي غرض یہہ سمجھي جاتي هی کہ استحصال کے حالات مبدل نہیں هوتے *

کرنل تارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني یہہ بیان کیئے هیں کہ وہ وہ سرمایہ هی جو استحصال میں صرف هوتا هی غرض کہ وہ صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نہیں ٹھہراتے اور اُنکي رایوں سے اس مضمون کي نہایت وضاحت هوتي هی اسلیئے همکو اُنکا خلاصہ لکھنا ضرور هوا*

چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ جو مصنف بازار کي قیمت اور اصلي قیمت کو برابر ٹھہراتے هیں وہ لوگ معمولي منافع کو اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت میں داخل کرتے هیں مگر یہہ ترتیب غلط هی حکیمانہ نہیں کیونکہ ذخیروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نہیں هوتے بلکہ وہ ایک نئي چیز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا هوتي هے مثلاً ایک کاشتکار اپني اراضي کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غلہ صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غلہ پیدا کرتا هی اس صورت میں بیس کوارٹر غلہ جو لاگت سے زیادہ پیدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زاید یعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا هی اس لیئے کہ استحصال کي لاگت سوکوارٹر تھي اور اُسکے معاوضہ میں بیس کوارٹر فاضل هاتھہ آیا اور اب اگر یہہ ممکن نہیں کہ بعد منہائي مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا هی وہ بھي ایک جزء اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سوکوارٹر کے هوں تو یہہ بھي ممکن نہیں کہ بازاري قیمت اصلي قیمت کي برابر هووے اگر فرض کیا جاوے کہ تیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے غلہ فروخت هوتا هے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کي پیداوار کي وہ اصلي قیمت یا

‡ ایک کوارٹر برابر چھہ من سولہہ سیر کے هوتا هی في سیر اسي روپیہ بھر

سو کوارٹر غله جو استحصال میں صرف هوا تین هزار روپئے هونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غله کے جو خرچ مذکور کے معارضه میں حاصل هوئی مول اُنکا تین هزار چهه سو روپئے هونگے غرضکه جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ هی وهي منافع هی پس یهه بات قرار دیني که استحصال کي لاگت میں منافع شامل هی گویا یهه کهنا هی که سو کوارٹر غله یا تین هزار روپئے جو کاشت میں صرف هوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین هزار چهه سو روپئے کي برابر هیں جو اُس زراعت سے پیدا هوئے *

کارخانه داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحدہ شی هی چنانچه کار خانه‌والا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا هی اور اُسکے معاوضه میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا هی اور یهه امر ضروري هے که آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکی پیشگي لگانے سے وہ مال حاصل هوا مول اُس مال کا زیادہ هو ورنه کارخانه دار کو اِجراے کام کي رغبت باقي نرهیگي یهاں تک که اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نهوگي تو کارخانه داري یکقلم موقوف هو جاویگي غرض که مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد هوتي هی وهي مقدار زائد کارخانه والے کا منافع هوتا هی اور یهه بات نهیں کهه سکتے که کار خانه دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل هی اِسلیئے که اگر ایسا کها جاوے تو یهه لغو بات سچي هوئي جاتي هی که جو کچهه خرچ سے بچتا هی وہ بهي خرچ کا جزو هوتا هی چنانچه اگر فرض کیا جاوے که آلات اور خوراک و مصالح میں تین هزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین هزار چهه سو روپئے کي مالیت کا هی تو فرق ان دو نون رقموں کا وہ روپئے کي مقدار هی جو مالک کو بطور منافع هاتهه آیا خلاصه یهه که بدون اس لغو بات کے تسلیم کرنے کے که تین هزار روپیه تین هزارچهه سو روپیه کي برابر هیں یهه‌بات درست نهیں هوسکتي که سالانه منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل هوتا هی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے که وہ استحصال کے لاگت کا جزو ٹهرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانه‌دار اپني منافعوں کو اِجراے کام میں صرف نہیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچھه وه پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزء اُسکا نہیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزء اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نہیں کیا جاتا که اختتام کام تک وه خود موجود نہیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه منہا هوکر جو کچھه فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علیحدہ ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوہ مذکورہ بالا یہه توقع پڑتي هی که تحریر مرقوم‌الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یہه مقوله هی که مال و متاع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وه کہلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وه هی جو قدرت کے بڑے ذخیرہ میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وه متعدد چیزیں شامل هیں جو کسی شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یہه امر ممکن نہیں که اس اصلي قیمت میں وه زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کہتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهه هوتا جاتا هے *

کرنل ٹارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جهانتک وه اُن باتوں سے تعلق رکهتي هیں جن کي وه چهان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نہیں بلکه وه ایک نتیجه هی که بدون اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نہیں رہ سکتا کیونکه بجز اس امید کے کوئي کارخانه‌دار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نہیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کهانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزه‌دار نهوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیادہ نہیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جز پیٹ بهرنا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی *

مالتهس صاحب سے بسبب نہونے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں هوسکي معلوم هوتا هی کہ
اُن صاحب کے دل میں یہہ بات هوگي کہ محنت کے علاوہ کچھہ اور
بھي استحصال کے واسطے ضروري هی چنانچہ اُنہوں نے خیال کیا هوگا کہ
اکیلي محنت سے ایک کفدست میدان قیمتي لکڑي کا جنگل نہیں هوسکتا
یعني جو آدمي کہ درخت لگاتا هی اگرچہ وہ پودونکے لگانے اور حفاظت
کرنے میں محنت صرف کرتا هی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعید کي توقع پر
تکلیف و تردد بھي سہتا هی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے هوتے هیں وہ
لوگ اُن چھوٹے درختوں کو فروخت هونے کے قابل هونے تک پہونچنے
دیتے هیں چنانچہ وہ بھي اپنے فائدہ چھوڑ چھاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے
چھوڑ جاتے هیں پس معلوم هوتا هی کہ مالتھس صاحب نے یہہ امر
سمجھا کہ لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یہہ تمام جانکاهیاں بھي
داخل هیں اور جب اُنکے اظہار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نہ پایا تو
اُنکے لیئے وہ نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام هی یعني لفظ منافع کا قرار
دیا اور جب کہ اُنہوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز
قرار دیا تو معلوم هوتا هی کہ لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتھے
بلکہ مراد اُنکي وہ کام کاج تھے جنکے معاوضہ میں منافع ملتا هی اور اسیطرح
کي غلطي وہ لوگ بھي کرتے هیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا
جز قرار دیتے هیں اور حال یہہ هی کہ مراد اُنکي اجرت نہیں بلکہ خود
محنت مراد هی جسکے معاوضہ میں اجرت هاتھہ آتي هی *

باقي کرنل تارنز صاحب کي غلطي کا یہہ منشا هی کہ اُنہوں نے
ایک امر لازمي کو ترک کیا اسلیئے کہ اگرچہ اُنہوں نے منافع کو استحصال
کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ
اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے کہ وہ صاحب یہہ تسلیم کرتے
هیں کہ جہاں کہیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے هیں تو وهاں
اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیادہ جلد بازار میں پہونچے تو اُس
پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق هو جاتا هی مگر وہ اُس
اصل کو بیان نہیں کرتے جسپر وہ فرق و تفاوت منحصر هے اور وہ اصل یہہ
هے کہ اگرچہ کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر هوتي هی مگر ایک
صورت میں اجتناب تھوڑا عمل میں آتا هی اور دوسري صورت میں بہت سا
برتا جاتا هی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح هو که استحصال کي لاگت سے وہ مقدار محنت و اجتناب کا مجموعہ مراد هی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور يهه استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند هوئي دو قسموں پر منقسم هی ايک وہ لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي هی اور دوسرے وہ که خرچ کرنيوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي هی پهلي قسم ميں اجتناب اور محنت هی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسيطرح کي خدمت فروخت کرتا هی اِس غرض سے گوارا کرتا هی که اِستحصال کو جاري رکهے اور دوسري قسم ميں وہ اجتناب و محنت هي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليتي هيں اُنهاتے هيں اگر وہ سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پهلي قسم کي لاگت نهايت تهوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نهايت بڑي قيمت کي دليل هوتي هی کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکهيگا جسکي قيمت لاگت سے کم مليگي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تهوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُنميں سے بعضے سب کے ليئے پيدا کر سکتے هوں اُن جنسوں کي بلکه اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي ماليت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ همت کر سکتے هيں اور اُنکو مساوي فائدہ کے ساتهه پيدا کر سکتے هيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر هوتي هی اِسليئے اُن کي قيمت محنت و اجتناب کا وہ مجموعه هی جو اُنکی استحصال کے ليئے ضروري هی اگر اُنکي قيمت گهٹ جاتي هی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف هوتے هيں اُس محنت و اجتنات کے زر اوسط معاوضه سے گهٹ جاتا هی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي هی اور اسي ليئے انجام کار ايسا هوتا هی که اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف هو جاتا هے يا گهٹ جاتا هے که مقدار حصول کے کم هونے سے اُنکي ماليت پهر ترقي پکڑتي هے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زيادہ هوجاتي هے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضه سے زيادہ معاوضه پيدا کرتے هيں اس خبر کے پهيلتے هي اُس کام کرنيکي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب هوتا هی سرمایه و محنت کی مار مار هوتی رهی یہانتک که جو لوگ پہلے خریداری کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے ہو جاتے ہیں اور جب تک که زیادتی مقدار حصول سے استحصال کی لاگت قیمت کے مساوی نہیں هوجاتی تب تک وہ جوش خروش کم نہیں هوتا *

کئی برس گذرے که لندن والونکا یہہ حال هوا که نیوریور کمپنی کے ذریعہ سے پانی اُنکو هاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پانی کی جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتنی تھی که مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکی قیمت بھی بڑھی اور انجام کار وہ قیمت استحصال کی لاگت سے اتنی بڑہ گئی که پانی کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانی کے پیدا کرنے والے هو جانے کی ترغیب هوئی چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رسانی کے واسطے قایم هوئے اور جوں جوں پانی کی مقدار حصول زیادہ هوتی گئی اُسیقدر قیمت بھی گھٹتی گئی یہانتک که نیوریور کمپنی کے حصوں کی مالیت پہلے کی نسبت قریب ایک چہارم کے رهگئی یعنی ایک لاکھہ پچاس هزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس هزار روپئے تک باقی رهگئے اور یقین یہہ هی که اگر لندن کی ترقی ایسی هی هوتی رهیگی تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پانی کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکی لاگت سے قیمت زیادہ هو جاویگی پھر نئے نئے گروہ پیدا هونگے اور جو دقت اج کل لوگوں کو پیش آتی هی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پانی کی مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پانی کی قیمت پھر پھراکر پہلی حالت پر اجاویگی *

اگرچہ هر قسم کے کام اختیار کرنے کی آزادی هر ایک کو حاصل هونے سے استحصال کی لاگت سے قیمت قایم هوتی هی مگر بعض اوقات ایسا هوتا هی که استحصال کی لاگت کے اثر میں بہت سا خلل پڑتا هی اور جب که یہہ امر تصور کیا جاتا هی که کوئی مخل سبب موجود نرهے اور سرمایه و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگی منتقل هوسکیں اور هر پیدا کرنے والے کو هر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبی علم هووے تو انہیں صورتوں میں استحصال کی لاگت کا اثر پورا هوسکتا هی مگر یہہ امر واضح هی که یہہ سارے تصور اسلیئے واست نہیں آتے که جو سرمایه استحصال کے واسطے ضروری هی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں ہیں یعني مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑي محنتوں اور وقتوں کے نتیجے ہوتے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم ہوتے جاتے ہیں اور اس سے بھي بڑا رکن سرمایہ کا علم اور لیاقت ظاهري اور باطني هوتي هی اور یہہ تمام اوصاف صرف اُنهیں کاموں میں مستعمل هوتے هیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کیئے جاتے هیں اور علاوہ اُسکے کسي معین کام کا فائدہ بالکل اُس عقل و هوشیاري پر منحصر هے جسکي امداد و اعانت سے وہ کام جاري رہتا هی کیونکہ ایسے سرمایہ والے بہت تهوڑے هونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سوائے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بهي کمتر هونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینہ کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعہ سے کارخانے پہلے قایم هوتے هیں اُنکے گذر جانے کے بعد بهي وہ جاري رہ سکتے هیں مگر اور کارخانوں کي نسبت جوں جوں اُنکا بیفائدہ هونا واضح هوتا جاتا هی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود هو جاتے هیں محنت اور سرمایہ جو اُن کارخانوں میں لگا هوتا هی وہ ایسا ضایع جاتا هے کہ کوئي عوض اُسکا حاصل نہیں هوسکتا اسي وجهہ سے جن کارخانوں میں سرمایہ اور محنت کي گنجایش فائدہ سے هوسکتي هی اُن میں سرمایہ اور محنت خاطر خواہ اُنکے نہیں پهونچتي اور اس عرصہ میں ایک کارخانہ کي پیداوار استحصال کي لاگت کي نسبت تهوڑے مولوں اور دوسرے کارخانہ کي پیداوار مہنگے مولوں بکتي هی غرضکہ یہہ بات واضح رهے کہ علم انتظام کا علاقہ خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکہ عام سے هی اور جبکہ یہہ بیان کیا جاتا هی کہ استحصال کي لاگت ایسي صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث هوتي هی کہ سب کو کسي کارخانہ کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل هو تو یہہ مقصود اُس سے هوتا هی کہ استحصال کي لاگت کے ساتهہ قیمت مستقل نہیں لگي رهتي بلکہ وہ ایک مرکز هی کہ اُسکي طرف قیمتوں کا جهکاؤ لگاؤ همیشہ رهتا هی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہہ بیان هوچکا کہ هر کام میں سمجهہ کر ایکسا اختیار حاصل هونے کي صورتوں میں یعني جبکہ سب لوگ برابر فائدوں کے ساتهہ پیدا کرنے والے هوسکتے هیں تو پیدا کرنے والے یعني بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعني خرید نےوالے کے استحصال کي لاگت مساوي المقدار

هوتي هى اور جو جنس استحصال میں پیدا هوتي هى فروخت اُسکي استحصال كي لاگت پر هوتي هى يعني اُس قيمت پر هوتي هى جو مقدار محنت اور اجتناب کے مجموعہ کے مساوي هوتي هى اور بحسب رواج عام کے وہ قیمت اُس سرمایہ اور اجرت کے برابر هوتي هے جسکا ادا هونا اِس غرض سے ضرور هوتا هى کہ پیدا کرنے والا اپنے کاربار کو جاري رکھے تھوڑے دنوں سے یہہ راے عام هى کہ هرکام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونے كي صورتوں میں بہت سي جنسیں پیدا هوتي هیں چنانچہ رکاردو صاحب نے اپني کتاب موسومہ اصول علم دولت و محصول کے تیسرے صفحہ میں لکھا هى کہ جن اسبابوں كي خواهش لوگوں کو رهتي هى منجملہ اُنکے اکثر محنت سے پیدا هوتے هیں اور اگر اُنکے پیدا کرنے میں محنت اچھي طرحسے كي جاوے تو وہ اسباب اتنے زیادہ پیدا هوتے هیں کہ بیحد و حساب هو جاتے هیں اور جب کبھي ذکر اُن اسبابوں کا اور اُن كي قيمت کے مبادلہ اور اُن قاعدوں کا جنکي روسے اُنکي باهمي قیمت قایم هوتي هى کیا جاتا هى تو وہ اسباب مراد هوتے هیں جنکي مقدار انسانوں كي محنت سے بڑہ سکتي هى اور اُنکے استحصال میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هوتا هى انتهی *

اب یہہ بات ظاهر هى کہ جس استحصال میں کسي خاص مملوکہ قدرتي ذریعہ كي شرکت نہیں رهتي وهي استحصال ایسا هى جو هر کام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونے كي حالت میں هوتا هى اور ایسي جنسیں بہت تھوڑي هیں جنکي استحصال کے کسي درجہ میں زمین و موقع یا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لیاقتوں كي خوبیوں یا اُن ترکیبوں سے جو بہت لوگوں پر مخفي هیں یا جنکي تقلید ازروے قانون ممنوع هى امداد و اعانت نہیں پہونچتي اور جب امداد ان ذریعوں كي حاصل هوتي هى جنکا نام همنی قدرتي ذریعے رکھا هى تو بمقابلہ اُس نتیجہ کے جو بدون امداد مذکورہ صرف اجتناب و محنت سے هاتھہ آتا هى نہایت عمدہ نتیجہ حاصل هوتا هى اور وہ جنس جو اسطرح پیدا هوتي هے وہ انحصار تجارت کا مفهوم هوتي هى اور وہ شخص جسکا کوئي قدرتي ذریعہ مملوک هوتا هى وہ منحصر تجارت کہلاتا هى *

انحصار تجارت کا بیان

واضح هو که انحصار تجارت کي چار قسمیں هیں *

پهلي قسم

یهہ وہ قسم هےکه محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نهیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل هوتا هی جنسے وہ اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑها سکتا هی که اُس میں کمي نهیں هوتي بلکه روز روز ترقي هوسکتي هے جو جنس که حالات مذکورہ میں پیدا هوتي هے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب قریب هوتي هی اور ظاهر هی که جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبهي همیشه کے لیئے کم نهیں هوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نهیں هوسکتي که وہ آپ یا اُنکي طرف سے تهوڑے لوگ پیدا کرنے والے هوجاویں تو اُنکو اُٹهاني پڑے چنانچه آرک رائیٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صفت کے یارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نهیں هوسکتا تها جو بلااعانت سندي کل کے طیار هوتاتها اورجو اجتناب و محنت که آرک رائیٹ صاحب یارن کپڑہ میں لگاتے تهے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بهي فروخت نهیں کرتے تهی پهلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تهي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تهي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تها چنانچه ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصه بهي نه تهي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تهي *

ارک رائیٹ صاحب کي ایجاد کي هوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ کي طیار هوسکتي تهي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نهیں هوتا تها جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل هوسکتي هی وہ بیلنوں کي کسي ترتیب سے هاتهه نهیں آتي چنانچه جو ململ کے تهان

هندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلون کے بدون طيار کرتے هيں وہ
تهان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پيداواروں سے زيادہ باريک اور
پائيدار هوتي هيں غرضکه آرک رائيٹ صاحب جو قيمت حاصل کرسکتے
تهے وہ اور پيدا کرنے والے آلات کي همسري سے محدود تهي اگرچه يهه
اور آلات زيادہ خرچ کے طلبگار تهے مگر أنسے کار براري مساوي درجه کي
هوتي تهي اور ارک رائيٹ صاحب جو قيمت ليتے تهے وہ زيادہ تر محدود
اِس وجهه سے تهي که صاحب ممدوح اپنے فائدہ کيطرف بهي نظر رکهتے
تهے أنهوں نے ايسي کل ايجاد کي تهي که تاب وتواں أسکي بجاے تنزل
کي روز بروز ترقي کرتي تهي کل کا کارخانه اسليئے بنانا که سو يا هزار پونڈ
روئي کا سوت ايک سال ميں طيار هووے ايک فعل عبث هی اسليئے
که جو خرچ ايک هزار پونڈ کے سوت بنانے ميں پڑتا هی أس سے کچهه
تهوڑا زيادہ دس هزار پونڈ کے بنانے ميں لگتا هی اور جو خرچ که دس
هزار پونڈ کے بنانے ميں پڑتا هے أسکے دوگنے سے کچهه کم چاليس هزار پونڈ
کي طياري ميں لگتا هی غرض جسقدر متدار کچي مصالحه کي طياري کے
واسطے زيادہ هو اسيقدر استحصال کي لاگت کم هوجاتي هی چنانچه دس
هزار پونڈ يارن اگر ايک لاکهه کو بکتا اور ارک رائيٹ صاحب کو پچاس
هزار روپئے کا نفع هوتا تو أسيطرح لاکهه پونڈ يارن کے بکنے پر پانچ لاکهه روپئے
کا فائدہ هوسکتا اور دس لاکهه پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکهه روپئے کا فائدہ
متصور هوتا مگر ظاهر هی که ايسا واقع هونا اسليئے ممکن نهيں که جب
محدوديت مقدار حصول پر ماليت منحصر هی تو وہ صاحب زيادہ
مقدار مال کي بغير اسمات کے فرخت نهيں کرسکتے که قيمت ميں
تخفيف کرکے خريداروں کے دلميں غبطه پيدا کريں اور اگر تخفيف
قيمت نکرتے تو بدون إسکے که بهت سا مال أنکا باقي رہ جاتا فروخت
أسکي نکوسکتے پس فروخت هونے مال کي دوام ترقي کے واسطے
ارک رائيٹ صاحب کا صرف يهه طريق تها که هميشه قيمت کي اسقدر
تخفيف هوتي رهنے پر راضي رهتے تهے که أسکے ذريعه سے تعداد أن لوگوں
کي هميشه بڑهتي رهي جو خريد پر آمادہ اور خريداري کے قابل هوويں

‡ جيسيکه هندوستان ميں ڈهاکه کي ململ طيار هوتي هی أس خوبي کي
ململ کلوں سے طيار نهيں هوسکتي *

اور جیسا کہ ہمیشہ دستور ہی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسي وجہہ سے وہ صاحب ایسي قیمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کي لاگت سے تو بہت زیادہ ہوتي تھي مگر خریداروں کے استحصال کي لاگت سے زیادہ کم ہوتي تھي غرضکہ ارک رائیٹ صاحب کي انحصار تجارت نہایت محدود تھي یعنے اُنکی معاوضہ لینی کي ایک حد معین تھي اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھي نوبت نہ پہونچے *

دوسري قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کي قسم مذکورہ بالا کي نقیض ہی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا ہی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتي اور اَور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور مقدار حصول کي زیادتي نہیں ہوسکتي بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل ہوتا ہی چنانچہ کانسٹینشیا شراب کي خوش مزگي کئي بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل ہی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سي شراب لینی کي نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکي پڑ جاوے اور جب کہ کانسٹینشیا کھیت کے مالک کے سوا کوئي شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں ہوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کي لاگت استحصال کي جہت سے شراب مذکور کي قیمت میں کمي نہیں آسکتي بلکہ اگر وہ مالک چاہے کہ اُس شراب کے خرچ مین زیادتي ہو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں ہوتي اسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ ہونے کے قابل نہیں اور اسي نظر سے اُسکا خرچ بھي زیادہ نہیں ہو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھي کم نہیں ہوسکتي بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ ہوسکتي ہے اور حد اُسکي صرف خرچ کرنیوالوں کي رغبت اور قابل خریداري ہونے سے معین و قائم ہو سکتي ہی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداري کي وجہہ سے شراب مذکور کي کمال خواہش پائي جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کي قیمت دو لاکھہ روپئے ہو سکتے ہیں جسکي لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ ہونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بین بین هی یعني قسم دویم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہین اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل هی کہ محاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا هي نہیں هوتا بلکہ زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بهي بیحد بڑها سکتا هی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت هي چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي هوتي هی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چهاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑها سکتا هی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں هو سکتي اِسلیئے کہ وہ اُسکو چهپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق هوتا هی وہ صرف یہہ هي کہ اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم هوتي هی اور بخوبي محدود هونا قیمت کا چهپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکهتا هی جیسا کہ کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال هوتا هی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چهپنے کي تعداد زیادہ هوتي هی اُسیقدر چهپوائي کے خرچ میں تخفیف هوتي هی چهپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر هی کہ اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ هونے سے کمي هوتي جاتي هی کچهہ تهوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے هوں مگر اسمیں کچهہ شک و شبہہ نہیں کہ دس هزار نسخے جو بحساب في نسخہ ڈیوڑہ اشرفي کے فروخت هوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل هوا *

چوتهي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي هی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور هی

کہ جب استحصال کے لیئے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور هوتي هی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف هوں اور جسقدر کہ محنت و اجتناب میں ترقي کیجاتي هی بہ نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم هوتي هی اُن هي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا هوتا هی جو هر ملک والوں کي خوراک معمولي هوتي هی جیسیکہ ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور هندستان ‡ میں چاول هیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتهي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت هی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم هیں کہ اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں هوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد هیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي هے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں هونگي نظر برین قواعد مذکورہ کي تفصیل تهوڑي بہت مناسب متصور هوئي *

زمین واضح هو کہ هر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زرخیزي اور موقع کي خوبي رکهتي هی اور هر درجہ کي زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتي ذریعے قایم هوتے هیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پهونچتي هیں جیکہ هم دریافت کرچکے هیں کہ هر خطہ زمین سے گو وہ کیسي هي زر خیز هو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رهنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیادہ کیا جاوے همیشہ کم حاصل هوتا هی تو یہہ کہہ سکتے هیں کہ هر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل هیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد هوتا هی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کي قسم کے ذریعے دستیاب هو سکتے هیں تو کم درجہ کي قسم

‡ اِسمقام پر هندوستان سے بنگالہ مراد هی اگرچہ هندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا هوتے هیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا هوتے هیں اور وهاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول هی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود سمجھني چاھیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے ہاتھہ آسکتے ہیں باقي تنقیح اس امر کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق ہی یعني کس حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک اجتناب و محنت زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ ہو سکتا ہی لوگوں کي دولت و حاجت سے ہمیشہ متعلق ہی یعني تنقیح اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کھیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت و رغبت لوگوں میں پائي جاتي ہی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري ہو سکتي ہیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسیکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین ایسا قدرتي ذریعہ ہی کہ سب کو ہاتھہ آسکتا ہی اور اُسکي پیداوار کا مبادلہ زیادہ پیدا ہونے پر بھي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي مساوي‌المقدار ہوتي ہی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور کم آباد کا ہی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکوں میں واقع ہیں جیسے کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع تائیراکالیینت کے بڑے حصہ کے رہنیوالے اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق تھوڑي تھوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے ٹکڑوں سے رہنے سہنے اور کھانے پہنے کا ساز سامان مہیا کرتے ہیں سنا ہی کہ اُن ضلعوں میں ایک ہفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا طیار ہو جاتا ہی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت غیر محدود رہیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو کیسي ہي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوینگے *

جب کسي ملک کے رهنیوالے ملک اپنا چھوڑ چھاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پہلا کام اُنکا یهه هوتا هی که ایک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکه وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگهه جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا که اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے که موقع کي خوبي سے اُنکو یهه بات حاصل هے که هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمیں بونا چاهے، اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصله پر اپنے قبضه میں لاوے که اُسکو کهیت کے آنے جانے میں نهایت تھوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت میں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے که هر خرچ کرنیوالا بھي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتھه پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پہلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجهه سے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ایسا عوض دینے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسیقدر محنت و اجتناب کے عوض سے زیادہ هو یهه بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتھه زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بھي بڑھیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیادہ هو جاویگي مگر جب که شهر سے ایک فاصله مقررہ کے اندر نهایت زر خیز زمینیں قبضه میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں پر هو سکتي هی پہلا طریق یهه که شهر سے زیادہ فاصله کي زرخیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یهه که بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یهه که جو زمینیں بالفعل قبضه میں آچکیں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زیادہ عمل میں آوے غرضکه منجمله ان طریقوں کے کوئي طریقه عمل میں آوے اور غالب یهه هی که تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یهه نتیجه حاصل هوگا که زیادہ پیداوار زیادہ خرچ سے حاصل هوگي یعني پہلے طریقه میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یهه امر ظاهر هی که ناقص زمیں کي کاشت کرنے یا عمده زمیں کی ترقي هینے میں اجتناب و محنت کي مناسبت سے معاوضه کم هوگا *

پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتے هي فوراً قیمت میں کمي آویگي مگر وه قیمت اُس مناسبت سے کم نهوگي جس نسبت سے پهلے بڑھي تهي اور یهه زیاده مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل هونے کي صورت میں هوتي هی اسلیئے که هر خرچ کرنے والے کو یهه اختیار حاصل هی که دور کي زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضه میں لاکر خود کاشت اُسکي کرے اور اس اختیار حاصل هونے کي وجهه سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کي لاگت پر فروخت هوتي هی مگر ایک هي قسم کي جنسیں ایک هي بازار میں کئي کئي بهاؤ سے نهیں بک سکتیں اسلیئے که جو شخص ایک من گیهوں مول لیتا هی تو وه تحقیق اس امر کي نهیں کرتا که وه گیهوں بازار سے ایک کوس کي مسافت یا دس کوس کے فاصله پر پیدا هوا تها اور اسي وجهه سے بازار کی آس پاس والي زرخیز زمینوں کي پیداوار بهي اُسي قیمت سے بکتي هی جس قیمت سے دور کي یا ناقص زمین کي پیداوار بکتي هی *

اور جب که وه مول اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت کے مساوي هوتا هی جسکی پیدا کرنے میں نهایت خرچ پڑا تها تو اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت سے جو نهایت تهوڑے خرچ سے پیدا هوئي وه مول زیاده هوتا هی اور اچهي زر خیز زمین کا مالک اُسر قیمت سے تهوڑي کم نه لیگا اسلیئے که کسیء کل وغیره کی سند یافته موجد کي طرح مالک مذکور اپني پیداوار کي مقدار بڑها نهیں سکتا اور مساوي فائده کے ساتهه همیشه پیدا بهي نهیں کرسکتا باقي خریدار بهي کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نهیں رکهتا که وه بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کي لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر هوجاوے پیدا کرنے والا نهیں بن سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستي کو نصیب هوتي جاتي هیں اور بدولت اُنکے وه لوگ ایک خاص قوم هوجاتي هیں اور وهانکي سلطنت مضبوطي پکڑتي هی مذکوره بالا ترکیبوں کا ادل بدل هوتا رهتا هی یعنے رهنے والوں کي ترقي دولت و تعداد کے ساتهه پیداوار خام کي قیمت بهي

بڑھتي جاتي هی اور قيمت کے بڑھنے سے پيداوار کي مقدار حصول ميں ترقي هوتي رهتي هی جو پهلے کي نسبت زيادہ خرچ سے پيدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زيادہ هونے سے قيمت ميں کمي آجاتي هی مگر وہ ١٠
قيمت اتني کم نهيں هوتي که اپني پهلي حد پر پهونچ جاے اسليئے که منجملہ اُس کل پيداوار کے جو بازار ميں آتي هی ايک جزء پر استحصال کي لاگت بهت زيادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا ميں جس اثر کا حال بيان کيا گيا وہ سب جگهه برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو يا کوئي جزيرہ هو يا کوئي ضلع ايسا هو که وهاں هر قسم کي زمين زر خيز موجود هو يا زرخيزي ميں برابر هو چنانچه امريکه والے انگريزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کيا که اپنے ملک کے ايک بيحد وسيع مغربي ضلع ميں پهيلتے چلے گئے اور باستثنائے اُن زمينوں کے جو اُنکي بستيوں کے پاس پروس واقع تهيں کسي ناقص زمين کو اپنے قبض و تصرف ميں نه لائے اور نه زيادہ کوشش و تردد سے چين و تردد کيا چنانچه ايلينوئيس ميں ايک ميل مربع کي کاشت ميں اتني محنت نهيں لگتي جو جزيرہ مالٹا ميں ايک ايکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پهاڑوں پر مٹي پات کر باغ باغچه بناتے هيں اُسي غرض سے امريکه کے باشندے درياے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هيں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بياں هوچکا اُس سے يهه خيال هوسکتا هی که همارے وهم و خيال ميں ترقي تعداد باشندوں سے پيداوار خام کي دستيابي ميں بهي دشواري زيادہ هوتي جاتي هی اور حقيقت يهه هی که درصورت نهونے اُسکے علاجوں کے يهي حال هوتا هی مگر يهه علاج ايسے قوي هيں که اگر قانوں اُنکي مزاحمت نکرے تو بهت سي صورتوں ميں اُس دشواريکي زيادتيوں کا مقابله کرسکتے هيں جنکي بحث درپيش هی ايک نو آباد بستي ميں وہ علاج صرف ايک مدت تک غالب رهتے هيں اور اُس مدت کي ميعاد غيرباآور زر خيز زمين کي مقدار پر جو بستي کے قرب‌وجوار ميں هوتي هی کسيقدر منحصر هی چنانچه جب که مقبوضه زمين کي مقدار بڑهتي جاتي هی اور خرچ کرنيوالوں کو خرچ اُن چيزوں کا زيادہ ناگوار هوتا جاتا هی جو کهانے پينے سے علاقه رکهتي هيں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پیروي ہوتي ھی جیسا کہ اُس نو آباد بستي کے رھنیوالے جو دارالحکومت ھو جاتي ھی تھوڑے تھوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے ھیں یہاں تک کہ تمام ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پھیل جاتي ھی علاوہ اُسکے جب ھر ملک کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت میں ترقي ہوتي ھی توفن زراعت میں بھي ترقي ھوتي ھی اور آمد رفت کي سبیل بھي ترقي پکڑتي ھی چنانچہ استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبیعات سے کاشتکاروں کو بڑي مدد پہونچتي ھی اگرچہ اُس درجہ کي سحر کار قوت بخشنیوالي مدد نہیں پہونچتي جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پہونچتي ھے اور آمدورفت کي سبیل کیہ ترقي اور بھي بڑہ کر ھوتي ھی جو مقدار محنت کي کسي زمین پر بیس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِتني پیداوار ھوتي ھي کہ پیداوار ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زیادہ سمجھي جاتي ھی مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے ھیں وہ مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوہ درجہ کم ھوگئي چنانچہ اگلے زمانہ کے انگریزوں کے لادو گھوڑوں اور بري راھوں کي جگہہ جنمیں وہ بڑے دقتیں اُٹھاتے تھے گاڑیاں اور پکي سڑکیں اور نہریں کشتیوں کے آنے جانے کي ندیاں اور ریل گاڑي قایم ھونا ایسي ترقیاں ھیں کہ اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طیاري اور فصلوں کي دور میں نہیں ھوئیں پہلے زمانہ میں یہہ حال تھا کہ اگر کوئي پہاڑ یا دلدل کہیں حائل ھوتي تھي تو اُسکے ایک جانب کے غلہ کي قیمت دوسري طرف کي قیمت سے دوگني ھو جاتي تھي اور لنڈن کے لوگ اضلاع ملحقہ کي پیداوار کے اِتنے محتاج تھے کہ جب منصلات کي سڑکیں طیار ھوئیں تو اضلاع ملحقہ کے زمینداروں نے یہہ درخواست گذراني کہ سڑکیں طیار نہونے پاویں اِسلیئے کہ سڑکوں کي طیاري سے اُنکے اُن حقوق میں خلل آتا تھا جو لنڈن کي رسد رساني میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تھے مگر وہ درخواست اِسلیئے منظور نہوئي کہ اور زمینداروں کا نقصان ھوتا تھا *

---

† یہہ وہ فتح ھی جو سنہ ۱۰۶۵ع میں ولیم ڈیوک سردار نارمنڈي نے ھارلڈ بادشاہ اِنگلستان پر پائي تھي

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑهتي هے تو روز افزوں زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار هزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتھوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیہوں حاصل هو سکینگے *

هاں یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑهاوے اور یہہ امر هم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یہہ توقف ضرور ظهور میں آتا هی یہاں تک کہ اگر تهوڑے دنوں تک یهي حال جاري رهے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نہیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

دنوں میں نہیں ہوتا کہ جنکو مفید کاموں کي غرض سے حساب میں لانا معمولي ہوتا ہی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپني پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے ہیں وہ زراعت کے فن میں ترقي کرتے ہیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھي ترقي ہوتي ہی اور یہہ سارے اسباب ایسے ہیں کہ اُنکے ہونے سے ہر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقي میں اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ایک عرصہ دراز تک زیادہ پیداوار خام کي مقدار معمولي محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے ہیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھي کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسي لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے ہیں جو معمولي سے زیادہ ہوتي ہی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ ورقوم کا بھي اُسي مناسبت سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواري پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتي ہی وہ فریق ثاني کو صناعي کي چیزوں کے طیار کرنے میں آساني ہونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتي چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساٹھہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا ہوسکے اور آبادي کي تعداد میں ایک ثلث زاید ہونے سے نوسو ساٹھہ من کي جگہہ بارہ سو اسي من کي امدني ضروري چاہیئے اور اس بارہ سو اسي من کو حساب سابق کي روسے اڑتالیس پولنڈ والے پیدا نہیں کرسکتي بلکہ ساٹھہ آدمي پیدا کرسکتے ہیں تو اس حساب کي روسے کہ انگریزوں کي لیاقت صناعي بھي آدمیوں کي تعداد کے ساتھہ بڑھتي جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل ہونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کي روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ ان حالات میں پہلے کي نسبت فائدہ سے مبادلہ ہوگا یعنے پہلے کي نسبت مقدار محنت کي کمي سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ والے بہت سي ململ خریدینگے *

لحاظ اسباتکا ضرور چاہیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کي کمي بیشي سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواري کي کمي بیشي سے علاقہ رکھتا ہی جو پیداوار خام کي دستیابي میں پیش آتي ہی اور قیمت اور دشواري آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے کہ دشواریکا حصر اُن

سببوں پر هی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں هوتي هی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر هی جنکي تاثیر روپیه کي عام مالیت میں پائي جاتي هی ایک هي جگهه ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر هوتي هیں چنانچه جو دشواري بیس روپئے والي چیز کي دستیابي میں اوٹهاني پڑتي هی اُس سے اَدهي دشواري دس روپئے والي چیز کے هاتهه آنے میں پیش آتي هی مگر شرط اُسکي یهه هي که وقت اور مکان بهي ایک هي هوں چهه من سوله سیر غله کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے هیں اور آٹهویں هنري بادشاه کے عهد میں اتنے غله کي قیمت دس روپیه تخمیناً تهي غالب یهه هی که اُن دنوں زمانه حال کي نسبت چهه من سولهه سیر غله کي دستیابي دشوار تهي اور ضرور حال ایسا هي تها که پهلے زمانه میں دس روپیه کا هاتهه آنا اس زمانه میں پچیس روپیوں کے هاتهه آنے سے زیاده دشوار تها اور اسیطرح یهه بهي ظاهر هی که آج انگلستان میں چهه من ۱۶ سیر غله پانچ چهٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چهٹانک چاندي کو فروخت هوتا هی لیکن اگر اِنگلستان میں پانچ چهٹانک چاندي کا هاتهه آنا پولنڈ میں تین چهٹانک کے بهم پهونچنے سے سهل هی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چهه من ۱۶ سیر غله کا حاصل هونا نهایت آسان هی از روے تجربه ظاهر هوا که دولت اور آبادي میں همیشه ساتهه ساتهه ترقي هوتي هی مگر یکسان نهیں هوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیاده هوتي هی اور زیاده هونے والي آبادي کے سرمایه اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب هوتا هے جنمیں هرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے هاتهه آتي هی اور جیسیکه اُنکي محنت زیاده بارآور هو جاتي هی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیاده هوتي جاتي هی یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل هوتے هیں یا یهه کها جائے که زیاده قیمت حاصل هوتي هی پس اگرچه اُنکو اپنے ملک یا بیگانه ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیاده قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یهه لازم نهیں آتا که اُس مقدار مفروض کے حاصل هونے میں دشواري زیاده هوگئي هی بلکه یهه امر ممکن هے که اُس دشواري میں

آ گئي ہو اور جس قوم کا یہہ حال ہوتا ہی اُسکي مثال وہ آدمي ہی جسکي امدني ترقي قیمت غلہ کے ساتھہ ترقي پاتي جاتي ہی اگر غلہ کي قیمت کي زیادتي سے شخص مذکور کي آمدني زاید ہوتي جاوے تو ہر سال اُسکو ایک مقدار معین غلہ کي خریدنے میں زیادہ آساني ہوگي اگرچہ مختلف زیادہ قیمتیں اُسکو دیني پڑینگي *

قیمت پر استحصال کي لاگت کي تاثیر کا بیان

یہہ بیان ہو چکا کہ استحصال کي پانچ صورتیں ہیں *

پہلے یہہ کہ جب انحصار تجارت نہو یعني سب لوگ باختیار مساوي پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں *

دوسرے یہہ کہ جب محاصر تجارت کو پیدا کرنیکا کل اختیار حاصل نہیں ہوتا بلکہ پیدا کرنیکے چند طریقوں پر اختیار اسکو حاصل ہوتا ہی اور اُن طریقوں کو فائدہ مساوي یا زاید سے بیحد و غایت برتاؤ میں رکھتا ہی *

تیسرے وہ صورت کہ محاصر تجارت کل پیدا کرنیوالا ہوتا ہی اور پیداوار کو بڑھا نہیں سکتا *

چوتھے وہ صورت کہ محاصر تجارت ہي پیدا کرنیوالا ہوتا ہی اور اپني پیداوار کو فائدہ مساوي یا زاید کے ساتھہ بیحد و غایت بڑھا سکتا ہی *

پانچویں وہ صورت کہ محاصر تجارت ہي صرف پیدا کرنیوالا نہو مگر اُسکو چند خاص اسانیاں حاصل ہوتي ہیں اور جسقدر وہ اپني مقدار پیداوار کو بڑھاتا جاتا ہی وہ اسانیاں جاتي رہتي ہیں *

جو جنسیں پہلي صورت میں داخل ہیں قیمت اُنکي ایسے قاعدوں کي تابع معلوم ہوتي ہی جنکي تحقیق کمال صحت سے ہو سکتي ہی چنانچہ جس جنس پر صرف محنت خرچ ہوئي تو قیمت اُسکي اُس محنت کي اُجرت کي برابر ہوتي ہی اور جس جنس میں محنت کي امداد اجتناب کے ذریعہ سے ہوتي ہی یعني جہاں استعمال محنت اور فروخت پیداوار کے درمیان میں ایک عرصہ گذر جاتا ہی تو قیمت اُس جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضہ کے برابر ہوتي ہی جو محنتي کو اس وجہہ سے ملنا چاہیئے کہ اُسنے اپنے اُجرت لینے میں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاهیئے جسنے اُس محنتي کي اُجرت پیشگي ادا کر دي هو *

ایسي جنسیں بہت تھوڑي هوتي هیں جنکي کل قیمت محنت کي اُجرت یا اجتناب کا معاوضه یا اُن دونوں عملوں کا عوض هووے *

چنانچه محض اجتناب سے کچھه پیدا نہیں هو سکتا بلکه ضرور هی که محنت یا قدرتي ذریعه سے کوئي چیز بهم پهونچي جس پر اجتناب کیا جاوے هاں یهه امر ممکن هی که کسي قدرتي ذریعه سے جوهر شخص کو دستیاب هو سکتا هو ایسي شی حاصل هو سکے که پہلے پہل اُسکي کچھه قیمت نهو مگر وه شی صرف رکھے جانے سے قیمتي هو سکے لیکن مثال اس قسم کي کوئي خیال میں نہیں آتي اگر ایسي شی کا وجود هو سکے تو کچھه تھوڑا سا تردد اُسکے رکھنے کے واسطے ضروري هی *

صرف محنت سے بہت تھوڑي چیزیں پیدا هو سکتي هیں اور مثال اُنکي یهه هی که ضلع دیوان شائر کے کناره پر ایک نباتي شی پیدا هوتي هی اور انگریزي زبانمیں اُسکو لیور کہتے هیں اور وه شی کھانے میں آتي هی اور سمندر کے آس پاس کي چھوٹي پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آتا جاتا رهتا هی اور وه کسیکي ملکیت خاص نہیں هوتیں وه شی آپ سے آپ اُگتي هی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکي غیر محدود هوتي هی اور اُسکے جمع کرنے میں کسي اوزار کي ضرورت نہیں هوتي اور اسلیئے که بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب هو جاتي هی اُسکے جمع هونے اور دھلنی کے بعد ترت پھرت فروخت اُسکي عمل میں آتي هی اور نظر بوجوه مذکوره بالا مول اُسکي مقدار مفروض کا اُن لوگوں کي اُجرت هوتي هی جو اُسکو سمیٹ سمات اور دھودھوا کر بازار میں لاتے هیں *

وه جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے ایسے قدرتي ذریعوں کي استعانت سے پیدا هوتي هیں جو عموماً هاتھه لگتے هیں اُنسے تو کچھه زیاده هیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتي هوں مگر اکثر کے مقابله میں بہت تھوڑي هیں لیکن ایسي جنسیں فروخت کے قابل کم هاتھه آوینگي جنمیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکه اکثر صورتوں میں هزاروں ایسے جدے جدے پیدا کرنیوالوں کي شرکت نهو جنمیں سے هر ایک کو کسي نه کسي مقبوضه قدرتي ذریعه سے مدد نملي هو *

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي ھیں جنکي قیمت بالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب ھو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دھات کہاں سے نکلتي ھی اُسوقت تک جب وہ دھات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي ھی دریافت کیئے جاویں تو ھمکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت ھوتي ھی کہ ھر درجہ میں اِس دھات پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور لگان کا ادا ھونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي ھی جو عموماً ھاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دھات گھڑي میں موجود ھیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا ھوا بعد اُسکے اُن زمینونکا لگان ادا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکٹھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گھاٹ کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دھاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع ھی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا ھی جہاں دوکان اُسکي ھوتي ھی علاوہ اُسکے کھانونکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے ھیں کہ وہ اُسیطور حاصل ھوتے ھیں جسطور سے گھڑي کے سامان ھاتھہ آئے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا ھردرجہ پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف ھے یہانتک کہ اگر ھم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاھیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رھتا ھی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل ھی جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا ھي بیفائدہ ھے جیسا کہ لگان کے ادا ھونے کا حال دریافت کرنا عبث ھی غرضکہ جب کسي مصنوعي جنس کي مالیت کا تخمینہ کیا جاتا ھی تو ھم اُس قیمت سے آگے نہیں بڑھتے جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

---

† کناوڈ صاحب اور فلورس اسٹراکا صاحب اور مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي مثال میں پیش کیا ھی جسکي قیمت صرف محنت سے ھوتي ھی

هے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کي شامل هوتي هیں *
اب هم اُن سببوں کو دریافت کرتے هیں جنسے اُن مصالحوں کي مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتي هی فرض کیا جاوے که گھڑي ساز کا مصالح پانچ هزار روپیه کا هی اور کارخانه کے واسطے زمین اُسنے پانچہزار روپیه کو خریدي اور مکانوں کي تعمیر میں نو هزار روپئے صرف کیئے اور ایک هزار روپیه کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کي شکست و ریخت کي مرمت میں هزار روپیه بسالانه خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے که هر شخص کي اوسط تنخواہ سالانه هزار روپئے هوئے اور شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصه گذرا اور یهه بھي فرض کیا جاوے که وہ دس کاریگر پانچ هزار روپیه کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گھڑیاں بناسکتے هیں اور اُس گھڑي ساز کارخانه دار کو دس روپیه فیصدي سالانه منافع پڑتا هے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یهه امر ضرور هی که وہ گھڑیاں سترہ هزار پانسو پچاس روپیه کو فروخت هوویں چنانچه حساب اُسکا مندرجه ذیل هی

مالیت مصالح .... پانچہزار روپیه
اجرت سالانه کاریگروں کي .... دس هزار روپیه
خرچ مرمت سالانه .... ایکہزار روپیه

میزان
سوله هزار

اِن رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چهه مهینے کے بحساب فیصدي دس روپیه سالانه } ایکہزار پانسو پچاس روپیه

میزان کل
سترہ هزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالا سے واضح هے که اگرچه یهه امر فرض کیا گیا که شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصه گذرے کا مگر خیال ایسا کیا جاتا هے که گھڑي کے استحصال کي لاگت چهه مهینے کے واسطے پیشگي لگائي گئي اسلیئے که منجمله زر پیشگي کے کچهه روپیه' چهه مهینے کے *واسطے اور کچهه روپیه چهه مهینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا هوگا اسلیئے که یهه امر فرض کیا جاوے که کاریگر برس دن تک گھڑي کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائي تو یہہ لازم آتا ہی کہ اُسنے گہڑي کے بکنے سے برس روز پیشتر پہلے دن کي اجرت پائي اور اخیر دن کي مزدوري بکنے کے دن حاصل کي نظر برین فروخت سے پہلے پیشگي لگانے کل روپیہ کي اوسط میعاد چہہ مہینے ہوتے ہیں اسلیئے کہ حساب اوسط کي رو سے جسقدر روپیہ تہوڑے دنوں کي بابت لگایا گیا اُسیقدر زیادہ دنونکي بابت بہي لگایا گیا *

یہہ بات بہي ظاہر ہوگي کہ ہمنے فرض کیا ہی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کي تمام مالیت وصول ہوئي اور مالیت زمین اور مکانات و آلات کي بابت صرف منافع حاصل ہوا اسلیئے کہ مصالح وغیرہ پر سرمایہ والے کا روپیہ سال بسال خرچ ہوتا ہی مگر مکانات و آلات وغیرہ آیندہ تحصیل میں کام آنے کے واسطے باقي رہتے ہیں اور اُن میں جو نقصان آتا ہی اُسکے لیئے ایک ہزار روپیئے سالانہ مرمت کے محسوب ہوگئے باقي زمین ضایع ہونے کے قابل نہیں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کي حساب میں نہیں آئي چنانچہ پہلے کچہہ اجرت خود کارخانہ دار گہڑي سازکي محنت کے لیئے لگاني چاہیئے جو وہ اپنے کام کي سربراہي میں کرتا ہے اور دوسرے کچہہ منافع اُسکي تعلیم کي بابت قرار پانا چاہیئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطني سرمایہ ہیں اور بعد اُسکے باقي نرہینگے تو یہہ امر ضروري ہی کہ اُن صفتوں کي مالیت کے وصول ہوجانے کے واسطے کچہہ منافع متوسط شرح سے زیادہ قرار دیا جاوے *

مثلاً اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ اُسکي تعلیم میں دس ہزار روپیہ خرچ پڑے اور یہہ روپیہ بذریعہ اوسط منافع پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ کے حساب سے وصول ہوسکتا ہی اور اُسکي اجرت کا اوسط تین سو روپیہ سالانہ ہی تو گہڑیوں کي قیمت مذکورہ پر ان حسابوں کي بابت اتہارہ سو روپیئے او زیادہ کرنے چاہیئیں اور علاوہ اُسکے یہہ اتہارہ سو روپیہ چہہ مہینے کے واسطے پیشگي لگانے پر نوے روپیہ منافع کے اور بڑہانے سے گہڑیوں کي قیمت اُنیس ہزار چار سو چالیس روپیہ ہوتے ہیں *

واضح ہو کہ اب جو رقم اس میں بڑہاني باقي رہي وہ محصول کا خرچ ہی یعني وہ اجرت اور منافع جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہی جو

گھڑی کے سامانوں کی حفظ و حراست کے واسطے مقرر هیں تا که اُنکو اپنے ملک اور بیگانه ملک کی جبر و تعدی اور مکر و فریب کا صدمه نه پہونچے *

غرض که گھڑی ساز نے جو قیمت آلات و مصالح اور مکانات کی بابت ادا کی منجمله اُسکے بڑا جزو وہ محصول هے جو ان چیزوں پر پہلے سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل تجویز طلب هےوہ وہ هے جو گھڑی ساز کو اُس سال میں ادا کرنا ضروری هے جنمیں گھڑیوں کا طیار هونا فرض کیا گیا *

محصول کا خرچ اس قابل نہیں که تخمینه اُسکا کیا جاوے چنانچه کچھه باعث تو یهه هے که انتظام حکومت کا خرچ ایک طرح پر نہیں رهتا اور کچھه سبب یهه هی که کوئی قاعدہ کلیه ایسا نہیں که اُسکی روسے محصول کا پرته دینےوالوں میں ٹھیک ٹھاک هوسکے انگلستان میں اُن لوگوں سے عموماً محصول لیا جاتا هی جو خاص خاص جنسوں کو صرف میں لاتے هیں یا پیدا کرتے هیں مثلاً گاڑی رکھنے یا کھڑ کی لگانے اور بتیوں اور شیشه کے کارخانه کرنے پر انگلستان میں محصول لگتا هی فرض کیا جاوے که جو دوکان اور آلات گھڑی ساز اپنے صرف میں رکھتا هی اُنکی بابت پانسو تینتیس روپئے آٹھه آنه محصول سالانه کے حساب سے اُسکو دینے پڑتی هیں اور اس روپئے کے پیشگی لگنے پر نصف سال کا منافع چھبیس روپئے آٹھه آنه اگر حساب میں شمار کیئے جاویں تاکه دونو رقموں کا مجموعه پانسو ساٹھه روپئے هوویں اور یهه روپئے بشمول اونیس هزار چار سو چالیس روپئے کے هوکر بیس هزار روپئے هوویں تو کل یهه روپیه پانسو گھڑیوں کی طیاری کا هوگا اور فی گھڑی چالیس روپیه کا پرته پڑیگا *

مثال مرقومه بالا میں رقوم متفرقه بے سوچے سمجھے قایم کی گئیں لیکن حساب مذکور کا تفصیل وار قایم هونا آغاز سے انجام تک اسلیئے مناسب سمجھا گیا که ایک مثال ان حسابوں کی ظاهر هوجاوے جنکی روسے هرکارخانه دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قایم کرنا آسان هووے اور نیز اس وجهه سے که کن کن صورتوں میں محنت و اجتناب اور قدرتی ذریعے یعنی لگان اور منافع اجرت استحصال کی ترکیبوں میں همیشه ظہور میں آتی هیں *

پس جب کہ ہم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سب کو یکساں اختیار حاصل ہونے کي حالت میں پیدا ہوتي یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسي اور مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت اور اجتناب کا نتیجہ ہیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے مجموعہ کي برابر ہی جو اُن جنسوں کے استحصال میں صرف ہونا چاہیئے تو ہماري غرض یہہ نہیں ہوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں موجود ہیں بلکہ یہہ مطلب ہوتا ہی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسوں کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے ہوتا ہی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ سب کو یکساں اختیار حاصل ہونے کي صورتمیں پیدا ہوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر ہوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ ہیں *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں میں داخل ہیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم ہوتا ہی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں ہوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاھتي ہی اور تیسري اور چوتھي صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جسمیں قدرتي ذریعہ کي وجہہ سے مقدار پیداوار سخت محدود ہوتي ہی چوتھي صورت میں کے جنس کي قیمت جسمیں محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا سکتا ہی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي ہے *

لیکن جو جنسیں پانچویں صورت میں شامل ہیں اور وہ سب کو غیر مساوي اختیار حاصل ہونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ ایک خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا ہوتي ہیں اور جنکو سارے لوگ پیدا کرسکتے ہیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ہی اُن جنسوں کي قیمت ہمیشہ یہہ چاہتي ہی کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر ہوجاوے جس جزو کے استحصال میں باقي حصوں کے اِستحصال سے نہایت خرچ پڑتا ہی مثلاً شہر لندن کي سالانہ رسد رساني میں پندرہ لاکھہ کوارٹر گیہوں کي ضرورت پڑتي ہی اور منجملہ اسقدار کے پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ بعید کي آمد کے وسیلہ سے ہاتھہ آسکتے ہیں اور جبکہ لندن والوں کي دولت اور حاجات ایسي ہیں کہ اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکھہ کوارٹر غلہ کي خریداري کرسکتے ہیں اور اگر غلہ کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو تو یہہ بات ظاہر ہی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالاکا پیدا ہونا یکقلم موقوف ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ جاویگي اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکھہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن ہی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے بخرچ پانچ روپیہ في کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکھہ کوارٹر دس روپیہ في کوارٹر اور دولاکھہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکھہ کوارٹر پندرہ روپیہ کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے ہوں باقي کل غلہ کے استحصال کي لاگت پچیس روپیہ في کوارٹر سے کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعني پندرہ لاکھہ کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے فروخت ہوگا باقي یہہ فرق جو قیمت اور استحصال کي لاگت میں واقع ہی وہي لگان کہلاتا ہی اور لگان وہ منافع ہی کہ ایسے قدرتي ذریعہ کے اِستعمال سے حاصل ہوتا ہی جسپر سب لوگوں کا اختیار نہیں ہوتا اور اِسي وجہہ سے جو شخص اُس قدرتي ذریعہ کا مالک ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے لگان ملتي ہی وہي اُسکو لیتا ہی *

مگر منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون اداے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے پیدا ہونے اور اُسکو معین کھیت سے بازار تک لانے کا خرچ اس حساب سے ہووے کہ ہزار روپئے سو کوارٹر کي بابت اور ہزار روپئے نوہ کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیه اسي کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ستر کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ساٹھه کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه پچاس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه چالیس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي بابت خرچ هو اور تیس روپیه في کوارٹر کي شرح سے بازار کا بهاؤ هووے تو یهه صاف ظاهر هی که زمیندار کا لگان حسب حساب مندرجه ذیل هوگا

اول هزار روپیه پر	دس هزار روپیه
هزار روپیه ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیه
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیه
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیه
پانچویں هزار پر	آٹهه سو روپیه
چهٹے هزار پر	پانسو روپیه
ساتویں هزار پر	دو سو روپیه

غرض که کل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیه زر لگان کے هوئے *

یهه بات واضح هی که کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي لگان ادا نهیں کرسکتا اسلیئے که وه هزار روپیه جنکے معاوضه میں مقدار مذکور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف هو جاتے هیں اور یهه مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي که خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غله کي خرید کي خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسکا حاصل هونا بدون پیدا هونے نهایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نهیں یهانتک که اگر لوگوں کي دولت و حاجت ترقي کرتي رهے تو یهه بهي ضرور هوسکتا هی که زیاده مقدار حصول غله کي اور بهي زیاده لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس کوارٹر غله هزار روپیه کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یهه بهي ظاهر هی که جب مقدار حصول ایسي هوگي تو في کوارٹر پچاس روپیه کي شرح سے قیمت بهي هوگي اس لیئے که یهه ایسي کم سے کم قیمت هے جس سے آخر حصه کي لاگت حاصل هوسکتي هی اور ظن غالب هی که حصول پیداوار آخر سے پهلے پچاس روپیه في کوارٹر سے زیاده قیمت بڑه جاویگي اسلیئے که یهه بات ضرور هی که جب خریداروں کي حاجت اور دولت سے پیداوار

کي زيادہ مانگ ھو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول میں پیداوار اخیر کي وجہہ سے بڑھوتري ھووے ایک عرصہ درمیان میں گذریگا اور اخیر پیداوار زاید کے حصول سے جسقدر قیمت قایم ھوگي اُس قدر سے زیادہ قیمت کا جاري رھنا بیچ کے دنوں میں ضروري ھی اور آخر پیداوار زاید کے بازار میں آنے سے قیمت میں اتني تخفیف ھوگي کہ پچاس روپیہ في کوارٹر قایم ھو جاوینگے کیونکہ اسي لاگت کے حساب سے وہ اخیر پیداوار پیدا ھوگي مگر جب تک خریداروں کي حاجت اور دولت یا کاشتکاري کے خرچ اور غلہ کے لانے میں تخفیف نہوگي تب تک اُس قیمت میں کمي نہیں آسکتي *

یہہ مسئلہ اسقدر روشن ھی کہ بیان اُسکا تکلف سے ھونا ضروري نہیں مگر وہ نہایت زمانہ حال کي تحقیقوں میں سے ھی چنانچہ بہت لوگ انگلستان کے بھي ابتک اُسکو تسلیم نہیں کرتے اور باھر کے لوگ اُسکو سمجھتے بھي نہیں اگر کسي مصنف سے یہہ توقع کیجاوے کہ وہ اُس سے بخوبي واقفیت رکھتا ھو تو اُسکے قابل صرف سی صاحب معلوم ھوتے ھیں جو منجملہ علماء انتظام مدن کے تمام یورپ میں معزز و ممتاز اور رکارڈو صاحب کي کتاب کے شارح تھے جو کتاب رکارڈو صاحب نے اصول دولت و محصول کے مقدمہ میں تصنیف کي اور فرانسیسي زبان میں اُس کا ترجمہ ھوا سی صاحب نے اُسکي شرح لکھي اور وہ ھر جگہہ رکارڈو صاحب کي دلیلوں کے مقابلہ میں یہہ حقیقت پیش کرکے کہ تمام اراضیات مزروعہ سے لگان حاصل ھوتا ھی یہہ کہتے ھیں کہ اس حقیقت کو اسبات سے کچھہ علاقہ نہیں ھی کہ اکثر غلہ بلا لگان بھي پیدا ھوتا ھے رکارڈو صاحب اپني کتاب میں اس حقیقت کا ابطال کرتے ھیں سی صاحب بحسب دستور اپنے اعتراض کو جماتے ھیں اور وہ مقام وہ ھی جہاں رکارڈو صاحب اپني کتاب کے چوبیسویں باب میں آدم استھہ صاحب کي راے پر جو لگان کے مقدمہ میں اُنھوں نے لگائي مباحثہ کرتے ھیں چنانچہ وہ عبارت نقل کیجاتي ھی *

آدم استھہ صاحب نے یہہ بات اختیار کي تھي کہ پیداوار اراضي کا کوئي جزو ایسا ھوتا ھے کہ اُسکي مانگ ھمیشہ ایسي رھتي ھے کہ جو خرچ اُسکے قابل فروخت کرنے اور بازار میں لانے پر پڑتا ھی سول اُسکا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل ہوتا ہی اور وہ کھانیکي چیزوں کو ایساہي جزو پیداوار اراضي سمجھتے تھے *

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ہر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا ہوتي ہی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي ہوتي ہی کہ محنت اُس سے قایم رہی اور جس سرمایہ سے کہ اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي ہی اُسکا منافع وصول ہونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ ہوتي ہی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچھہ نکچھہ فاضل بچتا ہی *

مگر آدم اسمتھہ صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچھہ نہیں کہتے کہ ناروے اور اسکات لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جہاں ناقص زمینیں ہوتي ہیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےہوتي ہی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي ہی کہ اُس سے چرواہے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا ہو کر زمیندار کو لگان بھي حاصل ہو جاتا ہے مگر اُنکي اِسبات میں ہمکو شک اِسلیئے ہے کہ کیساہي ملک ہو خواہ عمدہ سے عمدہ ہو یا برے سے برا ہو مگر اُسمیں کوئي نہ کوئي زمین ایسي ہوتي ہے کہ پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل ہو سکتي ہے کہ جو سرمایہ اُسپر لگے وہ اور اُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل ہو زیادہ کچھہ نملي چنانچہ یہي حال امریکا کا سب پر روشن ہی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یہہ نہیں کہتا ہی کہ امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت ہی لیکن اگر یہہ بات درست ہو کہ اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقي بہم پہونچائي کہ آج ایسي کوئي زمین وہاں نہیں کہ اُس سے لگان حاصل نہوتا ہو تو البتہ یہہ بھي راست ہی کہ پہلے ایسي زمینیں بھي تھیں جنسے لگان حاصل نہوتا تھا مگر ایسي زمینوں کا ہونا نہونا امر متنازع فیہ میں کچھہ بڑي منزلت نہیں رکھتا کیونکہ اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایہ اور معمولي منافع کي بازیافت ہو سکتي ہی پراني ہو یا نئي ہو سرمایہ کا اِستعمال ہوتا ہی تو ہماري مراد حاصل ہی اگر کوئي ٹھیکہدار زمین کا ٹھیکہ سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن ہی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکھہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بھي ادا کردونگا اور معمولي منافع بھي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکھہ دس ہزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائے گا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس ہزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار ہو سکتي ہی یا نہیں کہ اُسکے پیدا ہونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل ہو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي ہوگي یا نہیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے کہ یہہ حال اُسکو معلوم ہی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انقضاے میعاد پر بھي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلیئے کہ اگر زمیندار اُس دس ہزار روپیہ مذکورہ کي وجہہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹھیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو ہاتھہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل ہوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکھتے ہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بڑي سي بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا ہی مگر اس کلام پر سے صاحب کو ہم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے ہیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکھتے ہیں کہ وہ کچھہ ضروري نہیں اِسلیئے کہ جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکر دیا جاتا ہی تو ایک جزء اُسکي پیداوار کا ایسا بھي ہوتا ہی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاہیئے کہ لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

---

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ دس ہزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹھیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا ہی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل ہوئي جسپر کچھہ لگان نہیں ہی غرضکہ اُنھوں نے اپني خیال میں اُس کلیہ کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مزروعہ ایسے نہیں ہوتے جسپر لگان نہو حالانکہ یہہ تمام مثال سے صاحب کے اُس قول کي تائید کرتي ہی کہ غلہ بلا لگان پیدا ہوتا ہی

آدمیوں کي توجهه کي انتشار کا احتمال اور کم فهموں کي حرف گیري اور آمادگي کا کمان قوي هوتا هے رکاردو صاحب نے ایجاد اس مسئله کي نهیں کي مگر عمده طور سے توضیح اُسکي کي اور باقتضاء اُن عیب و هنر کے جو رکاردو صاحب میں موجود هیں اُنکي عبارتوں میں بهت جگهه غلطیاں واقع هوئیں وه صاحب علم منطق سے اتنے ماهر نتهے که مضمونوں کو تهیک تهاک کرتے یا قدر اُنکي سمجهتے اور تحریر میں اسقدر تیز فهمي کو دخل دیا که کم فهیم اور فهیم دیکهنیوالوں کي معمولي فهمید کے واسطے گنجایش باقي نهیں چهوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُنمیں تهي که وه یهه نه سوچے که هماري تحریروں سے دیده و دانسته خلاف مراد سمجهینگے غرضکه بوجوه مذکوره بالا اُنهوں نے ایسي غلطي کي که منجمله اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایه پر پهونچے یهي مصنف بڑا غلط لکهنیوالا تها اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکهي که اور جگهه اُس سے ایسي خطا نهیں هوئي *

رکاردو صاحب نے یهه دیکها که جب لوگوں کو پیداوار خام کي خریداري کي خواهش و طاقت زیاده هوتي هی اور پیداوار زاید کا پیدا هونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نهیں تو زرلگان زیاده هوجاتا هی اور زراعت کو وسعت هوتي هی چنانچه اُنکے ذهن میں لگان کي زیادتي اور زراعت کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنهوں نے اُن دونو تصوروں کو بهت جگهه ایسا ظاهر کیا که گویا اُنمیں سبب و مسبب کي نسبت قایم هی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب هی حال آنکه یهه امر ظاهر هی که وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا هوتا هے رکاردو صاحب کي یهه غلطي اتنی روشن هے که کوئي کتاب کا دیکهنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجهه کا رکهتا هو ایسا هو که اُس غلطي کو نسمجهے *

رکاردو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو که ایسي زمین کا پیدا شده غله جسپر لگان نهو اور ایسا پیدا شده غله جسکا لگان نه ادا کیا جاوے ایک هي مراد میں استعمال کیا اور جب که اُنکے مخالفوں نے یهه کلام اُنسے کیا که پراني سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جاتا هی تو اُنهوں نے کبهي کبهي اِس کلام کي صحت سے انکار کیا حال آنکه

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاهیئے تها جو اُنهوں نے انتخاب مندرجه بالا میں کہا یعني یهه که هماري بات دونوں حالتوں پر صادق رهتي هی خواه اُسکو کسي ایسے هي چهوٹے ضلع سے منسوب کریں جهاں تمام اراضیات پر بهت لگان لگتا هی خواه کسي ملک نو آباد سے نسبت دیں جهاں باستثناء لگان استحصال کي لاگت هوتي هو اور آزادي عام هو*

علاوه امور مذکوره بالا کے رکارڈو صاحب نے یهه بهي اکثر لکها هی که لگان کا حصول اُس امر پر موقوف هی که مختلف درجوں کي اراضیات بوئي جاویں یا ایک هي سي زمین پر زیاده سرمایه لگایا جاوے اور اُس سرمایه زاید کا بهي معاوضه مناسبت سے کم حاصل هوسکے مگر خلاف اُسکے یهه ظاهر هی که اگر کوئي ملک ایسا تصور کیا جاوے که وهاں آدمي بهت اور دولت زیاده هو اور اسکي زمینیں یکساں بهت سي زرخیز هوویں اور اُس سے ایک معین سرمایه کے خرچ کے معاوضه میں بهت سي پیداوار حاصل هوسکتي هی اور اگر سرمایه کم خرچ هو تو اُس سے کچهه معاوضه حاصل نهو یا بهت زیاده خرچ سے بهت زیاده معاوضه حاصل هو تو اُس ملک سے بخوبي لگان حاصل هوسکتا هی اگرچه هر بیگهه زمین اور هر حصه سرمایه سے بمقدار مساوي پیداوار پیدا هوتي هے*

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هی تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هی اور خلاف اُسکے جهاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اُسکا اثر اُسکي مناسبت سے کم هوتا هے

واضح هو که اب اس مسئله کے چند مشهور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا که کارخانوں میں محنت زاید کا بهت زیاده اثر هوتا هي اور فن زراعت میں زیاده محنت کي مناسبت سے ترقي نهیں هوتي اور اس وجهه سے کارخانوں کي پیداوار مصنوعي کي مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ متناسب کے تخفیف سے حاصل هوتي هی اور زراعت کي پیداوار کي هر مقدار زاید مناسبت سے زیاده لاگت لگنے پر هاتهه آتي هی*

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي ہوتي جاتي ہی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق ہوتي ہی جس سے وہ طیار ہوتي ہی بڑھنے پر مائل ہوتي ہی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور اجتناب کے معاوضہ کو زیادہ دخل ہوتا ہی جو اُسکو بناتے ہیں گھٹنے پر راغب ہوتي ہی یہہ امر واضح ہی کہ جو جنسیں موتي جھوتي صنعت سے متعلق ہیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع ہیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي ہیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع ہیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روتي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ ہے اور بالفعل انگلستان میں ایک پنسیري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ ہیں جسمیں گیہوں کي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي قرار دے سکتے ہیں اور باقي میں پیسني والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش ہوتي ہے اب اگر ایسي اتفاد پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روتي کا مطالبہ دوگنا ہو جاوے تو یہہ بات ظاہر ہی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نہوگي مگر یہہ بیان ہونا غیر ممکن ہی کہ اتفاد مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ ہو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند ہوجاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف ہونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي ہونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بھي بہت موثر ہوگي جو روتي کے لگانے اور بیچنے میں صرف ہوتي ہي میدہ کے پیسنے والے اور نان بائي عمدہ عمدہ قسم کے آلات اِستعمال میں لاوینگے اور محنت کي زیادہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بھي کچھہ تھوڑا سا خرچ بڑھا کر اپنے سودے کو دوگنا کرینگا غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طياري اور خوردہ فروشي قيمت سے تعلق رکھتي هي وهاں تک روٹي کي قيمت ميں بقدر ايک چہارم کے تخفيف هوگي يعني جہاں اِس کام ميں تين آنہ چار پائي خرچ هوتے تهے وهاں اڑهائي آنہ کا خرچ پڑيگا اور روٹيوں کي مقدار حصول کي زيادتي کا نتيجہ يہہ هوگا کہ ايک پنسيري نان پاؤ کي قيمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي هونگے *

اب ديکهنا چاهيئے کہ فيتہ کے اِستعمال کے زيادہ رواج کا کيا نتيجہ حاصل هوتا هی واضح هو کہ آج کل جو قيتہ اور روئي کي قيمت هی اُسکے حسابوں ايک پونڈ روئي سے جو مقام يور پول ميں ايک روپيہ کو بکتي هی فيتہ کا ايک تهان ايک هزار پچاس روپيہ کي قيمت کا طيار هوسکتا هی اگر فرض کيا جاوے کہ فيتہ کا خرچ دوچند هووے اور مول اُس روئي کا جو اُس کے بنانے کے لايق هووے اُسکي زيادہ مقدار کے حاصل کرنے کي دقت پڑنيکے سبب سے دوروپيہ پونڈ هوجاوے تو باوجود اسبات کے کہ خرچ طياري فيتہ کا بدستور سابق فرض کيا جاوے مول اُس کا ايکهزار پچاسويں حصہ کي قدر بڑهيگا يعني ايک هزار اکياون روپيہ هوجاويگا مگر جب فيتہ کے استعمال کے شوق کا ولولہ هوگا تو ساتهہ اُسکے بنانے کي ترکيبوں ميں بهي بلا شبہہ ترقي هوگي يہانتک کہ اگر اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ ميں ايک ربع کي تخفيف اندازہ کي جاوے تو شايد يہہ تخمينہ بهي کم قرار پاوے پس اس تخمينہ کے قرار پانے سے پيداوار مزيد کا يہہ نتيجہ هوگا کہ فيتہ کا مول ايک هزار پچاس روپيہ کي جگہہ سات سو اٹهاسي روپيہ آٹهہ آنہ هونگے غرضکہ جن صورتوں ميں روٹي کي قيمت دوچند کے قريب قريب هوگي اُنهيں صورتوں ميں فيتہ کي قيمت ميں ايک چہارم کي تخفيف هوگي *

دوسرا نتيجہ

محصول کے مختلف اثر پيداوار مصنوعي اور پيداوار خام کي قيمتوں پر

واضح هو کہ مسئلہ موقومہ بالا کا يہہ دوسرا نتيجہ هی کہ پيداوار خام اور پيداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعنی مصنوعي جنسوں کي قیمت محصول لگنے سے انجام کو زاید ہوجاتي ہی اور وہ زیادتي قیمت کي مقدار محصول سے زیادہ ہوتي ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتي کي پیداوار کي قیمت جب تک کہ اُس سے کوئي چیز طیار نکي گئي ہو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبہي زیادہ بہي ہوتي ہے تو وہ مقدار زاید محصول کي مقدار سے کم ہوتي ہی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعي پر

توضیح اِسکي آساني سے ہوسکتي ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گہڑیوں کي تجارت شروع ہوئي تو اُسکي قیمت پر في صدي پچیس روپیہ محصول لگتا ہی کوئي وجہہ خیال میں نہیں آتي کہ حالات موجودہ میں خود گہڑي ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کي اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رہتے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ سے لگتا رہا ہی تو گہڑي کي قیمت اُسکي اصلي قیمت سے بقدر ایک چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہي ہی ورنہ گہڑي سازي کے پیشہ کو کوئي محنتي یا کوئي سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بہي واضح ہے کہ قیمت کي اس زیادتي سے گہڑي کے بکنے میں ہمیشہ کمي یا توقف ہوتا رہا ہوگا اور اسي وجہہ سے گہڑي کے استعمال میں کمي ضرور آئي ہوگي لیکن اگر گہڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمي تعداد کي مناسبت سے استعمال کي لاگت بہت زیادہ لگتي اور قیمت اصلي سے قیمت بہي زیادہ ہوجاتي اور اس زیادتي کا باعث پہلے تو محصول کي مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمي تعداد کي طیاري کے باعث سے لگتا ہے اور یہہ بہي روشن ہے کہ درصورت موقوفي محصول کے گہڑي کي قیمت میں تخفیف واقع ہوتي پہلي وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا اور دوسري وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقي پیداوار کے سبب سے بنانے کي ترکیبوں میں ترقي ہوتي اور یہہ بہي واضح ہے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گہڑي کي قیمت زیادہ ہو جاوے گي اور اس زیادتي میں پہلے محصول کي مقدار قائم ہوگي اور دوسرے اُس خرچ

زاید کي مقدار قایم کي جاویگي جو گھڑیونکي کم مقدار کي بیع اور طیاري میں عاید ہوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل ہوگا وہ گھڑي کي تجارت میں باقي نرھیگا اور یہہ بھي روشن ھی کہ گھڑي کے برتاؤ میں جیسي جیسي تخفیف ہوتي جاویگي اُسیطرح مول بھي اُسکا بڑھتا جاویگا چنانچہ اگر فی سال دس گھڑیاں طیار ہوویں تو فی گھڑي پانچھزار روپیہ قیمت ہوگي اور اگر ایک ھي طیار ہو تو مول اُسکا اُن دس گھڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم ہوگا ھاں یہہ بات راست ھے کہ یہہ تمام اثر بمجرد تقرر یا موقوفي محصول کے ظہور میں نہیں آوینگے اسلیئے کہ دونون صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ اُس زمانہ میں اس باعث سے کہ گھڑي کي تجارت میں جو سرمایہ لگا ہوا ھے وہ ایک ھي ڈھنگ پر قایم رھیگا گھڑي کي مقدار حصول میں کمي بیشي نہوگي اور اس وجہہ سے قیمت پر بھي کوئي اثر ظاہر نہوگا اس عرصہ میں منافع اور اجرت اُن لوگوں کي جو گھڑي بنانے میں مصروف رھتے ھیں خلاف معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ ہوگي اور درجہ معمولي پر جب پہونچیگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گھڑي سازي سیکھہ ساکھہ کر آمادہ ہونگے یا درصورت تقرر محصول کے اُن شخصونکي تعداد میں کافي کمي ہوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے گھڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر ہو جاوے کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو اُنکي طیاري اور فروخت میں مصروف ہوں بحساب اوسط ملنے لگی *

محصول کا اثر کھیتي کي پیداوار پر

اگر کھیتي کي پیداوار پر محصول مقرر ہووے تو جس طریقے یعني کمي استحصال سے پیداوار مصنوعي پر اُسکا دباؤ ہوتا ھی اُس طور سے کھیتي کي پیداوار پر کوئي دباؤ نہیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لیئے جو جو طریقے مختلف مقرر ھیں اُنکے بموجب تقسیم اُسکي مناسب طور سے ہووے اور جب کہ کوئي خاص سبب مخل نہو تو فی کاشتکاري میں بھي جو سب پیشوں میں سے نہایت پسندیدہ پیشہ ھی بہ نسبت اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہتا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضي کي پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا رہی اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضي میں ہوتا ہی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیئے جاتا ہی کہ پیداوار زاید جو آخر کي محنت کرنیوالوں کي مصروفیت سے حاصل ہوتي ہی اسقدر کافي ہووے کہ اُسکي قیمت رائج الوقت سے محنت کرنیوالوں کي اجرت اور مالک کے پیشگي اجرت دینے کي بابت منافع وصول ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کي قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگي یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکي استحصال میں بہت سا خرچ ہوتا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضي کے چھہ سو ایکڑ موجود ہیں اور اُس زمین میں زرخیزي کے جدے جدے درجہ پائے جاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کي سعي و محنت سے في ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کي محنت سے في ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں في ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے في ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے في ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑوں سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ہیں في ایکڑ ایک کوارٹر پیدا ہوتي ہیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کي بحساب في کس چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ہیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگي دیتا ہي اور علي ہذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کي شرح اوسط دس روپیہ فیصدي سالانہ ہوتي ہے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوویں تو جہانتک في نفر بیس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک ٹھیکہ دار کو محنتي لگانیکي گنجایش ہوگي اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کي قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوري اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ہیں چنانچہ پہلي چاروں عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا ہر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ پیدا کرسکتا ہي اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا هر مزدور بیس کوارٹر غله پیدا کریگا یعني کل دس آدمي دو سو کوارٹر چار هزار چارسو روپیه کے پیدا کرینگے اور چھٹي اخیر قسم کي پیداوار سے جسمیں ایک آدمي صرف دس کوارٹر غله پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ بھي ادا نهوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنه چارپائي في کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھه بیشي نه آوے تو یهه بات واضح هی که وه ٹھیکه دار اُس قسم کي اراضي سے کمتر درجه کي زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کي محنت کي بدولت تین سو کوارٹر غله پیدا هوسکتا هی اور مول اُس غله کا بائیس روپیه في کوارٹر کے حساب سے چھه هزار چھه سو روپئے هونگے جسمیں سے دوهزار دوسو روپیه محصول میں جاوینگے اور چارهزار چارسو روپئے اجرت اور منافع میں محسوب هونگے لیکن اس قسم کي زمین کي کاشت وه ضرور کریگا اور اس سے عمده قسم کي کاشت میں بھي زیاده محنت جبتک صرف کریگا که هر ایک زیاده کیئي هوئے مزدور کي محنت سے تیس کوارٹر پیدا هوتے هیں اور جب که محصول اسقدر زیاده هووے که زراعت کا باب مسدود هوجاوے تو ٹھیکه دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمده سے عمده زمینوں کو اُفتاده چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نهیں هوتا اور یهه محصول نهیں بلکه ایک طرح کي سزا هے هم اِسبات سے انکار نهیں کرتے که اختیار اُس عمل کا جو ٹھیکهدار کي نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پهونچاویگا اور نه هم اُسکا انکار کرتے هیں که ٹھیکهدار غله کي قیمت مقدار محصول کے مساوي زیاده کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعه سے اپنے سرمایه کے اِستعمال کو جوں کے توں قایم رکھه سکے مگر اِسبات کو هم نهیں مانتے که واجبي محصول کے مقرر هونے سے جب قیمت میں بیشي نه آوے تو وه شخص اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے کا نظر بریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں که زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف هی اسلیئے که اگر تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانهدار کو قیمت کے زیاده نهونے پر کام کاج اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصه یهه که جو بهبودي کي صورت کاشتکاروں کے لیئے هوتي هی وه اهل صنعت کے واسطے بڑي قباحت هو جاتي هی یعني زراعت کي صورت میں سرمایه میں تخفیف هوکر جس

قدر باقي رهتا هى پيداوار اُس سے زيادہ هوتي هى اور صنعت كي حالتمين سرمايہ کے بتنيہ سے پيداوار كم هوتي هى *

مگر لوگ ايسا خيال كرتے هيں كہ كهيتي کے پيداوار كي قيمت مين كل مقدار محصول تك بيشي هوتي هى پس وہ كل محصول خرچ كرنے والے کے ذمہ عايد هوتا هى اور ركاردو صاحب اور مل صاحب كي بهي يهي راے هى اور اسي وجهہ سے قول اُنكا يہہ هى كہ يہہ وہ محصول هى جو اِنگلستان ميں اراضي اور محنت كي پيداوار پر پادري لوگ امور دين کے واسطے ليتے هيں محصول دهك کے باعث سے خام پيداوار كي قيمت ميں بقدر ماليت محصول مذكور کے بيشي هوتي هى اور اس بيشي كا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هى جو پيداوار خام كو خرچ كرتے هيں مگر هماري راے يہہ هى كہ خام پيداوار پر محصول لگنے سے في الفور قيمت بڑہ جاتي هى مگر يہہ بڑهوتري محصول كي برابر نهين هوتي هاں محصول كا اخير نتيجہ يہہ هى كہ پيداوار خام کے خرچ اور استحصال ميں كمي آ جاتي هى مگر اُسكي قيمت پر اثر نهيں هوتا *

پهلي بات کے اثبات کے ليئے صرف اسقدر ثابت كرنا چاهيئے كہ قيمت كي بيشي هو جانے سے جس شي كي نسبت يہہ تسليم كر چكے كہ محصول کے موجود تقرر سے ظهور ميں آتي هى جنس محصولي کے خرچ ميں كمي آ جاتي هى اور اسي وجهہ سے اُس جنس کے استحصال ميں بهي تخفيف پيدا هوتي هى اور يہہ ابهي بخوبي ثابت هو چكا كہ جب استحصال ميں كمي آ جاتي هى تو جو پيداوار اُسكے بعد پيدا هوتي هى اُسكي استحصال كي لاگت ميں بهي تخفيف هوجاتي هى اور كهيتي كي پيداوار كي قيمت اُس جزء پيداوار کے استحصال كي لاگت پر منحصر هى جو بڑے خرچ کے ذريعہ سے يعني مساوي همسري كي حالت ميں پيدا هوتا هى اور ايسي صورت ميں هم جس نتيجہ پر اعتراض كر رهے هيں كہ مقدار محصول تك قيمت بڑہ جاتي هى اُسکے ثابت هونے کے واسطے يہہ ضرور هى كہ قيمت کے بڑهنے سے غلہ کے خرچ ميں كمي نهو اور يہہ بات اُن اِنگلستان والونكي نسبت صحيح هى جنكي اوقات گذاري اُن مددوں کے بدولت هوتي هى جو مفلسوں كي پرورش کے ليئے ضلع بہ ضلع اكٹهي هوتي هيں اور جنكي

کہیں وہ مدد روتي کي قیمت کے لحاظ سے هوتي هی تو وهاں انکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نہ قیمت کے گھتنے سے بڑھتي هی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے گھتتي هی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو هیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ هیں راست آتا هی جنکا صرف روتي کا خرچ اَور اخراجات کے نسبت بہت کم هوتا هی مگر عوام اِنگلستانیوں کي نسبت هرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محنتي جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے هیں جنمیں تمام چھوتے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل هیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے هیں یعنے جب ارزاني هوتي هی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے هوتے هیں خوب پیت بھر کر کھاتے هیں اور بعد اُسکے وهي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے هیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رهے تو گیہوں کي روتي چھوڑ کر چھوتے موتے اناج کي روتي کھانے لگتے هیں چنانچہ شمالي طرف کے لوگ جئي کے آتے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر گذارا کرتے هیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چنداں ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم هو سکتي هی کہ جب کوئي مانع موجود نہیں هوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواهش اور لوگوں کا مقدور کم هوجاتا هی *

اب هم اپني اسباتکو ثابت کرتے هیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجہ یہہ حاصل هوتا هی کہ پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکہ پیداوار کي مقدار کم هو جاتي هی اور هر شخص اسبات کو تسلیم کریگا کہ کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زرخیزي پر منحصر نہیں بلکہ در صورت یکساں رهنے اَور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اُس ملک کے رهنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي هی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر هی چنانچہ ایک بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے هووں قیمت ایسي هي کم هوگي جیسیکہ ملک زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت هووے بہت سي هوگي مثلاً

اسکاٹلینڈ کي ترائي کي زرخیز اراضیات میں قیمت زیادہ هی اور پولنڈ کي ریتلي زمینوں میں بہت کم هی اور یہہ تسلیم کرنیکے قابل هی که تمام اور حالات کے بدستور رهنے کي صورت میں ملک کي آبادي اُس کي زرخیزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اب زمینونکي کاشت پر محصول دهک یا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهیک ایسا هوتا هے که گویا اُن محصولوں کے ایک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے محصول نهونے کے زمانه کي نسبت اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت میں زیادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخیزي آج انگلستان میں موجود هی اگر وہ اس سے زیادہ تر وسیع اور زرخیز همیشه سے هوتا تو کوئي شخص ایسا تصور نکرتا که غله کي قیمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکه اُس حالت میں حال کي نسبت غله زیادہ هوتا اور اس غله کے کهانے والے بهي بہت سے لوگ هوتے اور یہہ زیادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اور ایسا هي دیوانشائیر یا لنکن شائیر کے ضلع موجود نهوتي تو انگلستان کي پیداوار اراضي اور باشندوں کي تعداد میں مستقل کمي هوتي مگر جبکه ایک دوسرے کي یهي مناسبت رهتي جیسکه اب هی تو غله کي قیمت اُس وقت اب کي قیمت سے زیادہ نهوتي غرض که اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان میں ظهور نه پکڑتا تو غله زیادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بهي زیادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں یہہ بات درست هے که اگر اس وقت انگلستان میں ایک نیا ضلع مانند دیوانشائیر یا لنکن‌شائیر کے زیادہ ایسا قایم هو جاوے که زمین اُسکي زراعت میں في الفور آسکے تو في الحال یہہ ثمرہ هاتهہ آویگا که پیداوار کے حصول میں ترقي هوگي اور قیمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے یہہ بات بهي درست هے که اگر ضلع جدید کے زیادہ هونے پر انگلستانیوں کے رواج اور اصول اور رسم اور عادت میں کسي طرح کا تبدل تغیر واقع نهو تو کهانے پینے کي چیزوں کي زیادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد میں رفته رفته بهي هوکر

ارزاني یکقلم فنا هو جاویگي اور آخرکار ایسے هوجاوینگے جیسے کہ وہ اب دیکھے جاتے هیں مگر فرق اسقدر هوگا کہ باشندوں کي تعداد میں ترقي هوجاویگي اور ایسي هي اگر قضاکار محصولات دهک کي صورت پلٹ جاوے اور زراعت کا کام اُن محصولوں کي خرابي سے پاک صاف هو جاوے تو اُسي طرح کے نتیجے حاصل هونگے گویا انگلستان کي اراضي کي زرخیزي یا وسعت میں ناگاہ بیشي واقع هوئي اور اگر لوگوں کي عادت و قواعد میں کچھہ تبدیل واقع نهو تو باشندوں کي تعداد میں بیشي هوکر پیداوار اراضي کي قیمت پھر اُسي درجہ کو پهونچیگي جیسیکہ اب هی *

غالب هی کہ بلاد انگلستان میں محصولات دهک کي موقوفي کا آخر نتیجہ یہہ نهوگا کہ خام پیداوار کي قیمت میں کمي واقع هووے بلکہ یہہ هوگا کہ قیمت اُسکي زیادہ هوجاویگي اسلیئے کہ باشندوں کے زیادہ هونے سے تمام زمینوں کي کاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں کي تعداد میں ترقي هوگي اُسیقدر اراضي کي پیداوار بھي زیادہ هوگي تو غالباً لوگوں کي دولت بھي بڑهیگي اور جب کہ ایک ملک کي زمین کي بارآوري اُس کي آبادي کي مناسبت سے بتائي جاوے یعني جب کہ مقدار پیداوار خام اور تعداد باشندگان دریافت هوجاوے تو جسقدر کم زمین سے وہ مقدار پیداوار پیدا هوسکے اُسیقدر اولی اور انسب هی اسلیئے کہ زراعت میں خواہ صنعت میں استحصال کي لاگت کے بڑے اجزا امدورفت کي وہ اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هیں جو سفر میں هوتے هیں اور تعداد اُن خرچوں کي ملک کي اُس وسعت پر محصور و موقوف هي جهان پیداوار کي مقدار معین پیدا هوتي هی جسقدر کہ انگلستان والوں کي محنت کار براري کرتے جاوے گي ویسي هي دنیا کي بازار عام میں اُنکي محنت کي مالیت بڑهتي جاویگي اور نتیجہ اُسکا یہہ هوگا کہ تمام اشیاء کي قیمتوں میں ترقي هوگي اور ساتهہ اُسکے پیداوار اراضي کي قیمت بھي بڑهیگي مگر یہہ سارے بیان هماري تقریر میں داخل نهیں اور همکو یقین واثق هی کہ محصولات دهک کا آخر نتیجہ یہہ هی کہ پیداوار خام کي قیمت میں تخفیف لازم آتي هی مگر جو کچھہ همکو ثابت کرنا تها وہ یہہ بات هی کہ ان محصولوں سے پیداوار مذکور کي قیمت زیادہ نهیں هوتي *

واضح هو كه مراتب مذكوره بالا سے بڑے بڑے آثار آمدني نتيجے نكلتے
هيں چنانچه اگر كسي ملك ميں مصنوعي جنسوں كے استحصال پر
محصول مقرر كيا جاوے اور وه جنسيں اُس ملك ميں جس آساني سے
پيدا هوسكتي هيں اُسي آساني سے اُسكے قريب قريب بيگانه ملكوں ميں
بهي طيار هوتي هوں تو نهايت ضرور هى كه اُس بيگانه ملكوں كي اُس
جنس كي آمدني پر اُسي قدر محصول بلكه كچهه زياده مقرر كيا جاوے
جو اپنے ملك ميں مقرر كيا گيا اسلئيے كه جو محصول اپنے ملك كي
جنس پر مقرر كيا گيا اُس سے استحصال كي لاگت ميں اول بقدر
محصول زيادتي هوگي اور دوسرے اُس تهوڑي مقدار كے پيدا كرنے
كے زياده خرچ سے جسكي مانگ قيمت كي زياده هوجانے كے بعد
باقي رهتي هى استحصال كي لاگت زياده هوجاويگي اب اگر بيگانه ملك
كي آمدني پر محصول مقرر نكيا جاوے تو اُسي ملك ميں استحصال
كي لاگت ميں اس سبب سے تخفيف هوگي كه بهت سي مقدار مطلوبه
كے پيدا كرنے ميں اُسكي مناسبت سے اُس ملك والون كا خرچ كم هوگا
اپنے ملك كي اُن جنسوں كے پيدا هونے ميں اور اُنكے محصول ميں صرف
تخفيف هي نهيں هوگي بلكه دونو موقوف هوجاوينگے اور اصل نتيجه
يهه هوگا كه بيٹهے بٹهاے صفت كي قباحت پيدا هوگي مگر جب كه اپنے
ملك ميں پيداوار اراضي پر محصول مقرر هوتا هى اور بيگانه ملك سے
اُسي قسم كي پيداوار هاتهه آسكتي هى مگر بيگانه ملك كي آمدني پر
بمقابله محصول اپنے ملك كے كوئي محصول مقرر نهيں تو صرف يهه
نتيجه هوتا هى كه اپنے ملك كي پيداوار كے جسقدر جزو پر نهايت زياده
خرچ پڑتا هى اُسي قدر كي پيداوار موقوف هوجاتي هى يعني كهيتي كے
سرمايه كا وه حصه جو نهايت كم بار آور هوتا هى عليحده كرليا جاتا هى
يا وه صرف هوجاتا هى اور پهر دوباره قايم نهيں هوتا اور جو كمي كه اِس
عمل سے ظهور ميں آتي هى اُسكو بيگانه ملك كي آمدني سے پورا كيا
جاتا هى مگر زياده مانگ كے باعث سے غير ملك كي لاگت استحصال
ميں تخفيف هونے كي بجاے جيسيكه مصنوعي جنسوں كي حالت
ميں تخفيف هوتي هى اُسي طرح لاگت استحصال زياده هوگي جيسے
كه مانگ كي كمي كے سبب سے اپنے ملك كي لاگت استحصال بهٹائے

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي هی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس تبدیل کے موافق نہیں هوتي اور قیمت پھر اپني حالت اصلي پر عود نہیں کرآتي کھیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ هوتي رهتي هی مثلاً بلاد انگلستان میں جو بھاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا هی اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بری هوتے اور بعض بعض پر محصول رهتا تو محصولي کارخانے تباہ هوجاتے مگر کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دهک انگلستان میں ادا کیئے جاتے هیں اُن زمینوں کي حرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا اسکات لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي پیداوار کي آمدني کے سبب سے چھوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات انگلستان میں محصولات دهک کے تابع هیں پیداوار اُنسے حاصل هوئی جاتي هی اور زرلگان بھي اُن سے حاصل هوتا هی اگرچہ محصول کي گران باري سے پیداوار میں کمي هوتي هی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي آجاتي هے *

پہلے اس سے کہ محصولات دهک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر مناسب متصور هوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي جاتي هی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین هی کہ محصولات دهک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے هیں مگر همارے راے میں اُسکے برعکس هوتا هے *

واضح هو کہ محصولات دهک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں مخصوص هی وہ معین هی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا هی وہ معین نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دهک کا کبھي زیادہ نہیں هوتا حال آنکہ لگان کے واسطے یہہ بات ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا دسواں حصہ هووے یا بیسواں حصہ هووے بلکہ یہاں تک ممکن هی کہ چوتھائي یا تہائي یا آدھا یا آدھے سے زیادہ بھي هووے حاصل یہہ کہ جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں هوتا وهاں محصول دهک حاصل هو سکتا هی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دهک دونوں

حاصل هو سکتے هیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کي قوت میں کچھه مشابهت نهیں هوسکتي چنانچه یهه بات بیشي لگان کي تمثیل ذیل سے واضح هوگي *

فرض کیا جاتا هی که ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم هی اور یهه دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے هیں اور یهه سب ضلع باهم مساوي المقدار هیں مگر اُن ضلعونکي یهه کیفیت هے که ایک سے دوسرا ضلع درجه بدرجه زر خیزي میں کم هی چنانچه ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعه سے دوسو کوارٹر غله پیدا هوتا هے اور اُسي خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجه بدرجه دس دس کوارٹر کے حساب سے غله کم پیدا هوسکتا هی یهاں تک که ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر هو سکتے هیں اب سمجھنا چاهیئے که ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دهک کے حاصل هوتے هیں اور کچھه لگان حاصل نهیں هوتا اور جبکه غله کا مول اسقدر زیاده هو جاوے که نمبر دو کی کاشت هو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دهک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل هونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دهک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کي لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دهک میں چوهتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساٹھه کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دهک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دهک سے لگان زیاده هوا اور اُسکي آینده زیادتي حیرت انگیز هوگي چنانچه جب نمبر چهه بونے جوتنے کے قابل هوگا تو محصول دهک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑه سو کوارٹر هوگا اور جب نمبر سات کي زراعت کي نوبت پهونچے گي تو محصول دهک ایک سو اُنیس کوارٹر اور لگان دو سو دس کوارٹر هوگا اور جب نمبر آٹھه کاشت کے قابل هوگا تو ایکسو بتیس کوارٹر دهک اور دو سو اسي کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساٹھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک ایکسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسي نئي زمینوں کي زراعت فرض کرنے کے جنکي زرخیزي درجہ بدرجہ کم ہووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک هي زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکي پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کي مناسبت سے گھٹتي جاوے تو یہي نتیجہ ظاهر ہوگا هاں یہہ هماري غرض نہیں هی کہ جو کچھہ همنے فرض کیا هی ویساهي حقیقت میں ہوتا هے بلکہ غرض یہہ هے کہ هماري غرض کي ہوئي باتوں سے وہ طریقہ ظاهر ہوتا هی جسپر واقعات وقوع میں آتے هیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح ہوتا هی کہ درصورت نہونے موانع کے بیشي لگان اور بیشي محصول میں کیا مناسبت قایم رهتي هی مگر یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئي جاتي فرض کیئے مساوي المقدار هوویں اور سرمایہ مساوي المقدار هر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسي حال میں ترتیب کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظهور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسي ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا ہووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف ہووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ ہوگي اور محصول دھک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر هو جاویگا اور زرلگان تین سو ساٹھہ کوارٹر سے چار سو پچاس کوارٹر ہونگے نظربریں ایسي صورت میں محصول دھک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بھي خیال رکھنا چاهیئے کہ محصول دھک اور زرلگان میں ایک هي وقت میں بیشي نہیں ہوتي اسلیئے کہ جب اراضي پیداوار زاید پیدا کرنے کے لیئے کاشت کي جاتي هی اُس سے پہلے هي غایت درجہ کا لگان قایم ہوجاتا هی اور اُس وقت میں مانگ کي گرم بازاري ہوتي هی اور پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پہونچتا مگر بعد پیدا ہونے پیداوار زاید کے محصول دھک کي مقدار زیادہ هو جاتي هی اور اسي وجہہ سے یہہ دستور هی کہ جب لگان میں

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زلزلے ہوتي هی اور شاید یهي وجهه منجمله اُن وجوه کے هی که عوام‌الناس کي راے میں لگان کے زیاده هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیاده هونے پر بیش از بیش هی اور علاوه اسکے یهه وجهه بهي عوام کو منقوش خاطر هی که سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تنسیم دو تنسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نہیں هوئي چنانچهه ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پہلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پہلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وه زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهه امر ممکن هی که صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیاده هی مگر اس علاقه کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعه کے مقابله میں قابض حال کي آمدني بهت کم هی خلاصه کلام یهه که یهه بات بطور یک عام مسئله کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهه شک و شبهه نهیں که جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وه محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوه مذکوره بالا یهه امر واضح هی که نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جهاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایه کي قلت کے باعث سے زرلگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي ذریعه ایسا نهیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچهه یهي باعث تها که جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وه محصول اُنکے لیئے تجویز هوا اور اسي وجهه سے ڈینش اور سیکسن دونوں قوموں نے جو انگریزوں کے مورث اعلی هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکه میں جهاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات دین کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نہوا هماري راے

میں محصول دھک کا مقرر ہونا مناسب وقف تھا اگرچہ وہ تدبیر مملکت کے خلاف ہوتا جو زمینیں کہ وقف کے ارادے سے دي گئیں وہ اُن زمینوں کے درمیان میں جنپر خوب تردد ہوتا ھی خراب و افتادہ پڑي ھیں اور اُنکے باعث سے آبادي کي ترقي مرقوف رھي اور لوگوں کے آنے جانے میں ھرج واقع ہوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کي دولت و سامان میں نقصان آیا ھاں یہہ امر ممکن ھی کہ پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا ذخیرہ حاصل ھو *

لگان اور منافع اور اجرت کي مقداروں میں کیا مناسبت ھی

واضح ھو کہ مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروھوں کا بیان ھو چکا جن میں پیداوار کي تقسیم ھوتي ھی اور وہ عام قاعدے بھي مذکور ھو چکے جنکي رو سے اقسام پیداوار کي مالیت مقرر ھوتي ھی اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ھی جنکي رو سے یہہ بات قایم ھوتي ھی کہ زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتي لوگ اپنا اپنا حصہ کس کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے ھیں یعني لگان اور منافع اور اُجرت کي مقداریں باھم کیا مناسبت رکھتي ھیں *

اِصطلاحات

واضح ھو کہ ھمنے اُن مقررہ اصطلاحوں کي پیروي کي جنکي رو سے زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتي لوگوں کي قسموں پر تمام اِنسانوں کي تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کي صنفوں پر کل زر محاصل کي تفریق ھوتي ھی اور لگان کي ھم یہہ تعریف کر چکے ھیں کہ وہ زر محاصل ھی جو قدرت یا اِتفاق کے ذریعہ سے خود بخود حاصل ھوتا ھی اور اُجرت کي یہہ تعریف ھی کہ وہ محنت کي جزا ھی اور منافع اجتناب کا ثمرہ ھی واضح ھو کہ بادي النظر میں یہہ تقسیمیں منفصل معلوم ھوتی ھیں مگر جب غور سے نظر کیجاتي ھی تو وہ تقسیمیں اِتني باھم مختلط ھیں کہ ھزار مشکل سے ایسي ترتیب اُنکي کر سکتي ھیں کہ

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاهیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کی نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا هی چنانچہ صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر هم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو همارا مطلب پورا پورا حاصل هوجاویگا *

هم اُس مضمون پر دوبارہ توجہہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے هیں گفتگو شروع کرتے هیں یعنی اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم هوتا هی کہ فلاں آمدنی کو لگان کہنا چاهیئے یا نہیں چنانچہ جب کسی کاشتکار هوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین ٹھیکہ پردیجاتی تو ایسا اِتفاق اکثر هوتا هی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستی اور ترقی نصیب هو جاتی هی اور اسی وجہہ سے بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ کے پہلے زمانہ کی نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل هو سکتا هی مثلاً جس دلدل کی زمین سے ایک روپیہ فی ایکڑ سالانہ حاصل هوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعنی زراعت کے قابل یا چرائی کے لائق هوئی یہاں تک کہ فی ایکڑ بیس روپیہ سالانہ کی لیاقت حاصل هوگئی تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاهیئے یا منافع واضح هو کہ یہہ بیشی محاصل کی زر خیزی زاید کے سبب سے جو اراضی کو بالاستقلال عارض هوئی ظهور میں آئی اور زمیندار اس بیشی کو بغیر سہنی کسی تکلیف کے حاصل کریگا غرضکہ اس بیشی محاصل اور لگان سابق کی صورت میں کچھہ تمیز نہیں هو سکتی اور برخلاف اُسکے بیشی مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئی اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعنی ترقی اراضی کے واسطے وہ محنت لگائی جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپنی کاشت میں لاتا اور اُسکی درستی اور ترقی مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقی سے جو محاصل زاید حاصل هوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر بریں کمال اقتضائے مصلحت یہہ معلوم هوتا هی کہ جب کاشتکار کے ترقی دینے سے محاصل زاید پیدا هوتا هی تو وہ بھی نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں ایسی ترقی کے سامان اُسی طور پر سرمایہ کے نام سے نامزد هوتے هیں جیسیکہ جہاز اور کپڑے کے کارخانہ سرمایہ میں داخل هیں مگر یہہ

سوال ہو سکتا ہی کہ ترقی کا سامان کس شخص کا سرمایہ ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ وہ سامان پٹہ داری کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندار کا سرمایہ ہوگیا اِسلیئے کہ ترقی مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیلہ سے خرید کیا کہ اُس نے پٹہ داری کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

ہاں یہہ استفسار اب ہم سے ہوسکتا ہی کہ ہر ضلع میں جہاں زراعت بخوبی ہوتی ہی جس جس ترقیکے ذریعہ سے اراضی کی مالیت کو ترقی نصیب ہوئی کیا اُن سامانوں کا نام سرمایہ ہونا چاہیئے اور نام اُن سامانوں کا ہمیشہ کے اپنے یہی چلا جاوے ضلع لنکنشائرمیں زمینداری کے جس علاقہ کی زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر ٹھیک ٹھاک کیا اُس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے ہیں کیا اُس محاصل کو لگان کہنے کے بجاے اُس سرمایہ کا منافع کہنا نچاہیئے جو اراضی مذکورہ کی بر آمد پر پندرہسو برس گذرے خرچ ہوا تھا جواب اس سوال کا یہہ ہے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کی غرض سے اُسوقت زایل ہوجاتاہے کہ وہ سرمایہ جسکی بدولت محاصل حاصل ہوتا ہی ایسے شخص کی ملکیت میں ہبہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے اجتناب اور سعی و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل نہوا تو چنانچہ جہاز بنانیکے کارخانہ یا مال اوتارنیکی جگہہ یا گہاٹ سے یا نہر سے جو محاصل حاصل ہوتا ہی وہ انکے بنانے والے کی نسبت منافع گنا جاتا ہی اس لیئے کہ جو اجتناب اُسنے سرمایہ کے برتنے میں استحصال کی مراد سے اختیار کیا اور عیش و عشرت کے سامانوں میں اُسکو صرف نکیا تو وہ محاصل عوض اُس اجتناب کا ہی مگر اُس شخص کے وارث کی نسبت وہ محاصل سب صورتوں سے لگان اسلیئے ہوجاتا ہی کہ وہ اُسکو خوبی قسمت سے بلا تردد ہاتھہ آیا ہاں یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وارث کے واسطے بھی وہ محاصل اُسکے اجتناب کا بدلا ہی اس لیئے کہ اُسنے جہاز بنانیکے کارخانہ وغیرہ کو بیع نہیں کیا اور اُسکی قیمت کو عیش و نشاط کے سامانوں میں نبرتا مگر یہہ بات ہر قسم کی ملکیت قابل انتقال سے منسوب ہوسکتی ہی اسلیئے کہ ہر قسم کی حقیت فروخت ہوسکتی ہے اور حصول اُسکا صرف کیا جاسکتا ہی غرض کہ جو بنیاد ترتیب کی آخر

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رهی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بهي کهنا چاهیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بهي واضح هو کہ ایسے کام بہت کم هیں جنمیں جسماني یا نفساني بڑي بڑي قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل نہوتا هو اور استعداد سے هرکام بطور معقول اور کمال آساني سے هوسکتا هی نظر بریں اکثر ایسا پایا جاتا هی کہ جس جنس کو کوئي اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا هے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا هی مول اُسکا اوسط درجہ کي قیمت سے زیادہ هوتا هی مگر اُسمیں اوسط درجہ کي محنت سے محنت کم لگتي هی مثلاً جیسے کہ سروالٹراسکاٹ صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گهنٹہ في یوم کي محنت سے ایک پوري کتاب تصنیف کرسکتے تهے اور اُس کتاب کے لکهنے سے پانچهزار یا دس هزار روپئے حاصل کرسکتے تهے باقی اور کوئي مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواري سے تصنیف کریگا اور هزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا هوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسي محنت کرنیوالے کو حاصل هوتاهے جسنے بڑي استعدادوں کي امداد واعانت سے کام انجام کیا اُسکو لگان کہا چاهیئے یا اجرت واضح هو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل هوتا هے اسلیئے وہ لگان معلوم هوتا هی مگر جوکہ شرط اُس کے حصول کي محنت بهي هی اس لیئے وہ اجرت معلوم هوتا هی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بهي کہہ سکتے هیں جو محنتي حاصل کرتا هی اور اجرت بهي کہہ سکتے هیں جو مالک قدرتي ذریعہ کا پاتا هی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا هونے اوسط اجرت کے کچهہ باقي بچتا هی تو وہ فاضل قدرت کي بخشش هی اس لیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجها اسي وجہہ سے هم اتفاقي منافع کو بهي صحیح طور سے لگان کہہ سکتے هیں یعني وہ فاضل منافع جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے تمام اخراجات اور توددات کے سرمایہ والے کو حاصل هوتا هی چنانچہ اسیطرح منافع شروع جنگ ناگهاني سے اُن لوگوں کو ناگاہ حاصل هوجاتا هی جنکے پاس لڑائي کے سامان آمادہ رهتے هیں یا جب کوئي شخص

شاہي خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے ھاتھہ آتاھی جنکے پاس کالے کپڑے طیار رھتے ھیں اگر کوئي کہان کہودنے والا اینگلسي جزیرہ کا تانبي کي کہان میں چاندي کي کہان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو محاصل زاید اُسکو ھاتھہ آوے وہ بھي منافع اتفاقي میں داخل ھی اگرچہ یہہ ضرور ھی کہ اس چاندي کا حصول بھي اجتناب اور محنت کے ذریعہ سے ھوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوي‌المقدار وہ تانبا ھوتا اور جو چاندي سے زیادہ قیمت ملیگي وہ قدرت کي بخشش کہلاویگي اور اسي وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجھا جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار ھی اِسلیئے کہ ایسي حالتیں بہت کم ھیں کہ اُنمیں سرمایہ کو خرچ سے محفوظ رکھیں اور بلا اھتمام یا تبدیل کے سرمایہ کي مالیت ترقي پاوے اور احتمال ھی کہ اُنھي حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے داخل ھیں مگر شراب کے حوض اور لکڑي کے جنگل کي خبرگیري میں اگر یکقلم غفلت برتي جاوے تو اُنمیں بھي خرابي آجاتي ھی غرض کہ معمولي قاعدہ یہہ ٹہرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ ھی کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور ھووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي ھوتا ھی اور جو شخص اِستعمال کا اھتمام کرتا ھی تو اُسکو یہہ بات لازم ھی کہ محنت کرے اور مشقت اُٹھاوے یعني کسیقدر یہہ بات اُسکو لازم ھی کہ اپني سستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چھوڑے اور طرح طرح کي تکلیفیں رھنے سہنے کي اور موسم کي اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹھاوے جنکے ساتھہ اُسکا میل جول ضروري ھووے اور اکثر اوقات ایسي باتوں کو بھي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے شایان نہیں اور جس حالتمیں استعمال مادي سرمایہ کے لیئے محنت کي ضرورت پڑتي ھی تو یہہ سمجھا جاتا ھی کہ اِستعمال سرمایہ غیر مادي کے واسطے بھي محنت ضروري ھوتي ھی جسمیں خصوصاً علم اور اچھي عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست اور نیکنامي داخل ھیں اور یہہ ایسا سرمایہ ھی کہ مادي سرمایہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا ھی اور اُسکا محاصل بھي زیادہ ملتا ھی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نہیں ھوسکتا یعني ایک آدمي کي لیاقت دوسرے آدمي کو نہیں ملتي اِسلیئے جب

تک أسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک أس سے کچھہ حاصل نہیں هوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو أجرت کہنا چاهیئے یا منافع أسکے خاص أس جزء کو أجرت پکارنا چاهیئے جو غیر سرمایہدار محنتي کي مقدار محنت اور تکلیف کا کافي معاوضہ هوتا هی اور جبکہ سرمایہ والے کي بڑي قدرتي استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل هووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا هی لیکن جس محاصل کي بابت گفتگو در پیش هی وہ وہ هی جو سرمایہ کے إستعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولي سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ هوتا هی اور بعد وضع أس معمولي أجرت کے جو أسکي محنت کا معاوضہ هوتا هی اور نیز بعد منہائي غیر معمولي فائدہ کے جو إتفاق سے حاصل هوتا هی هاتھہ آتا هی *

واضح هو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح هوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسي پائي گئیں جن میں سرمایہ والے کي محنت کا معاوضہ أسکي اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں هوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رهتي هی جیسے هنڈوي کي دوکان چنانچہ إس پیشہ والے کا یہہ کام هےکہ هنڈي کي متي پوري هونے سے پہلے وہ شخص أسکا روپیہ ادا کرتا هی اور منجملہ أس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ في صدي سالانہ کے هنڈي کي بابت کاٹ لیتا هی اور امن کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر هوتا هی تو شرح بٹے کي في صدي چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتي رهتي هی اور کبھي اڑهائي روپیہ تک بھي گھٹ جاتي هی بادي‌النظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبھی کي بات إسلیئے معلوم هوتي هی کہ جو کہوں اور محنت زاید کا معاوضہ تو در کنار رها جو روپیہ أسمیں بہرتا جاتا هی أس سے إتنا بھي منافع حاصل نہیں هوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل هوسکتا هی اور حقیقت یہہ هی کہ وہ پیشہ ایساهي هی کہ اگر روپیہ اپنا أسمیں لگانا پڑے تو کوئي شخص أسکو قبول نکریگا *

جس بڑے شہر میں تجارت جاري رهتي هی تو وهاں کے سوداگروں کے پاس تھوڑي تھوڑي مدت کے واسطے بہت بہت سا روپیہ موجود رهتا

هی چنانچه اِنگلستان میں کوئي علاقه بیع یا رهن هونا هی جب تک
اهل قانون کي معرفت تکمیل اُس معامله کي نهیں هوتي تب تک رهن
و قیمت کا روپیه مهاجن کي کوتهي میں جمع رهتا هی اور وه روپیه کسي
معامله دیرپا مین لگایا نهیں جاتا هاں اِتنا هوتا هی که ایک ایک دن کي
میعاد اور ایک ایک هفته کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا هی اور حقیقت
یهه هی که اس روپئے کے بیکار پڑے رهنے سے نهایت قلیل سود پر قرض
دینا بغایت عمده بات هی حاصل یهه که هنڈوي والے کا یهه کام هوتا هی
که اُس روپیه کو هفته هفته کي میعاد بلکه کبهي کبهي روز روز کي میعاد پر
سود معین کي شرح سے قرض لیتا هے اور اُسي روپیه کو ایک ایک یا دو
دو یا تین تین مهینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا هی مثلاً
دو روپیه فیصدي کے سود سے روپیه لیا اور تین روپیه کي شرح سے قرض دیا *

یهه امر ظاهر هے که اس اوکهے کام میں بهت سي معلومات اور نهایت
هوشیاري چاهیئے چنانچه صراف مذکور کو یهه لازم هے که اکثر بڑے بڑے
سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکهے تاکه اُن لوگوں کے هنڈي پرچه کي سکار
و لکهت کي قدر و منزلت سے آگاه رهے اور دوام تحقیق و تفتیش سے
معلومات اپني تازه رکهے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے
کے واسطے اتني هوشیاري درکار هے که روپیه کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر
هوني چاهیئے که دوسروں کا روپیه عین اقرار پر ادا کرے یهه معلومات اور
وه فهم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وه اُن معلومات کو کام میں
لاتا هی اُسکا غیر مادي یا ذاتي سرمایه گني جاتي هیں مگر باوجود اِسکے
مادي سرمایه کا بهي اُسکے پاس موجود هونا ضروري هے اور موجود هونے
سے یهه غرض نهیں که وه روپیه اُس پیشه میں لگاوے اِسلیئے که کوئي
شخص ایسے کام میں روپیه اپنا نهیں لگاتا بلکه اس واسطے چاهیئے که
لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رهے اور جو سود وه صراف دیتا هی وه اتنا
تهوڑا هوتا هے که اُسکي داد ستد کرنے میں کچهه بهي جوکهوں هووے تو
کوئي شخص اُسکو روپیه قرض ندیگا نظر برین صراف مذکور کے واسطے یهه
وثیقه نهایت عمده هے که اُسکي یهه شهرت قایم رهے که وه بڑا سرمایه والا
هے تاکه جب کبهي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل ناگهاني پڑے
تو اپنے سرمایه سے لوگونکا قرضه ادا کرے اور اُسکو یهه امر ضرور چاهیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانہ کو اپنے خرچ میں لاوے علاوہ اسکے جو ساکھہ اُسکی اس سرمایہ سے ہوتی ہی وہ علیحدہ فائدہ ہی *

فرض کیا جاوے کہ ایک ہنڈي والے کا سرمایہ دس لاکھہ روپئے ہیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیہ سود پر قرض دے رکھے ہیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت ہوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت مندي کے مقدمہ میں حاصل ہی کہ ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکھہ روپیہ في صدي دو روپیہ سود پر لے سکتا ہی اور اُس روپیہ کو تین روپیہ في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا ہی اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس ہزار روپیہ سالانہ حاصل ہوگا تو یہہ روپہ اجرت ہی یا منافع ہی *

علیٰ ہذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ والے کو دس روپیہ في صدي حاصل ہوسکتے ہیں تو ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمئیکا یا کلکتہ میں کسي کام میں لگاتا ہی اور پندرہ بیس روپیہ في صدي حاصل کرتا ہے اگر سرمایہ والا اپنے پانچ لاکھہ روپیہ لیکر جزیرہ جمئیکا میں جاوے اور وہاں کي آب وہوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معاوضہ ملے کہ اُسکي آمدني پچاس ہزار روپیہ سالانہ سے زاید ہوکر پچہتر ہزار روپیہ کو پہونچے تو یہہ پچیس ہزار روپیہ زاید اُسکي اجرت ہیں یا منافع ہیں *

ہاں اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ منجملہ ان پچیس ہزار روپیہ زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسي بے سرمایہ والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاہیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ ہزار روپیہ في سال ہوسکتے ہیں باقي بیس ہزار روپیہ کو ہم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے ہیں جسکو پانچ لاکھہ روپیہ کا قابض پاسکتا ہی اور منافع بھي قرار دے سکتے ہیں جسکو وہ شخص پاسکتا ہی جو جزیرہ جمئیکا میں محنت کرنے پر راضي ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کي راے میں وہ روپیہ منافع میں داخل ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ شاید یہہ خیال ہوتا ہی کہ سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت یعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یہہ هی کہ منافع ایک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانہ کے ذریعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سختي یا هوشیاري کے ساتھہ منافع کو کچھہ علاقہ نہیں چنانچہ مستعمل سرمایہ کي مالیت پر منافہ کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایہ کی هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت یہہ فرض کیا جاوے کہ منجملہ اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایہ اور دوسرا تہتر هزار روپئے کا سرمایہ ایک ایسي جگہہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پہلے شخص کو هزار روپیہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیہ سالانہ منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکہ ایکسان هوگي اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجھي جاتي هی اگرچہ تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نہیں بلکہ اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بھي هوتي هی مگر کبھي وہ اجرت اُس سرمایہ سے کوئي معین نسبت نہیں رکھتي جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمایہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پھر بھي یہہ امید اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمایہ سے ایک حساب معین کے ساتھہ مناسبت رکھے انتہی *

واضح هو کہ همنے بڑے تامل کے بعد ترتیب مذکورہ بالا کو قرین مصلحت سمجھہ کر قرار دیا یعني صرف محنت کے معاوضہ کو اجرت کہنا چاهیئے اور جو مشقتیں کہ محنت سے تعلق رکھتي هیں وہ مفہوم محنت میں داخل هیں مگر وہ محاصل زاید جو محنتي اپنے سرمایہ کے استعمال سے پاتا هی اجرت سے خارج هی اور وجوہ اس ترتیب کي آدم اسمتھہ صاحب نے انتخاب مذکورہ بالا میں کمال لیاقت سے تحریر فرمائي هیں *

اب ذکر اُس تمثیل کا پھر کیا جاتا هی جس میں یہہ فرض کیا گیا کہ سرمایہ والا پانچ لاکھہ روپئے لیکر جزیرہ جمئیکا میں گیا تو وهاں اُسکو

پچیس هزار روپئے سالانہ کے حساب سے محاصل زاید حاصل هوا یعني یہہ امر ظاهر هی کہ اگر کوئي دوسرا سرمایہ والا دس لاکھہ روپئے لیجاوے تو در صورت قیام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس هزار روپئے زاید اُسکو هاتهہ اوینگے اور اس حصول کے واسطے یہہ امر ضروري نهیں کہ دوسرے شخص کو پہلے شخص کي نسبت زیادہ محنت پڑیگي بلکہ حقیقت میں کم محنت هوگي اور یہہ انتظام بهتر معلوم هوتا هی کہ محض محنت کے معاوضہ کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضہ کا نام سود رکها جاوے اور مجموعہ اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و محنت کا معاوضہ هوتا هی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور سے یہہ لازم آتا هی کہ سرمایہ والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک وہ لوگ جو بیکار بیٹھے رهتے هیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں پھنسے رهتے هیں چنانچہ پہلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع ملتا هی *

مگر معمولي اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں پیش آتي هیں وہ ایسي بڑي هوتي هیں کہ اگرچہ تمام امور زیادہ تر صحیح هو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا کافي عوض نهیں هوتا نظر بریں هم اُس تمام محاصل کو مفهوم منافع میں داخل کرتے هیں جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے اُن اتفاقي فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامي هوئے اور وضع کرنے اُس کافي روپئے کے جو سرمایہ والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقہ سے هاتهہ لگتا هی حاصل هوتا هی مگر ایک باب میں آدم اسمتهہ صاحب سے مخالفت کرني پڑتي هی اسلیئے کہ اگرچہ آدم اسمتهہ صاحب یہہ کہتے هیں کہ کسي ملک کے رهنے والے جو مفید علم و لیاقت رکھتے هیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کي دولت میں داخل هیں اور وہ اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایہ کے هوتے هیں مگر جو محاصل اُس سرمایہ سے حاصل هوتا هی آدم اسمتهہ صاحب اُسکو عموماً اُجرت کہتے هیں چنانچہ پہلي کتاب کے دسویں باب میں وہ لکھتے هیں کہ سرمایہ کے مختلف استعمالوں سے جن معمولي شرحوں سے منافع حاصل هوتی هیں وہ مختلف محنتوں کي اُجرتوں کي شرحوں کي

بہ نسبت زیادہ قریب قریب ہوتي ہیں چنانچہ جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا ہی وہ دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بہت زیادہ ہی انتہی *

ہماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکہ حاصل سرمایہ اُنکي اصطلاح میں منافع کہلاوے منجملہ اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے ہیں نہایت جزء قلیل اُجرت کے نام سے نامزد ہو سکتا ہی اِسلیئے کہ منجملہ اُنکے جو پیشہ والا چالیس ہزار روپئے سالانہ کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا ہی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپئے في سال کافي ہو سکتي اور منجملہ اُنتالیس ہزار چھہ سو روپئے باقي کے تیس ہزار روپئے جو بڑي عمدہ لیاقت یا خوش قسمتي کا نتیجہ ہی بنام لگان قرار پاسکتے ہیں اور باقي اُس شخص کے سرمایہ کا نفع ہی اور اس سرمایہ میں وہ علم و عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست شامل ہیں جو اُسکو پہلے بہت سے خرچ و محنت کے ذریعہ سے حاصل ہوئي تھیں اور نیز وہ توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل ہی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تھا *

راے مذکورہ بالا کے مطابق یہہ بات لازم آتي ہی کہ جب لوگوں کي حالت میں ترقي ہوگي تو وہ محاصل جو منافع ہوتا ہی اجرت سے بہت زیادہ ہوتا جاویگا اس لیئے کہ بلاشبہہ جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي ہوگي ہر شخص ایسي تعلیم پاویگا کہ اُس سے اُسکي قوت کاسبہ ترقي پاتي جاویگي چنانچہ جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے ہیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے ہوسکتے ہیں اور جس کام میں قواے نفساني کي ضرورت ہوتي ہی وہ کام حسب ترقي قواے مذکورہ کے جو صغر سني میں زیادہ معقول طور سے ہوگي نہایت عمدہ ہوا کریگا گاہ گاہ اسبات کي شکایت سني جاتي ہی کہ شہر لندن اور اُسکے قرب و جوار میں ایرلینڈ کے نا تربیت یافتہ لوگوں نے انگریزوں سے چھوٹے کام چھین لیئے ہیں مگر شکایت مذکورہ کے سننے سے ہمکو اسلیئے خوشي حاصل ہوتي ہی کہ یہہ امر اُس سے ظاہر

هوتا هی که انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي هی که وه عمده کاموں کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کماتا هی وه پتهر توڑتا اور متي ڈهوتا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورونکي نسبت نهایت عمده معلوم هوتي هی مگر جهانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں آسکتي هی یا جهاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں تک نهیں پهونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فهم و فراست کا سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بهت زاید نهیں بلکه بار آوري میں بهي بهت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نهیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بهي بهت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پهونچتي هے اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نهایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان کے پانے والے چوتهائي سے بهي بهت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یهه هی که انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے مادي سرمایه کا سود ایک تهائي بهي نهیں هوتا اور باقي سب سرمایه ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نهیں اِسلیئے که یهه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف هي چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بهتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و هوا وغیره اِنگلستان کي آب و هوا وغیره سے گهتکر نهیں هی آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ افلاس کا هونا قایم کرتے هیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وهاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وه بهت جلد اُس مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر انگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ترنٹ کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ میں † کانات کي مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایہ کے نہونے سے مفلس ہونے کي اصلي وجھہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کي تربیت نہیں ہوئي جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ رہیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانوني تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتي ہیں بالکل بے اثر نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجہ بھي نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالي حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھي اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہي ہی کہ وہ ملک اب ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافي وافي نہیں رکھتے اسي باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي ہی اُسنے صرف ایکھي طریقہ سے بہت سي استعانت کي ہی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑي جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں ہی جسکي تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھي ہوئے ہوں وہ تمام نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرہوں منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھي نہایت ناتربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تهي اور امر احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بهي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هی

هم پهلے بیان کرچکے که لگان وہ محاصل هی جو قدرت کے ذریعه سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیله سے خود بخود حاصل هوتا هی یا وہ قیمت هی جو کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کي امداد و اعانت کے معاوضه میں ادا کي جاتي هی اور علاوہ اُسکے یوں بهي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں که وہ وہ پیداوار زاید هی جو کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کے استعمال سے حاصل هووے یا وہ تعداد هی جس سے کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ هوجاتي هی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یهه دستور هی که ایسي اراضیات مختلف‌التوی فرض کیجاویں که وہ رفته رفته کاشت میں آویں چنانچه بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایه کے پهلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سے نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹهه کوارٹر اور علی‌هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک که نهایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصه مقبوض نہیں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي هی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پهلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هی جسکے ذریعه سے به نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیادہ پیداوار هوتي هی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضه جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وہ آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضه کو جسکو لگان کهتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا هی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاھیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل ھونا ضروري ھی اور علی‌ھذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل ھووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي ھووے ایسا ھي ھوتا رھیگا اور یہہ وہ غایت ھی کہ وھاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا ھی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاھر ھی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف ھی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل ھوتا ھی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید ھو جو عموماً ھاتھہ آسکتے ھیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود ھو جاوے تو ھر صورت میں لگان باقي نرھیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت ھوتي ھی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف ھی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع ھوئي ھیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ ھے ایسي قیمت پر بکتي ھی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ ھوتي ھی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایسا ھي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے ھیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف ھوتي ھیں اور اسی لیئے اُنکو یقین ھوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند ھوتے ھیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول ھوتا ھے اور نتیجہ یہہ نکلا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ ھی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممدو معاون ھی *

اگر اُن کو یہہ بات دریافت ھوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار ھے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف ھے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماهر اور نہایت جفاکش هوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطه میں آباد هونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھي اشنا نہوں باوجود بہت سي امدني اور پیداوار کے محتاج تہریں گی تو اُس مسئلہ کو هرگز قایم نکرتے *

انتخاب منفصله ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے که وه اس غلطي کے محض مخالف هی چنانچه وه لکھتے هیں که جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي هی جو اور تمام بارآور ذریعوں کي نسبت زیاده تر زمین سے حاصل هوتی هیں یعنے اُس سے وه زیاده مقدار پیداوار کي ملتي هی جسکو لگان کہتے هیں اور کسي شے کا ذکر استدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور هوتي هی تو اُس سے لگان حاصل نہین هوتا اور جب که اُسکي قوتیں زایل هوجاتي هیں اور بہت سي محنت سے پیداوار کم پیدا هوتي هی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیاده زرخیز کے ایک حصه کو بطور لگان الگ کیا جاتا هی اور یہه امر عجیب هی که زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابله میں جنکي بدولت کارخانے چلتے هیں ایک نقصان متصور هوسکتا هی زمین کي سبقت کا باعث سمجھتے هیں اگر هوا اور پاني اور بهاپ کي لچک اور خصوص هوا کا دباؤ باوصاف کثیره موصوف هوتے اور هر وصف افراط متوسط پر هوتا اور وه سب وصف قبض و تصرف میں هوتے اور اُن وصفوں سے سلسله وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بھي لگان وصول هوتا اور جسقدر که بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وه وصف اُستعمال میں آتے اسلیئے زیاده هوجاتا که جسقدر محنت هوتي اُسقدر پیداوار نہوتي غرض که آدمي نہایت عرق ریزي سے زیاده کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نرهتي *

پس وه پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل هوتي هی اگر فائده سمجھي جاوے تو یہه امر خواهش کے قابل هی که جو کلیں هرسال میں نئي طیار کیجاویں وه پراني کلوں کي نسبت کم مفید هوں جس سے اُنکے بنائے هوئے اسبابوں کي مالیت بلکه تمام کلوں کے طیار کیئے

هوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبهہ زيادہ هوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کلیں هونگي اُنکو لگان وصول هوگا حاصل يهہ کہ قدرتي محنت کي قيمت بايں وجهہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بهت سا کام ديتي هی بلکہ اسوجهہ سے ادا کيجاوے گي کہ بهت تهوڑا کام اُس سے برامد هوتاهے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑهاويگي اور جهاں کهيں وہ بهت فياضي کرتي هی وهاں وہ اپني استعانت مفت کرتي هی انتهی *

معلوم هوتا هی کہ رکاردو صاحب يهہ بات بهول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل هوتي هی يعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاهيئيں اُن سے زيادہ لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ هی کہ بدون اُسکے لگان متصور نهيں هوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي هوتي جاتي هی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رهتي هی هميشہ روز افزوں ترقي کي جانب مايل هوتي هی اور وجهہ اُسکي يهہ هی کہ فن کاشتکاري اور سرمايہ کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑهتي جاتي هے يا يهہ وجهہ هے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم هونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي هوجاتے هيں يا دونوں وجهوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث هی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بهلائي هی اور دوسرا سبب برائي هی چنانچہ يهہ بهلائي کي بات هی کہ تمام انگلستان ميں ايسے دس لاکهہ ايکڑ موجود هيں کہ اوسط محنت کے ذريعہ سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا هوسکتے هيں اور يهہ برائي کي بات هے کہ اُس ملک ميں ايسے دس لاکهہ ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نهيں اور ايسي هي يهہ بات کہ جو کچهہ ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا هی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بهت زيادہ هو کہ ايک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري هو بهلائي گني جاتي هی اور يهہ امر کہ تمام زرخيز زمينوں کي وسعت اور سرمايوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نهيں کہ جو کچهہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا هی اپنے فائدے اور اپنے خويش و اقارب کے فائدوں ميں بواسطہ يا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي هے لگان پیدا کرنے کے واسطے بھلائي اور برائي دونوں کاهونا ضروري و لابدي هی چنانچه بھلائي کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا هی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا هی *

معلوم هوتا هی که رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجهه کیا مگر برائی کے نه بڑھنے بلکه اُسکے کم هو جانے پر بھي لگان بڑه سکتا هی جیسے که اگر کوئي مالک جائداد اپني خواهش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پهلے کي نسبت بهت سا بڑهائے تو کیا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت هوگي بلکه یهه بات کهي جاوے گي که باعث اُسکا به نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور هی اور یهه بات تسلیم کے قابل هی که اگر هم تمام ملک کي زمینوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادي کي صورت وهي باقي رهی تو لگان بهت کم هو جاویگا اور اُن تهوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر هوتي هی باقي سب لوگ ترقي پاوینگے هاں اگر هماري آبادي بهي تگني هو جاوے تو لگان بهت بڑه جاویگا اور زمینداروں کي حالت درست هو جاویگي اور کوئي گروه خراب نهوگا بلکه حقیقت میں اور گروهوں کي حالت بهي ترقي پاویگي اسلیئے که کثرت آبادي سے محنت کي تقسیم زیاده هوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان هو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چیزیں ارزاں هو جاویں گي اور ترقي پاوینگي اور اگر آبادي تگنے هونے کي جگهه دوگني هو جاوے تو ملک کي حالت اور بهي عمده هو جاویگي اگرچه لگان کي ترقي اُس قدر نهوگي جو آبادي کے تگنے هو جانے پر هوتي مگر پهر بهي بهت هوگي علاوه اُسکے کچي پیداوار اور کارخانوں کي چیزیں پهلے زمانه کي نسبت کمال افراط سے هونگي واضح هو که جو کچهه بیان کیا گیا وهي ایک سو تیس برس گذشته میں بلاد انگلستان میں واقع هوا چنانچه اٹهارویں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قریب اور زمین کي پیداوار سه چند بلکه چار چند هوگئي اور لگان ان دونوں چیزوں سے بهي زیاده بڑها مگر ترقي لگان کے ساتهه اُجرت کي بهي بالاستثناء شراب وغیره چند چیزوں کے جنپر خاص محصول لگتي هیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے هیں ترقي هوئي چنانچه مصلتي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زيادہ اناج پاتے هيں اور منجملہ
کارخانوں کي چيزوں کے نہايت مفيد مفيد چيزوں ميں سے پہلے کي
نسبت پانچ گني زيادہ حاصل کرسکتے هيں کيا اب يہہ انصاف سے کہا جا
سکتا هی کہ لگانوں کي ترقي کا يہہ سبب هوا کہ قدرت نے کام کم ديا اور امداد
قدرت کي قيمت اِسليئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنايتوں ميں زيادہ دست کش
هوئي هاں يہہ بات راست هی کہ اگر پيداوار زمين کي قيمت تگني هونے
کي جگہہ سو گني هوجاتي تو لگان نہ بڑھتا اور يہہ بات بهي ايسي هي
راست هی کہ اگر تگني هونيکي جگہہ وہ پيداوار اپني حالت پر قايم هوتي
تو بهي لگان نہ بڑهتا حاصل يہہ کہ قدرت کي محنت کي قيمت
وصول هونے کے ليئے جو شرط ضروري هی وہ بقول رکارڈو صاحب کے يہہ
نہيں کہ امداد اسکي تهوڑي هو بلکہ يہہ هے کہ امداد اُسکي بيحد و حساب
نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذريعہ سے لگان حاصل نہيں هوتا بلکہ قدرت کے
ذريعہ سے هاتهہ آتا هی تو اُسکي تعداد لگان لينيوالونکي رضا و خوشي اور
سعي و محنت پر منحصور نہيں زمين يا اور کسي قدرتي دريعہ کا مالک
جسکے برتنے کے واسطے لگان دينے پر لوگ راضي هوتے هيں وہ تعداد لگان
کي حاصل کرتا هی جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دينے پر مجبور
هوتے هيں اور اِسليئے کہ لگان خالص نفع هی لگان پانے والا بڑي سے بڑي
تعداد کو قبول کرتا هی جو پيش کيجاتي هی اور لگان کي تعداد نہ اُن
لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هی جو لگان کو ادا کرتے هيں
مقبوضہ قدرتي ذريعوں کي خدمات کي قيمت، وہ شخص ادا کرتا هی
جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هی اِسليئے کہ لينے دينے والے دونوں
آدمي اِسبات سے واقف هوتے هيں کہ اگر ايک آدمي ٹهيکہ پر نہ ليگا تو
دوسرا آدمي لے ليگا اور اسي وجہہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے
تابع نہيں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہيں چنانچہ کم سے کم اور زيادہ سے
زيادہ هو سکتا هی بلکہ اُس مقدار پر منحصور هی کہ جس مقدار سے
قدرت نے بعض بعض ذريعوں کو خاص خاص قوت پيداوار عنايت کي
اور اُن ذريعوں کي اُس تعداد پر منحصر هی جو اُن لوگوں کي تعداد
و دولت کے مقابلہ ميں هو جو اُن ذريعوں کے لگان لينے کے قابليت رکہتے

هیں اور اُسپر راضي هیں نیویارک کے پاس هوس کي زمین اب دس
هزار روپئے في ایکڑ بکتي هي جو صدي گذشته میں دو روپیه دو آنه چار
پائي في ایکڑ بکتي تهي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي وَ بیشي کے سببوں کا بیان

واضح هو که اُجرتیں اور منافعے اکثر باتوں میں لگان سے مختلف هیں
چنانچه وه دونوں نهایت کم اور نهایت زیادہ هو سکتے هیں اور نهایت کم
اِس سبب سے هوتے هیں که هر ایک اُنمیں سے ایک تردد اور جانکاهي
کا نتیجه هوتا هی بیان اسبات کا نهایت دشوار هی که منافع کا ادنی سے
ادنی درجه کیا هی مگر یهه امر صاف واضح هي که هر سرمایه والا اپنے
سرمایه کے استعمال غیربارآور اور اُسکے حظ بالفعل میں اُٹهانے سے بچنے کے
عوض میں ایسے معاوضه کا مستحق هوتا هی که وه اسقدر قلیل سے کچهه
زیادہ هووے جو نهایت کم سے کم قیاس میں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا
ادنی درجه همیشه کے لیئے وه تعداد قایم هوسکتي هی جو محنتي لوگوں
کي اوقات گذاري کے قابل ضرور هووے اور اِسلیئے که نرخ اُجرت کا بهت
کچهه مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمایه پر منحصر هی تو
بڑي بڑي اُجرتیں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ هي پیدا کرلیتے
هیں چنانچه بڑي بڑي اُجرتیں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں
کے باعث هوتي هی اور بڑے بڑے منافع سرمایه کي ترقیوں سے آپ سے
آپ گهٹ جاتے هیں اِس کتاب کے کسي اگلے حصه میں واضح هوگا
که اگر تعداد اُس سرمایه کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے میں صرف کیا
جاتا هی ترقي کرتي هی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رهتي هی
تو منافع کم هو جاتا هی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑهتي هی اور سرمایه
کي تعداد اور قیمت کي پیداواري ویسي هي قایم رهتي هی تو اُجرتیں
کم هو جاتي هیں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑه جاتي هیں تو
دونوں کم هونے پر مائل هوتي هیں اِسلیئے که وه دونوں پهلے زمانه کي
نسبت اُن قدرتي ذریعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکهینگے جنکي
خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور هوتي هی اگرچه اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلی درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسي ملک میں فیصدي پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاري نہیں رہا اور کہیں ایسي شرح سے اُجرت جاري نہیں رهي جس سے محنتي کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کي پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتهہ صاحب نے یہہ بات قرار دي هی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصانْ و فائدے ایک هي مقام پر یا تو بالکل مساوي هوتي هیں یا برابري پر همیشہ مائل هوتے هیں جیسکہ اگر کوئي پیشہ کسي مقام میں باقي پیشوں کي نسبت بحسب ظاهر زیادہ مفید یا کم مفید هو تو جسقدر آدمي ایک پیشہ میں زیادہ هوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چهوڑ بیٹهینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع هی باقي پیشوں کے فائدوں کي برابر هو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع هوتي هی جہاں کاروبار قدرتي قاعدہ پر هوتے هیں یعني جہاں ایسي آزادي هوتي هی کہ هر فرد بشر جو مناسب سمجهے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبهي تبدیل اُسکي چاهے تو اُسکو بدل بهي سکے غرضکہ وهاں هر فرد بشر کي طبیعت مفید پیشہ کي جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب هوتي هی *

آدم اسمتهہ صاحبکي یہہ رائیں راست درست هیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بهي واضح هی کہ جب موانع موجود نہوں تو هر آدمي کي یہہ خواهش طبعي کہ اپني عقل اور جسمي قوتوں اور پوري استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمي ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو امادہ هوتا هی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتي هی چنانچہ مطالب تجارت کي نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پروس هی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور یورپول کي تجارتوں کے منافع برابر هو جاتے هیں اونہیں سببوں کي بدولت لندن اور کلکتہ کي تجارتوں کے فائدے مساوي هو جاتے هیں مگر جب کہ هم تفصیلوار نظر کرتے هیں تو هم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران هوتے هیں جو بحسب ظاهر برابر محنت اُٹهاتے هیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرهیز کرتے هیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاھي کي آدھي مشقتوں سے بھي کم اُٹھاني پڑتي ھیں اور تنخواہ اُسکي سپاھي کي تنخواہ سے سوگني ھوتي ھی اور ایسے ھي وکیل لاکھہ ڈیڑ لاکھہ روپیہ سال کماتے ھیں اور نقل نویس ھزار محنت اور دشواري سے ھزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے ھیں اور ھم دیکھتے ھیں کہ سرکاري خزانچي کے بلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا ھی کہ سرکاري کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکاندار في سیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجھتا ھی کہ معقول کمائي نہیں ھوئي اور جب کہ ھم دیکھتے ھیں کہ لندن کا ساھوکار في سیکڑہ سات روپیہ پر راضي ھی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا ھي پندرہ روپیہ سیکڑہ چاھتا ھی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ھووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کي شرح اوسط کیا ھوتي ھے

واضح ھو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسیقدر اصلي ھیں اور کسیقدر ظاھري ھیں اصلي اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر ھی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر ھوتا ھی مثلاً منافع کي شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کي تاثیر منافع کي شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کي سختي ھی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض ھوتے ھیں اور کسیقدر وہ دشواري ھی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل ھونے میں پیش اتي ھی اور یہہ ایک ایسي دشواري ھي کہ وہ کچھہ قدرتي ھرج مرج اور کچھہ انسانوں کي عادات و قواعد سے پیدا ھوتي ھی اور یہہ بات یاد رھے کہ بیان ان سببوں کے اثر کا جو ایک ھي ملک مین محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کي

اوسط شرحوں پر موثر هوتا هی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یهه بات فرض و تسلیم کرکے که اجرت اور منافع کي فلاں فلاں اوسط شرح هی اُن سببوں کي توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعه سے اوسط شرحیں قایم هوتي هیں یعني اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یهه بات طے هوتي هی که وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کي اوسط شرح کیا هوتي هی هم پہلے بیان کرچکے که اس علم میں اصول مختلفه کا آپس میں منحصر هونا منجمله مشکلات اس علم کے ایک بڑي مشکل هی اور یهه اصول مختلفه کا اپسمیں منحصر هونا اجرتوں اور منافع کے مسایل موں ایسا بڑا هی که شافي بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقه رکھتے هیں بدون اسکے ممکن نهیں که جو سبب منافع سے متعلق هیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی‌الامکان هم اُنکو مخلوط نهونے دینگے اور واضح هو که اجرت کے مقدمه سے بحث اس لیئے شروع کرتے هیں که وہ مضمون بهت کچهه علیحده بیان هو سکنے کے قابل هي *

بیان اسبات کا که اجرت کے ساتهه جب الفاظ گران اور ارزاں استعمال کیئے جاتے هیں تو اُنکے کیامعنے سمجھے جاتے هیں

هم بیان کرچکے که اجرت وہ معاوضه هی جو محنتي آدمي کو جسماني اور نفساني استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل هوتا هی معاوضه مذکورہ کي کم و بیشي کي حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کها جاتا هی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمي و بیشي اندازہ کیجاتي هی پس گراں اور ازاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں مین کیا جاتا هے *

اول یهه که اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپئے کے کها جاتا هي جو مزدور ایک وقت معین مین کماتا هے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نهین کیا جاتا جو اُس روپیه سے خرید کیجاتي هین چنانچه جب هم یهه بات کهتے هیں که بلاد انکلستان میں

هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت زیادہ هوگئي تو یهي مناسبت مراد هوتيْ هی اسلیئے کہ مزدور لوگ آج کل بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانہ میں تین آنہ في یوم کماتے تھے *

دوسرے یهہ کہ اجرتوں کي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں کي مقدار اور قسم کے هوتي هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیہ پر وهاں نظر نہیں هوتي چنانچہ جب یهہ کہتی هیں کہ انگلستان میں هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یهي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی کہ جب مزدور في یوم گیہوں کے دو پک † کماتا تها اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے یهہ کہ گرانیْ اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصہ کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هیْ اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نہیں هوتي *

پہلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وہ هیں جسکو آدم اسمتھہ صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وہ هیں جنکو رکاردو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیرووُں نے بهي وهي رائج رکھے مگر همارے نزدیک یهہ معنی نہایت برے هیں اور رکاردو صاحب کيْ اُن انوکهي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنهوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچہ یهہ معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نہایت علاقہ رکهتی هیں هماري توجهہ کو روک رکهتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکہ اسبات کے دریافت کے لیئے کہ مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے یهہ تحقیق کرنے کے کہ اُسکو بري اجرت ملتيْ هی یا اچهي یا اُسکي پرورش اچهي هوتي هی یا بري یهہ دریافت کرنا پڑتا هی کہ جو کچهہ وہ طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصہ اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشتہ کے درمیاں میں بہت سے هاتهہ کے بنے والے دو هفتہ کي محنت سے ایک تانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایہ والے نے چار روپیہ دو آنہ آٹهہ پائي کو فروخت

---

† ایک پک چار بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانہ غلہ کا هے جو ۲۱۵۰.۴۲ مکعب انچهہ کا هوتا هی جس میں آٹهہ گالن گیہوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آٹهہ پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کیا چار روپیه دو آنه حاصل کیئے اور ایک کوئیله والا اپنے نوکروں کو بیس روپیه في هفته دیتا هی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیه لیتا هی جو اُسکے نوکروں کي خدمتیں خرید کرتے هیں مگر رکاردو صاحب کے معنوں کے موافق جولاهی کي اجرت جو في هفته دو روپیه ایک آنه هوتے هیں کوئله والے کے نوکروں کي اجرت سے جو في هفته بیس روپیه هیں بهت زیادہ هوئي اسلیئے که وہ جولاها فیصدي محنت کي قیمت سے ننانوہ حصه اور کوئله والے کے نوکر فیصدي کے حساب سے اسي حصه پاتے هیں*

اگر بالفرض اس اعتراض سے یهه معنے پاک بهي هوتے اور وہ بات جسپر یهه معنی توجهه کو متوجهه کرتے هیں نهایت خفیف هونے کي جگهه بڑے بهاري هوتے تو بهي وہ معني اسلیئے دشوار هوتے که جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضمون کو مختلف اور تاریک کردیتے یهه بات غیر ممکن هی که مروج اصطلاحوں کے هم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبهي نه کبهي اصلي معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب که رکاردو صاحب یهه فرماتے هیں که باستثناء ترقي اجرت کے کوئي شی منافع میں تبدیل پیدا نهیں کرتي اور جس شی سے محنت کي اجرت کو ترقي هوتي هی وہ سرمایه کے منافع کو کم کرتي هی اور گران اجرت اُن لوگوں کي اصلي منفعت میں سے کچهه نه کچهه کم کرتي هی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے هیں اور اسي سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث هوتي هی اور جسقدر که محنت کي اجرت کم هوتي جاتي هے اُسیقدر منافعوں کو ترقي هوتي جاتي هی تو مراد اُن کي گران اجرت سے بڑي تعداد نهیں بلکه بڑي مناسبت هی مگر جب که وہ اُس ترقیکابیان کرتے هیں جو گراني اجرت سے آبادي کو نصیب هوتي هی تو گران اجرت سے مراد اُنکي بڑي تعداد هی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نےگران اور ارزاں کے لفظوں سے یهه سمجهه لیا که رکاردو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکهي اور مراد اُنکي مناسبت نهیں اور اُس کا یهه نتیجه هوا که رکاردو صاحب کی بڑي کتاب کے مشتهر هونے سے لوگوں میں یهه بات پهیل گئي که گران اجرت اور گران منافع وقت واحد میں مجتمع نهیں هوسکتے چنانچه جو ایک میں سے کم هوجاتا هی وہ دوسرے میں بڑه جاتا هی مگر یهه واضح رهے که ایک اصلي مثال کے ذریعه سے اگر اس راے کے امتحان پر کچهه بهي کوشش کي جاوے تو اُسکي بیهودگي

واضح هوجاوے کي معمولي قياس يهه هی که سرمايه والا اپنے مزدوروں کي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هی اور جس جنس کو مزدور اُسکے پيدا کرتے هيں اُسکے مول کا دسواں حصه وضع لگان کے بعد حاصل کرتا هی مگر هم اسطرف مائل هيں که بلاد انگلستان ميں منافع کي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيکا اوسط زمانه اُس سے تهوڑا هی مقام مينچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں کے يهه عام راے دريافت هوئي که کارخانه والا ايک سال اپنے سرمايه کو بحساب اوسط دو دفعه پلٹتا هی اور هر دفعه ميں پانچ روپيه فيصدي کے حساب سے منافع حاصل کرتا هی اور دوکاندار ايکسال ميں اپنے سرمايه کو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هی اور هر بار ميں ساڑے تين روپيه فيصدي منافع کماتا هی اور ان باتوں کي روسے محنتي کا حصه معمولي تخمينه کي نسبت بلاشبهه زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينه کو صحيح سنجهتے هيں اور يهه تسليم کرتے هيں که وضع لگان کے بعد مزدور آدمي اُس جنس کي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هی جسکو وہ اپني محنت سے پيدا کرتا هی ان صورتوں ميں اجرت کي تعداد ميں في هفتهه ايک دسويں حصه کے بڑہ جانے يعنے دس کے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط که وہ سرمايه والے کے حصه ميں سے وضع کيا جاوے بالکل باقي نهيں رهيگا اور اگر پهر اُجرت کے ايک پانچويں حصه کي ترقي يعني في هفتهه دس کے بارہ هوجاويں تو سرمايه والے کو اتنا نقصان پهنچيگا که وہ اُسکے پهلے منافعوں کي تعداد کي برابر هوگا اور اجرت کے ايک دسواں حصه کم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصه کم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں که اجرت کي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصه بلکه اس سے زيادہ کي تبديلياں اکثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسکے کوئي شخص ايسا نهيں که يهه بات اُسنے سني هو که منافع پر مذکورہ بالا تاثير اُنکي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئله کو تسليم کيا چنانچه اُس † کميٹي نے جو کاريگروں اور کلوں کي تحقيقات کے لئے

† يهه انتخاب اُس کميٹي کي پهلي رپورٹ کا هی جو اُسنے پارليمنٹ کے اجلاس سنه ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر هوئي تهي فرانسس پليس صاحب سے يهه بات دريافت كي كه ترقي اجرت كے باعث سے كيا كارخانه‌دار اپنے اسبابوں كي قيمتيں نهيں بڑهاتے صاحب ممدوح نے يهه جواب ارشاد كيا كه مجكو يقين واثق هى كه علم انتظام كا كوئي مسئله اس مسئله سے زياده مسلم نهيں يعني جو كچهه اجرتوں ميں زيادتي هوتي هى وه منافعوں سے ليجاتي هے انتهى *

پليس صاحب نے استعمال اس مسئله كا كيا ايسے وقت ميں كيا كه أنكے مزدوروں نے عام مصيبت ميں زياده اجرت طلب كي اور ايسا معلوم هوتا هى كه كميٹي نے بهى اس مسئله كو ايسا هي سمجها اور اس ليئے كه يهه مقدمه بڑے پايه كا هى تو هم اس كميٹي كي دوسري رپورٹ سے جو أسنے پارليمنٹ كے اجلاس سنه ۱۸۲۵ ع ميں بهيجي كچهه خلاصه نقل كرتے هيں بيان أسكا يهه هے *

كه جن مشهور شخصوں نے پچاس برس گذشته ميں أن اصولوں كو ايك علم بنايا جو تجارت اور محنت كے كاموں سے علاقه ركهتے هيں وه لوگ اسبات كو واقعات و دلائل سے ثابت كرتے هيں كه ارزاں اجرت كي تاثير سے أس جنس كي قيمت ميں كمي نهيں هوتي جسپر استعمال أس أجرت كا هوا بلكه جهاں كهيں أجرت ارزان هوتي هى وهاں منافعوں كا نرخ اوسط بڑه جاتا هى ركارڈو صاحب كي مشهور كتاب كا جو اصول إنتظام پر مشتمل هى ايك بڑا حصه اسي اصل كے شرح و بيان سے معمور هى اور مكلك صاحب اپني گواهي مفصله ذيل ميں جسپر پارليمنٹ كي خاص توجهه دركار هى توضيح اس اصل محكم كي كمال لياقت سے كرتے هيں *

مكلك صاحب سے يهه سوال هوا (سوال) كه جنسونكي قيمتوں پر أجرتوں كي كمي بيشي كا جو اثر هوتا هے أسپر آپ نے بهي توجهه فرمائي يا نهيں (جواب) هاں ميں نے توجهه كي هى (سوال) آپ كي راے ميں يهه بات درست هى كه جب اجرتيں بڑه جاتي هيں تو أنكے موافق جنسوں كي قيمت بهي بڑه جاتي هى (جواب) ميں يهه خيال نهيں كرتا كه اجرتوں كے بڑه جانے سے جنسوں كي قيمت پر كسي طرح كا اثر هوتا هى اور بالفرض اگر هوتا بهي هى تو بهت خفيف هوتا هى (سوال) فرض كيا جاوے كه ملك فرانس ميں انگلستان كي نسبت اجرتيں قليل هيں پهر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوٹھاوینگے (جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوٹھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ هاتهہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدورونکو تهوڑي مزدوري پر بہم پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت تمام اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تهوڑي مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نهوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں اُرزاني اجرت کے باعث سے جو هرمحنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتهہ آتا هے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تهوڑے هونگے مگر دونوں جگهہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچهہ تاثیر اُسکي نهوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نهیں آتي تو پهر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں بهیجي جاویں تو باوجود اِسکے بهي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

وهي فائدے هاتهه آوين جو في الحال حاصل هوتے هيں (جواب) هاں وهي فائدے حاصل رهيں گی اس ليئے که کلوں کے جانے سے انگلستان کي اجرتيں کم نهوں گي اور فرانس کي اجرتيں زيادہ نهوجاويں گي اور نظر بريں همکو وهي فائدے حاصل رهيں کے جو آج کل همکو حاصل هيں (سوال) کميٹي سے آپ بيان کريں که کس وجهه سے آپ کي يهه راۓ متقرر هوئي که جب فرانسيسي کارخانه دار کو انگريزي کارخانه دار کي نسبت بهت منافع حاصل هوتے هيں تو فرانسيسي کارخانه دار انگريزي کارخانه دار کي نسبت مال اپنا کم قيمت پر کيوں فروخت نکريگا (جواب) وجهه اُسکي يهه هی که اگر وہ شخص انگريزوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرے تو صرف اسطرح يهه بات قبول کرسکتا هی که جس طرح اور فرانسيسي سرمايه والے اپنے سرمايوں پر فائدہ اوٹهاتے هيں وہ شخص کارخانه دار اُنکي نسبت اپنے سرمايه پر کم فائدہ لينے پر راضي هووے يهه بات سمجهه سے خارج هی که عام فهم آدمي اس قاعدہ پر عمل کرے که وہ اپنے بهائي بندوں کي نسبت کم نرخ پر فروخت کرے (سوال) کيا آپکے بيان سے کميٹي يهه بات سمجهے که فرانسيسي کارخانه دار اگرچه انگريزي کارخانه دار کي نسبت اپنے مزدوروں کو آدهي اجرت ديتا هی مگر جو که وہ اجرت فرانسيسي اور کارخانه داروں کي اجرت کي برابر هی جس سے منافع اُسکا عام فرانسيسي کارخانه داروں کے فائدوں کي برابر هے تو اس سبب سے وہ کارخانه دار اسبات پر راضي نهوگا که انگريزي سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت کرنے سے اپنے منافع کي شرح فرانس کے اوسط منافع کي شرح سے کم کرے (جواب) ميري غرض ٹهيک ٹهيک يهي هی اور حقيقت يهه هی که اسميں کچهه شک شبهه نهيں اور کسي طرح کا فرق و تفاوت نهيں غرض که فرانسيسي کارخانه دار انگريزي کارخانه دار کي نسبت اسباب اپنا جب تک سستا نه بيچے گا که وہ باقي فرانسيسي کارخانه داروں سے کم منافع لينا قبول نکرے اور يهه بات اُن حالات سے ثابت کرسکتا هوں جو انگلستان ميں روز روز واقع هوتے هيں اسليئے که کسي زرخيز زمين کا کوئي مالک ايسا نه چاهيگا که وہ اپني پيداوار کو فروخت کرڈالنے کے ليئے متلم مارک لين ميں اُس کو اُس نرخ رايج سے کم پر فروخت کرے جس نرخ

موجب سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا هی (سوال) اگر فرانسیسي کارخانہ دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نہوگا (جواب) هاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت هووے مگر جسقدر زیادہ فروخت هوگا اُسیقدر نقصان زیادہ هوگا انتہی *

واضح هو کہ نقل اس عبارت کي همنے اس نظر سے نہیں کي کہ مکلک صاحب کي راے ظاهر هووے بلکہ اس نظر سے کي هی کہ کمیتي کي راے واضح هو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکہ مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي هی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کي گواهي کے ملاحظہ سے واضح هوا هوگا مگر معلوم ایسا هوتا هی کہ کمیتي نے یہہ سمجھا کہ مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي هی *

براتورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روز مرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب هی جو اُنگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي هی چنانچہ براتورے صاحب سے کمیتي نے پوچھا (سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانہ‌داروں کو انگریزي کارخانہ‌داروں کي نسبت بڑا فائدہ هوتا هی (جواب) میري سمجھہ میں یہہ بات آتي هی کہ جب فرانسیسي کارخانہ‌دار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنہ اور انگریزي کارخانہ‌دار اُسکو چار آنہ مزدوري دیتے هیں تو یہہ امر بخوبي ظاهر هی کہ دو آنہ في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو هوتا هی (سوال) کیا آپکي یہہ مراد هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) هاں في پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے هیں (سوال) کیا مراد آپکي یہہ هی کہ اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُسي شي کا جسپر وہ اجرت خرچ هوتي هی گراں یا ارزاں هوگا (جواب) هاں میں یہي سمجھتا هوں کہ لاگت کي مناسبت سے اُس شي کي قیمت کم و بیش هوگي چنانچہ اگر لاگت زیادہ هوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم هوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقریر کي رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے هیں کہ ارزاني اجرت سے اُنکو فائدہ هوگا کیا حاصل اُسکا یهي هے کہ ارزاني اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپني جنس کو اُس حال کي نسبت ارزاں بیچینگے کہ وہ گراں اجرت دینے پر فروخت کرتے (جواب) هاں اصل یہہ هی کہ لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هی (سوال) کیا آپ یہہ سمجھے هیں کہ اگر زیادہ لاگت کي مناسبت پر قیمت نہ بڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هی (جواب) هاں میں یهي سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیادہ نہوگي تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم هو جاوے گا اور کمي اُسکي مالک کو ضرور فاحش هی (سوال) † کیا فرانسیسي لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کي تبدیلي سے هوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبہہ وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نہیں هوسکتا کہ آخرکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آساني سے تصور کرتا هوں انتهی *

بلحاظ اسي گواهي کے مکلک صاحب کا اظہار لیا تھا جسکا اغاز اسطرح پر هوا تھا (سوال). جو گواهي کہ اس کمیٹي کے روبرو دي گئي اُسکو آپ نے ملاحظہ کیا یا نہیں (جواب) هاں کچھہ تھوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وہ حصہ پڑھا جسمیں براتورے صاحب یہہ فرماتے هیں کہ فرانسیسي کارخانہ‌دار ارزاني اجرت کے باعث سے انگریزي کارخانہ‌داروں

---

† یہہ سوال اوپر کے سوالوں کے سلسلہ سے علحدہ معلوم هوتا هی براتورے صاحب کي معقول اور صاف گواهي کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یہہ کہا جا سکتا هی کہ وہ هرگز اس عام غلطي میں نہیں پڑے کہ اجرتوں کا گراں هونا ایک مالک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هی کیونکہ اُنھوں نے یہہ بات تسلیم کرکے اپني تقریر شروع کي کہ انگریزي کلوں اور انگریزي مہتمموں کي مدد سے فرانسیسي کاتنے والوں کي محنت ایسي هي بارآور هوسکتي هے جیسیکہ انگریزي کاتنے والوں کي اس صورت میں اگر اُنکي اجرتیں انگریزوں کي اجرتوں سے نصف رهیں تو براتورے صاحب نے خیال کیا کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسباب کے اگرچہ غالباً اسکا هونا دشوار هی براتورے صاحب کي رائے نہایت صحیح اور درست هی لیکن سوالوں کي طرز سے معلوم هوتا هی کہ کمیٹي نے اس رائے کو پسند نہیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے ہیں (جواب) ہاں میننے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو اثر اجرت کي شرح کي کمي پیشي کا جنسوں کي قیمت پر ہوتا هی اُسپر بھي آپ نے توجہہ فرمائي تو وہ جواب اُنہوں نے عنایت کیا جو اُنکي گواھي مذکورہ بالا میں مذکور ہوا *

واضح ہو کہ بعد اس چھان بین کے اگر کمیتي نے مَلک صاحب کي مراد ارزاني اور گراني اجرت سے تعداد کي قلت و کثرت نسمجھي بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکي مناسبت تصور کي تو اُنکي اور براتوریۃ صاحب کي گواھي میں کوئي بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکي تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ هی کہ یہہ تمام انتشار اسبابت سے پیدا ہوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معني مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشاني پیدا نہوتي *

ہاں یہہ دو معني گراں اور ارزاں اجرت کے یعني ایک یہہ معنے جو روپئے کي نسبت سے لیئے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کي مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے ہیں جو مزدور کو اجرت کي حیثیت سے دیجاتي هی نہایت عمدہ ہیں اور اُنمیں کسیطرح کي دقت نہیں مگر شرط اُسکي یہہ هی کہ ہم ایک ہي وقت اور ایک ہي مقام کي اجرت کي شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک ہي بات مراد ہوتي هی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سي اجرت پاتا هی تو یہہ امر ضرور هی کہ وہ بہت سي جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معني مستفاد ہوتے ہیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے ہیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کي تعداد میں واقع ہوئے کوئي بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں ہوتي کہ اُن وقتوں میں سونے چاندي کي کثرت تھي یا قلت تھي اور یہہ ایسي باتیں ہیں کہ جسکي کار آمدني نہیں ہاں ایک زمانہ

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کی تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے زیادہ مفید ہوتا ہی کہ اُن اختلافوں کی معلومیت سے مختلف ملکوں کی محنتوں کی مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول و رائج ہوتی ہیں بخوبی دریافت ہو جاتی ہیں مگر باوجود اسکے ایسے اختلافوں کے معلوم ہونے سے بھی ایسے مراتب حاصل نہیں ہوتے جنکی رو سے کسی ملک کے محنتی لوگوں کی مستقل حالت دریافت ہوسکے اور اُن اختلافوں سے وہ ادھوری باتیں حاصل ہوتی ہیں جنکے ذریعہ سے دو ملکوں کے محنتی لوگوں کی حالت کا مقابلہ بخوبی نہیں ہوسکتا جن باتوں کے ذریعہ سے کسی وقت اور مقام کے محنتیوں کی حالت اصلی یا اُنکی باہم نسبت رکھنے والی حالت مختلف زمانوں یامختلف مکانوں کی ٹھیک ٹھیک دریافت کرسکتے ہیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم کی جنسیں ہیں جو محنتیوں کو بوجھہ اجرت ملتی ہیں یا اُس قدر اور اُس قسم کی جنسیں جو اُس روپیہ سے خرید ہوسکتے ہوں جو روپیہ اُنکو اجرت میں ملے اور جو کہ تقریر آیندہ کا مقدم مقصود محنتی کی اصلی یا اضافی حالت کا دریافت کرنا ہی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے روپیہ مراد نہوگا بلکہ وہ جنسیں مراد ہونگی جو محنتی کو حاصل ہوتی ہیں اور جسقدر کہ اُن جنسوں کی مقدار میں کمی یا بیشی یا اُنکی قسموں میں ترقی و تنزل ہوگا اُس سے صاف اجرت کی کمی بیشی سمجھی جاویگی *

یہہ بات واضح ہی کہ محنتی کی حالت اس روپیہ پر منحصر نہیں ہوتی جو اُسکو کسی وقت میں حاصل ہوتا ہی بلکہ اُس آمدنی کی اوسط تعداد پر موقوف ہوتی ہی جو اُسکو ایک معین عرصہ میں مثل ہفتہ یا ماہ یا سال کی ہاتھہ آتی ہی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینہ زیادہ صحیح اور درست ہوتا ہی اور اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ بہ نسبت روز مرہ کی اُجرتوں کے ہفتہوار اُجرتیں اور ماہواری اُجرتوں کی نسبت سالانہ اُجرتیں زیادہ تر صفائی ہوتی ہیں لگز ہم وہ تعداد معلوم کرسکیں جو کسی شخص کو پانچ یا دس یا بیس برس میں حاصل ہووے تو اس امر کی نسبت کہ اُسکی ایک سال کی اُجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتی کی

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کي اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتي ھی کہ صرف ایک برس کي اُجرت کئ چھان بین ہو جاني نہایت غنیمت ہوتي ھی چنانچہ ایک برس کے عرصہ میں وہ اُجرتیں آجاتي ہیں جو اکثر ولایتوں میں گرمي اور سردي میں مختلف ہوتي ہیں اور برس میں وہ زمانہ بھي داخل گنا جاتا ھی جسمیں بڑے پایہ کي نہاتي پیداواریں معتدل ملکوں میں پک جاتي ہیں اور اسي سبب سے علماء اِنتظام نے برس دن کو وہ اوسط زمانہ قرار دیا جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا ھی *

ہمکو یہہ بات بیان کرني چاھیئے کہ اہل و عیال رکھنے والے محنتي کي اُجرت میں اُسکي جورو اور نابالغ بچوں کي محنتوں کو بھي ہم داخل سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ محنتیں اُسکي محنت میں داخل نکیجاویں تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافي حالات کا تخمینہ ٹھیک ٹھاک نہوگا اُن کاموں میں جو سختي موسم کے سبب سے مکانوں کے اندر کیئے جاتے ہیں اور اُس کل کے ذریعہ سے جو قوت بہم پہنچاتي ھی اور صرف کارروائي کے طریق پر چلنے میں آدمي کے اعانت کي محتاج ہوتي ھی ایک عورت یا نابالغ لڑکي کي محنت جوان آدمي کي محنت کي برابر ہوتي ھی چنانچہ چودہ برس کي لڑکي کپڑہ بننے کي کل کا اِنتظام اُسي طرح کرسکتي ھی جیسیکہ باپ اُسکا کرسکتا ھی مگر جس اوکھے کام میں گرمي سردي اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا ھی تو جورو لڑکیوں بلکہ لڑکوں سے بھي انصرام اُسکا جب تک کہ وہ ایسي عمر کو پہنچیں کہ وہ باپ کو چھوڑ کر علاحدہ ہوجاویں پورا نہیں ہوسکتا میننچسٹر کے جولاہوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں خود اُن کي کمائیوں سے زیادہ یا اُنکي برابر ہوتي ہیں اور ہالي کسیروں یا بڑھئي اور کوئیلہ کھودنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں اکثر خفیف ہوتي ہیں چنانچہ جولاہے اور کاتنے والے في ہفتہ ساڑے ساتھہ روپیہ اور معہ اپنے جورو بچوں کے في ہفتہ بیس روپیہ کماتے ہیں اور کمیرے اور بڑھئي وغیرہ بھي في ہفتہ ساڑے ساتھہ روپئے اور معہ اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے آٹھہ یا نو روپیہ کماتے ہیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسليم کرني چاهيئے کہ کاريگر اس پورے روپيہ سے جو مملوک اُسکا معلوم هوتا هی پورا پورا فائدہ اِسليئے اُٹھا نہيں سکتا کہ جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نہيں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپئے کا ايک حصہ ايسي چيزوں کي خريد ميں صرف هوگا جو خود گھر ميں طيار هوسکتيں تهيں اگر جورو اُسکي محنت کے ليئے نہ جاتي علاوہ اُسکے بچوں کے حق ميں زيادہ برائي هوتي هی اِسليئے کہ چھوٹے بچے ماں کے التفات و توجہہ سے محروم رهتے هيں اور نہايت تکليف پاتے هيں اور بڑے بچے قيد و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کھيل کود سے محروم اور مذهبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نہايت ضروري و لابدي هيں ناقص اور ادهورہ رہ جاتے هيں اور اُنهيں برائيوں کي اصلاح کے واسطے ايسے مدرسہ مقرر هوئے جو † يکشنبہ کے مدرسوں کے نام سے مشهور هيں اور ايسے قاعدے تجويز هوئے جنميں بچوں کي محنت کے ليئے گھنٹے ٹهرائے گئے مگر جب کبهي جورو بچوں کي محنتيں فروخت کيجاوينگي تو کسي نہ کسي قدر وہ برائياں موجود هوں گي اگرچہ وہ تمام برائياں علم انتظام سے علاقہ نہيں رکھتيں مگر ايسي باتوں کي جانچ تول ميں جو محنتيوں کي بهلائي سے تعلق رکھتي هيں اُنسے کوتاهي کرني مناسب نہيں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قيمت کے فرق کا بيان

اسباب اجرت کے بيان سے پہلے وہ پچھلے بات جسپر پڑهنے والوں کا التفات چاهتے هيں وہ فرق و تفاوت هی جو تعداد اجرت اور محنت کي قيمت ميں پايا جاتا هی يعني وہ تفاوت جو ايک معين عرصہ کي

---

† اِنگلستان ميں محنتيوں کے بال بچوں کي تعليم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتھہ محنت کرتے هيں ايسے مدرسہ مقرر هوئے هيں کہ اُنميں صرف اِتوار کے دن پڑهايا جاتا هی غرض اِس سے يہہ هی کہ غريبوں کے بچے اور دنوں ميں جب کارخانہ کھلے هوں مزدوري کريں اور اِتوار کے دن کہ سارے کارخانہ بند هوتے هيں کچھہ پڑهيں لکھيں

مزدوري اور اُس قیمت کے درمیان میں واقع هے جو کسي کام کي مقدار معین پوري کرنے کے لیئے ادا کیجاتي هی *

اگر صرف مرد محنتي هوتے اور هرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن میں همیشه یکساں محنت اُٹھاتا تو یهه دونوں باتیں یعني تعداد اجرت اور قیمت اجرت برابر هوتیں جیسے که اگر هر آدمي هر سال میں تین سو دن اور هر روز دس گھنٹے کام کرتا تو هر آدمي کي سالانه اجرت کا تین هزارواں حصه ایک گھنٹے کي محنت کي قیمت هوتا مگر منجمله ان باتوں کے کوئي بات درست نہیں چنانچه ایک گھنٹے کي سالانه اجرت میں جیسے که اوپر مذکور هوا اکثر جورو بچوں کي محنتوں کا ثمره بھي داخل هوتا هی اور ایسي چیزیں بہت کم هیں جو آپسمیں اسقدر غیر برابر هوں جسقدر که هر برس میں کام کرنے کے دنوں کي تعداد یا دنوں میں محنت کے گھنٹوں کي تعداد یا اُن گھنٹوں میں محنت کي مقدار غیر مطابق هوتي هی *

اُن ملکوں میں جهاں پروتسٹنٹ مذهب والے عیسائي بستے هیں سال میں تعطیل کے دن جو مقرر هیں وه پچاس ساٹھه کے بیچ بیچ هیں اور اکثر کیتھلک مذهب والے عیسائیوں کے ملکوں میں وه دن تعطیل کے سو سے زیاده هوتے هیں اور سنا هی که هندؤں میں تعطیل آدھی سال کے قریب هوتي هی لیکن یهه تعطیل بعض بعض لوگوں کے ساتھه مخصوص هی اسلیئے که ملاحوں اور سپاهیوں اور خدمتگاروں کي محنتوں کے لیئے کوئي دن تعطیل کا مقرر نہیں هوتا *

علاوه اُسکے زمین کے شمالي اور جنوبي خطوط عرض میں گھر سے باهر محنت کرنیکے گھنٹے سورج کے قیام تک مقرر هوتے هیں اور تمام ولایتوں میں موسم کے لحاظ پر محنت محصور هوتي هی اور جب که مزدور آدمي مکان کے اندر کام کرتا هی تو سال بھر میں روزمره کي محنت کے گھنٹے برابر هوسکتے هیں اور بلالحاظ قدرتي سببوں کے روز کي محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں میں اور ایک هي ملک کے مختلف کاموں میں مختلف هوتے هیں چنانچه روز مره محنت کے گھنٹے فرانس میں انگلستان کي نسبت زیاده اور انگلستان میں هندوستان کي نسبت زیاده هیں اور مقام مینچسٹر میں همیشه باره گھنٹے اور برمنگھم میں

کل دس گھنٹے کام کرتے هیں اور لندن کا دوکاندار آٹھہ نو گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتیوں کے ایک معین عرصہ کي محنتوں میں اس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا هی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں هوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزي اور کھاں کا کہود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوھے کا ڈھالنے والا کرتا هی اُنکا کوئي عام اندازہ نہیں هوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کي هوتي هی وہ مقدار اور بارآوري میں اکثر اوقات مختلف هوسکتي هی چنانچہ منجملہ اُن گواهوں کے جنکے اظہار اُس کمیٹي نے قلمبند کیئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنٹ نے کاریگروں اور کلوں کي تحقیق کے لیئے مقرر کي تھي بہت سے ایسے انگریزي کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کي تھي اور وہ گواہ انگریزي محنتي کے مقابلہ میں فرانسیسي محنتي کو نہایت کاھل اور ناکارہ بتاتے هیں چنانچہ منجملہ اُن گواهوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیٹي نے اُنسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے هیں (جواب) انگلستاني کاتنے والا فرانسیسي کاتنے والے کي نسبت دوگنا کام کرتا هی چنانچہ فرانسیسي کاتنے والے چار بجے رات سے اُٹھتے هیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے هیں اور همارے کاتنے والے چھہ گھنٹوں میں اتنا کام کرسکتے هیں کہ وہ دس گھنٹوں میں اُسکو پورا کرتے هیں (سوال) تمھارے تحت میں کسي فرانسیسي نے کام کیا یا نہیں (جواب) آٹھہ فراسیسوں نے في یوم † دو فرانک پر همارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تھا (جواب) بارہ فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمھارے تلے آٹھہ انگریز اُون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزي آدمي کي امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آٹھہ فرانسیسون کي مدد رساني سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ هی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسي سکہ چاندي کا هے جو برابر چھہ آنہ آٹھہ پائي کے هو تا هی *

فرانسیسی کام کرتے هیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے هیں اور یہہ بات چاهتے هیں کہ وہ کام آپ سے پورا هوجاوے (سوال) یارن کپڑے کو فرانسیسی لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے هیں (جواب) هاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے هیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان کي نسبت تہوڑي اُجرت پر بہم پہونچتے هیں انتہی *

اِڈون روز صاحب کي مفصلہ ذیل گواهي جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانہ حال کي گواهي هی اور گواہ کي تجربہ کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ هونے میں کوئي شک شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکي روسے پوچھا جاتا هی کہ فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم هی یا زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانہ کي دوکان انگلستان میں کروں تو مجکو یہہ امر دیکھنا هوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے جسکو وہ طیار کرتے هیں کسقدر دینا مناسب هی اور اگر وهي دوکان فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکھنے پڑینگے هاں یہہ بات صحیح هے کہ وهاں في آدمي کي اجرت کم هی مگر میں نے بچشم خود مشاهدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا هے اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہ‌کار اور دوگنے آلات درکار هوتے هیں اور اسي سبب سے کارخانہ‌دار کو لازم هوتا هی کہ تمام خرچوں پر دوچند سود لگاوے اور وهاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبت کام کے زور سے پریشان رهتے هیں غرض کہ مجکو بخوبي دریافت هی کہ جسقدر کام کے واسطے یہان آدمي چاهیئیں وهاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي درکار هوتے هیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم هوتي هیں (سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں زیادہ سمجھتے هیں (جواب) هاں ایساهي سمجھتا هوں اسلیئے کہ جسقدر وہ کام کرتے هیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے هیں اور اُس قدر اجرت اُسیقدر کام کي یہاں نہیں ملتي (سوال) فرانسیسي کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجھتے هیں (جواب) یہہ بات میرے تصور میں منقوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

ایسے مستقل ھیں جیسے کہ انگریز لوگ مستقل ھیں چنانچہ اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وہ کام پہلے وار اُنکي مرضي موافق نہو تو وہ خایف ھو جاتے ھیں اور کندھے ھلاتے رہ جاتے ھیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیٹھتے ھیں بخلاف انگریزي کاریگروں کے کہ وہ آزمائے چلے جاتے ھیں اور جسقدر جلد کہ فرانسیسي لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتھي کرتے ھیں اُسقدر انگریزي کاریگر کنارہ‌کش نہیں ھوتے بڑھئي کي اجرت وھاں پینتیس || سئو سے چالیس سئو تک ھی اور باوصف اُسکے کام اُسکا انگریزي بڑھئي کے مقابلہ میں ناقص و ناکارہ ھوتا ھی اور سنگتراش کي مزدوري تین فرانک سے چار فرانک تک مقرر ھی جیسے کہ انگریزي سنگتراش عمدہ عمدہ بنیادیں ڈالتے ھیں وہ ایسا کام بہت کم کرتے ھیں اور وقت کي یہہ صورت ھی کہ دو انگریزي سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسي سنگتراشوں سے زیادہ کام کرتے ھیں (سوال) کسي ایسي محنت کا حال آپ کو دریافت ھے جو انگلستان کي نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو ھاتھہ آتي ھی مگر شرط یہہ ھے کہ قسم اور وصف کا بھي لحاظ رھی (جواب) مجکو کوئي محنت ایسي معلوم نہیں اور اگر ھو تو شاید درزي اور موچي کي محنت ھو مگر مجکو یقین اُن کا اس لیئے نہیں کہ فرانس میں انگلستان کي نسبت لباس گراں آتا ھی مگر جوتیاں سستي ھیں اور شاید وجھہ اُسکي یہہ ھی کہ چمڑا وھاں محصولي نہیں انتھی *

بلکہ ایک ھي ملک اور ایک ھي قسم کے کاموں میں ایسي ھي بےاعتدالیاں ظہور میں آتي ھیں چنانچہ ھر کوئي جانتا ھی کہ محنتي جسقدر محنت کرتا ھی کام بتانے والے محنتي کو اُسکي نسبت زیادہ جد و جہد کرني پڑتي ھی اور آزاد محنتي محتاج مزدور سے اور محتاج مزدور قیدي سے زیادہ محنت اُٹھاتا ھی *

پس یہہ بات صاف واضح ھی کہ اجرت کي شرح محنت کي قیمت کي نسبت یکساں ھونے پر اسلیئے کم مائل ھی کہ ایک تو محنت کي قیمت دوسرے خود محنت کي تعداد کي تبدیلیوں سے کمي بیشي واقع ھوتي ھے *

|| سئو تانبي کا فرانسیسي سکہ ھے جو برابر چار پائي کے ھوتا ھی اور پینتیس سئو کے گیارہ آنہ آٹھہ پائي ھوتے ھیں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے تگني هی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کي تہائي کام کرتا هی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب برابر کے هو جاتي هی اگرچہ کام بتانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا هی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود هی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں هوتي هاں یہہ خیال هوسکتا هی کہ محنت کي قیمت هر جگہہ اور هر وقت میں برابر هوتي هی اور بشرطیکہ کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کي لوٹ پوٹ کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کي قیمت هر جگہہ برابر هوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک هي وقت اور ایک هي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي هی اور اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکہ دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انہیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں هوتیں بلکہ اور سببوں کي جہت سے بهي واقع هوتي هیں جن پر کسي جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر هوتا هی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھٹاے رکھنا چاهتا هی مگر جبکہ محنت کي قیمت برابر رهتي هی اور ایک معین لاگت سے ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا هی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسبات میں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو کیونکہ اگرچہ تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي نسبت سے کام بهي زیادہ کرینگے اِسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں هوگي جیسیکہ چار آدمیوں کي محنت ارزاں هوتي هی اور اگر یہہ تین آدمي پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر هوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کي اُجرتیں زیادہ هونگي مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا هوگا *

یہہ بات درست هی کہ جن سببوں کي بدولت اُجرت کي تعداد بڑہ جاتي هی وهي اسباب منافعوں کو بهي ترقي دیتے هیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمي دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کي تعداد اور منافعوں کي شرح دونوں ترقي پاوینگے مگر منافعوں کي شرح کچهہ اُجرت کي ترقي کے باعث سے ترقي نہ پکڑیگي ' بلکہ باعث اُسکا یہہ هوگا کہ محنت زاید کي مقدار حصول کي قیمت کم هو گئي یا یہہ کہیں کہ زیادتي محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم هو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگي دینا ضرور هوتا تها یا وہ پہلي محنت زیادہ بارآور هو گئي جسکي مثالیں اڈورس روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمي اُجرت کي تعداد سے غرضمند هوتا هے چنانچہ جب مزدور کي مزدوري مقرر هوتي هی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ هوتا هی کہ اُسکي محنت کي قیمت زیادہ هووے اِسلیئے کہ اُسکے کام کي قیمت کي ترقي پر مقدار اُس محنت کي محصور هی جو اُس سے لیجاتي هی لیکن اگر اُسکی اُجرت کي تعداد تهوڑي هووے تو وہ مزدور اُسکي مناسبت سے غریب محتاج هوگا اور اگر زیادہ هووے تو بقدر اُسکے دولتمند هوگا گو اُسکي محنتوں کا معاوضہ کچهہ هي هووے پہلي صورت یعني قلت اُجرت کي تقدیر پر اُسکو فرصت هاتهہ آویگي مگر مفلسي بهي هوگي اور دوسري صورت میں محنت زیادہ رهیگي مگر دولت کي افراط هوگي اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کي برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جیسیکہ اِسبات کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو آسایش کے مقدمہ سے کچهہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار هی تو هم طالب علم کے سمجهنے بوجهنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے هیں یہہ کام اپنا نہیں کہ مقننوں کي هدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح هو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکي رو سے دولت کي تحصیل اور تقسیم عمل میں آئي یہہ کام اپنے ذمہ هم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتي هی اُنکي تعمیل و اِجرا کي هدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا هم یہہ بهي کہیں

کہ لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکہ ہم یہہ بھي نہیں کہتے کہ دولت کوئي فائدہ
هی مگر حقیقت یہہ هی کہ دولت اور آسایش منفک نہیں ہوتي
چنانچہ جب قدرت نے اِنسان پر محنت کي ضرورت کو قائم کیا تو اس
خیال سے کہ آدمي محنت سے نہ بھاگے سستي اور بیکاري میں سراسر
تکلیفیں بھردیں اور اُس محنت کے ساتھہ اُسکے صلہ کي ترغیب کمال
مضبوطي سے قائم کي غریب اور ادھوري اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتي
یا اُس سے بھي زیادہ غریب اور کم محنتي وحشي آدمي جسقدر کہ
سخت کام کرنیوالے انگریزي کاریگر سے آمدني میں کم هی اُسیقدر آرام
و آسایش میں کمتر هی انگریز کي محنت بعض وقتوں میں بہت سي
هو سکتي هی چنانچہ اُسکي یہہ آرزو کہ اپني حالت کو درست کروں
کبھي کبھي ایسي مشقتوں کي طرف بلا اختیار مائل کرتي هی کہ اُس سے
بیماري پیدا هووے اور اُجرت کي ترقي اُس بیماري کا اچھا معاوضہ نہیں
مگر عام و شایع نہونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانہ زندگي کو
سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانہ حال کي زندگي سے متابلہ
کرنے پر ثابت کرسکتے هیں اور یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي هی کہ
پچاس برسوں گذشتہ کے درمیان میں انگریزوں کي محنت میں بڑي
ترقي هوئي اور اب وهي لوگ اِس دنیا میں نہایت کڑا کام کرنیوالے هیں
مگر ان پچاس برسوں میں اُنکي حیات کا اوسط زمانہ همیشہ بڑھتا رہا
اور اب بھي بڑھوتري پر معلوم هوتا هی اور باوصف اسبات کے کہ اکثر پیشہ
اُنکے نہایت مضر هیں اور دھویں اور بھاپ کے مارے اور علی الخصوص
خاک سے هوا ایسي خراب هو جاتي هے کہ دھویں اور بھاپ سے بھي زیادہ
مضر پڑتي هی في هفتہ اُنہتر گھنٹے کام کرتے هیں اور ایک گروہ هونے کي
حیثیت سے اُن هلکي محنت والے باشندوں کي نسبت جو معتدل ملکوں
میں بستے هیں زیادہ طول حیات کا مزا اُٹھاتے هیں *

چنانچہ رکمین صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانہ موتوں
کي اوسط تعداد اُننچاس لوگوں میں صرف ایک آدمي کي موت قرار دي
یعني اُننچاس آدمیوں میں ایک آدمي برس دن میں مرتا هی اور اُس
تحقیقات کي رو سے جو سنہ ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں
کي معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے محنتیوں کے حال احوال کي نسبت

عمل میں آئي تھي یہہ امر دریافت هوا که صرف ناروے اور باسس‌پوي‌نیز هي ایسے ملک هیں که اُنمیں لوگ اتنے کم مرتے هیں جتنے که انگلستان میں کم مرتے هیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور باسس‌پوي‌نیز میں منجملہ پچاس آدمیوں کے کل ایک آدمي مرتا هی باقي تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنھوں نے اپنے اپنے نقشے روانہ کیئے یہہ امر واضح هوا که وہ لوگ انگریزوں کي نسبت کبھي دوچند اور سوائے سے زیادہ زیادہ مرتے هیں *

واضح هو که بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں واقع هی هم تمام محنتي کنبوں کے لوگوں کو تعداد اور محنت میں برابر سمجھینگے اور جب که یہہ مساوات فرض کیجاویگي تو محنت کي قیمت اور اجرت کي تعداد میں کچھہ فرق باقي نرهیگا اور اگر رهیگا تو صرف اتنا رهیگا که محنت کي قیمت سے هر خاص کام کا معاوضہ اور اجرت کي تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اخیر پر اکھٹے هو جاتے هیں مراد هوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقي رهیگا کہ وہ کیا باعث هیں جنکے سبب سے کسي معین ملک اور کسي معین زمانہ میں اُن جنسوں کي مقدار اور وصف قرار پاتے هیں جنکو ایک محنتي کنبہ برس دن میں حاصل کرتا هی *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کي شرح قرار پاتي هے

واضح هو که شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم هوتا هے که جن جنسوں کو هر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا هے اُنکي مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاهیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُن کے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر هوویں اور واضح رهي که محنتي کنبوں میں وہ سب لوگ داخل هیں جو اپني معاش کے واسطے اپني هي محنت پر بھروسہ رکھتے هیں|یا یوں بیان کریں

هوتا هی که انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي هی که وہ عمدہ کاموں کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کماتا هی وہ پتهر توڑتا اور مٹي ڈهوتا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورونکي نسبت نہایت عمدہ معلوم هوتي هی مگر جہانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں آسکتي هی یا جہاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں تک نہیں پهونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فهم و فراست کا سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بهت زاید نہیں بلکه بار آوري میں بهي بهت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نہیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بهي بهت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پهونچتي هے اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نہایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان کے پانے والے چوتهائي سے بهي بهت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یهه هی که انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے مادي سرمایه کا سود ایک تہائي بهي نہیں هوتا اور باقي سب سرمایه ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نہیں اِسلیئے که یهه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف هی چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بهتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و هوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و هوا وغیرہ سے گهٹکر نہیں هی آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ افلاس کا هونا قایم کرتے هیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وهاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بهت جلد اُسے مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ھیں اور اگر اِنگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ترنٹ کے شمال میں واقع ھی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ میں † کانات کي مانند ھو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایہ کے نہونے سے مفلس ھونے کي اصلي وجہہ یہہ ھی کہ وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ھیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کي تربیت نہیں ھوئي جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ رھیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانوني تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجھاتي ھیں بالکل بے اثر نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجہ بھي نہوگا بلکہ ممکن یہہ ھی کہ وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي ھوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ھیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت ھی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالي حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھي اور اب وہ نہایت مفلس ھیں اِسکا باعث یہي ھی کہ وہ ملک اب ایسے لوگوں کے ھاتھہ میں آگئے ھیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافي وافي نہیں رکھتے اسي باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ھیں کچھہ معلوم ھی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي ھی اُسنے صرف ایکھي طریقہ سے بہت سي استعانت کي ھی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑي جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں ھی جسکي تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ھوسکیں یا کبھي ھوئے ھوں وہ تمام نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرھون منت ھیں کہ اُنکے اولوالعزم اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع ھی جو اس زمانہ میں بھي نہایت ناتربیت یافتہ اور محتاج ھی

کي تهي اور اس احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بهي خالي نهیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هی

هم پهلے بیان کرچکے که لگان وه محاصل هی جو قدرت کے ذریعه سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیله سے خود بخود حاصل هوتا هی یا وه قیمت هی جو کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کي امداد و اعانت کے معاوضه میں ادا کي جاتي هی اور علاوه اُسکے یوں بهي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں که وه وه پیداوار زاید هی جو کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کے استعمال سے حاصل هووے یا وه تعداد هی جس سے کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیاده هوجاتي هی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یهه دستور هی که ایسي اراضیات مختلف‌التوی فرض کیجاویں کہ وه رفته رفته کاشت میں آویں چنانچه بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایه کے پهلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساتهه کوارٹر اور علی‌هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک که نهایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصه مقبوض نهیں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي هی اور کوئي شخص اسکا لگان نهیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پهلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هی جسکے ذریعه سے به نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیاده پیداوار هوتي هی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضه جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هی اور اگر وه زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وه آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضه کو جسکو لگان کهتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا هی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نهیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل هونا ضروري هی اور علی‌هذالقیاس جب تک یهہ نوبت پهونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل هووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي هووے ایسا هي هوتا رهیگا اور یهہ وہ غایت هی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پهونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نهیں *

اس لیئے یهہ بات ظاهر هی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل هوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید هو جو عموماً هاتھ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود هو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بهت سي غلطیاں واقع هوئي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یهہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ هوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایساهي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین هوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند هوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول هوتا هے اور نتیجہ یهہ نکالا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممدو معاون هی *

اگر اُن کو یهہ بات دریافت هوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یهہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماهر اور نهایت جفاکش هوں اور بهت وسیع اور زرخیز خطه میں اباد هونے کے سبب سے لگان کے نام سے بهي اشنا نهوں باوجود بهت سي امدني اور پیداوار کے محتاج تهریں گی تو اُس مسئله کو هرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصله ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے که وه اس غلطي کے محض مخالف هی چنانچه وه لکهتے هیں که جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي هی جو اور تمام باراور ذریعوں کي نسبت زیاده تر زمین سے حاصل هوتی هیں یعنے اُس سے وه زیاده مقدار پیداوار کي ملتي هی جسکو لگان کهتے هیں اور کسي شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نهیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور هوتي هی تو اُس سے لگان حاصل نهین هوتا اور جب که اُسکي قوتیں زایل هوجاتي هیں اور بهت سي محنت سے پیداوار کم پیدا هوتي هی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیاده زرخیز کے ایک حصه کو بطور لگان الگ کیا جاتا هی اور یهه امر عجیب هی که زمیں کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابله میں جنکي بدولت کارخانے چلتے هیں ایک نقصان متصور هوسکتا هی زمین کي سبقت کا باعث سمجهتے هیں اگر هوا اور پاني اور بهاپ کي لچک اور خصوص هوا کا دباؤ باوصاف کثیره موصوف هوتے اور هر وصف افراط متوسط پر هوتا اور وه سب وصف قبض و تصرف میں هوتے اور اُن وصفوں سے سلسله وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بهي لگان وصول هوتا اور جسقدر که بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وه وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیاده هوجاتا که جسقدر محنت هوتي اُسقدر پیداوار نهوتي غرض که آدمي نهایت عرق ریزي سے زیاده کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نهوتے *

پس وه پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل هوتي هی اگر فائده سمجهي جاوے تو یهه امر خواهش کے قابل هی که جو کلیں هرسال میں نئي طیار کیجاویں وه پراني کلوں کي نسبت کم مفید هوں جس سے اُنکے بنائے هوئے اسبابوں کي مالیت بلکه تمام کلوں کے طیار کیئے

ہوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبہہ زيادہ ہوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کليں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل يہہ کہ قدرتي محنت کي قيمت بايں وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام ديتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کيجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑھاويگي اور جہاں کہيں وہ بہت فياضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استمالت مفت کرتي ہی انتہی *

معلوم ہوتا ہی کہ رکاردو صاحب يہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل ہوتي ہی يعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہيئيں اُن سے زيادہ لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ ہی کہ بدون اُسکے لگان متصور نہيں ہوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رہتي ہی ہميشہ روز افزوں ترقي کي جانب مايل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي يہہ ہی کہ فن کاشتکاري اور سرمايہ کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑھتي جاتي ہے يا يہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم ہونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي ہوجاتے ہيں يا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ يہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان ميں ايسے دس لاکہہ ايکڑ موجود ہيں کہ اوسط محنت کے ذريعہ سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا ہوسکتے ہيں اور يہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک ميں ايسے دس لاکہہ ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نہيں اور ايسي ہي يہہ بات کہ جو کچہہ ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا ہی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بہت زيادہ ہو کہ ايک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہو بہلائي گني جاتي ہی اور يہہ امر کہ تمام زرخيز زمينوں کي وسعت اور سرمايوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نہيں کہ جو کچہہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے خويش و اقارب کے فائدوں ميں بواسطہ يا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي ھے لگان پیدا کرنے کے واسطے بھلائي اور برائي دونوں کاھونا ضروري و لابدي ھی چنانچہ بھلائي کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا ھی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا ھی *

معلوم ھوتا ھی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجہہ کیا مگر برائی کے نہ بڑھنے بلکہ اُسکے کم ھو جانے پر بھي لگان بڑہ سکتا ھی جیسے کہ اگر کوئي مالک جائداد اپني خواھش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جسں سے اُسکے لگان کو پہلے کي نسبت بہت سا بڑھائے تو کیا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت ھوگي بلکہ یہہ بات کھي جاوے گي کہ باعث اُسکا یہ نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور ھی اور یہہ بات تسلیم کے قابل ھی کہ اگر ھم تمام ملک کي زمینوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادي کي صورت وھي باقي رھی تو لگان بہت کم ھو جاویگا اور اُن تھوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر ھوتي ھی باقي سب لوگ ترقي پاوینگے ھاں اگر ھماري آبادي بھي تگني ھو جاوے تو لگان بہت بڑہ جاویگا اور زمینداروں کي حالت درست ھو جاویگي اور کوئي گروہ خراب نہوگا بلکہ حقیقت میں اور گروھوں کي حالت بھي ترقي پاویگي اسلیئے کہ کثرت آبادي سے محنت کي تقسیم زیادہ ھوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان ھو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چیزیں ارزاں ھو جاویں گي اور ترقي پاویں گي اور اگر آبادي تگنے ھونے کي جگہہ دوگني ھو جاوے تو ملک کي حالت اور بھي عمدہ ھو جاویگي اگرچہ لگان کي ترقي اُس قدر نہوگي جو آبادي کے تگنے ھو جانے پر ھوتي مگر پھر بھي بہت ھوگي علاوہ اُسکے کچي پیداوار اور کارخانوں کي چیزیں پہلے زمانہ کي نسبت کمال اِفراط سے ھونگي واضح ھو کہ جو کچھہ بیان کیا گیا وھي ایک سو تیس برس گذشتہ میں بلاد انگلستان میں واقع ھوا چنانچہ اٹھارویں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قریب اور زمین کي پیداوار سہ چند بلکہ چار چند ھوگئي اور لگان ان دونوں چیزوں سے بھي زیادہ بڑھا مگر ترقي اُلگان کے ساتھہ اُجرت کي بھي باستثناء شراب وغیرہ چند چیزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتي ھیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے ھیں ترقي ھوئي چنانچہ محققي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زيادہ اناج پاتے هيں اور منجملہ کارخانوں کي چيزوں کے نہايت مفيد مفيد چيزوں ميں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زيادہ حاصل کرسکتے هيں کيا اب يہہ انصاف سے کہا جا سکتا هی کہ لگانوں کي ترقي کا يہہ سبب هوا کہ قدرت نے کام کم ديا اور امداد قدرت کي قيمت اِسليئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنايتوں ميں زيادہ دست کش هوئي هاں يہہ بات راست هی کہ اگر پيداوار زمين کي قيمت تگني هونے کي جگہہ سو گني هوجاتي تو لگان نہ بڑهتا اور يہہ بات بهي ايسي هي راست هی کہ اگر تگني هونيکي جگہہ وہ پيداوار اپني حالت پر قايم هوتي تو بهي لگان نہ بڑهتا حاصل يہہ کہ قدرت کي محنت کي قيمت وصول هونے کے ليئے جو شرط ضروري هی وہ بقول رکارڈو صاحب کے يہہ نہيں کہ امداد اسکي تهوڑي هو بلکہ يہہ هے کہ امداد اُسکي بيحد و حساب نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذريعہ سے لگان حاصل نہيں هوتا بلکہ قدرت کے ذريعہ سے هاتهہ آتا هی تو اُسکي تعداد لگان لينيوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصور نہيں زمين يا اور کسي قدرتي دريعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دينے پر لوگ راضي هوتے هيں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا هی جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دينے پر مجبور هوتے هيں اور اِسليئے کہ لگان خالص نفع هی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا هی جو پيش کيجاتي هی اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هی جو لگان کو ادا کرتے هيں مقبوضہ قدرتي ذريعوں کي خدمات کي قيمت، وہ شخص ادا کرتا هی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هی اِسليئے کہ لينے دينے والے دونوں آدمي اِسبات سے واقف هوتے هيں کہ اگر ايک آدمي ٹهيکہ پر نہ ليگا تو دوسرا آدمي لے ليگا اور اسي وجهہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نہيں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہيں چنانچہ کم سے کم اور زيادہ سے زيادہ هو سکتا هی بلکہ اُس مقدار پر منحصور هی کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض ذريعوں کو خاص خاص قوت پيداوار عنايت کي اور اُن ذريعوں کي اُس تعداد پر منحصر هی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ ميں هو جو اُن ذريعوں کے لگان لينے کے قابليت رکهتے

میں درباري لوگ رهتے هیں وهاں کے چهوتي اُمت کے لوگ بد چلن اور مفُلس هوجاتے هیں اکثر ایسا هوتا هی که ایک قصبه کے باشندے مصنوعي چیزوں کے بنانے میں بهت ترقي کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئي امیر کبیر آ رهے تو سست اور کاهل هوجاتے هیں انتهي اور مکلک صاحب جنکے مشاهده پر نهایت صداقت اور هوشیاري کا بهروسه هی بچشم خود دیده بیان کرتے هیں که اِسکاتلینڈ میں بهت سي جائدادیں ایسي هیں جنکے مالک باهر رهتے هیں اور اُنکا نهایت عمده اِنتظام هوتا هی هاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر هونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر هی هم یهه یقین کرنے پر مائل هیں که نهایت زیاده دولتمند لوگوں کا رهنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکهنے والوں کا رهنا اُنکے همسایوں کے حق میں مفید هوتا هی ایک بڑے عمله کے مختلف درجوں کے لوگوں کي فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نهایت مفسد نمونے اور قباحتوں کے مخرج هیں چنانچه دیوانخانه اور طویله پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پهونچاتا هی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا هی مگر ایسي متوسطه آمدني رکهنیوالے خاندانوں کي حالت جو پانچ هزار روپیه سالانه سے بیس هزار روپیه سالانه تک هو همارے نزدیک اخلاقي اور عقلي بهلائیاں پیدا کرنے اور اپنے همسایوں میں پهیلانے کے لیئے نهایت مفید هی اس میں کچهه شک نهیں که ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب‌وجوار کے لوگوں کے باهمیں تعصب دور کرنے اور جهگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کي تهذیب کرنے سے اپنے همسایونکي خصلتیں درست کرنیکا ایک نهایت موثر وسیله هی اِنگلستان کي یهه کمال خوش نصیبي هی که اُسکے هر ضلع میں ایک ایساهي رئیس رهتا هی جو اپني دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مفید باتوں کے انجام دینے کے لائق هی یهه سب کام انجام دینا کچهه مناسبت یا مصلحت سے نهیں هی بلکه وه اُسیکا کام اور اُسهي فرض هی چنانچه اِنگلستان میں پادریوں کے کئي هزار خاندانوں کے پهیلے هوئے هونے سے جسمیں هر ایک خاندان اپنے اپنے ضلع کي تربیت اور تهذیب کا مرکز هی ایسا بڑا فائده حاصل هی که هم اُسکے ایک مدت سے مروج هونے کے

سبب سے ایسے عادي هوگئے هیں کہ اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نہیں هوتي *

مگر هم جانتے هیں کہ ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بھي مبالغہ کیا گیا هی جو لوگ اُن بارہ هزار خاندانوں کي شکایت کرتے هیں جنھوں نے ترک ریاست کي هی وہ یہہ بات بھول گئے کہ اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکہ چوتھائي بھي واپس آ جاویں تو وہ شہروں هي میں آکر آباد هونگے جہاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچھہ تاثیر نکریگي بلکہ جاتي رهیگي پس نارتھہامفبرلینڈ یا دیوان شائر کے دهقان کو اس سے کیا غرض کہ اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنھیم یا روم میں رهی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رهیں بھي تو اُنمیں سے کتنے ایسے هونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کھیلنے والے هونگے اور ایسے نوکر جمع رکھینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویگي سے کچھہ زیادہ نہوگي پس اس خیال سے زیادہ کوئي بات بیڈھنگي اور نامعقول نہیں هی کہ ایسے سببوں کا نتیجہ صرف بھلائي هي هووے جنسے برائي بھي اُسیطرح پیدا هوسکتي هو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں اور بھي زیادہ عموماً غلط سمجھے گئے هیں همکو اِسبات سے تعجب هوتا هی کہ ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو هو رهي هے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے کہ اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے هیں خُوشي سے قبول نہیں کیا اور بعضوں نے بے دیکھے بھالے ایک مهیب اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے هاتھہ کھینچا *

غالباً اُس غلط فہمي کي بڑي وجہہ یہہ معلوم هوتي هی کہ ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کردیا هی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں علم اِنتظام مدن کے بهت سے مصنف اور پڑھنے والے یہہ بات یاد نہیں رکھتے کہ گو کیسي هي صاف دلیل اِسبات کي هو کہ بعض رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم هوجاتي هی اُن تقریروں کا کوئي جواب نہیں هوسکتي جنسے صرف یہہ ثابت کرنا منظور هوتا هی کہ اُس سے اُنکي دولت میں کمي نہیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور متدم مخرج اس غلطي کا یہہ هی کہ زمیندار جب اپني جائداد پر رهتا هی تو محنتیوں کا فائدہ بہیئت مجموعي اور نقصان منتشر هوتا هی اور زمیندار کے باهر رهنے کي صورت میں نقصان بہیئت مجموعي اور فائدہ منتشر هوتا هی چنانچہ جب زمیندار ترک ریاست کرتا هی تو هم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف انگلي اُتها سکتے هیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رهی اور اس سبب سے هزار ها کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور بکري پهیل جاتي هی اُسکي کیفیت دریافت نہیں هو سکتي اور جبکہ وہ واپس آتا هی تو اُسکا بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں خرچ هونا وهاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا هی اب جو اس خرچ کي کمي برمنگهیم اور مینچستر اور لیڈز میں آویگي اُسکو هم گو کیسا هي کچهہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچهہ بهي نظر نہ آویگي اُس زمیندار کے هموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجهتے هیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکهتي هیں اُسیقدر وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے هیں مگر بحساب اوسط چالیس کرور سے کچهہ زیادہ کا مال جو سالانہ باهر کو بهیجا جاتا هی اُس میں بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کے بڑهنے گهٹنے سے کسي کارخانہ دار کو کچهہ بهي معلوم نہیں هوتا اور اگر کسي کو معلوم بهي هو تو وہ اُسکو کسي شخص کي پیرس یا پارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محمول نکریگا یہانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بهي واقف نہوگا پس اب اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے مقابلہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پختہ دلیلوں سے نکالے گئے هوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم هوني کچهہ مشکل نہیں کہ اُن میں سے پڑهی اور بے پڑهی لوگوں کي طبعیتوں پر کسکا اثر زیادہ هوگا*

اور اکثر آدمي ترک ریاست کا مضر نہونا اس خیال سے بهي قبول نہیں کرتے کہ وہ سمجهتے هیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں کي صورت میں بهیجا جاتا هی اُسکا کوئي عوض پهرکر نہیں آتا اُسکا جانا ایسا هي هی جیسے کسي غیر سلطنت کو محصول دیدیا یا اُن چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُنکا صحیح هی اور

اُسپر کوئي اعتراض نہیں ہوسکتا مگر یہہ بات سمجھني چاهیئے که جو کچھہ غیر بارآور خرچ هوتا هی اُسکا ضایع جانا بغیر حاصل هونے کسي معاوضه کے اس لفظ غیر بارآور سے هي ظاهر هے ریاست یا ترک ریاست کي حالت میں جو فرق هی وہ صرف یہہ هی که زمیندار اپني جائداد پر موجود هونے کي صورت میں اُسکو اپنے وطن میں ضایع کرتا هی اور ترک ریاست میں باهر رہ کر ضایع کرتا هے اور هر حالت میں اُن چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خرید کرلیتا هی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہیں کرتا بلکه اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا هی چنانچه وہ وطن میں رهتا هی تو کوتي پر بوش اور جوتیوں کے صاف کرنے اور میز لگانے پر نوکر رکھتا هی اور تنخواہ دیتا هی اور یہہ چیزیں ایسي هیں که گھنٹے بھر بعد پھر ویسي هي هو جاتي هیں اور جب وہ باهر رهتا هے تو وہ اسیقدر روپیه سوئیوں اور چھینٹوں کے طیار هونے کے واسطے لگاتا هی جو باهر جاکر بدوں اسبات کے که اُنکے کاریگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل هو اُسیطرح خرچ میں آجاتي هیں اور وہ چیزیں حقیقت میں اب اُس روپیه کے عوض میں فروخت هوتي هیں جو روپیه باهر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت میں خرچ کیا جاتا هی جو اُسکي جوتیاں صاف کرتے هیں جنکو اُسکے ترک ریاست نکرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے هیں الحاصل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسیطرح سے حاصل هو اور کسي طرح سے خرچ هو بمنزله خراج کے هوتي هی اور یہہ اُنکي خوشي پر منحصر هے که وہ اُسکو اپنے ملک میں خرچ کریں خواہ کہیں باهر خرچ کریں هم خوب جانتے هیں که یہہ امر کسي طرح ممکن نہیں که کوئي شخص ایک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے یا اُس خطائي کو بیچ بھي ڈالے اور اپ بھي رهنے دے *

اس مطلب کو بعضی تیز فہم مقرروں نے اس خیال سے غلط سمجھا که ترک ریاست کي حالت میں زمیندار کے پاس اُسکي آمدني ایسي تجارت کي صورت میں پہنچي جاتي هی جنکے معاوضی بہت دیر میں حاصل هوتے هیں اور اُس زمیندار کي آمدني کے خرچ سے اُنہیں لوگوں کو فائدہ هوتا هی جنمیں وہ زمیندار ترک ریاست کرکے جارها هی یہہ

همنى مانا كه نقصان هوتا هى مگر وه نقصان أسي زميندار كو هوتا هى جو ترک رياست كرتا هى چنانچه أسكا لگان وصول هوتى هي فوراً أن مصنوعي جنسوں كے خريد نے ميں صرف هوتا هى جو أسكے فائده كے واسطے بطريق روپيه بهيجي جاتي هيں پس وه لگان انگريزي كارخانه دار كي ايسي تجارت كي استعانت ميں خرچ هوتا هے جسكے معاوضه اور گراں اجرتيں بهت جلد جلد حاصل هوتي هين اور اگر أس بڑے سرمايه كا بهي لحاظ كيا جاوے جو روز روز أس تجارت ميں لگتا رهتا هے تو بڑے بڑے منافع بهي وصول هوتے هيں الغرض وه زميندار اپني آمدني كے وه تمام فائدے انگلستان كو پهونچاتا هى جو غير بارآور خرچ كرنے والوں سے پهونچنے ممكن هيں يعني اجرتيں اور منافع انگلستان كو أسي تهوڑے سے عرصه ميں حاصل هوجاتے هيں جسميں وه امدني أس زميندار كو وصول هوتي هى باقي وه نفع اور نقصان جو أس روپيه كے پهونچني يا بعد أسكے هوتاهى أس سے همكو كچهه سروكار نهيں وه أس زميندار كي ذات سے متعلق هى چنانچه اگر وه اپني سكونت كے ليئے كوئي خراب مقام پسند كرے تو أسكي آمدني كے دير ميں زياده خرچ سے پهونچنے يا وهاں ناكاره جنسوں اور خدمتونكا زياده مول ادا كرنے سے نقصان أسكا هوگا اور اگر وه عمده مقام پسند كرے تو جلد جلد كار روايوں سے جو أسكي آمدني پر هونگي أسكي آمدني أس مقدار سے زياده هوجاني ممكن هى جتني كه وطن ميں تهي اور اب أسكو وه زياده پسنديده طريقه سے خرچ كريگا ليكن ان سب امور سے انگلستان كو كچهه غرض نهيں *

اس مطلب پر صحيح رايوں كے بهت دير دير ميں ظاهر هونے كا آخر سبب يهه هى كه بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں كو وه رائيں ناگوار گذرتي هيں چنانچه زميندارون اور وظيفه داروں اور مرتهنوں اور روكڑ ركهنے والوں كي خوشامد اور خوش كرنے كي اس بات كے ظاهر كرنے سے زياده كوئي بات نهيں كه تمهاري رياست تمهارے همو طنوں كے حق ميں نهايت مفيد هى اور برخلاف اسكے أنكي حقارت اور ناراضي كي اس سے بڑهكر كوئي بات نهيں كه تمهارا رهنا خواه برائيٹن خواه لنڈن خواه پيرس ميں غرض كهيں رهو برابر هى جو لوگ اس بات سے بخوبي واقف هيں كه علمي امور ميں بهي هماري راے ميں هماري غرضوں

کو کیسا کچھہ دخل هوتا هی اسبات سے متعجب نهونگے که ایسے مسئله سے لوگوں کو کیوں تعصب هے جو اهل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکھتا هی که وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کی وجهه سے اپنے ملک کے مربي هیں *

یهه ظاهر هی که همنے صرف اس ایک هي مطلب کي بحث پر بهت سا وقت کھویا مگر بغیر اسکے کوئي غلطي نهیں مٹ سکتي که اُسکے پهیلنے اور عام هونے کے اسباب کي چهان بین کیجاوے خصوصاً یهه غلطیاں ایسي هیں که هر جلسه میں اُنکا چرچا هی بلکه ایسے لوگوں سے بهي هم سنتے هیں جنکي رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر هیں ایسي غلطیوں کو البته یهه کها جاسکتا هی که وہ کچھه مضر نهیں مگر حقیقت میں کوئي غلطي قباحت سے خالي نهیں هوتي اور جبکه هماري عادتوں هي میں ایسي خرابي هی که اُسکا تبدیل هونا حقیقت میں ضروري هی جس سے هماري توجهه ترک ریاست کے اصلي نتیجوں سے گمراہ هی تو ایسي حالت میں اُس گمراهی کے اصلي اور قابل علاج سبب بهي نظر نهیں آسکتے *

چوتهے همارا یهه مسئله که اجرت کي شرح محنتیوں کي پرورش کے اُس ذخیرہ کي موجودگي پر منحصر هی جو اُنکي تعداد کي مناسبت سے هو اس مسئله کے مطابق نهیں که اجرت کي شرح کلوں کے رواج پانے سے کم هوسکتے هی هم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسیطرح نهیں مانتے *

اُن دوحالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کي شرح کم هوسکتي هی اول یهه هی که وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدني جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتي کلوں کے بنانے میں صرف کي جاوے دوسرے یهه که کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کي تهیں اس مناسبت سے آتي هیں که وہ اُستدر پیدا نهیں کرتي جتني خرچ کرتي هی *

پهلي حالت کو رکاردو صاحب نے اپني کتاب کے اُس باب میں بیان کیا هی جسمیں کلوں پر گفتگو کي هی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا هی که بجاے نقل کرنے کے اسیقام پر کچھه اصطلاحیں بدلکر هم انتخاب اسکا لکھتے هیں چنانچه وہ فرض کرتے هیں که ایک سرمایه والا محنتیوں کي

کارآمدني جنسوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی یا مختصر یہہ کہیں کہ
اجرتوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی اور سرمایہ والی کي عادت هی
کہ وہ هرسال اسقدر سرمایہ سے کام شروع کرتا هی جو چھبیس محنتیوں
کي اجرت کے واسطے کافي هو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل
چھبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا هی اور باقي چھہ محنتیوں سے
خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا هی اب وہ فرض کرتے هیں
کہ اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کراتا تھا دس آدمیوں
سے ایک کل بنوائي جس کل کي مرمت اور چلانے میں سات
محنتیوں کے لگانے سے سال بھر میں تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا هوگي
اس سال کے اخر میں سرمایہ والے کي حالت بدستور رهیگي اسلیئے کہ
اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا
کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي
قیمت برابر تیرہ آدمیوں کي اجرت کے هی اب سرمایہ والے کي حالت
آیندہ بھي غیر متبدل رهیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیرہ
آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعہ سے
تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چھہ محنتي خاص سرمایہ
والے کے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر همکو یہہ معلوم هوچکا هی کہ
جس برس میں کل طیار هوئي تھي چھبیس آدمیوں کي اجرت پیدا هونے
کے بجاے کل تیرہ آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تھي اور
دس آدمي کل بنانے میں مصروف رهے تھے اس سبب سے محنتیوں کي
پرورش کے ذخیرہ میں کمي آئي اور اجرت کا کم هونا لازم آیا پس یہہ بات
یاد رکھني لازم هی کہ جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وہ سالانہ پیداوار
کي کمي تھي بیس آدمي تو چھبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تھے اور کل
صرف تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي هی اسبات میں عام غلطي لوگوں
کي یہہ هی کہ اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت
میں نہیں سمجھتے بلکہ اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے
هیں مگر یہہ قیاس حد سے زیادہ غلط هے کیونکہ کل کي قوت بارآور ایسي
هی کہ اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي هی اگر اُس کل سے بجاے
تیرہ آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا هوسکتي تو

اُسکے جاري هونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ کهٹنے کے بجاے زیادہ هوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے اُسکو بنواتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے بنوانے کے بجاے دو برس میں في سال پانچ آدمي اُنمیں سے لڑکا کر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں تب بهي یهي نتیجه هوتا پس هر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار هوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑهجاتا اور همارے مسئلہ کے بموجب اجرتیں بڑهجاتیں اگرچه همنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثه میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجها لیکن هم از روے عمل کے اسکي کچهه بهي قدر نهیں کرتے چنانچه همکو کسیطرح یقین نهیں که تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بهي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچهه بهي پیداوار کا گهٹ جانا ثابت هو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصه منافعوں یا لگان میں سے لگا هو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طیاري کي لاگت سے هوتي هی اُنکے استعمال سے پیداوار کو همیشه ترقي هوتي هی چنانچه اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پہلے اُون کا سالانه خرچ انگلستان میں بارہ لاکهه پونڈ کا تها اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ هی اور چهاپه کي کل کے ایجاد هونے سے پہلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار هوئي هونگي اب غالباً اُسسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار هوتي هیں اسلیئے رکارڈو صاحب کا یهه مسئله که کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي چهوٹي چیزوں کي پیداوار گهٹ جاتي هی غلط هی اُنکي مثال مفروضه سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسیطرح درست نهیں هوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو همنے مستثنی کي هی که کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں به نسبت پیدا هونے کے زیادہ خرچ هو جاتي هیں گهوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق هی جنکو هم جاندار کلیں کهه سکتے هیں هم فرض کرتے هیں که ایک کاشتکار اپنے کهیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا هی جو سال بهر میں اپنے اور چهه اور محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اور وہ چهه محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آٹھہ محنتیوں کي برابر هو دس محنتیوں کي برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یهہ فائدہ اُسکو هوگا که پہلے جو چھہ محنتي اُسکے ذاتي خرچ کي جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آٹھہ هو جاوینگے لیکن گھوڑوں کي خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمي آویگي که چھبیس آدمیوں کي اجرت کے بجائے اٹھارہ محنتیوں کي اُجرت رہ جاویگي هم اِسبات سے اِنکار نهیں کرتے که ایسے حالات واقع نهوں اور اُن حالات سے برائي اور بدبختي جو هوني ممکن هی ظاهر نهو في‌الواقع ایولینڈ میں ایسے هي حالات واقع هوئے اور وهي اُس ملک کي بهت سي تباهي کا باعث ٹهرے کسي قوم کي ترقي کے زمانوں میں سے کسي زمانه کے قدرتي شریک یهه حالت بهي هوتے هیں لوگوں کي آبادي کے شروع میں زمینداروں کا مرتبه اور سلامتي اُن کے متوسلوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی اور اُن متوسلوں کي تعداد کے بڑهانے کا طریقه یهه هوتا هی که اُس زمیندار کے باغ اور احاطه اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کي زمین هوتي هے وہ زمیندار اُسکو چھوٹے چھوٹے حصونمیں تقسیم کرکے ایک‌ایک حصه ایک‌ایک کنبهه کو دیتاهے جسپر وہ کنبهه کاشت کرتا هے اور اسکي پیداوار اُسکي بسراوقات کے واسطے کافي هوتي هے اور ایسے کاشتکار بهت تهوڑي لگان ادا کرسکتے هیں مگر بهت سي فرصت حاصل هونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل هونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشت‌کار اُسکے هر طرح کاروبار میں رهتے اور همراہ رکاب جلو میں دوڑتے هیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کي جاہ و حشمت هوتي هے اور خانه جنگي یا صف ارائي میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود هوتے هیں چنانچه لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھه جنکي زمینوں کا سالانه لگان پانچھزار سے کچھه زیادہ نه تها سنه ۱۷۴۵ ع کي بغاوت میں آٹھه سو آدمي اُنکے کاشتکاروں میں سے مسلح پهرتي تهي لیکن تربیت کي ترقي کي حالت میں دولت بڑا ذریعه شهرت اور حشمت کا ٹهرتي هی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بهم پهونچانے پر زیادہ لگان کو زیادہ ترجیح دیتي هیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقه برتنا لازم هی جس سے پیداوار هي کثرت سے حاصل نهو

بلکہ بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وہ بہت سا هو پس اس مطلب کے واسطے مثلا پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا ہوتا تھا ایک کھیت بنالیا جاتا هی اور اُس سے دس کنبوں اور دس گھوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانہ میں یہہ تبدیلیاں واقع هوتي هیں وہ زمانہ لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي حالت کي بڑي ترقي کا زمانہ هوتا هی چنانچہ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي جاتي هی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي هی ایک اس سبب سے کہ انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے زیادہ کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجہ سے جو انسانوں کے بجاے حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجی همیشہ مفید هوتے هیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تھوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري حالت اگرچہ ظاهرا ممکن الوقوع هی مگر حقیقت میں کبھي پیش نہیں آتي بخوبي ظاهر هی کہ کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑہ جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچہ جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا جاتا هی جو بواسطہ یا بلاواسطہ محنتیوں کے خرچ کي نہیں هوتیں تو اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اسوقع پر عام شرح هم اس سبب سے کہتے هیں کہ ایسي کل کے استعمال سے بعض خاص کاموں کي اجرتوں میں کمي بھي آجاتي هی مگر یہہ ایسي کمي هوتي هی کہ اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتھہ اُسیقدر زیادتي هونے سے اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگ‌هیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکھا جو اُنسٹھہ محنتیوں کا کام دیتا تھا ایک آدمي ایک حلقہ دار تار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعہ

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساتھہ آدمي بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ھی یعني کم ہوتا ھی تو یہہ بات ناغالب ھی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کي اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمي جو اُنکے بنانے میں مصروف رھتے تھے استدر اُنکي قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھي اُنھیں کے بنانے پر لگے رھیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتي بیکار ہوگئے ہونگے اور اجرت کي شرح غالباً کم ہوگئي ہوگي لیکن تمام محنتیوں کي تعداد اور اُنکي پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئي تبدیلي نہیں آئي تو اُس کمي کا کسي اور موقع پر ترقي ہونے سے ضرور عوض ہوگیا ہوگا جسکو ہم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ھیں کہ اُن پیچوں کي قیمت میں کمي آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقي رھي ہوگي جسقدر کہ اُس حالت میں رھتي جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلي قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسي ایسي جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہو تو اجرت کي عام شرح بڑھجاویگي اور اُسمیں کمي کا نہ آنا وجوہات مذکورہ سے صاف ظاہر ھی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ہو اور جسقدر وہ زیادہ ہو اُسیقدر اُسکي مانگ نہ بڑھي تو تھوڑےسے محنتي جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رھتے تھے بیکار ہو جاوینگے مگر یہہ کمي ایسي ہوگي کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي نہ آنیکے سبب سے کسي اور کام میں ترقي ہونے سے پوري ہو جاویگي بلکہ اُس جنس کي مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکي پیداوار کو اب ترقي ہوئي محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ زیادہ ہو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کي عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کي کار آمدني جنسوں کي کل مقدار کلوں کے رواج پانے سے بڑھجاویگي اور علاوہ اُس بڑھي ہوئي جنس کے باقي اور جنسوں کي نسبت اپني حالت پر رھیگي *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کي مثال جو اُوپر دي گئي کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسي بري ھی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتي کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ھی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

أسکي مانگ اس ترقي یافتہ قوت پیداوار کا مقابلہ کرسکے اسلیئے أسکي تمام محنتیوں کي تعداد کم ہو جاتي ھی مگر حقیقت میں ایسا بہت کم واقع ہوتا ھی چنانچہ ایک جنس کے طیار ہونے کي اساني کا عام اثر یہہ ہوتا ھی کہ أس جنس کے خرچ کو أسقدر سے زیادہ بڑھاوے جس میں بہ نسبت سابق کے زیادہ محنتي لگے رہیں *

چنانچہ ھماري کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ ھم کپڑے اور چھاپہ کي کلوں کے اثروں کو بیان کر چکے ھیں أنمیں سے ہر ایک پیشہ میں أنکي کلوں کے ایجاد ہونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف ہونگے پس ایسي معمولي حالتوں میں کلوں کے فائدوں کے کھرے پن پر جزوي دقتوں کي جھیل سے بھي کچھہ بٹا نہیں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے نتیجوں کا تھوڑا اثر ہوتا ھی شاید أنپر کسي خاص تجربہ کي گواھي کا پورا اثر ہووے اِسلیئے ھم اپني تقریر کو أن أجرتوں کے نقشوں کے دیباچہ کے خلاصہ مفصلہ ذیل سے تقویت دینگے جنکو ہورنر صاحب نے أسوقت میں جبکہ وہ کارخانوں کي تحقیقات کے کمشنر مقرر ہوئے تھے مرتب کیا تھا *

وہ خلاصہ یہہ ھی کہ جبتک کپڑہ کے طیاري کو وسعت ہوتي رھیگي تب تک بالغ خواہ نا بالغ محنتیونکا یہہ خیال کہ بڑي بارآور کلوں کے ایجاد ہونے سے أنکي أجرت میں کمي آویگي بے بنیاد ھی اور أن لوگوں کا یہہ قول ھی اور بارہا أنہوں نے مجھہ سے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب ھمکو کم أجرت پر زیادہ کام کرنا پڑتا ھی میڈنچسٹر اور سالفورڈ کے أس اخبار کا کوئی پرچہ جو وہاں کے کارخانہ کے محنتیوں نے جاري کر رکھا ھے اور بلاناغہ روز چھپتا ھی میں نے ایسا نہیں دیکھا جسمیں اس قسم کي باتیں نہیں چھپتیں چنانچہ ۱۱ جنوري سنہ ۱۸۳۴ع کے پرچہ میں مندرج ھی کہ اب بہ نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو أجرت کے دسویں حصے کي کمي کے ساتھہ دوگنا کام کرنا پڑتا ھی *

اور حقیقت أسکے یہہ ھی کہ سنہ ۱۸۰۴ع میں کاتنے والے کو یارن کپڑہ کے لیئے ایسے سوت کي کتائي پر جسکي في پونڈ دو سو اٹھئیں أسوقت کي اوسط بارآور قوت رکھنے والي کل پر طیار ہوں في پونڈ چار روپیہ چار آنہ ملتے تھے أسوقت میں جو اوسط قوت أس کل کي تھي مجھکو معلوم نہیں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کي تھي اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ دو روپیہ آتھہ پائي ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور چھہ سو ارتالیس پونڈ سوت کاتنے کي ھی اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ ایک روپیہ تین آنہ چار پائي سے لیکر ایک روپیہ پانچ آنہ آتھہ پائي تک ملتے ھیں یہہ مینچستر کے نرخ کا حساب ھی *

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تیں سو بارہ پونڈ سوت یارن کپڑہ کا کاتتا تھا اُسیقدر عرصہ میں اب چھہ سو ارتالیس پونڈ اُسي طرح کا سوت کات لیتا ھی اور جب دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے اجرت ملتي تھي اور اب بحساب ایک روپیہ تیں آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے اجرت ملتي ھی لیکن تین سو بارہ پونڈ کي اجرت دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ ھوتے ھیں اور چھہ سو ارتالیس پونڈ کي اجرت ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے سات سو تراسي روپیہ ھوتے ھیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنہ ۱۸۲۹ع کي نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ ملتے ھیں یہہ بات ھرطرح صحیح ھے کہ محنتي بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا ھی مگر جس حالت میں کہ ھمکو یہہ ثابت کرنا منظور ھی کہ کیا اب اجرتیں پہلے کي نسبت کم ھیں تو اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپني غرض یہہ ھی کہ کاتنے والا جو کچھہ اب کماتا ھی وہ دس برس پہلے کي نسبت اُسي قدر محنت بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا ھی اور اُس کي کمائي کي ترقي کا باعث کلوں کي ترقیاں ھیں اور ان ترقیوں کي سبب سے محنتي کي کمائي میں اور بھي ترقي ھوگي اور بہ نسبت سابق کي اصلي شرح کے ترقي شرح سے بہت زیادہ محنتي فائدہ اُتھاوینگے مگر شرط یہہ ھی کہ روئي کے کارخانوں کي اُسیقدر ترقي میں تیس برس آیندہ کو تیس برس گذشتہ کي طرح کوئي سبب مخل نہو اور روئي کے کارخانہ کي شاخوں میں سے کسي شاخ کي کل میں ترقي ھونے سے اور شاخوں میں بھي اجرت کي شرح کي ترقي ھوگي کیونکہ محنت کي

مانگ اُس ترقي یافتہ کل کي طرح اوروں میں بھي زیادہ ھو جاویگي غرض میري یہہ ھی کہ روئی کے کارخانہ میں سے کسي شاخ کيُ کل میں کیسي طرح کي ترقي ھونے کا اب تک یہہ اثر ھوا ھی کہ محنتي ایک خالص تعداد روپیہ کي بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي نہوتي زیادہ کماتا ھی *

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي نسبت محنتیوں کي غلط فہمي اُنکے کام چھوڑ بیٹھنے اور اور دنگے فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي شکایت اور فریاد کرنے کا سبب ھی اور مجھکو یہہ افسوس ھی کہ اس سے زیادہ اُن لوگوں کے سمجھانے کا موقع ھاتھہ نہ آیا *

میں محنتیوں کے اسباب پر مطمئن ھو جانے کو نہایت ضروري سمجھتا ھوں کہ کلوں کي ترقیاں اُس روپیہ کي تعداد بڑھاني پر مائل ھیں جو معمولي گھنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے ھیں جو لوگ اس حقیقت پر تکرار کرتے ھیں اُنکو یہہ تو قبول کرلینا ضرور لازم ھوگا کہ مینے کاتنے والوں کي نسبت اس حقیقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت کردیا اور جبکہ اُنکو یہہ ماننا پڑیگا کہ کاتنے کي کلوں میں ترقي ھونے سے نو عمر آدمیوں کي تازہ اور زاید محنتوں کي مانگ بڑھیگي تو یہہ بھي اُنکو تسلیم کرنا ضرور ھوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي اُجرتوں میں بھي ترقي ھوگي اور یہہ بھي اسیطرح اُنکو قبول کرنا پڑیگا کہ جنسوں کي طیاري کے اثروں سے جو اُنکي قیمت بازار میں کم ھوگي تو اُنکا خرچ بھي زیادہ ھوگا اور اُن جنسوں کے زیادہ خرچ کے باعث سے روئي کاتنے کے متعلق کاموں میں زیادہ محنتیوں کي ضرورت ھوگي اس سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ میں پہلے کي نسبت اجرت اچھي ھو جاویگيُ اگر ان باتوں میں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونہہ نہ پھیریں اور اس خیال باطل سے کہ کلوں کي ترقي ھماري اجرتوں کے لیئے مضر ھی محنت کے گھنٹوں کے کم کرواني پر سازش نکریں اور اُن لوگوں کي بات پر کان نہ دھریں جو اُنکو یہہ بھیکاتے ھیں کہ آٹھہ گھنٹي محنت کرنے پر بارہ گھنٹي کي اجرت لو جیسا کہ آجکل بھیکا رکھا ھی تو میرا مطلب حاصل ھو جاوے *

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور هوشیار سمجهه بوجهه کے اچهے هیں اِسلیئے مجهکو یقین هی که اگر انکو یهه بات بخوبي سمجهائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے که کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کي اصلي شرح ترقي پاتي هی اور اُس ترقي یافته شرح کي سبب سے بهت زیاده آدمي کام پر لگتے هیں تو وه ضرور بهت خوشي سے اچهي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا که شیخ سعدي نے کها هی. مصرعه. که مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطي مذکوره غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا هوتي هی جس سے وه پهلي غلطي پیدا هوتي هی یعني اس عادت سے که جزوي اور خفیف باتوں پر توجهه کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بهیئت مجموعي معلوم هو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بهلائي کو جو منتشر هو ندیکها جاوے وه عام غلطي یهه خیال کرنا هی که غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گهٹ جاتي هی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کهلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابه هوتا هی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق هوتا هی که اُسکے بنانے یا قایم رکهنے میں کچهه لاگت نهیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نهیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نهیں آتي اگر وه اِسکو خرچ کرتے هیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑه جاتي هی مثلاً اگر وه † قانون جنکي رو سے راس گوڈهوپ کي شراب انگلستان میں کثرت سے آتي هی اور فرانس کي شراب نهیں آنے پاتي هے منسوخ هوجاویں تو بهت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف هو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل هونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بهت تهوڑے محنتي توجهه کرینگے جو راس گوڈهوپ کے خرچ کے لایق هیں جسکا نتیجه یهه هوگا که ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم هو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائده شراب پینے والوں کو هوگا جو معمولي خرچ سے زیاده یا بهتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف هو جاوے تو

† یهه قانون منسوخ هوگئے

بہت تھوڑے محنتي بلا واسطہ ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قینچي وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے ریشم حاصل ہوگا بواسطہ ریشم پیدا کرینگے پس آخرکار ریشمیں کپڑہ بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نہ ریشمیں کپڑا پہنتے ہیں نہ شراب پیتے ہیں اِسلیئے اُجرت کي عام شرح غیر متبدل رہیگي اور اگر وہ قانون جو غلہ اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ ہو جاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصہ جسمیں غلہ اور شکر شامل ہیں بڑہ جاویگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چیزیں ہیں بہت بڑہ جاویگي *

چَوتھے جس مسئلہ کي توضیح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام راے کے خلاف ہی کہ زمینداروں اور سرمایہ والوں کا غیرباراور خرچ محنتیوں کے حق میں اِسلیئے مفید ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار میسر آتا ہی چنانچہ بیلي صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاري چرائي کے اوپر صرف اسي وجہہ سے کچھہ قابل ترجیح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخیرہ حاصل ہوتا ہی وہ زندگيّ کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکي یہہ وجہہ بھي ہی کہ کاشتکاري میں بہت سے زیادہ دھقان مصروف رہتے ہیں واضح ہو کہ یہہ بیلي صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کي دوسري صورت ہی یہہ ہمنے مانا کہ زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر اُس میں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہہ بھي ایک فائدہ ٹھہرے تو زمین کي بارآوري ایک نقصان ٹھہریگي اگر صرف مصروفیت ہی مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں بہ نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل سے کھودنے کے بہت سي مصروفیت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پیچ کرتے ہیں کہ غیر باراور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي پیدا کرتا ہی یہہ بھول جاتے ہیں کہ محنتي جن چیزوں کي حاجت رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور ایندھن غرض کہ معاش و ارام کے تمام سامان ہیں مشقت اور محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پربھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل هوتي هی ایک محنتي جو شکایت کرتا هی که
مجکو کام نہیں ملتا وہ اپنے حسب دلخواہ بلا تعرض کام کرسکتا هی
اگر ایک پہاڑ کے دامن میں سے پتھر اُتھا اُتھا کر پہاڑ کي چوتي پر
لیجانا چاهے لیکن جس شی کي اُسکو حاجت هی وہ اُس قسم کا کام
هی جس کے ذریعہ سے اجرت اور روپیہ حاصل هو اور اگر بغیر کام کیئے
روپیہ اُسکو حاصل هو تو نہایت خوش هووے مشقت اور تھکنا سردي
گرمي سہنا في نفسہ برائیاں هیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے
حاصل کرنے میں جسقدر کم انکي حاجت هو یا یوں کہیں که جسقدر
اساني سے معاش و ارام حاصل هوں اُسیقدر محنتیوں کي حالت بلکه
سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رهنے میں بہتر هوگي ایک
نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث هوتا هی ظاهر هی که
وهاں معاش کي گراني نہیں بلکه ارزاني هوتي هی اور خوراک اور مکان
اور ایندهن کے حاصل کرنے میں اساني هوتي هی اب غور کرنا چاهیئے که
اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر هوسکتي هی یعني جس
ذخیرہ میں سے سب کي پرورش هوتي هی اُسکے ایک جز کے ضایع هوجانے
سے کیونکر ترقي ممکن هی اگر اعلی درجه کے لوگ صدي گذشته کي
رسموں کو پھر زندہ کرکے کرتیوں پر سنہري قیطوں اور پیمک لگاویں تو
البته اُنکو اُسکا لطف و حظ معلوم هوگا مگر کمتر درجه کے آدمیوں کو اُس
سے کیا حاصل هوگا جن لوگوں کي راے پر هم گفتگو کر رهے هیں وہ یهه
جواب دیتے هیں که کمتر درجه کے لوگوں کو قیطوں وغیرہ بنانے میں
مصروف هونے سے فائدہ هوگا یهه سچ هی که ایک کرتي پر پچاس روپیه
خرچ هونے کے بجاے پانسو پچاس روپیه خرچ هونے لگینگے لیکن اب
پانسو روپیه کیا هو جاتے هیں یهه نہیں کہهسکتے که کرتي پر نلگنے سے وہ
پانسو روپیه موجود نہیں رهے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکهه روپیه
سالانه آمدني هو وہ اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وہ اُسکو اُن
لوگوں کو دیگا جو اُسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے هیں اور اُسکے
طویله اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیرہ کے سامان بهم پهونچاتے
هیں اب هم فرض کریں که وہ زمیندار خرچ غیر بارآور سے دست کش هوکر
صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور اُن ضروریات کو بھی اپنے هی قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجه اُسکا یهه هوگا که جن لوگوں میں اُسکے دس لاکهه روپیه خرچ هوتے تهے وہ گویا اپنے مصروف رکهنے والے کو هاتهه سے کهوبیٹهے وہ معترض اس سے آگے اور کچهه نهیں دیکهتے لیکن دیکهنا چاهیئے که وہ زمیندار جسکے هاتهه میں ایک لاکهه روپیه اب بهي آویگا اُس روپیه کو کیا کریگا کوئي یهه خیال نکریگا که وہ اُس روپیه کو صندوق میں بند کر رکهیگا یا اپنے باغ کي زمیں میں دفن کر رکهیگا الغرض وہ روپیه جسطرح سے هو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور هوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب همارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ تمام ذخیرہ جو اور لوگوں کي پرورش سے متعلق هی هر سال بڑهیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ خسیسوں کي طرح سے کسي اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیه سے انگلستان کا سرکاري † فنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیه اُس فنڈ کے بیچنے والے کے هاتهه میں جاکر کیا هوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کي زمینداري خریدے مگر اُس کي قیمت فرانس کو کسطرح بهیجیگا ضرور هی که وہ مصنوعي جنسوں کي صورت میں بهیجیگا جیسا که اُوپر معلوم هوچکا هی الحاصل هر شخص اپني آمدني کو کسي نکسي طرح خرچ کرتا هی اور جسقدر که وہ اپني ذات پر کم خرچ کرتا هی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رهتي هی *

ساتویں آخر مسئله جو همارے مسئله کے برعکس هی وہ رکاردو صاحب کي مفصله ذیل تقریر سے واضح هوتا هی *

وہ فرماتے هیں که جسطرح پر تمام ملک کي خالص آمدني خرچ هوتي هی اُس سے محنتیوں کي کچهه تهوڑي غرض متعلق نهیں هوتي اگرچه هر حالت میں وہ اُنهیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ هوگي جو اُسکے مستحق هیں *

اگر کوئي حال کا زمیندار یا سرمایه والا اپني آمدني کو قدیم زمانه کے تعلقهداروں کي طرح بهت سے خدمتگاروں کي پرورش میں صرف کرے تو به نسبت اُس صورت کے که وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بهت سے محنتیوں کي مصروفیت کا باعث هوگا *

---

† سرکاري فنڈ عموماً سرکاري لوت بولا جاتا هی اور یهه وہ کاغذ هوتا هی جو لوگ اپنا روپیه خزانه سرکاري میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے هیں

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف جنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکهہ روپیہ کي هو تو خواہ میں اسکو عمدہ پوشاکوں اور خانہداري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواہ اُسیقدر اور اُسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بار آور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پهلي قسم کي اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آیندہ اُنکي محنت کو مصروف نکر سکونگا اور اُن سب اشیاء کا انجام یهہ هوگا کہ اُن عمدہ پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اُتهالونگا اور اگر میں اپني آمدني سے غلہ اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پهر خدمتگار وغیرہ نوکر رکهونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وہ غلہ اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمي محنتیوں کي پهلي مانگ پر زیادہ هونگے اور اس زیادتي کا باعث یهہ هوگا کہ میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکهتي هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یهہ هوتي هی کہ لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکہ جو کچهہ روپیہ عیاشي سے بچے وہ خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامہ برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بهت سي فوج اور جهازوں کے بیڑے قائم رکهنے کي ضرورت هوتي هی تو وہ بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائي ختم هو جاتي هي اور اُسکے اخراجات بند هوجاتي هیں بهت سے آدمیوں کو مصروف رکهتا هی *

چنانچہ اگر لڑائي کے دنوں میں مجهہ سے پانچ هزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزو کو میز چوکي کپڑے کتابوں وغیرہ اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ اِن دونوں صورتوں میں کسي

† خالص آمدني سے وہ آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منها کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هي اور کل آمدني وہ هوتي هی جسمیں خرچ وغیرہ سب شامل هوتے هیں

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کي محنت اُسکے حاصل کرنیکے لیئے بمقدار مساوي مصروف هوگي کیونکہ سپاهیوں اور ملاحوں کي خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر کہ زیادہ عیاشي کي چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار هوتي لڑائي میں سپاهیوں اور ملاحوں کي زیادہ مانگ هوتي هی اور جس لڑائي کے اخراجات ملکي سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کي آمدني سے هوتي هیں تو وہ لڑائي آبادي کي ترقي کے حق میں مفید هوتي هی *

لڑائي کے ختم هوجانے پر وہ میري آمدني کا جزو جو سپاهیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھي کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکي اور شراب وغیرہ عیاشي کي چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کي پرورش پہلے اُس میري آمدني کے جزو سے هوتي تھي اور وہ لوگ لڑائي کے سبب سے پیدا هو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقي آبادي پر اُنکے اثر سے اور آبادي کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے همسري کرنے سے اُجرت کي شرح میں کمي آویگي اور محنتیوں کي حالت خراب هو جاویگي انتہیٰ *

واضح هو کہ رکاردو صاحب یہہ سمجھتے هیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کي نسبت خدمتوں میں مصروف رهنا زیادہ مفید هی یعنے کرسیوں کے پیچھے کھڑا هونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر هی اور سپاهي اور ملاح هونا کاریگر هونے سے اچھا هی اب جو یہہ بات ظاهر هی کہ محنتیوں کے اِستعمال کي جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاهي هوجانے سے ترقي نہیں هوتي تو سمجھہ لینا چاهیئے کہ رکاردو صاحب کي یہہ راے غلط هی یا همارا مسئلہ صحیح نہیں هی *

معلوم ایسا هوتا هی کہ رکاردو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے هیں کہ سپاهیوں اور ملاحوں کي خدمتوں کي اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتي هیں اور کاریگروں کي اُجرتیں روپیہ سے دیجاتي هیں هاں یہہ بات وہ سچ کہتے هیں کہ اگر کوئي شخص جسکي آمدني ایک لاکھہ روپیہ کي هو اپني آمدني کو اپنے ذاتي اِستعمال کي چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرے تو اُسکے پاس اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کي

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقي نہیں رهیگا۔اگر وہ ایسي جنسیں خرید کرنے جنکو خدمتگاروں کي خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کي پرورش کا ایک نیا ذخیرہ هو جاتا هی اس سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپني آمدني کو اس دوسري صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کي دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کي اُسنے پہلے بار کي تهي لیکن اُنکو یہہ نہ سوجھا کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا هی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپني آمدني کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکي آمدني کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیتا هی اُنہوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کي خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچھہ لگاتا هی وہ اُس روپیہ میں سے کم هو جاتا هی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپني خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کي خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بهي اُنکي پرورش اُسي خوبي کے ساتھہ هوتي جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کي مفروضہ حالت میں هوتي ظاهر هے کہ کوئي شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں هندوستان کے طور پر نوکروں کي تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کي مانگ کم هوجاتي یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور هی کہ محنتیوں کي اسواسطے پرورش کیجاتي هی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچھہ درکار هو جنکو هم بازار سے خرید کرتے هیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کراویں انگلستان میں بهي رواج هوتا تو محنت کي مانگ بڑہ جاتي اور اس سے بهي کم اسبات پر اصرار هوسکتا هی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتھہ پهرنے یا دروازہ پر پهرہ دینے کے واسطے نوکر رکها جاتا تو اُس تبدیلي سے محنتیوں کي زیادہ مانگ هوجاتي اور ابادي کو ترقي هوتي*

رکارڈو صاحب کي اس راے سے کہ لوگوں کي آمدني بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ هونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ هی هم اسقدر نا اتفاقي کرتے هیں کہ هم محنتیوں کي غرض کو بالکل اُنکي راے کے مخالف سمجھتے هیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح کرسکتا هی چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هی تو اُس روپیہ کو اپنے هاتہہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل هوگا گو وہ هاتہہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں کہ اُن جنسوں کا اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پہنتے هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں تہیں غریبوں کے اچھے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور چوکیاں دیکھي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نہیں بنائي گئي تہیں اگر انگلستان میں پچھلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نہیں هوتے خدمتگاري کے کام ایسي آساني سے سیکھہ لیئے جاتے هیں کہ هم خدمتگار کو هنرمند محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تہوڑي هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر ایسا پیشہ سیکھتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکھتا هی جو بیحد و غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکہ تمام ملک میں دولت پہیل سکتي هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسي

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ کے معلوم هوتي هی اور کئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک مرکب کے اجزا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا ہی جس سے بڑا فائدہ حاصل ہو چنانچہ وہ کاریگر اپني آمدني کي بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحتوں کا خرید کرتا ہی اور اُس ذخیرہ کے ہر حصہ کو اُس ہوشیاري اور چالاکي سے جسکا چھوٹی سے ذخیرہ پر استعمال ہوسکتا ہی بار آور کردیتا ہی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد ہیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانہ حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پہونچانے والا بلکہ خود بھي دولتمند ہوا غرض کہ تاریخ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں بہت سا روپیہ خدمتوں کي خرید میں خرچ ہوتا ہے وہ ملک مفلس ہوتے ہیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بہت سا روپیہ خرچ ہوتا ہی وہ ملک مالدار ہوتے ہیں *

رکاردو صاحب کي رائے لڑائي کے نتیجوں کي نسبت اور بھي زیادہ غلط ہی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھي وارد ہوتے ہیں جو ہمنے اُنکي اُس راے پر کیئے ہیں جو اُنہوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاہر کي ہی چنانچہ جسقدر آمدني سپاہیوں اور ملاحوں کي پرورش میں لگتي ہے اُسیقدر آمدني سے کم سے کم اُتنے ہي کاریگر اور خدمتگارونکي پرورش ہوگي گو وہ آمدني غیربارآور طریقہ سے خرچ کیجاوے جو حصہ اُس آمدني کا کاریگروں کي پرورش میں لگا ہوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل رہیگا جیسا کہ ہم اوپر ثابت کرچکے ہیں سپاہیوں اور ملاحوں کي جیسا کہ رکاردو صاحب کا خیال ہی کچھہ زیادہ مانگ نہیں ہوتي بلکہ بجاے ایک پہلي مانگ کے یہہ دوسري مانگ قایم ہو جاتي ہی لیکن اُس آمدني کا بڑا حصہ بارآور طور سے صرف ہوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسبات کے کہ اُن سے شہروں کي فصیلوں کے باہر کے مکانات تڑواکر ایسے مقام بنوائیں جنسے شہر کي حفاظت ہو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگي جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتي بندرگاہوں کي مرطوب آب و ہوا اور سمندر کي گرمي سردي سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑھائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں میں مصروف کیا جاتا جن کاموں سے اُنکي پرورش کا

ذخیرہ کي هرسال ترقي هوتي الحاصل لڑائي هر قسم کے لوگوں کے حق مضر اور خراب هوتي هی مگر محنتیوں کے گروہ کے حق میں جسقدر مضر هوتي هے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں هوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر هوتي هے

واضح هو که اب هم وہ بڑي غلطیاں جو همارےاس مسئلہ کے مخالف تھیں بیان کرچکے که جن جنسوں کو هر محنتي کنبه برس دن میں پیدا کرتا هے اُنکي مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاهیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُنکے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر هوویں یا یوں بیان کریں که اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب هی جو مزدوروں کي پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

اب یهه سوال هی که ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر موقوف هی جواب اُسکا یهه هی که اول اُس محنت کي بارآوري پر جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا هوتي هیں جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي کنبوں کي مناسبت سے هووے اُس ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر هی پس اگر هم یهه بات دریافت کرني چاهیں که ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس چوبیس خاندان محنتیوں کے هوں کس مناسبت سے هی تو همکو انهیں دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور هوگي چنانچه اگر تحقیقات سے یهه بات دریافت هووے که ایک محله میں اٹهارہ خاندان اور دوسرے محله میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول هیں تو بحسب فرض اسبات کے که دونو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر هی یهه نتیجه

هاتهه آتا هی که ایک محله کي اجرت دوسرے محله کي اجرت کي نسبت ایک چوتهائي زیادہ هوگي اور اگر یهه بات ثابت هوجاوے که دوسرے محله کي محنت کي بارآوري پهلے محله کي نسبت نصف کي قدر زیادہ هی تو یهه سمجهنا چاهیئے که دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر هوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے هیں

واضح هو که پهلے پهل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي هے اور یهه بات بهي یاد رهے که هم لفظ کنایتاً کا بلحاظ اُس کل ذخیرہ کے نهیں کهتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بهم پهنچتي هی بلکه اُس خاص ذخیرہ کے لحاظ سے استعمال کرتے هیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع هوتي هی کیونکه اگر تمام دنیا ایک گروہ تصور کیا جاوے تو یهه امر واضح هی که اُس گروہ کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ایسي جنسوں کے زیادہ پیدا هونے سے جو اُنکے استعمال میں نهیں آتیں مثل قیطوں یا مورتوں کے نهیں بڑہ سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کا اکثر اُس آساني پر زیادہ‌تر حصر هوسکتا هی اور هی جس آساني سے وہ اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے هیں جوبجز مبادله کرنیکے ذریعه هونے کے اُنکے اور کسي کام کي نهیں هوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں هیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضه میں حاصل هوتي هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اور انگلستانیوں کي آب و هوا اور عادتوں کے موافق نهیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو بشرطیکه قانوني مزاحمت نهوتي اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جهان چاے شکر وغیرہ پیدا هوتي هی پیش

آتي هی تھوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسبات سے کچھہ غرض نہیں کہ اُسکا خوردني غلہ انگلستان کي زمین میں پیدا ہوا یا ہولینڈ میں زمانہ حال کے هل کے ذریعہ سے صراحتاً پیدا هوا یا کنایتاً کپڑہ بنے کي کل کے ذریعہ سے پیدا ہوا *

غرض کہ یہہ امر ملاحظہ طلب هی کہ منجملہ ان دونوں سببوں کے پہلا سبب یعني محنت کي بارآوري کس بات پر منحصور هے *

جواب اُسکا یہہ هی کہ اول محنت کي بارآوري کسیقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي یعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور یہہ تمام امور ایسے سببوں پر موقوف هیں کہ منجملہ اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجھے نہیں گئے اور بعض بعض ایسے پیچیدہ هیں کہ مختصر بیان اُنکا نہایت دشوار هی یا اچھي طرح سمجھہ میں آنا اُنکا بدون ایسے مضمونوں کي بحث کے متصور نہیں جو علم انتظام سے متعلق تو هیں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نہیں البتہ محنت اور هنرمندي وغیرہ بہت کچھہ آدمیوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوہ اُس کے تربیت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هیں مگر هم صرف ایک سبب کو جو پیچیدہ نہیں هی اور باستثناے کوئیٹلٹ صاحب اور سرآئیبونائیس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظہ نہیں کیا بیان کرینگے واضح هو کہ وہ سبب محنتیوں کي اوسط عمر کا زمانہ هی اور یہہ امر کسیقدر ایک ملک کے اوسط زمانہ عمر اور کسیقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچہ انگلستان میں اوسط عمر کا زمانہ چوالیس برس کے قریب قریب خیال کیا جاتا هی اور بہت سے ملکوں میں وہ زمانہ پینتیس برس تک بھي نہیں پہونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچیس برس تک بھي نہیں اور بعض بعض ملکوں میں هر پچیسویں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے کہ انگلستان میں اب آبادي بڑھتي جاتي هی اوسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو کہ بلاد یورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ایکسو برس میں خیال کیا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي هوتي هی معلوم هوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد هوگي' جسمیں اوسط° عمر کا زمانہ زیادہ هوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم هو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت هوگي جسمیں آبادي کي ترقي آهستہ آهستہ هوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈهنگ پر رهنا یا آهستہ آهستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید هی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم هو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر هوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پهنچتي هی یعني اُس ملک کي آب و هوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف هوگي *

بعضے ایسے ملک هیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رهنے کا ذریعہ نہیں بخشا اور بعضے ایسے ملک هیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نہیں رکھا چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابانوں میں مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامنبلا میں عیش و عشرت سے بسر نہیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي هی مگر دولت دے نہیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نہایت عمدہ ضلع هیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست هیں باوجود اسبات کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رهنیوالوں کے سامهنے جا بجا پهیلے پڑے هیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم هیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي هی چنانچہ جزیرہ ائیس لینڈ کے باشندے بهي جزیرہ کواگو کے باشندوں کي نسبت زیادہ دولتمند معلوم هوتے هیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نہیں هوتے مگر پهر بهي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچھ اثر کرتي هیں اِسلیئے اُنسے غفلت نہیں چاهیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند هوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر هاتھ نہیں آتي *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري اجتناب یعني استعمال سرمایہ کي اُس مقدار پر محصور هوتي هی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتھہ کیا جاتا هی *

باقي هم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال الات اور تقسیم محنت هیں اوپر کرچکے هیں اور اب اپني کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف استقدر یاد دلانا ضرور هی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کي بارآوري کے سبب هوتے هیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب هی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتي تو انسان ایک ایسا حیوان هوتا کہ اور جنگلي حیوانوں کي نسبت بہت کم حظ اُٹھاتا بلکہ اپني پرورش بھي نکرسکتا *

چوتھے وہ آخیر سبب جو بارآوري محنت پر موثر هوتا هی گورنمنٹ کي مداخلت یا عدم مداخلت هی *

چنانچہ گورنمنٹ کا بڑا کام یہہ هی کہ ملکي اور غیر ملکي ظلم و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان هي کو نہیں بلکہ دولت رساني کو بھي فرض اپنا سمجھا هی یعنے یہي نہیں کہ اپني رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کي تحصیل کرکے اُسکا حظ اُٹھاویں بلکہ یہہ سکھانا کہ وہ کیا کیا چیزیں پیدا کریں اور کس طور پر اُنکو کام میں لاویں اور اپنے کار و بار کے اهتمام کس طور پر کیا کریں اور ان سب باتوں کي تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بھي اپنے ذمہ فرض سمجھا هی زیادہ تر بد قسمتي یہہ هی کہ گورنمنٹوں نے جسقدر جہل و حماقت سے یہہ کام فرض اپنا سمجھا اُسیقدر جہل و ناداني سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے فحواے سے جسکو تدبیر تجارت کہتے هیں اور وہ یہہ بات تعلیم کرتي هی کہ دولت سے صرف سونا اور چاندي مراد هی اور ترقي اُسکي جنسوں کے باهر جانے سے هوتي هی جنکے معاوضہ میں روپیہ باهر سے آوے اور کسیقدر اس گمراهي سے کہ جب تجارت کسي شخص یا کسي جماعت پر محصور هو جاتي هی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے هیں تو نقصان گو کیسا هي بڑا هو پراگندہ هونے سے معلوم نہیں

هوتا اور فائدہ گو کیسا هي تھوڑا سا هو مگر اکھٹا هونے سے ظاهر معلوم پڑتا هی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یہہ بڑا قاعدہ قرار پایا هی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے هوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے هیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے هیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قهراً پھیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل ہوتے هوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و هوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نهوں *

واضح هو کہ اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ تربیت یافتہ دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتھہ عام مصیبت بھي تھي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک هي بادشاہ هیمبرک سے لیکر روم تک حاکم هوگیا اور وہ صدها پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تهیں یکقلم برخاست کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نہایت مستغرق تھا اور اُسکے طریقوں سے واضح هوتا هی کہ خیالات اُسکے محض اندھا ڈھونڈھي کے تعصب پر مبني تھے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یہہ یقین تھا کہ ازادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي هوتي هی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي هوتي هے اس وجہہ سے ضرور هے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُٹھاتا هی یعني وہ فریق جسکو رفعداد حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي هی توٹے میں رهتا هی اور ملک فرانس اور ملک اٹلي جو جدے جدے بادشاهوں کے تحت حکومت تھي تو یہہ اُسنے یقین کیا هوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان هوگا مگر اُس تدبیر تجارت کے اندھے بانیوں کو یہہ جرات نهوئي کہ ایک هي سلطنت کے اضلاع متصلہ کے باشندے جو باهم تجارت کرتے هیں اُسپر بھي یہہ اعتراض کرتے چنانچہ جبکہ نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

---

† اس لڑائي سے نیپولین اول شہنشاہ فرانس کي لڑائي مراد هی جسکے خلاف پر تمام یورپ نے اتفاق کیا تھا اور یہہ لڑائي سنہ ۱۸۱۲ع میں ختم هوئي تھي

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کي اجازت عطا فرمائي مگر آسٹریا اور فرانس کو تجارت کي رخصت ندي اور ذھن اُسکا یک لخت اس اثر سے خالي رھا کہ مبادلوں کے فائدے اسبات پر موقوف نہیں کہ بایع اور مشتري ایکھي بادشاہ کي رعایا یا جدے جدے بادشاہ کے تحت حکومت ھوویں اس بادشاہ کي ذھني تجویزیں اُن غلطیوں کي نظیریں تھیں جو آج کل بہت سي جاري ساري ھیں اور آخر وہ تجویزیں اُسکي مستحکم عام سمجھہ کے مقابلہ میں معاملات میں ایک نہایت خفیف اختلاف کے ظہور میں آنے سے مت گئیں اگرچہ اُن حقیقتوں میں جنپر ھم گفتگو کر رھے ھیں کوئي تبدیلي واقع نہوئي *

جب کہ لڑائي ختم ھوچکي تو نیپولین کي بادشاھت توت پھوت کر کئي خود مختار بادشاھتیں ھوگئیں اور ھر بادشاہ جدید نے اُن قیدوں کو اپني سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاہ کي زور و قوت نے تورا تھا افسران پرمٹ اور رہ گذرباں اپنے ملک کي آمدنیونکے متانے اور اپنے ھمسایوں کي ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے ھي موثر ذریعہ معلوم ھوئے جیسیکہ لڑائي کے دنوں میں جہاز اور فوجیں تھیں چنانچہ فرانس کي جنسیں جو اٹلي اور بلجیم میں تجارت کي راہ سے گئي تھیں اور بلجیم اور اٹلي کي جنسیں فرانس میں گئي تھیں روک دي گئیں امریکا والوں نے خاص خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غلہ کي نسبت قانون جاري کیئے غرض کہ تدبیر تجارت میں اشیاء مطلوبہ کي ممانعت کا پھر دستور قایم ھوا چنانچہ روسیوں نے جنکے ملک میں غلہ بہت پیدا ھوتا ھی بیگانہ ملکوں کے کارخانہ کي مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے سے ممانعت کي اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعي چیزیں بہت سي بہم پہونچتي ھیں اپنے ملک میں غلہ کے آنے کي ممانعت کي *

ھماري رائے میں روسیونکا طریقہ عمل کي روسے انگلستان والونکي نسبت زیادہ فتنہ انگیز اور شرارت خیز تھا روسي قدیم رسم تجارت پر انگلستان والوں کي نسبت کمال ھٹ اور اصرار سے قایم رھي ھیں اور حقیقت یہہ ھے کہ سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے ھوئے کہ ھر تغیر کے ساتھہ امتناع تجارت اور محصول پرمٹ زیادہ ھوا لیکن اصول کي روسے خام پیداوار

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن اعتراضوں سے نہایت قوي اور مضبوط ہیں جو مصنوعي چیزوں کي ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں محنتي کي ضروریات میں کام آتي ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ھي قیدیں لگائي جاویں اُنکا محنتي آدمي پر کچھہ اثر نہیں پھونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے کي ممانعت میں جاري ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے ذخیرہ کا گھتانا ھی جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ھی دوسرے جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کي مصنوعي چیزوں کي ممانعت کرتا ہے تو خام پیداوار کي کسي قدر قیمت گھٹ جانے کي جہت سے جو اُسکے باھر جانے کي ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگي محنتي نقصان کا معاوضہ پالیتا ھی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے آنے کي ممانعت کرتا ھی تو تمام جنسوں کي قیمت سواے محنت کي قیمت کی ترقي کي طرف میلان کرتي ھی اور محنتي آدمي ھر شی ضروري کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتي ھی نہایت دشواري اُٹھاتا ھی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کي مقدار زاید پیدا کیجاویگي اُسکي نسبت سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے دینے کي ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باھر جانے دینے کي ممانعت کرنا ھی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعي چیزیں لیجاتیں اب مبادلہ نکرنے کي حالت میں تھوڑي سے خام پیداوار کي حاجت ہوتي ھی اِسلیئے وہ کم پیدا کیجاتي ھی اور اُسکي پیداوار میں صرف بھي کم ہوتا ھی اور محنت جو کپڑے اور مصنوعي چیزوں کي طیاري میں صرف ہوتي ھی پھل اُسکا کم ہوتا ھی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي ھی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ھی پس خام پیداوار کي قیمت گھٹ جاتي ھی اور محنتي آدمي کا کھانے پینے کي چیزوں میں جو صرف کم پڑتا ھی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ھی جو اور چیزوں کي گراني سے اُسکو ہوتا ھی مگر بہت سي برائي زمینداروں کے

حق میں ہوتي هی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعي جنسوں کي طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کي نسبت سے اُسکے طیاري کا خرچ کم پڑتا هی اور جسقدر کہ مصنوعي چیزوں کي مقدار حصول کو ترقي ہوتي جاتي هی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتي جاتي ہیں اور محنت کي تقسیم زیادہ ہوتي جاتي هی اور جسطرح سے مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے کي ممانعت گویا خام پیداوار کا باہر نجانے دینا هی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں لگانا حقیقت میں مصنوعي جنسوں کے باہر بهیجنے پر قیدیں لگانا هی اب اس حالت میں جو مصنوعي جنسوں کي کم ضرورت ہوتي هی تو وہ طیار بهي کم کیجاتي ہیں اور جو کچهہ کہ طیار ہوتي ہیں اُنکي طیاري میں اُنکي مقدار کي نسبت سے اتني زیادہ محنت صرف ہوتي هی جو اُنکي بہت سے مقدار کے طیار ہونے میں صرف نہوتي اور اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروري ہوتا هے اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بهي اُسکي مناسبت سے زیادہ لاگت لگتي هی حاصل یہہ کہ ایک قسم کي جنسوں کي قیمت تو اِسلیئے زیادہ ہو جاتي هی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکي ضرورت ہوتي هی اور دوسري قسم کا مول اِسلیئے زیادہ ہو جاتا هی کہ کم پیدا ہونا اُنکا ضروري ہوتا هی اور ہر طرح سے محنت کي بارآوري کم ہو جاتي هی ان صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رہتا هی *

مگر گورنمنت کي مداخلت کا ضروري نتیجہ یہہ برائي ہوتي هی کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف ہونے لگتي هی گورنمنت کے کار و بار بلا وصول ہونے عام محاصل کے انجام نہیں پاسکتي اور بڑي رقم محاصل کي بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں ہوسکتي اور محصول سے بچنے کے لیئے محنتي لوگ اپنے اصلي طریقوں سے انحراف کرتے ہیں اور جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد ہوسکتا هی اُنمیں سے ایک تو اراضي کا لگان هی مگر ثمرہ اُسکا یہہ هی کہ لوگ اراضي کي کاشت پر سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول هی مگر وہ سرمایہ کے باہر جانے کا باعث ہوتا هی اور تیسري آمدني کا محصول هی جسکا نتیجہ یہہ ہوتا هی کہ وہ مال اکهٹے ہونیکا مانع ہوتا هی چوتهے اجرت کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ہی کہ اُجرت کي عوض میں بجاے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ہی اور محنتي لوگ ایسي چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قایم رہیں اور مخفي نہ رہ سکیں اسبات سے غرض اُسکي یہہ ہوتي ہی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ هاتهہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ہی تو اُس سے بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والي اور سستي چیزیں قایم کیجاتي ہیں چنانچہ بیر اور مالٹ شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاء اور بن کا محصول اُنکي جگہہ غلہ بریان کے کام میں لانے سے سو سے ٹالا جاتا ہی غرضکہ ہر ایسا محصول بھي جس سے لوگ اپني چالاکي اور تدبیر سے بچ رہتے ہیں مضرت سے خالي نہیں ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکي رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکي بند کرنے سے سارے گھر کي ہوا اور روشني بند ہو جاني ممکن ہی مگر محصول سرکاري کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑي مضرت اُن محصولوں سے ہوتي ہی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے ہیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کسکو حاجت ہی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ہی شراب اور شیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکي طیاري میں انگلستان صرف اپنے اصلي بزرگي سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعي جنسوں کي طیاري کي ترقي ہوئي بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگي کا محصول ادا کرنے میں کوئي فریب اور دھوکا نہ دے سکنے کے لیئے صدھا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ہی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبي کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع ہیں اور ترقي کے لیئے تبدیلي لازم ہی اب ایسي ترکیب میں جو قانون سے مقرر ہی ذرا سي بھي تبدیلي کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال میں پھنسجاتا ہی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتي ہی کہ ہر وقت آدمي محصول کا شاکي ہی مگر وہ اُس مصیبت اور خرابي سے بہت کم واقف ہی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید هوتي هی اور یهه بات چند مثالوں سے ثابت هوسکتي هی مگر هم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے هیں چنانچه اکثر لوگ اسبات سے واقف هیں که لاهن طیار کرنے کے جو عام جوؤں کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے هیں بہت زیادہ قیمت رکھتے هیں اور اسبات میں بهي کسي کو شک شبهه نهیں که بیر شراب کا مول اسي وجهه سے زیادہ هوتا هے مگر غالباً اُن دس هزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي هی کسي شخص کو یهه خیال نهیں آتا که اس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول هی مگر حقیقت یهه هی که چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے که لاهن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے گئے هیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاهن کے لایق جو نهیں سمجهے جاتے اور قاعدہ مندرجه قانون مذکور میں گونه تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤں کا بہت عمدہ لاهن طیار هوسکتا هی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا هی که کوئي اُن جوؤں کا لاهن نهیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو کام نهیں آتے اور علی هذالقیاس کمال آساني سے یهه بات بهي خیال کیجاسکتي هی که اگر هل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بهي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصه اراضي کا جسمیں اب پیداوار هوتي هی بیکار اور ویران پڑا رهتا *

اگر کوئي ملک اپنے گورنمنت یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوي تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوٹهاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نهیں پهونچتا جسقدر که اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے پهونچتا هی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت هوتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف هوتي هی چار سبب معلوم هوتے هیں پہلے محنتي کي ذاتي خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے هاتهه آوے تیسرے وہ مقدار

امداد کي. جو سرمايہ سے بهم پهچتي هی چوتهے وہ مقدار ازادي کي جو اُسکو محنت کرنے میں حاصل هوتي هی *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پیداوار سے باز رکهتی هین جو محنتي کنبوں کے برتاؤ میں آتي هیں

واضح هو کہ وہ اسباب تین هیں ایک لگان دوسرے محصول تیسرے منافع اگر تمام محنتي ایسي چیزوں کي پیداوار میں صراحتاً یا کنایتاً مصروف هوتے جو خاص اُنکے برتاؤ میں آتي هیں تو اجرت کي شرح بالکل بارآوري محنت پر محصور هوتي مگر ظاهر هے کہ یہہ جبتک ممکن نہیں هوسکتا کہ محنتي لوگ هي تمام ملک کے قدرتي ذریعوں اور سرمایوں کے خود مالک نہوں لیکن ایسي حالت وہ وحشیانہ زندگي هے جسمیں امتیاز مراتب اور تقسیم محنت نہو اور ایسي حالت هی جسمیں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسمیں اُن صورتوں میں سے کوئي صورت ظهور میں نہیں آتي جنکے سبب دریافت کرنیکا کام انتظام مدن سے علاقہ رکهتا هی واضح هو کہ تربیت یافتہ لوگوں میں ایک بڑا حصہ محنت کا اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف هوتا هے جنکے برتنے میں محنتیوں کا حصہ نہیں هوتا اور اسلیئے تربیت یافتہ لوگوں میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي قلت و کثرت محنت کي بار آوري پر هي منحصر نہیں بلکہ محنتیوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي ایسي تعداد پر بهي محصور هی جو تمام محنتي کنبوں کي تعداد کي مناسبت سے هو *

یہہ امر صاف واضح هے کہ جو محنت محنتیوں کي پرورش کے ذخیر کے بهم پهونچانے میں لگتي وہ اُس میں صرف نهونے کي حالت میں تین کاموں میں لگتي هی اول اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے استعمال میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتی ھیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ کے مالکوں کے برتاؤ میں آتی ھیں یا مختصریوں کہا جاوے اگرچہ اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا کہ محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف ھونے کی بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

ہم ابھی بیان کرچکے کہ زر لگان کسیقدر اُس قدرتی ذریعہ کی بارآوری پر منحصور ھی جسکی اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا ھی اب سمجھنا چاھیئے کہ اُس قدرتی ذریعہ کی باو اور قوت میں ترقی آنے سے لگان میں ترقی آتی ھی اور اجرت کی کمی ظہور میں نہیں آتی *

چنانچہ وہ ترقیاں جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں ھوئیں اُنہوں سے اسکاٹلینڈ کے نشیب کے حصہ کے زمینیں بڑی بارآور ھوگئیں اور اسی وجہہ سے لگان کی مقدار بہت بڑہ گئی اور ترقی لگان کے ساتھہ اجرت کی ترقی بھی ھوئی اگر چہ برابر نہوئی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے ھیں کہ جس ‡ زمانہ میں میں نے کتاب تصنیف کی تو اُن‌دنوں محنتی کی عام اجرت فی یوم پانچ آنہ چار پائی یا فی ھفتہ دو روپیہ تھے اور فی زماننا یہہ حال ھی کہ فی ھفتہ چار روپیہ سے بھی زیادہ زیادہ ھے اور یہہ ایسی رقم ھی کہ اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کی اور طیار شدہ جنسیں تگنی یا چوگنی پہلی اُجرتوں کی نسبت سے زیادہ خریدی جاسکتی ھیں اگرچہ اسکاٹلینڈ کی نشیب کی زمینونکا لگان تگنے سے زیادہ ھوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصہ جو محنتی پیدا کرتا ھی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا ھی مگر تمام پیداوار کی مستقل ترقی سے اس ظاھری نقصان کا نعم‌البدل ھو جاتا ھی فرض کیا جاوے کہ بیس بشل پیدا کرنے کی جگہہ جنمیں سے دس بشل زمیندار لیتا تھا اور دو بشل سرمایہ والا اور آتھہ بشل محنتی پاتا تھا اب محنتی آدمی پینتیس بشل پیدا کرتا ھی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا ھی اور تین سرمایہ والا اور بیس زمیندار پاتا ھی *

---

‡ واضح ھو کہ یہہ زمانہ وہ تھا جسمیں سنہ ۱۷۷۵ ع سے انگلستان والے اور امریکہ والے انگریزوں میں لڑائی ھوئی اور قریب سات برس کے لڑائی رھکر آخر امریکہ والے ذریز اپنی مربیوں یعنے انگلستان والوں کی اطاعت سے آزاد ھوگئے *

حاصل یهه که اگر کسي ملک میں بڑا حصه محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یهه بات ضرور نهیں که محنتیوں کي پرورش کے ذخیره میں کمي واقع هووے کیونکه ایسے محنتیوں کا هونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجها جاتا هی اور وه لوگ اپني معاش اُس ذخیره عام سے حاصل نهیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نهونے کي حالت میں بهي اُس ملک میں هوتا بلکه اُس اضافه سے حاصل کرتے هیں جو قدرتي ذریعوں کي زیاده بارآوري سے اُس ذخیره میں هوتا هی *

جب که هم یهه بات کهتے هیں که محنتي کو لگان سے کچهه سروکار نهیں اُس سے وه لگان سمجهنا چاهیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل هوتا هی اور وه لگان خیال نه کرنا چاهیئے جو ترقي آبادي کي وجهه سے زیاده هوتا هی هم پهلے بیان کرچکے که اگر موانع موجود نهوں تو وجهه معیشت آبادي سے زیاده مناسبت کے ساتهه ترقي کریگي مگر یهه امر بهي ممکن هے جیسا اُسي جگهه بیان کیا گیا هے بلکه عقاید باطل اور بدعملي کي جهت سے غالب هی که ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑه جاوے که خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نهو ایسي صورت میں لگان بڑه جاویگا اور وه محنت جو آبادي کے بدستور قایم رهنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف هوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي هیں البته اسطرح بڑه جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر هوگا اور یهه بات بهي یاد رکهني چاهیئے که هر ملک کي گورنمنٹ اسبات کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکهتي هی که مختلف گروه اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچه بعض بعض گورنمنٹوں نے حتی الامکان جد و جهد کي که محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رهیں اور جهانتک ممکن هو وه بوجهه زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجهه زمینداروں پر ڈالا جنکا فائده صرف اُنهیں کي ذات پر محصور نهیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکهنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تهذیب اخلاق اور تعلیم مذهب کا بهم پهنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتي اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کي پرورش کرنا اور بعضي گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کي مراعات سے مصارف سرکاري کا بار محنتي لوگونپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقونمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتي ھی کہ اُن محنتیوں کي تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رہتے ھیں اُن محنتیوں کي تعداد کے مقابلہ میں گھٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کي مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازي کرتا ھی گورنمنٹ کي طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ ھی جو قدرت کي بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا ھی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کي ممانعت بدستور قایم رہتي تو انگریزي زمینداروں کي آمدني ضرور بڑہ جاتي اور اسیطرح اگر صرف ایک ھي کارخانہ کے کوئیلہ کے جلانے کي اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کي آمدني شاھزادوں کي سي آمدني ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدني ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کھسوٹ ھی *

دوسرے محصول کا بیان

واضح کہ وہ دوسرا مطلب جسکي طرف محنتیونکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے سے پھیر کر محنت لگائي جاتي ھی سرکاري مصارف کا بہم پہنچانا ھے یہہ بات واضح ھے کہ جسقدر محنت غیر ضروري محکموں کے قایم رکھنے کے لیئے صرف ہوتي ھے اور جسقدر زاید محنت جو ضروري محکموں کے قایم رکھنیکے واسطے فضول خرچي سے صرف ہوتي ھی وہ تمام لوگوں کي آمدني میں منہا ہو جاتي ھے اور اس سے بھي زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا ھی جو محض لغو و بیفائدہ ھي نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ھیں جیسے بتخانوں کي رعایت اور پوجاریوں کي پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ھیں اور ایسے ھي قایم رکھنا اُن بحري بري فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ضلعوں کي تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باھمي فائدے

پہونچانے کے قابل کیاهی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باهمي برائي پہونچانے کے باعث ہو جاتي هیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعه سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچه غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بهي وہ محصول فریب اور غارت گري هی اور حقیقت یهه هی که نام اُس شی کا رکهنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بهي زیادہ مضر هوں نهایت دشوار هی یعني ایسے شی کا نام رکهنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیله بناتي هی مشکل هی *

بادي النظر میں یهه امر ظاهر هوتا هی که صرف اس مضر اور لغو اور بیفائدہ خرچ کوهي وہ منهائي سمجهنا چاهیئے جو اجرت میں سے کیجاتي هی کیونکه جو محنت گورنمنت کے واجب اور جائز مطلبونمیں خرچ کیجاتي هی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور هی جسقدر که اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے هوتا هی گورنمنت کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت هی اور یهه حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت هی اور ایسي کچهه هی که بغیر سب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بهت کم حاصل هوسکتي هی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے هیں که جو کچهه محصول کے ذریعه سے حاصل کیا جاتا هی وہ ملک کي آمدني سے کم هو جاتا هی معلوم هوتا هی که اُنهوں نے یهه نتیجه اس خیال سے نکالا هی که گورنمنت کا مقصود مثبت اثر نهیں بلکه منفی اثر پهنچانا هی یعنے بهلائي پہونچانا نهیں بلکه برائي کي روک تهام کرنا هی اس لیئے اُن مصنفوں نے یهه ٹهیک تصور کیا که جو کچهه اس طرح صرف کیا جاتا هی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم هوجاتا هی مگر باوجود اسکے یهه بات یاد رکهني چاهیئے که هر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تهام بهي ایک بهت بڑا مقصد هوتا هی چنانچه هم مکانات اسواسطے نهیں بناتے که کمروں کي گهري هوئي هوا میں سانس لینا همکو پسند هی بلکه اسلیئے بناتے هیں که اُنکي دیواروں اور چهتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناہ هو جاتي هی اور ایسے هي دوائیاں خوشي کے واسطے نهیں خریدتے بلکه

دفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یهه خیال نکیا که دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایه میں جو کچهه صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منها هوتا یعني گهٹ جاتا هی کسي ‡ فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچهه روپیه اکهٹا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي منهائي نهیں سمجهتے بلکه ایک طرحکا خرچ سمجهتے هیں هاں اب یهه پوچها جاتا هی که اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچهه مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یهه فرق البته هی که وہ برائیاں یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب به نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یهه بات سچ هی که اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نهایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یهه کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابهي بیاں کیا یعني یهه که محنتي کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جهازونکے تهوڑیسے بیڑے اور نهایت کم فوج اور تهوڑیسے مجسٹریٹ امن و امان کے قایم رکهنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ بارآور هو جاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُٹهاوینگي جیسا که تهوڑے سے کاشتکار یا تهوڑے سے کاریگر صراحتاً و کنایتاً اُسیقدر غله پیدا کرکے فائدہ اُٹهاتے جسقدر بهت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غله پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب که یهه باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یهه بات بهي جو هم پهلے کهه چکے هیں درست هی که محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسباب سے که اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نهیں بلکه

---

‡ یعني دوستانه اتفاق رکهنا بهت سے آدمیوں کا اپني بهلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچني اور کرنے کے واسطے

اُس طرز سے بھي اُنکو غرض هوتي هی جس طرز سے سرکاري مطالبه کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اُسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافه کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي تماکو کو صرف کرتے هیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصه سے تماکو کم بهم پهونچیگا جسقدر سے وہ پهلے خرید کرتے تهے اور زمیندار اور سرمایه والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے هیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسیقدر حصه سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پهلے کم پاتے تهے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي بارآوري اور کارخانوں کي مصنوعي چیزوں کا باهر جانا هرگز کم نهوگا بلکه انگریزوں کي باهر جانے والي جنسوں کي قسم میں بهي تبدیلي آنے کي ضرورت نهوگي مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع هوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باهر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اهل سرمایه اور زمینداروں کے واسطے پهلے زمانه کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بهم پهنچانے میں بهت کم مصروف هونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یهه بات بهي بهولني نچاهیئے که ایک حصه اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول هوتے هیں دوسرے ملک کے رهنے والوں کو اکثر دینا پڑتا هی چنانچه انگریز اب ملک چین سے تین کروڑ پونڈ چاے کے في پونڈ آٹهه آنه کے حساب سے خرید کرتے هیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیه کي مالیت پر دو سو روپیه بڑہ جاتي هیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نهو تو ظن غالب هی که انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا هو جاوے مگر پهر یهه بات بعید معلوم هوتي هی که انگریز بارہ کروڑ پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني في پونڈ آٹهه آنه کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکه اسصورت میں ملک چین میں چاے کي قیمت دوگني هو جاني ممکن هی اور ڈیرہ گني هو جانے میں تو کچهه شک شبهه هي نهیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جهاں چاے پیدا هوتي هی ترقي پکڑیگي اِسلیئے یهه امر تسلیم کرنا چاهیئے که ان دونوں میں محصولوں کے قائم رهنے کي وجهه سے زیادتي نهیں هوتي اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاہ پر لگا رکھا ہی چین کے اُن اضلاع کے رهنے والے جہاں چاے کي زراعت هوتي هی حقیقت میں ادا کرتے هیں نظر بوجوہات مذکورہ ثابت هوتا هی کہ انگریزوں نے جو محصول کلارت شراب پر لگا رکھا هی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ ادا کرتے هیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن جنسوں پر مقرر کر رکھا هی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي هیں انگلستان والوں کو دینا پڑتا هی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي هی حقیقت میں اُس دوسرے ملک کے رهنیوالوں کو دینا پڑتا هی جسکے ساتھہ اُسکي تجارت هوتي هی اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصولوں کے قائم هونیکے قوي سبب هیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا هی کہ هر ملک اپنے همسایوں کے امن و آزادي سے غرض رکھتا هی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر هوتا هی اب آخر میں اُسپر همکو غور کرنا باقي رها هی یعني اسبات پر غور کرنا باقي هی کہ اُس محنت کا اُجرت پر کسقدر اثر هوتا هی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف هوتي هے اچھي گورنمنٹ کے محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں یهي بڑا مطلب هوتا هے جسپر وہ محنت جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیر کر لگائي جاتي هے جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم رهتے هیں جیسا کہ اوپر دریافت هوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور هوسکتا هی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي ذریعوں کے موجود هونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا هی اور جو لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام دیتے هیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام دیتے هیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے هوتے هیں اُسکو اجرت کي منهائي سمجھنا نہیں چاهیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ هی مگر یہہ بات افسوس کے قابل هی کہ بہت تھوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں بقدر ضرورت محنت خرچ کرائي اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

كي پرورش كے ذخيرہ ميں تمام اور موانع كے جمع هونے سے جسقدر كمي آتي هى اور ترقي رک جاتي هى اُس سے زيادہ گورنمنٹ كي بدانتظامي سے كمي آتي اور ترقي رک جاتي هى چنانچه اكثر ملكوں ميں ايساهي هوا اور هوتا هى مگر يهہ دونوں باتيں يعني گورنمنٹ كي بے انتظامي اور حكام فرماں روا كي مداخلت رعايا كے اُن گروهوں ميں جنكي نسبت يهہ بيان كيا گيا كہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق ركهتا هى علم انتظام مدن كے ضروري جزوں كے شمار ميں نهيں آتيں بلكه مخل سبب سمجهے جاتے هيں اور اُن كے اثر پر جسقدر كہ هم اب اشارہ كرچكے اس سے زيادہ گفتگو نهيں كرتے *

تيسرے منافع كي تاثير اُجرت پر

جس حالت ميں كہ لگان ايک شي خارجي اور محصول ايک طرح كا خرچ سمجها گيا تو اب جو كچهہ اجرت ميں سے لينا چاهيئے وہ منافع هى اگر محنت كي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتيوں كي پرورش كے ذخيرہ كي كمي بيشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو سرمايہ والوں كے استعمال كي جنسيں پيدا كرنے والے محنتيوں اور خود محنتيوں كے استعمال كي اشيا پيدا كرنے والے محنتيوں كي تعداد اور شمار ميں هوگي يا عام فهم لفظوں ميں يوں بيان كيا جاوے كہ اُس مناسبت پر منحصر هى جس مناسبت سے سرمايہ والوں اور محنتيوں ميں حاصل محنت منقسم هوتا هى *

اس سے پهلے لفظ اجتناب كے يهہ معنے بيان هوچكے هيں كہ اس لفظ سے اُس آدمي كي چال چلن مراد هى جو كسي چيز كے غير بارآور خرچ سے پرهيز كرتا هى يا حاصلات آيندہ كي توقع پر محنت خرچ كرتا هى مختصر يهہ كہ كسي شي كا خرچ ملتوي ركهنا اجتناب هى اور همنے يهہ بهي بيان كيا كہ محنت كو جب اجتناب كے نتيجه يعني سرمايہ سے مدد نملے وہ مؤثر نهيں هوسكتي اور اجتناب بهي بجاے خود كسي كام ميں مؤثر نهيں هوسكتا جب تک كہ محنت كي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب كرنا طبيعت كو ناگوار هى اسليئے اُن كے كرنے كے ليئے خاص خاص معاوضہ كي توقع كا هونا يعني اجتناب كے ليئے منافع كي توقع اور محنت كے واسطے اجرت كي اميد ضرور هى هم يهہ بهي بيان

کرچکے ہیں کہ اگرچہ ایک ہي آدمي اکثر اوقات اجتناب اور محنت دونوں کرتا ہی مگر ہمنے آساني کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ہی درصورت نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري ہو یا لوگوں پر بحساب رسدي نہ لگا ہووے جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی انہیں دو گروہوں میں تقسیم ہوتا ہی اب یہہ امر قابل غور کے ہے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ہوتا ہے کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ہیں وہ دو باتیں معلوم ہوتي ہیں اول عام وہ شرح منافع کي جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر ایک ملک میں ہوتي ہی دوسرے وہ زمانہ جو ہر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشگي لگانے اور منافع کے وصول ہونے کے درمیان میں گذرتا ہی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان ہوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ ہی اور اجتناب سرمایہ کے خرچ کا ملتوي رکھنا ہی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے سبب سے ہی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ہیں اور اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي ہی کہ وہ وہ ذریعے پیشگي لگاتا ہی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رہتا ہی اور یہہ ذریعے کسیقدر تو اوزار اور مصالح ہیں اور کسیقدر محنت ہی اور اوزاروں میں صرف دستکاري کے آلات ہي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل ہیں سرمایہ والا آلات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ہی اور محنتي لوگ اُن آلات کي امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کي نئي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ہیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتی ہیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ہے جو پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي مالیت اور

---

† یہہ پشتے وہ ہوتے ہیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ہوتا ہی پاني میں لکڑیوں مٹي وغیرہ سے بنا لیتے ہیں

معاوضہ کي ماليت ميں پايا جاتا ھے معاوضہ کے پيدا کرنے ميں أجرت اور مصالح صوف ھو جاتے ھيں اور جو کہ وہ سرمايہ والے کے قبضہ سے نکلتے رھتے ھيں اسيواسطے أنکو دائر سرٌمايہ کہتے ھيں اور اوزار خرچ نہيں ھو جاتے تو جستدر رھتے ھيں أسقدر وہ سرمايہ والونکي ملکيت باقي رھتے ھيں اسليئے أنکو قايم سرمايہ کہتے ھيں منافعوں کے تخمينہ سے پہلے الات کے أس حصہ کي ماليت کو جو باقي رھتا ھے أور معاوضونکي ماليت پر بهي اضافہ کرنا چاهيئے چنانچہ مکان کي تعمير کرنے والے کے سرمايہ کا بہت بڑا حصہ داير سرمايہ هوتا هی اور أس سرمايہ کے خاص جز اينت چونہ شہتير پتھر اور پتھر کے چوکے جنسے مکان بنايا جاتا هی اور وہ روپيہ بهي جو مزدوروں کو بوجھہ اجرت ديا جاتا ھے اور قايم سرمايہ أسکا أسکے علم عمارت کے سوا صرف پاڑ کا سامان اور زينے ھيں چنانچہ وہ شخص ان سب چيزوں کو پيشگي لگانے کے ايک عرصہ کے بعد أنکے معاوضہ ميں ايک مکان اور پاڑ اور زينے جو کام ميں آنے سے کسيقدر خراب و خستہ ھو جاتے ھيں موجود پاتا هی روئي کاتنے کا کارخانہدار جو چيزيں پيشگي لگاتا هی أن ميں سے روئي اور اجرت أسکا دائر سرمايہ هوتا هی اور مکان اور کليں قايم سرمايہ هوتي ھيں اور معاوضے أسکے کپڑا اور پرانے مکانات اور کليں ھيں اور اسيطرح جهاز والے کو جو کچھہ پيشگي لگانا پڑتا هی أسميں سے أسکا قايم سرمايہ جهاز هوتا ھے اور ملاحوں کي اجرت اور جهاز کے ذخيرے أسکے دائر سرمايہ ھيں اور معاوضے أسکے جهاز کا کرايہ اور خود جهاز جيسا کچھہ وہ سفر کے بعد رھے اور باقيماندہ ذخيرہ ھيں غرض کہ ھر صورت ميں جيسے کہ ابهي بيان کيا گيا منافع پيشگي لگے هوئے سرمايوں اور معاوضوں کي ماليت کا حاصل تفريق هوتا هی *

منافع کا تخمينہ کسطرح کرنا چاهيئے

جواب اس بات کا کہ منافع کا تخمينہ کس چيز سے هوسکتا ھے يہہ هی کہ أسکا تخمينہ کسي ايسي چيز سے کيا جاوے جو اپنے § عام ماليت ميں حتی الامکان تبديلی کے صلاحيت نرکھتي هو اگر سرمايہ والوں کے پيشگي

§ کسي شی کي عام ماليت أس شی کي وہ قابليت هوتي هی جس کے باعث سے وہ بہت سي بلکہ تمام چيزوں سے بدل سکے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت ھاپس کے پھلوں سے جو شراب کے کام میں آتے ھیں کیا جاوے تو یہہ امر ممکن ھی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاھر میں اسکو نفع معلوم ھووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان ھی چنانچہ معاوضہ اُسکا غلہ اور پھلوں میں پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي نسبت بیس روپیہ فیصدي زیادہ ھوسکتا ھی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے اُسمیں نقصان واقع ھو سکتا ھی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم تبدیلي آتي ھے وہ روپیہ ھی کسیقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسیقدر اس وجہہ سے کہ عام اندازہ ھر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج ھےوھي ایسا ذریعہ ھی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے ھوتا ھی لیکن اگر دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت واقع ھوتا ھی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع ھووے جس سے روپیہ کا حاصل ھونا آساني سے ھوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر ھو اور محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل ھونا مشکل ھو جیسے کاغذ زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج ھووے اور اور ایسے ھي اسباب ظھور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي بڑہ گھٹ سکتي ھی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض ھونا مالیت کا اندازہ کرنے کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم ھوتا ھی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي شے محنت ھے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ ھونیکے سبب سے کہ جس شی کو جي چاھے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف کرسکتے ھیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي ھے روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب ھیں اُنکي مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہہ ھوتا ھی کہ وہ ایسي قدرت رکھتي ھیں جسکے ذریعہ سے ھمیشہ محنت پر قبضہ ھو سکتا ھی اور وہ ایسي قدرت ھی کہ اور کسي شی کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں میں جنکي انسانوں کو نہایت حاجت اور رغبت ھی اور وہ چیزیں مقدور اور عظمت ھیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسیطرح نہیں بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفہ میں ایک ھزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے ہیں عیش و آرام اُنکی زندگی کے بہت مختلف ہونے ممکن ہیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوی کے ہونگے اور وہ ہر ایک ہزار میں کا ایک اور اپنے بھائی بندوں کی نسبت ہزار مرتبہ زیادہ دولتمند ہوگا اگر ہندوستان میں اُسیقدر محنتیوں کی محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ ہو سکے جسقدر محنتیوں کی محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ ہو سکتا ہی تو ایک ہندوستانی جسکے تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہووے اُسیقدر بڑا آدمی ہندوستان میں ہوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھہ روپیہ سالانہ کی آمدنی والا ہوتا ہی *

اِسلیئے ہماری راے حکیمانہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے کے پیشگی لگے ہوئی سرمایوں اور معاوضوں کی مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاہیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا ہی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے ہوتا ہی اور جو کہ روپیہ اور محنت کی مالیت اُس درمیانی زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگی لگانے سے معاوضہ کے حاصل ہونے تک گذرتا ہی قیمت بہت کم بدلتی ہی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط ہوتا ہی اِسلیئے ہم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑی دشواری اِس وجہہ سے پیش آتی ہی کہ منافع کی شرح معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتی بلکہ تجربہ سے متعلق ہی اور ایک شخص واحد بھی اپنے منافع کی بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاری رہنے کی حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کر سکتا ہی کہ اُسکے معاوضوں کی مالیت پیشگی لگائے ہوئے سرمایہ کی مالیت سے زیادہ ہو اور یہہ بھی وہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ زیادتی بھی کثیر و وافر ہو مگر اُسکو یقین نہیں ہوسکتا کہ زیادتی ہی ہو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا ہی کہ فائدہ ہوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر ہوگا بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ وہ یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع ہوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ ہوتے ہیں کہ ظاہر میں برسوں تک منافع معلوم ہوتا رہی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر ہم یہہ دریافت کرسکیں کہ انگلستان میں پچھلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضہ کي مالیت کیا تھي اور پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي مالیت کیا تھي اور یہہ بھي دریافت کرسکیں کہ سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل ہونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یہہ بات معلوم ہو جاویگي کہ پچھلے سال اس ملک میں منافع کي اوسط شرح کیا تھي فرض کرو کہ یہہ تمام امور دریافت ہوئی اور یہہ نتیجہ بھي حاصل ہوا کہ پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایہ پیشگي لگانے پر اوسط شرح منافع کي دس روپیہ فیصدي ہوئی پھر بھي یہہ استفسار باقي رہتا ہی کہ کس کس وجہہ سے منافع کي مقدار دس روپیہ فیصدي ہوئي اور پانچروپیہ فیصدي یا بیس روپیہ فیصدي نہوئي *

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ شرح بہت کچھہ اُس ملک کے سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالہاے گذشتہ کے چال چلن اور نیز اُس سرمایہ کي مالیت پر جسکو سرمایہ والوں نے محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا ہو یا مختصریوں بیان کیا جاوے کہ اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا ہو اور محنتیوں کي اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رہي ہوگي جو کل محنتي لوگوں کي پہلی چال چلن سے موجود اور باقي رہي ہو *

بیان اُن سببونکا جنکي رو سے منافع کي شرح قایم ہوتي ہی

یہہ بات تسلیم کیجاویگي کہ درصورت نہونے موانع رخنہ‌انداز کے منافع کي شرح سرمایہ لگانے کے تمام کاروبار میں برابر ہوتي ہی پس اگر یہہ بات دریافت کرسکیں کہ سرمایہ کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کي شرح قایم ہونیکے کیا کیا سبب ہیں تو ہم استنباط کرسکتے ہیں کہ درصورت نہونے کسي مانع خاص کے یا تو وہي اسباب یا اور اسباب جو اُنکي برابر قوت رکھتے ہوں سرمایہ لگاني کے اور سب کاموں میں بھي اُسیقدر شرح منافع

کي قايم کرينگے اسليئے هم تحقيقات اُن سببوں کي کرتے هيں جنسے سرمايه لگانے کے ايک بڑے کام ميں يعني اُن محنتيوں کي اجرت ميں سرمايه پيشگي لگانے کے کام ميں منافع کي شرح قايم هوتي هے جو اجرت کے پيدا کرنے ميں مصروف رهتے هيں يعني محنتيوں کے استعمال کي جنسيں پيدا کرتے هيں *

اس مقدمه کے سهل کرنے کے واسطے هم ايک ايسے ضلع کي چهوتي سي نو آباد بستي فرض کرتے هيں جس ميں زرخيز اراضي کمال افراط سے هاتهہ آتي هی اور وه بستي ايسي جگهه واقع هی اور اُسکی باشندوں کي خصلت ايسي هی که اُسکے باعث سے ملکي اور غير ملکي جبر و تعدي اور مکر و فريب سے محفوظ هی جسکا نتيجه يهه هی که وهاں لگان اور محصول کا وجود نهيں اور فرض کرو که اُس بستي ميں دس سرمايه والے اور باره سو محنتي کنبی بستے هيں اور وهاں کے رهنے والے روپيه کے چلن سے محض ناواقف هيں اور اُن لوگوں کي هر ايک شی يعني تمام مکانات اور کپڑے اور اسباب خانه داري اور کهانے پينی کي چيزيں سال بهر ميں صرف هوجاتي هيں اور دوسرے سال پهر نئي پيدا کي جاتي هيں اور هر کنبه اپني سال بهر کي اجرت سال کے پهلے دن لے ليتا هی اور سال کے آخر دن تک اُسکے عوض کا کام پورا کرديتا هی غرض که سال کے پهلے دن سرمائے پيشگي لگائی جاتے هيں اور سال کے آخر دن پر اُنکے تمام معاوضے وصول هوتے هيں اور فرض کرو که جب اُس بستي کا حال دريافت هوا تو هرسرمايه والے کے قبضه ميں ايک سو بيس محنتي کنبوں کي اجرت سال بهر کے واسطے موجود تهي اور سرمايه هرايک کا سو محنتي کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پيداوار تها جسکو هم ايک هزار کوارتر غله سمجهيں اور اُسکے استعمال کي جنسيں جنکو بيس پيپي شراب کے قرار ديں بيس کنبوں کے پچهلے سال کي محنت کي پيدا وار کا وه ذخيره تها جسکو سرمايه والے نے اپنے صرف کے واسطے رکهه چهوڑا تها *

ايسے حالات مفروضه ميں اگر هر سرمايه والا سو محنتي کنبوں کو اجرت کے پيدا کرنے ميں اور بيس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے پيدا کرنے کے واسطے لگاکر اپنا سرمايه صرف کرے اور محنتيوں

کي آبادي بجاے خود قايم رهي يعني نه گهٹے اور نه بڑهے تو منافع کي شرح سالانه فيصدي بيس هوگي اور هرسال ايک هزار کوارٹر غله پيشگي لگايا هوا سرمايه هوگا اور يهه غله سو کنبوں کي محنت کي اجرت هي جس سے ايکسو بيس کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هي اور اس سرمايه کا معاوضه اجرت کا ايسا ذخيره هوگا جس سے ايکسو بيس کنبوں کي محنت پر دوسرے برس قبضه هوسکے جو حقيقت ميں هزار کوارٹر کے پهلے سرمايه اور سرمايه والے کے استعمال کي جنسوں کا دوباره پيدا کرنا هے اور يهه جنسيں اُس محنت کے چهٹے حصه کي پيداوار هيں جو سرمايه کے دوباره پيدا کرنے ميں لگائي گئي اس لیئے ماليت ان جنسوں کي کل سرمايه کي ماليت کا چهٹا حصه هوگي اور ايک سال پيشگي لگے هوئے سرمايه کے معاوضوں کي ماليت اصل سرمايه کي ماليت سے ايک چهٹا حصه زياده هوگي پس منافع کي شرح جيسا که همنے پهلے بيان کيا سالانه فيصدي بيس قايم رهيگي اور پانچ چهٹے حصے محنتيوں کے اپني استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں اور ايک چهٹا حصه سرمايه والوں کي استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں مصروف رهيگا *

جو نسبت که سرمايه کو محنت سے حاصل هي اُسميں تبديل واقع هونے سے جو اثر پيدا هوں اُن پر غور کيجاتي هي فرض کيا جاوے که نقل مکان يا برے موسم کے باعث سے پچاس کنبوں کي محنتي کنبوں ميں کمي پڑے اور هر سرمايه والا وهي سرمايه يعني سو محنتي کنبوں کي سال بهر کي اجرت کي پيداوار جسکو همنے هزار کوارٹر غله کے نام سے تعبير کيا قايم رکهنا چاهيگا مگر اسليئے که محنتيوں کي تعداد ايک چوبيسويں حصه کي قدر گهٹ گئي تو بجاے اسکے که اُس سرمايه سے ايک سو بيس کنبوں کي محنت پر قبضه حاصل هوسکے صرف ايک سو پندره کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکيگا پس هزار کوارٹر غله کے ايکسو پندره کنبوں پر بجاے ايکسو بيس کنبوں کے منقسم هونگے اور سرمايه واليکو بجاے بيس پيپوں شراب کے صرف پندره پيپے اگلے برس ميں هاتهه آوينگے اور اگر عکس اسکا فرض کيا جاوے يعني نقل مکان يا ترقي آبادي کي وجهه سے محنتيوں کے پچاس کنبوں کي بڑهوتري هووے تو هر ايک سرمايه والا بجاے ايکسو بيس کنبوں کي محنت کے ايکسو

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض هوسکیگا اور هزار کوارٹر غلہ بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم هوگا اور سرمایہ والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکہ ایک صورت میں منافع فیصدی بیس سے پچیس اور دوسری صورت میں فیصدی بیس سے پندرہ هوجاتا هی اب یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتیوں کے بارہ سو کنبی بدستور قایم رهیں اور برخلاف اسکے سرمایہ والا بجاے اسکے کہ ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو هر سرمایہ والیکا سرمایہ سال کے اخر پر ایکهزار پچاس کوارٹر هو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کي محنت سے پیدا هوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکتا هی یا اگر هر سرمایہ والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوہ کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو هر سرمایہ والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایہ هوگا جو پچانوہ کنبوں کي محنت سے حاصل هوا مگر اُس سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هی غرضکہ پهلي صورت میں منافع بیس فیصدي سے پندرہ فیصدي هو جاویگا اور دوسري صورت میں پچیس فیصدي سے زیادہ هو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کي تعداد کي ترقي کے ساتهہ جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هیں اُسي نسبت سے کل محنتیوں کي تعداد میں ترقي راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد کے گهٹنے کے ساتهہ ساري محنتیوں کي تعداد اُسي اندازہ سے گهٹ جاوے یا یہہ کہ سرمایہ کي مناسبت محنت کے ساتهہ بدلي نہ جاوے تو منافع کي شرح بهي نہ بدلیگي اور اگر هر ایک اُن میں سے بلا مناسبت بڑهے یا گهٹے تو منافع بهی بحسب اُن تبدیلیوں کے بڑهیگا یا گهٹیگا جو اجرت اور محنت کي مقدار حصول میں واقع هوں *

حاصل کلام یہہ کہ آبادي کي نہایت سادي حالت میں یعني جبکہ لگان محصول وغیرہ اُسپر کچهہ نہوں تو حسب حالات مذکورہ بالا کے منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پچهلے برسوں کے چال چلن پر منحصر هوتي هی *

اس لحاظ سے ہمنے یہہ بات فرض کي کہ تمام سرمایہ والے ایکسا کام کرتے ہیں اور محنتیوں کي تعداد بدستور قایم رہنے کي صورتمیں جو ہر ایک مستقل ترقي سرمایہ کي ہووے حالت مفروضہ بالا میں اُسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي ہوگي تو تمام سرمایہ والوں کي ہرگز یہہ غرض نہوگي کہ وہ اپنے سرمایوں کو بڑھاویں بجز اسصورت کے کہ اُس سے محنتیوں کي تعداد کو ترقي ہو بلکہ اپنے سرمایہ کي اُس مقدار سے زیادہ قایم رکھنے سے بھي غرض نہیں ہوسکتي جو محنتیوں کي تعداد قایم رکھنے کے لیئے ضرور ہووے حاصل یہہ کہ اگر آبادي بدستور قایم رہے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض اُنکي یہہ ہوگي کہ وہ اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي ہووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیوں کي تعداد میں ترقي ہو جاوے تو سرمایہ والے اُنسے ایسے پیش آوینگے جیسے کہ کاشتکار اپنے گھوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا ہی *

جب یہہ فرض کیا جاوے کہ سرمایہ والے کو صرف اپنے مطلب سے کام ہوتا ہی تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اُس عرصہ پر موقوف ہوگي جو سرمایہ کے پیشکي لگانے سے معاوضہ حاصل ہونے تک گذرتا ہی اور اگر وہ زمانہ دریافت ہو جاوے تو منافع کي شرح کا معلوم ہونا محنت کي بارآوري پر موقوف ہوگا مثلاً اگر ایک محنتي ایک برس کي محنت سے اسقدر معاوضہ پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر غلہ کے فرض کرسکیں اور اُسکے ذاتي خرچ کے لیئے پانچ کوارٹر کافي ہوں تو منافع کي شرح فیصدي سالانہ سو ہوگي سرمایہ والا پانچ کوارٹر پیشکي لگا کر دس کوارٹر وصول کر لیگا اور اگر محنتي پندرہ کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کي شرح فیصدي دو سو سالانہ ہوگي اورسرمایہ والا پانچ کوارٹر کا سرمایہ پیشکي لگانے سے پندرہ حاصل کرلیگا اگر محنتي صرف ساڑے سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي سالانہ ہوگي اور برخلاف اسکے جبکہ محنت کي بارآوري معلوم ہو جاوے تو منافع کي شرح اُس زمانہ پر موقوف ہوگي جس زمانہ تک سرمایہ پیشکي لگا رہا جو محنتي کہ اجرت کے طریقہ پر پانچ کوارٹر پاوے اور

ایک برس کی محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایه والا
جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایه رکھتا هو دو محنتیوں کو لگا سکتا
هی اور هر محنتی اُسکو دس دس کوارٹر هر برس معاوضه میں دیگا
لیکن اگر کوئی محنتی ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے
بجاے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایه والا جسکے
پاس کل دس کوارٹر سرمایه هووے دو محنتیوں کی جگهه صرف ایک
محنتی لگا سکیگا اِسلیئے که اگر وہ دو محنتی لگاوے تو سرمایه اُسکا
اس سے پہلے پورا هو جاویگا که وہ دوبارہ پیدا هووے پس سرمایهوالا اُسیقدر
سرمایه سے نصف محنتی لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدنی کے
هرسال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجاۓ هر دوسرے سال کے اخیر
میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبی سے ایک ملک کے سرمایه والے ایکسا کام نہیں
کرتے بلکه هر شخص اپنی بہبودی کے لیئے بلالحاظ اُس امر کے تدبیر
اپنی کرتا هی که اُسکے پروسی پر کیا تاثیر اُسکی هوگی سرمایه اور آبادی کو
سرمایه والوں کی بحث اور حرص سے ترقی هوتی هی واضح هو که هم
پھر متدمه مفروضه کی طرف رجوع کرتے هیں فرض کرو که منجمله
سرمایه والوں کے ایک سرمایه والا اوروںکی مانند اُن بیس محنتی کنبوں
کی جگهه جو اُسی کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے هیں اور اُن سو
محنتی کنبوں کی جگهه جو اُجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں
ایکسو دس محنتی کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس
اخیر سال میں اُسکا سرمایه گیارہ سو کوارٹر غله هو جائیگا جو ایکسو دس
محنتی کنبوں کی محنت سے پیدا هوا اور جس سے حال کی اُجرت
کی شرح کے موافق ایک سو بتیس محنتی کنبوں کی محنت پر قبضه
هو سکتا هی باقی نو سرمایه والوں میں سے هر ایک کے پاس ایک ایکهزار
کوارٹر کا سرمایه هوگا جو سو محنتی کنبوں کی محنت سے پیدا هوا
جس سے حال کی شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبوں کی
محنت پر قبضه هوسکتا هی پس ملک کے تمام پہلے سرمایه یعنی
دس هزار کوارٹر کی جگهه جو بارہ سو کنبوں کی اُجرت تها ایکسو دس
هزار کوارٹر هوجاویگا اور اُنهیں بارہ سو محنتی کنبوں کی اجرت میں خرچ

هوگا مگر جو کہ صرف بارہ سو کنبے اُسکے لینے والے هیں تو کل منافع کي شرح فیصدي قریب ایک کے گھٹ جاویگي یا بیس فیصدي سے کچھہ کم اُنیس فیصدي سالانہ هو جاویگي اور یہہ کمي منافع کي اُس سرمایہ والے کو اپنے زیادہ کیئے هوئے سرمایہ کا فائدہ اُتھانے سے باز رکھیگي جسکي وجہہ سے وہ کمي منافع کي واقع هوئي اور یہہ شخص آپکو ایکهزار ایک سو کوارٹر کے سرمایہ کا قابض پاویگا جو ایسي اُجرت هی کہ ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوئي جس سے ایکسو تیس اور کچھہ زاید محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ هو سکتا هی مگر اور هر ایک سرمایہ والا اپنے ایکهزار کوارٹر کے سرمایہ سے جو ایکسو محنتي کنبوں کے محنت سے پیدا هوا ایکسو اُنیس سے کچھہ کم محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکیگا پہلا سرمایہ والا سرمایہ کي مالیت اور منافع کي مقدار کو بڑھا هوا پاویگا اگرچہ پہلي شرح منافع کي فیصدي ایک کے بقدر گھٹ گئي لیکن اور تمام باقي سرمایہ والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کي مقدار کو گھٹتا هوا پاوینگے *

اب یہہ امر واضح هی کہ کوئي چیز ایسي نہیں جسکو سرمایہ والا ایسي ناراضي سے قبول کرتا هی جیسي ناراضي سے کہ اپنے سرمایہ کي مالیت کي کمي کو قبول کرتا هی بلکہ وہ اُسمیں ترقي نہونے سے بھي ناخوش هوتا هی واضح هو کہ تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے سرمائے بہم پہنچتے هیں اور رفتہ رفتہ یہہ جمع کرنا عادت میں داخل هو جاتا هی سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے بڑھانے کو اپني زندگي کا بڑا کام جلد سمجھنے لگتا هی اور اپنے خرچ کے ذریعوں کي نسبت اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایہ کي ترقي کا بڑا ذریعہ جانتا هی غرضکہ یہہ غالب هی کہ اور سرمایہ والے بھي اپنے سرمایوں کي مالیت کے کم نہونے دینے پر سعي و کوشش کرینگے گو منافع کي عام شرح کسیقدر کم هو جاوے پس هر ایک آگے پیچھے پہلے سرمایہ والے کي تقلید کر کے اپنے اپنے سرمایوں کے بڑھانے کے واسطے وہ حصہ محنت کا جو اُنکے خاص استعمال کي جنسوں کے پیدا هونے میں لگتا تھا اُسمیں لگائینگے اور هر سرمایہ والا ایک هي زمانہ میں بجاے اُسکے کہ ایکسو محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دو بارہ پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے مہیا کرنے میں مصروف کرے ایکسو دس محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف دس کو اپنے

استعمال کي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي هوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کنبوں کے گیارہ سو کنبی اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بهم پہونچانے میں مصروف هونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس هزار کوارتر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس هزار ایکسو کوارتر غلہ اور سو پیپے شراب کے هو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چهتے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مهیا کرنے میں اور ایک چهٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رهنے کے بجاے اب گیارہ بارهویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارهواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف هوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع هو سکتي هي کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کنبوں کي تعداد میں کبهي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس هے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبی اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت همیشہ برابر بارآور رهے تو یہہ امر ممکن هي کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تهي وہ پهر بحال هو جاوے اور جو کچهہ نتیجے اس سے پیدا هونگے وہ سب مفید هونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بدتر نہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تهي اور سرمایہ والوں کي حالت بهي پهر بہتر هوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پهر بیس فیصدي سالانہ هو جاویگي *

همنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي هي جسمیں زر خیز اراضي افراط سے موجود هي ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑهتي جاوے محنت کي بارآوري ایک مدت دراز تک جاري رهني چاهیئے بلکہ ترقي کرتي جاوے مگر یہہ اچهے آباد ملک میں بهت کم واقع هوتا هي کہ ترقي آبادي کي صورت میں محنت کي بارآوري برابر رهي کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں لاگت کي مناسبت سے زیادہ بارآور هو جاتي هي اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ محنت و هنر

یا زمین کي ذاتي ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت اگت کي مناسبت سے کم بارآور رهتي هے اور محنتي کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتي هیں تو مصنوعي چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقي یافتہ اساني هوتي هی اُس سے اوس بڑهي هوئي مشکل کا تدارک نہیں هوسکتا جو خام پیداوار کي تحصیل میں هوتي هے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کي شرح سرمایہ کے بڑہ جانے سے گهٹ جاتي هی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع هوتي هے کہ سرمایہ کي مناسبت سے آبادي کے ترقي پانے سے اصلي حالت پر بحال هوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کي نسبت محنتي آدمي خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کي کاشت کي ضرورت سے ایسي ایسي مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلي اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا هے جاتي نرهی یا زیادہ محنت یا هنر یا غیر ملکي امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقي هونے سے حقیقت میں سرمایہ کي ترقي هوتي هی اور سرمایہ کي ترقي سے منافع کي شرح میں کمي واقع هوتي هی اور روک تهام اس کمي کي آبادي کي ترقي کے سبب سے هوتي هے اور آبادي کي ترقي کي روک ٹوک خام پیداوار کي تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے هوتي هی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر هوتا هی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و هنر یا غیر ملکي امداد سے کم هو جاتي هے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کي کمي کا میلان سرمایہ اور آبادي کے بڑهانے اور منافع کي شرح کے گهٹانے کي جانب همیشہ رهتا هی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بهر میں خرچ هو جاتا هی اور سال هي بهر میں پهر پیدا هو جاتا هی اور یہہ معلوم هو چکا هی کہ ایسي صورتوں میں محنتیوں کي تعداد بدستور رهی تو کوئي مستقل اضافہ سرمایہ میں بغیر اسبات کے نہیں هوسکتا کہ منافع کي شرح میں اس زیادتي کي مناسبت سے في الفور کمي واقع هو اسلیئے کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا پهر نقصان اُتهاکر اُسکو مکرر پیدا نکراوے تو وہ اضافہ سال بهر میں ناپید هو جاوے لیکن ایسے طریق سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مکرر محنت درکار نہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے ھیں پانچ کنبی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسي پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمي وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمي کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کنبوں کي اجرت پر جو سو کنبوں کي محنت سے پیدا ہوئي اور اپنے استمال کي جنسوں کو جو پندرہ کنبوں کي محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کي محنت سے طیار ہوئي قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کي اجرت ننانوے محنتي کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبي لگا سکے گا دو نوں چیزوں یعني مقدار اور شرح منافع میں ترقي ہو جاویگي اور باوجود اُسکے اجرت میں کمي واقع نہوگی اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتي ہی جو محنتیوں کي موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکي پرورش کا کچھہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کي مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدون اسکے زیادہ ہو جاتي ہي کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمي واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہوني چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتي ہی اور نیز بدون اسباب کے اُسی منافع کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی کہ اور محنتیوں کی اجرت میں کمي آوے جیسا کہ ایسے محنتي کے زیادہ کرنے سے ہوتي ہی جسکي پرورش محنتیوں کي پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتي ہی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کي بارآوري ترقي پاتي ھے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاھوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کي شرح یا اجرت کي مقدار کے گھٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئي اور محنت کي بارآوري سے دایر سرمایہ اور ملک کي آبادي نے بمناسبت ترقي پائي *

اسلیئے یہہ ظاہر ہوتا ھے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعني محنتیونکے استعمال کي جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کي مالیت اور پوشیکي

لگے ہوئے سرمایوں کي ماليت کا حاصل تفريق يعني منافع محنت کي اُس تعداد پر منحصر ہوتا ہے جو پہلے زمانہ میں اجرت پيدا کرنے کے ليئے بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پيدا شدہ اجرت سے قبضہ حاصل ہوسکتا ہے اور چونکہ منافع کي شرح سرمايہ کے مختلف کاموں میں برابر ہونے پر ميلان رکھتي ہی تو ہم يہہ نتيجہ نکال سکتے ہيں کہ تمام سرمايوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگايا جاوے منافع قريباً اُسي شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمايوں سے وصول ہوتا ہی جو اجرت پيدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہيں *

سرمايہ کے پيشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي روسے پيداوار کي تقسيم سرمايہ والوں اور محنتيوں میں ہوتي ہی پہلی اصل يعني سرمايہ کے پيشگي لگانے کے منافع کي شرح تحقيق کرکے اب ہم اُن سببوں کي تحقيق کرتے ہيں جنسے دوسري اصل يعني سرمايہ کے پيشگي لگانے کا اوسط زمانہ دريافت ہوتا ہی *

يہہ بات ياد رہی کہ سرمايہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبي صحيح و درست نہيں جب کہ تمام پيداوار طيار ہو جاتي ہے تو وہ بالکل سرمايہ والے کي ملک ہوتي ہی جو محنتيوں کو پيشگي اجرت دينے سے اُسکو خريد کرتا ہی اسليئے سرمايہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شي مراد ہوتي ہے وہ پيداوار يا اُسکي قيمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو وہ سرمايہ والا اپنے کام میں لانے کے ليئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي سرمايہ کي ماليت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشي مراد ہوتي ہی وہ پيداوار يا اُسکي قيمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو سرمايہ والا اگر اپنے سرمايہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں نہيں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پيشگي ديتا ہی جس سے دوبارہ سرمايہ قايم ہوتا ہی ابھي ثابت ہوچکا ہی کہ سرمايہ کے پيشگي لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمايہ والی اور محنتي کے حصوں کي مناسبت منافع کي شرح کے ذريعہ سے دريافت ہو جاتي ہی اور

علی هذالقیاس یهه بات بهي صاف واضح هی که جب منافع کي شرح دریافت هوتي هی ٭ تو سرمایه کے پیشگي لگے رهنے کے زمانه سے مناسبت اُن حصوں کي معلوم هوجاتي هی مثلاً اگر کسي سرمایه والے کا معاوضه بارہ کوارٹر غله هو اور یهه دریافت کرنا منظور هو که اُسمیں کسقدر سرمایه هی اور کسقدر منافع هی تو پہلے یهه امر تحقیق کرنا چاهیئے که اُسکا سرمایه کسقدر عرصه کے واسطے معاوضه حاصل هونے تک لگا رهتا هی دوسرے یهه امر تحقیق کرنا لازم هی که منافع کي رایج الوقت شرح کیا هے اگر جواب ان دونوں سوالوں کا یهه هووے که زمانه ایک سال اور منافع بیس فیصدي سالانه هي تو یهه بات صاف واضح هی که اُجرت میں همیشه دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه صرف چهه مهینے هوں اور منافع کي شرح بیس فیصدي سالانه قائم رهے تو سرمایه میں † گیارہ کوارٹر سے کچهه زیادہ لگانے ضرور هونگے اور منافع ایک سے بهي کچهه کم هوگا اور اگر سرمایه کے لگے رهنے کا زمانه دو برس ٹهہرایا جاوے اور منافع کي شرح بدستور سابق بیس فیصدي سالانه رهے تو آٹهه کوارٹر سے کم سرمایه کے واسطے کافي اور چار کوارٹر سے زیادہ منافع حاصل هوگا غرضکه جسقدر که سرمایه کے لگے رهنے کا زمانه بڑهتا جاویگا اور منافع کي شرح بدستور فیصدي سالانه قائم رهیگي تو اُسیقدر سرمایه والے کا حصه بڑهتا جاویگا اور جسقدر وہ زمانه گهٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بهي اُسکے مناسبت سے گهٹیگا علاوہ اسکے یهه بات بهي ظاهر هی که اگر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه معین هو جاوے تو سرمایه والے کا حصه بحسب ترقي شرح منافع کے بڑهیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمي واقع هوگي اُسیقدر حصه اُسکا گهٹیگا ٭

اب کس بات پر اُس زمانه کا حصر هوتا هی جسمیں پیشگي سرمایه لگا رهتا هی اس سوال کا کوئي عام جواب نهیں دیا جاسکتا واضح هو که زمانه کا فرق و تفاوت قسم اراضي اور آب و هوا کے موافق مختلف هوتا هی

---

† اس مقام پر غلطي معلوم هوتي هی از روے حساب کے گیارہ سے کچهه کم سرمایه هوگا اور ایک سے کچهه زیادہ منافع هوگا

اور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہہ ھوں زیادہتر مختلف ھوتا ھی *

یورپ میں فصل سالانہ اور ھندوستان میں ششماھي ھوتي ھی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي ھی اُسکا اوسط انگلستان میں ھندوستان کي نسبت دوچند ھونا چاھیئے گھوڑوں کے بچہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ھی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رھنا ضرور ھي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان‌بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا ھی اُسکا تھوڑا حصہ ایک ھفتہ سے کچھہ تھوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رھتا ھی مچھلي والے کا سرمایہ ایکھي روز میں خراب ھو جاتا ھی اور شراب کے سوداگر کا سرمایہ اگر سو برس تک رکھا جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي ھی عموماً یہہ کہا جاتا ھی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باھمي مناسبت سے کم یا زیادہ ھوتا ھی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم ھوتي ھی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ ھوتي ھی ایسا فائدہ ھوتا ھی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑھتا جاتا ھی جسقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑھتا جاتا ھی منافع کي شرح ملک روس میں اِنگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ بڑھي ھوئي سمجھي جاتي ھی چنانچہ ھم فرض کرتے ھیں کہ انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانہ ھی اور روس کي فیصدي دس سالانہ ھی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار ھوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت ھوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار ھوگي وہ چھہ سو روپیہ سے کم کو فروخت ھوگي غرضکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایہ سے دو چند زیادہ ھوگا خیال کیا جاتا ھی کہ ملک ھالنڈ اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم ھی اور اسي وجہہ سے ھالنڈ والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں ملتے ھیں منحصر ھوگئي ھیں اجتناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعه هی اور وه اُسکو بمرتبه غایت کام میں لاتے هیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیه دیتے هیں اور اپنا مال مدتوں کے وعده پر اودھار دیدیتے هیں خام پیداوار خرید کرتے هیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے هیں اور بهت سی صورتوں میں وه لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایه پیشگي دیتے هیں چنانچه بنگاله کے نیل اور راس‌گودهوپ کي شراب اور استریلیا کي اُون اور میکسیکو کي چاندي کا بهت سا حصه انگلستان کے پیشگي سرمایه سے پیدا هوتا هی اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي هوئي هوتي تو اُن پیشگي لگے هوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا که معاوضوں پر اُسکي زیادتي سخت ناگوار هوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جهاں سرمایه والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم هوتي هی وه سب جگهه ایک هی سي هونے کي طرف راجع هوتي هی چنانچه جهاں منافع زیاده هوتا هی وهاں سرمایه والیکا حصه اُس زمانه کي کمي کي وجهه سے جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگتا هی دبا رهتا هی اور جهاں منافع کم هوتا هی وهاں درازي زمانه کي وجهه سے تهما رهتا هی اُس زمانه کي کمي بیشي کي نسبت جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگایا جاتا هی محنتي آدمي کو شرح منافع کي کمي بیشي سے زیاده علاقه هوتا هی محنت کي بارآوري اور سرمایه کے پیشگي لگے رهنے کا زمانه اگر معین هو جاوے تو پیداوار میں محنتي کے حصه کي مقدار جیسا که هم ثابت کرچکے هیں منافع کي شرح پر موقوف هوگي اسلیئے محنتي کي غرض یهه هوتي هی که اُسکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایه لگایا جاتا هی اُسکے منافع کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رهنے کے کم هوني چاهیئے اور اگر یهه امر ممکن هو که منافع کي شرح سرمایه کے اور کاموں میں زیاده هو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایه منحرف هوگا جس سے محنتي صریح تعلق رکهتا هی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتي هیں علحده کرکے زیاده منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیره کم هو جاویگا پس جب که اور تمام باتیں بدستور رهیں تو محنتي کي اصلي غرض یهه هوتي هی که منافع کي شرح عموماً گهٹتي رهے مگر اول یهه یاد رکهنا چاهیئے که

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگی لگایا جاتا هی جو مزدوروں کے برتاو میں آتي هیں اسقدر کم هوتا هی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بھي تھوڑا هوتا هی کہ منافع کي شرح بڑھي هوئي هووے چنانچہ اگو چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدي سالانہ بڑھي هوئي شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم هوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاھیئے کہ منافع کي بڑھي هوئي شرح عموماً محنت کي بڑي بارآوري کے ساتھہ هوتي هی غرضکہ جب منافع کي شرح بڑھي هوئي هوتي هی یعني محنتي پیداوار کي مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا هی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کي شرح گھٹي هوئي هوتي هی یعني وہ پیداوار کي مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا هی عموماً زیادہ ملتا هی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کي زیادہ مقدار ملتي هی محنتي کے حصہ کي بڑھوتري دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک هونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹتا هوا فرض کرنے سے هوگي اجرت کي مقدار میں بہت کم اضافہ هوگا *

محنتي کے استعمال کي جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگي لگانے کے زمانہ کا کم هونا محنتي کے حق مفید هی هم فرض کرتے هیں کہ ایک محنتي بہت کم زرخیز اراضي پر زمین کے کھودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کي پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کي شرح فیصدي دس سالانہ اور اجرت کے پیشگي لگانے سے غلہ کے قابل استعمال هونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کي قیمت دو سو بیس روپیہ هوگي اور محنتي بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکي عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل هو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت هووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت هوگا اور محنتي دو سو روپیہ کي جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپني اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹرسے کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر کہ پہلے درکار تھي مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانہ کي درازي کا پہلا ایک اور نتیجہ هوتا هی کہ سرمایہ والا اُسي مقدار سرمایہ سے پہلے کي نسبت بہت تھوڑے محنتي لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتي کنبي کي پرورش کے واسطے سال بھر کے لیئے ضرور هوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کرسکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتي کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو هرسال آیندہ میں لگا سکتا هی لیکن اگر غلہ ایسا هو کہ بدون دس برس رکھنے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگا سکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے صرف هو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا هووے سرمایہ پیشگي لگے رهنے کے زمانہ کي درازي وهي اثر پورا پورا دیکھلاویگي جو محنت کي کم بارآوري دکھلاتي هی *

مگر اُس زمانہ کا ایسي جنسوں کي پیداوار میں دراز هونا جو محنتي کے صرف میں نہیں آتیں محنتي کے لیئے بالکل مضر نہوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کي محنت سے گیارہ چھٹانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکي دو سو روپیہ في سال هووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگي لگائي گئي هو اور شرح منافع کي فیصدي دس سالانہ هو تو وہ محنتي دس گیارهویں حصہ فیتہ کي مالیت کے اپني اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپني اجرت سے دس چھٹانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت هونے کے لیئے دس برس تک رکھا رهنا ضرور هووے تو وہ محنتي اپني اجرت سے کامل فیتہ پانچ چھٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کي خریداري کي کبھي خواهش نہیں هوتي اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رهنے کے زمانہ کي درازي سے اُس سرمایہ میں جو پیشگي لگا رهتا هی اور عام محنت کي بارآوري یا منافع کي شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانوں میں کوئي تبدیل نہیں هوتي اسلیئے محنتي کو زینہار اُسکي پروا نہیں هوتي البتہ صرف فیتہ کے خریدنے والوں پر اُسکا اثر هوتا هی *

ہم ثابت کرچکے ہیں کہ حقیقت میں بڑھي ہوئي اجرت اور بڑھا ہوا منافع ساتھہ ساتھہ رہتے ہیں تسپر بھي باقي اور سب چیزوں کے برابر رہنی میں محنتي کو نفع اسبات میں ہی کہ منافع عموماً گھٹتا ہوا رہی اور اسیطرح یہہ بات بھي ظاہر ہی کہ سرمایہ والے کو نفع اسمیں ہی کہ منافع عموماً بڑھا رہی جب کسي کام میں منافع کي شرح گھٹ جاتي ہی تو میلان اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ سرمایہ کو اور کاموں کي طرف پھیرے اس سے یہہ واقع ہوتا ہی کہ پہلے سرمایہ والوں میں بخش و حرص کم ہو جاتي ہی اور دوسرے سرمایہ والوں میں بڑہ جاتي ہی پہلے سرمایہ والوں کو صرف اس وجہہ سے نقصان گوارا ہو جاتا ہی کہ وہ تمام گروہ پر پھیل جاتا ہی *

لیکن سرمایہ کے پیشگي لگانے کے زمانہ کي درازي کا اثر سرمایہ والی پر صرف اُسقدر ہوتا ہی جسقدر وہ اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا ہی جنکی پیدا کرنے میں زمانہ کو درازي ہوئي جب کہ ایک معین زمانہ کے واسطے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم ہو جاوے تو جو وقت ایک پیپہ پورٹ شراب کے بوتلوں میں بھرنے اور قابل استعمال ہونے تک گذرتا ہی وہ سوداگر پر صرف استقدر اثر کرتا ہی جسقدر کہ وہ پورٹ شراب پیتا ہے حاصل یہہ کہ شراب پینے والا ہونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یہہ ہوتي ہی کہ وہ زمانہ تھوڑا ہووے اور سرمایہ والا ہونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نہیں ہوتي *

واضح ہو کہ اب ہم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر ہوتے ہیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نہایت اہم اور مشکل ہی چنانچہ مفصلہ ذیل امور تحقیق اور قایم ہوچکے *

پہلے یہہ کہ اجرت کي عام شرح کا حصہ محنتیونکي پرورش کے ذخیرہ کي اُس مقدار پر ہوتا ہی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے ہو جنکي پرورش اُس ذخیرہ سے ہوني ضرور ہی *

دوسرے یہہ کہ مقدار اُس ذخیرہ کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي ہی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف ہوتي ہی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے مین مصروف ہوتے ہیں *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس مدد پر موقوف ہوتي هی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایہ اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نہونے سے حاصل ہوتي هی *

چوتھے یہہ کہ جب لگان نہو اور نامناسب محصول نہ لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلکتا ہو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانہ پر موقوف ہوتي هی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور هی *

پانچویں یہہ کہ کسي مفروض زمانہ میں منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے چلن پر موقوف ہوتي هی *

چھٹے یہہ کہ وہ زمانہ جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہوتا هی کسي عام قاعدہ کا مطیع نہیں ہوتا بلکہ درصورت قلت منافع کے طویل ہونے پر مایل ہوتا هی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاہ ہونے پر راغب ہوتا هی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم ہوتي هی وہ سبب بھي بہت کچھہ تحقیق ہوگئے جنسے منافعے قرار پاتي ہیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاهیئے کہ تین طرح سے منافع دیکھا جاتا هی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبہ چیزوں کي اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضہ ہوسکے واضح ہو کہ وہ سبب جنکے ذریعہ سے منافع کي شرح کا تصفیہ ہوتا هی مذکور ہوچکے اور یہہ امر ثابت ہوچکا هی کہ وہ سبب اُس مناسبت پر موقوف ہوتے ہیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے ہوتي هی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایہ والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایہ کي مقدار پر موقوف ہوگي اس سے لازم آتا هی کہ سرمایہ کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم ہو جاوے جسکے ساتھہ اُسکي مناسبت سے محنتیوں کي تعداد نہ بڑھي تو کل سرمایہ

والوں کي حالت اُسوقت تک زوال پذير نهوگي که منافع کي شرح کي کمي سرمايه کي اُس زيادتي سے زيادہ نهو جاوے جو اب سرمايه ميں هوئي مثلاً پانچ روپيه فيصدي کي شرح سے بيس لاکهه روپيه پر اتنا نفع ملسکتا هے جتنا دس فيصدي کي شرح سے دس لاکهه روپيوں پر حاصل هوسکتا هے اور ساڑے سات فيصدي کي شرح سے بيس لاکهه روپيوں پر بهت زيادہ نفع حاصل هوگا اور سرمايه کي ترقي کا ميلان آبادي کي ترقي کي طرف گو وہ ترقي اُسکے برابر نهيں هوتي ايسا هوتا هى که تمام دنيا کي تاريخ ميں کوئي مثال ايسي نهيں جس سے ظاهر هووے که تمام سرمايوں کي ترقي سے تمام منافعوں ميں کمي آئي هو *

واضح هو که مقدار اُن مطلوبه چيزوں کي جسکو منافع کي ايک مقدار معين سے خريد کرسکتے هيں مقدار منافع سے يک لخت بيگانه هى ايک چيني سرمايه والے اور ايک انگريز سرمايه والے کو جنکے سالانه منافع سے ايکسال کيواسطے دس دس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هى عيش و آرام مختلف درجوں سے حاصل هوسکيگا چنانچه انگريز کو اوني کپڑے اور باسن اور چيني کو چاے اور ريشمين کپڑے زيادہ حاصل هوسکينگے غرضکه تفاوت اُنکا چين و انگلستان کي اُس محنت کي مختلف بارآوري پر محصور هى جو اُن چيزوں کے پيدا کرنے ميں صرف هوتي هى جنکو اُن دونوں ملکوں کے سرمايه والے اپنے کام ميں لاتے هيں مگر وہ دونوں شخص محنت پر قبضه کرسکنے اور اُسکے سبب سے لوگوں ميں ابرو رکهنے ميں برابر هوتے هيں هم يهه ثابت کرچکے هيں که جوں جوں آبادي بڑهتي هے اُسيقدر محنت خام پيداوار کے حاصل کرنے ميں کم بارآور هونے پر اور مصنوعي چيزوں کے طيار کرنے ميں زيادہ بارآور هونے پر ميلان کرتي جاتي هى اسليئے سرمايه والا اُسيقدر منافع سے کم آباد ملکوں ميں موٹي جهوٹي پيداوار کثرت سے حاصل کريگا اور کمال آباد ملکوں ميں عمدہ عمدہ سامان ابقدر اوسط حاصل کريگا ايک ايسا جنوبي امريکا والا جو اپني سالانه آمدني سے سو محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکے جنگل کے کنارے ايک لکڑيکے گهر ميں رهيگا اور شايد سو گهوڑے باندہ سکيگا اور ايک انگريز اُسيقدر مقدور والا ايک اچهي اراسته کوٹهي ميں رهيگا اور دو گهوڑے اور ايک چوت رکهه سکيگا غرض که هر ايک کو الگ الگ لطف و لذت کے ايسے ذريعے حاصل هونگے جو ايک دوسرے کي قدرت سے خارج هونگے *

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کی شرح کی کمی بیشی کا بیان

واضح ہو کہ پہلی بحثوں میں ہم ثابت کرچکے کہ اجرت اور منافع کی ایک اوسط شرح موجود ہوتی ہے اور اب ہم بعضے اُن خاص سببونکے اثروں کی نسبت غور و تامل کرتے ہیں جو محنت و سرمایہ کے مختلف کاموں میں اجرت کی مقدار اور منافع کی شرح پر موثر ہوتے ہیں *

اُس مشہور باب میں جو آدم اسمتھہ صاحب کی کتاب دولت اقوام میں مندرج ہی اس مضمون کو بالفاظ مفصلہ ذیل قلمبند کیا گیا ہے *

یعنی وہ فرماتے ہیں کہ ہم جسقدر دریافت کرسکے ہیں وہ صرف پانچ صورتیں ہیں جو بعض کاموں میں تہوڑے سرمایہ پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب ہوتی ہیں اول خود کاموں کا پسندیدہ ہونا یا ناپسندیدہ ہونا دوسرے وہ آسانی اور ارزانی اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکہنے میں پیش آتا ہی تیسرے اُن کامونمیں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتھے تہوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل ہو پانچویں اُن کاموں میں کامیابی کا غالب ہونا یا نہونا انتہی *

جو کہ اب تقریر ہماری آدم اسمتھہ صاحب کی رایوں کی توضیح و تشریح کے بطور ہوگی تو حتی الامکان اُسی ترتیب کی پیروی عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ ہونا

محنت کے عمل سے آرام کا نقصان سمجھا جاتا ہی اور جبکہ محنت کی اجرت یا معاوضہ کا ہم ذکر کرتے ہیں تو اُس سے یہی نقصان مراد ہوتا ہے مگر جیسے کہ ہمنے بیان کیا کہ صرف سستی اور کاہلی جو سخت محنت اور مستقل کوشش سے باز رکہتی ہی ایسی شی نہیں کہ جسپر محنتی کو غالب آنا چاہیئے بلکہ اُسکے کام کا خطرناک یا مضر ہونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھي ممکن ھے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت اُسکي صرف اُسکي مشقت کا ھي انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامي یا بے عزتي یا خطرہ کي بھي جو اُسکو سہناپڑتا ھی جزا ہوتي ھی مگر آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ راے ھے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنپر جرات اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ھیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے اجرت کسي کام میں زیادہ نہیں ہوتي چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ کاروبار کے مخاطرہ اور اُن میں زندگي کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے کہ جوان آدمیوں کو کم ھمت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کي رغبت کا موجب ہو جاتا ھی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں ہوتي حال اُنکا اور ھی چنانچہ جن پیشوں کي بدولت تندرستي میں بڑا خلل آتا ھی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتي ھی انتہی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ھیں اُنکے شمول میں عموماً اور باتیں بھي ناپسندیدہ ہوتي ھیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ہوا اور بہت گرمي اور سردي سہنا اور بہت گرمي میں سے دفعتاً سردي میں آجانا یا بہت سردي میں سے دفعتا گرمي میں آجانا تندرستي کے لیئے ایک کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ھیں یہي اُسکي ناپسندیدگي کے بھي باعث ہوتے ھیں جس کام میں محنت اور بیماري اور بے آرامي کي برداشت کرني پڑتي ھی اُس میں ترغیب بھي بڑي ہوني چاھیئے مگر سب کاموں میں یہہ سب اکھٹي نہیں ہوتیں چنانچہ عمارت کے نقاش کا پیشہ معمولي کاموں میں نہایت پسندیدہ اور تندرستي کے لیئے نہایت مضر و خراب ھی اور برخلاف اُسکے قصائي کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت سنگدلوں کا کام ھی مگر تندرستي کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف ھی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کي اجرت کو قریب قریب تصور کرتے ھیں اور اِن دو نوں پیشوں میں محنت کي حیثیت سے جو بہت خفیف ہوتي ھے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ھي مگر تحقیر عوام اور جگ ھنسائي کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوي ہوتے ھیں وہ کسي کام میں اجرت کي زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ھیں کیونکہ وہ اندیشے ھماري طبیعت کے نہایت قوي اثروں میں سے ہوتے ھیں آدم اسمتھہ صاحب نے جلاد کي مثال لکھي ھی ھم ڈھنڈوریئے کي مثال

س پر مستزاد کرتے هیں چنانچہ یهہ دونوں ایسے پیشے هیں کہ جب
کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا هی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي
هی اور اس وجهہ سے زیادہ اجرت نہیں ملتي کہ وہ بہت زیادہ محنت
کرتے هیں بلکہ اس وجهہ سے کہ لوگ اُنکو بہت برا جانتے هیں یہانتک
کہ جہاں وہ جاتے هیں لوگ اُنکی کنکر پتھر مارتے اور تالي پیٹتے هیں
اور شاید سب سے برا پیشہ بیعزتي کا بهیک مانگنا هی مگر جب وہ
پیشہ کے طور پر کیا جاتا هی تو یقین. هوتا هی کہ وہ سب پیشوں سے
زیادہ نافع هوتا هی *

مخاطرہ اور بے ابروئي اور بے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر هوتا هي
جو مذکور هوا اور یهہ بهي گمان کیا گیا کہ جو کام جسقدر زیادہ
پسندیدہ هی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي هے
چنانچہ آدم استهہ صاحب نے لکها هی کہ تربیت یافتہ لوگوں میں شکاري
اور مچهلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشہ تهراتے هیں جسکو اور لوگ
دل لگي کے واسطے کرتے هیں بغایت مفلس هوتے هیں چنانچہ قول اُنکا
یهہ هی کہ تهیوکریٹس کے عهد سے تمام مچهلي پکڑنیوالے غریب محتاج
چلے آتے هیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف هوتا هی اسلیئے
بہ نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعہ سے پرورش پا سکتے هیں بہت
زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے هیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے
مقدار کي مناسبت سے بہت ارزان بکتي هے جس سے اُس کے محنتیوں کو
بہت تهوڑا کهانے کو ملتا هی انتهی مگر یهہ بات مشکل سے کهہ سکتے
هیں کہ اچهي تربیت یافتہ لوگوں میں شکار بهي پیشہ هوتا هی اور آدم
استهہ صاحب نے جو مچهلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي
صداقت پر بهي همکو شک هی اگر اُنهوں نے اپنے خیال کو اُن چهوتے
گروهوں پر منحصور کیا هی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچهلیوں کا
شکار کرتے هیں تب تو البتہ صحیح هی حقیقت میں یهہ لوگ اُس کام
کو پیشہ کے طریقہ سے کرتے هیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجهتے هیں
مگر سمندر سے مچهلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام هی کہ وہ
بہت مرغوب نہیں اگر سواے اسبات کے کہ جو لوگ اس کام کو کرتے هیں
وہ خوب موتے تازہ هوتے هیں اور اُنکے اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کهانے

ہنے کا سامان افراط سے ہوتا ہی اس پیشے سے اچھی آمدنی ہونے کا کوئی اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ ہی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا ہی وہ عموماً مچھلی پکڑنیوالوں کا ہوتا ہی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

پس اب یہہ اندیشہ ہی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگی کے درجہ کا تفاوت ہوتا ہی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ ہیں اور اسی وجہہ سے ہمکو یقین ہی کہ کشتکاری کے مزدوروں کو سب سے تھوڑی اُجرت ملتی ہی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاہیئے کہ کاشتکاری کے عام محنتیوں کی معمولی اُجرت صرف جسمانی محنت کی وہ مالیت ہی جو کسی خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسی وقت و مقام میں دوسرے محنتی کی محنت کی اُجرت زیادہ ملتی ہی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس محنتی کے پیشہ میں کوئی خاص دقت اور ناپسندیدگی ہی یا زر لگان یا منافع بھی اُسکی اُجرت میں شامل ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کا یہہ قول ہی کہ پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر ہی تو بہت تھوڑا ہی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہی چنانچہ جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اوسط اجرتوں کی نسبت اوسط منافعے زیادہ تریب قریب برابر کے ہوتی ہیں اور مُنافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی ایکہی وقت اور ایکہی مقام میں یکسان ہوتا ہی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفی مفہوم ہونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کی مقدار میں مدارج ہیں جسکے استعمال غیربارآور سے سرمایہ والا اجتناب کرتا ہی اور ایسی ہی زمانہ کی درازی میں مُدارج ہیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا ہی *

مگر ہم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرمایہ کے اکثر کاموں کی پسندیدگی یا ناپسندگی یکسان ہوتی ہی اور آدم اسمتھہ صاحب بھی اگر منافع کے معنی زیادہ محدود اور اجرت کے معنی زیادہ وسیع اُن معنوں کی نسبت جو اس رسالہ میں مندرج ہیں نہ لیتے تو اُسکو اس طرح قایم نکرتے واضح ہو کہ ہمنے لفظ اجرت کا استعمال صرف محنت جسمانی کی

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے ارامي همیشہ ناپسندیدہ هوتي هی لیکن سرمایہ کا لگانا روحاني محنت هی اور اکثر جي کو بهاتي هی چنانچہ اکثر هم اُن لوگوں کا حال سنتے هیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف هیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے همسے یہہ بات کهی کہ امدني میري کچهہ هي هو مگر کمال خوشي اسمیں هی کہ میں کسي فوج کی اسپتال کا سپرنٹنڈنٹ هوں انسان کي آدهي مصیبتیں منتظموں کي حکمراني کي خوشي اور جرنیلوں کي لڑائي کے شوق ذوق سے پیدا هوتي هیں علاوہ اسکے صرف محنتي آدمي صرف نقد اجرت یا اُسکي مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا هے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار اور ناموري اور کبهي کبهي ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا هے جو انسان کو حاصل هوسکتا هے یعني اُسکو اس امر سے آگاهي هوتي هے کہ دور دراز ملکوں میں همیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پهونچا هے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بهي هیں جیسے غلاموں کي تجارت جس سے سختي اور خطرہ اور لوگوں کي لعنت ملامت اوٹهاني پڑتي هی اگر کوئي غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا هی تو اِسمیں کچهہ شک نہیں کہ وہ آپکو ملامت کریگا یہہ کچهہ ضرور نہیں کہ هم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگي پسندیدہ یا گوارا هوتي هے منافع کے لالچ سے جوکهوں میں ڈالي جاویں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاهیئے یا باهمي بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گهٹنا چاهیئے جنکا صلہ اُنکے ساتهہ لازم ملزوم هوتا هی *

ممکن هی کہ یہہ امر صریح ظاهر نہو کہ کسي نا پسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی هوئے سرمایہ سے کوئي مناسبت رکهنے کي کیا وجہہ هی مگر یہہ بات یاد رکهني چاهیئے کہ معین سرمایہ رکهنے والوں کي تعداد جو سرمایہ کي مفروضہ مقدار کے بڑهتے جانے سے گهٹتي جاتي هی تو ایک معین سرمایہ کے قابضوں کو ایک طرح ایسا انحصار تجارت حاصل هوجاتا هی جو اُس سرمایہ کے بڑهنے سے زیادہ سخت اور چست هوتا جاتا هي اور دوسرے یہہ بات بهي یاد رکهنے کے قابل هی کہ جستدر

ایک آدمي کا سرمایہ زیادہ ھوتا ھے اور اُسکے سبب سے اُسکي آمدني زیادہ ھوتي ھے تو اُسیقدر اُسکو اسبات پر زیادہ ترغیب درکار ھوتي ھی کہ وہ اپنے سرمایہ کے بڑھانے کي امید پر اخلاقي یا جسماني برائیاں گوارا کرے علاوہ اُسکے تکلیف اور مرتبہ کي کمي جو ھرایک پیشہ میں ھوتي ھی وہ سرمایہ سے اُلٹي مناسبت رکھتي ھی البتہ جہاں کسي پیشہ پر اعتراض اُسکي برائي کي وجہہ سے وارد ھوتا ھو جیسے قمار خانہ کا نال کھینچنے والا ھونے یا اُس سے بدتر میر نشاط ھونے کي صورت میں ھوتا ھی تو اُس پیشہ کي وسعت سے صرف بدنامي شہرت پاویگي مگر جب یہہ اعتراض اُسپر عاید نہوتا ھو تو جو پیشہ اختصار و کوتاھی کي صورت میں ذلیل معلوم ھوتا ھی وھي وسعت پانے سے معزز ھوجاتا ھی اگرچہ تکلیف سے بالکل نجات حاصل نہیں ھوسکتي مگر جب کہ سرمایہ اتنا فراواں ھوجاتا ھی کہ اُس سے منشي اور بڑي عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکھے جاویں تو وہ تکلیف استدر گھٹ جاتي ھی کہ سرمایہ والے کا تھوڑا وقت اُسمیں روزانہ صرف ھوا کرتا ھی چنانچہ آج کل بہت سے ایسے آدمي جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز ھیں وھي بڑے بڑے بنکوں اور عمدہ عمدہ شراب کے کارخانوں اور علی‌ھذالقیاس اور سوداگري کے دھندوں کي انسري کرتے ھیں یہہ امر غالباً معلوم نہیں ھوتا کہ اس کام میں مصروف ھونے سے اُنکا بہت سا وقت صرف ھوتا ھو *

جو نتیجہ کہ ان مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وہ یہہ ھی کہ منافع کا جو حصہ علاوہ اجتناب کے تکلیف اور جانکاھیوں کا معاوضہ ھوتا ھی اگرچہ حقیقت میں مقدار میں زیادہ ھوتا جاتا ھی مگر پھر بھي لگے ھوئے سرمایہ سے جسقدر کہ وہ زیادہ ھوتا جاتا ھے نسبت اُسکي کم ھوتي جاتي ھی ھمارے نزدیک یہہ تصور تجربوں سے تصدیق ھوتا ھی گمان غالب ھی کہ انگلستان میں کوئي چند آدمي ھونگے جو دس لاکھہ روپیہ کا سرمایہ لگاکر دس روپیہ فیصدي سالانہ سے کچھہ کم پر راضي نہوں ایک مشہور کارخانہ دار نے جسکا سرمایہ چارلاکھہ روپیہ کا تھا منافع کي کمي کي ھمسے شکایت کي اوراپنے منافع کي مقدار تخمیناً ساڑے بارہ روپیہ فیصدي سالانہ بیان کي اس سے یقین ھوتا ھی کہ جو لوگ ایک

اور دو لاکھہ کے اندر اندر سرمایہ رکھتے ہیں وہ پندرہ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ کے متوقع نہیں ہوتے کوئی تجارت تھوک داری کے طریقہ پر ایک لاکھہ روپیہ سے کم میں ہزار دقت سے ہوتی ہی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکانداروں اور چھوٹے چھوٹے کارخانہ داروں سے علاقہ رکھتے ہیں اور جب کہ اُنکے سرمایوں کی مقدار کل پچاس یا ساتھہ ہزار روپیہ تک ہوتی ہی تو وہ بیس روپیہ فیصدی سالانہ منافع کی توقع رکھتے ہیں اور جب اُنکا سرمایہ اس سے بھی کم ہوتا ہی تو اور زیادہ منافع کی امید کرتے ہیں ہمنے یہہ بات اپنے کانوں سنی ہے کہ وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے ہیں وہ بحساب فی روپیہ دو آنہ آتھہ پائی منافع لیتے ہیں جو بیس فیصدی روزانہ اور سات ہزار روپیوں سے زیادہ فیصدی سالانہ ہوتا ہی مگر یہہ بھی بہت کم معلوم ہوتا ہی کیونکہ کسی خاص وقت میں جو سرمایہ لگا ہوتا ہی وہ مالیت میں دو روپیہ آتھہ آنہ سے زیادہ نہیں ہوتا اور بیس فیصدی کے حساب سے آتھہ آنہ روزانہ اُسپر منافع ہوگا اور یہہ رقم ایسی ہی کہ اُس سے صرف محنت کی اجرت بھی وصول نہیں ہوسکتی مگر یہہ امر ممکن ہی کہ ایک دن میں کئی مرتبہ سرمایہ کی لوت پھیر ہو اور یہہ سرمایہ والے اگر ہم اُنکو سرمایہ والا کہہ سکیں تو بوڑھے اور ضعیف آدمی ہوتے ہیں جنکی محنت بہت تھوڑی مالیت رکھتی ہی غرضکہ یہہ حساب غالب ہی کہ صحیح اور درست ہووے چنانچہ ہمنے اس مثال کو منافع کی ایسی بڑی سے بڑی شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال ہم جانتے ہیں *

دوسرے کام کے سیکھنے کی آسانی

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ محنت کی اجرتوں میں کام کے سیکھنے کی آسانی اور ارزانی یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت ہوتا ہی جب کوئی کل قیمتی قایم کیجاتی ہی تو یہہ توقع کیجاتی ہی کہ اُسکے گھس جانے سے پہلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکی لاگت کا سرمایہ اور اُسکا معمولی منافع حاصل ہو جاویگا ایک ایسا آدمی جسکی تعلیم و تربیت بہت سی محنت اور بہت سا وقت خرچ ہونے سے ہوتی ہی اُس قیمتی کل کے مشابہ ہی یہہ توقع ہوتی ہی کہ جو کام وہ شخص سیکھتا ہی اُس سے عام محنت کی معمولی اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا معہ معمولی منافع کے جو اُسیقدر مالیتی سرمایہ پر ملتا ہی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مُدت میں پورا ہوتا ہی اسلیئے اُسمیں آدمی کی عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاہیئے جسطرح کل کے قایم رہنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا ہی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کی محنت اور عام محنت کی اجرت میں واقع ہوتا ہی اسی قاعدہ پر مبنی ہوتا ہی انتہی *

واضح ہو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسبات کے ہمکو اتفاق ہی کہ ہماری دانست میں اسی تقریر سے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کی نسبت زیادہ ہوتا ہی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاہیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ ہی جو ہنرمند محنتی کو کسیقدر اُسکی ذاتی پہلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کی چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکی تعلیم و تربیت میں کی ہو حاصل ہوتا ہی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا ہی جسکا قابض جب تک دوگنی محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافی نہیں ملتا اور کمی معاوضہ کی وجوہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوری کی خواہش جو اُن پیشوں میں بڑی لیاقت حاصل کرنے سے ہوتی ہی دوسرے وہ تھوڑا بہت طبیعی اعتماد جو ہر شخص کو صرف اپنی لیاقتوں ہی پر نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی پر بھی ہوتا ہی تیسرے علمی اور مذہبی کاموں میں اُس کمی کی وجہہ تعداد اُن شخصوں کی ہی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاری مصارف سے تربیت پاتے ہیں *

پہلے دونوں سبب قوی اثر رکھتے ہیں باقی تیسرے سبب کا اثر ہماری دانست میں مبالغہ کی رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا ہو کہ اُس زمانہ کی نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکی اب بہت گھٹ گئی اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کی آبادی اگرچہ

اس عرصه میں دوچند کے قریب قریب هوگئي مگر اُن ذخیزوں کي تعداد
جنکے ذریعه سے اعلی تربیت مفت حاصل هوتي هی کچهه زیاده نه بڑهي
دوسرے اُس تبدیلي کي وجهه سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسري
کے طریقه میں واقع هوئي اور بهت سي صورتوں میں ذخیروں کي مالیت
کي ایسي حالت میں براے نام بدستور رهنے سے جبکه روپیه کي مالیت
پهلے کي نسبت آدهي سے کم رهگئي هی اُن لوگوں کو اصلي مدد بهت
کم پهنچتي هی جو اُنکو حاصل کرتے هیں معلوم هوتا هی که آدم اسمتهه
صاحب نے یهه گمان کیا که اکثر پادري سرکاري خرچ سے تعلیم پاتے هیں
چنانچه وه صاف لکهتے هیں که بهت کم پادري ایسے هیں که اُنهوں نے
اپنے ذاتي صرف سے تربیت پائي مگر بالفعل انگریزوں کے دونو § یونیورسٹیوں
میں کوئي طالبعلم ایسا هوگا که اُسکي پرورش مال وقف سے هوتي هوگي
اور گمان غالب یهي هی که وهاں بیس طالبعلم بهي ایسے نهیں که نصف
مصارف کي قدر اُس چشمه سے فیضیاب هوتے هوں اور بهت سے ایسے
هیں که تربیت کي نسبتي ارزاني کے علاوه روپیه پیسے کي کچهه امداد
نهیں پاتے اور نسبتي ارزاني اس لیئے کهتے هیں که اکسفرڈ یا
کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیه دیا جاتا هی وه اُس سے کچهه
کم نهیں هوتا جو اور ملکوں کے بهت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا
هی مگر یهاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کي نسبت استاد کي توجهه
هرطالب علم پر زیاده هوتي هی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا
هی وه ‡ پرافسر کے تقریر هوتي هی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں
کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعه هیں گویا وه طالب علمونکا امتحان
هی ظاهر هی که ان دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرني
پڑتي هی مطابقت اُسکي بهت دشوار هی مگر جس طریقه میں زیاده

---

§ یونیورسٹي مدرسه اعظم کو کهتے هیں جس سے ادنی درجه کا مدرسه جو اُسکي ایک شاخ سمجها جاتا هی کالج کهلاتا هی اور اُس سے بهي ادنی درجه کے مدرسه کو اسکول کهتے هیں

† لکچر کے معنے تدریس هیں یعني ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجهنے کے واسطے کوئي مضمون مشرح بیان کرنے کو کهتے هیں

‡ یونیورسیٹي میں جو معلم هر ایک علم کے هوتي هیں اُنکو پرافسر کهتے هیں

محنت هوتي هى اُسمیں يهه ضرور هى كه اوستاد تهوڑے طالبعلموں كو تعليم كيا كرے اب اگر اوستادوں كو وقف كے ذخيروں سے كچهه نه ملے تو دو حال سے خالي نهوگا يا تو طالبعلم سے زيادہ تنخواہ چاهينگے يا اور ملكوں كي تعليم كا طريقه اختيار كرينگے يعني بڑي بڑي جماعتوں كو تقريريں سنايا كرينگے *

وہ بڑا سبب جسكي بدولت بعضے اعلىٰ پيشونكے واسطے بهت كثرت سے اميدوار هوتے هيں اور اس كثرت سے اُنكے معاوضے گهٹ جاتے هيں آدم اسمتهه صاحب كے بياں سے رہ گيا *

نهايت ارزاں طريقے كي روسے اوسط خرچ ايك لڑكے كي اُسوقت تك پرورش كرنے كا جب كه وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش كے لايق هووے چار سو روپيه تك هوسكتا هى اور يهه رقم اُس رقم كي دوچند هى جو كسي ولدالزنا كے باپ سے اُسكي پرورش كے واسطے اُس گرجے والے ليتے هيں جس گرجے كے علاقه ميں وہ شخص رهتا هى مگر وجهه اِسكي يهه هى كه گرجے والے يهه سوچتے هيں كه يهه بچه شايد مرجاوے اور كسي شريف كے لڑكے كو ايسي تربيت ديجاوے كه وہ اپنے باپ كے مرتبه كو پهنچے تو اوسط صرف اُسكا بيس هزار چار سو روپيه سے كم نهوگا مگر وہ محنت جو خود لڑكے كو اور وہ خرچ جو اُسكے باپ كو تحصيل علم ميں اوٹهانا پڑتا هى اُس سے يهه غرض نهيں هوتي كه آيندہ كو منافع حاصل هوگا بلكه لڑكا صرف اُسيوقت كي سزا كے خوف اور تعريف كي توقع سے محنت اوٹهاتا هى اور باپ بهي اُسكا كبهي يهه خيال نهيں كرتا كه يهه طريقه ارزاں هى كه پهلے پهل اپنے لڑكے كو آٹهه برس تك ديهات ميں پرورش كراوے جهاں في هفته ايك روپيه خرچ هوتا هى اور پهر اُسكو روئي كے كارخانه يا كسي اور كارخانه ميں بهيجے اور نه يهه خيال كرتا هى كه زيادہ خرچ سے تعليم كرنا ايك ايسي تجارت كرنا هى جس سے آيندہ كچهه نفع نهو اپنے لڑكوں كي ترقي روز افزوں كے ديكهنے سے تمام بهلے آدميوں كو بلكه تمام انسانوں كو باستثناء دوچار نامعقول آدميوں كے نهايت خوشي اُسيوقت حاصل هوتي هى اور جو صرف اُس بابت كيا جاتا هى وہ اُس خوشي كے حاصل هونے سے اُسيطرح وصول هوجاتا هى جيسے كه وہ خرچ وصول هوجاتا هى جو لحظه دو لحظه كي

خوشیوں کیواسطے اوٹھایا جاتا هی یهه بات واست هی که اُس سے ایک آینده مقصود بهي حاصل هونا ممکن هی مگر جس غرض سے که وه بالفعل خرچ کیا جاتا هی اُسکا حاصل هونا بهي ایک بهت بڑي بات هے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وهي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید هوئي هی اعلی عهدوں کے حصول کے لایق هونے کے واسطے کافي واقي هوتي هی اور باقي صورتوں میں وه خرچ اور محنت اعلی عهدوں کے حصول کے لایق هونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصه هوتي هی چنانچه پادري هونے کے واسطے وه خرچ اور محنت هرطرح کافي هوتي هی کیونکه اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیٹي کے ایک طالبعلم کو درجه حاصل کرنے سے پہلے کچهه تهوڑا سا اور پڑهنا تو پڑتا هی مگر خرچ کچهه نهیں کرنا پڑتا پس جو کچهه اُسکو پادري هوجانے کے بعد حاصل هوتا هی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع هونے کے بعد جو باقي رهتا هی وه محض منافع اُسکا هی اور جب که اسبات پر هم غور کرتے هیں که علاوه اُن مقصدون کے جو نقدي سے علاقه رکهتے هیں اور بهت سے مطلب بهي هیں که اُنکے واسطے محنت اوٹهاني پڑتي هی تو همکو تعجب هوتا هی که نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں هیں واضح هو که ان بڑے انعاموں کے قایم رهنے کے تیں سبب هیں جنمیں سے دو سبب وه هیں که اُنسے امیدواروں کي تعداد گهٹتي رهتي هی اور تیسرا وه جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیره کو بڑهاتا هی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یهه هی که پادریانه خصلت پر دهبه نلگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بهت سا مال دولت حاصل هووے الگ تهلگ رهیں بهت لوگ گرجے میں داخل هو جاتے اگر اُنکو پادري هونے کے ساتهه اور پیشوں کے کرنے کي بهي اجازت هوتي یا یهه بات حاصل هوتي که جب وه چاهتے اُسکو چهوڑ بیٹهتے مگر وه ایسي راه میں جانے سے انکار کرتے هیں جسمیں اُنکو یهه اجازت نهیں که اُس سے واپس چلے آویں یا که کسي اور طرف کو بهي متوجه هوں غالب یهه هی که ان هي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رهتي هی جو لوگ اس فرقه میں داخل هیں اُنکي آمدني اُس ذخیره کي بدولت قایم هی جو قانون کي روسے اُنکے لیئے علاحده کیا گیا اور وه ذخیره کسیقدر قانون کے

مکرر سدکرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے نائیبوں کے معاوضے بڑهی هوئی رهنے پر کي هی جس سے وه کم سے کم مقدار معاوضه کي جو آپس کے مباحثه سے قایم هوسکتي هی نه اصل پادري دیسکتا هی نه اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسي خرچ کے هوتا هی جو گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهه هزار روپیه اول سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیاده خرچ هوتے هیں مگر چونکه اس پیشه میں آغاز عمر سے آدمي بهرتي هوسکتا هے تو یهه نقصان پورا هوجاتا هی جهاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بهت کم صرف هی اور یهه دو نوں ایسے پیشے هیں که بدون زیاده علم تحصیل کیئے آدمي اُن میں داخل هوسکتا هی بحري اور بري فوجوں کي تنخواه اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بهت زیاده هیں جو لئیق امیدواروں کي مقدار حصول کے قایم رکهنے کے واسطے ضروري هوتي اور اُن دو نوں پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتي هیں وه استدر مشهور هیں که بهت کم آدمي ایسے هوں گی جو بدون سخت ضرورت کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے بدولت تعداد امیدواروں کي گهٹتي رهتي هی بحري فوج کے سردار اعظم کے دفتر اور بخشیے خانوں میں جتني نوکریاں خالي هوتي هیں اُن سے دس گنیے امیدوار پهلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهیرے رهتے هیں *

یهي بات اور سب سرکاري عهدوں کي نسبت بهي کهي جاسکتي هے اگرچه آمدني اُن عهدوں کي تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بهت تهوڑي هوتي هی مگر اُن پر بهي بهت سي حرص و طمع کیجاتي هی *

اگر ثبوت اسبات کا زیاده درکار هو که اعلی پیشه کے امیدواروں کي تعداد آینده منافع کي نسبت زیاده تر اس خیال سے مستقل رهتي هی که تمام مربي اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبه کے لایق تعلیم کرانے میں کوشش کرتے هیں تو وه ثبوت اُستانیوں کي کثرت تعداد سے حاصل هی ایک لڑکي کي ایسي تعلیم و تربیت کا خرچ که وه اُستاني هونے کے قابل هو اگرچه استدر نهیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کي ایسي تعلیم میں هوتا

هی جس سے وہ کچھہ لئیق ہو جاوے مگر پھربھي بجاۓ خود بہت بڑا هوتا هی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانه سے نہیں هوتا مگر پھربھي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر هیں که اُس عہدہ کي تنخواہ مشکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي هی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس هزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل هوجاتا هے اور پندرہ هزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق هو جاتا هی باقي قانون اور طبابت کي اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ هوتا هے جسقدر که فوج یا گرجی میں داخل هونے پر پڑتا هی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں که کوئي شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردي کیئے کام کرنے کا مجاز هووے یا بدون تین چار برسکي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب هوسکے اور اِن هي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گھٹتي رهتي هی که همکو اسبات میں بہت شبہہ هوتا هے که في زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا هی جتنا که آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا هی اگرچہ طبابت کي نسبت همکو زیادہ شبہہ هی مگر برسوں کے تجربہ سے هم کہہ سکتے هیں که یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا که اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکا اتني لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک بسوہ ممکن هی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا همنے قانون کے طالب عالم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچھي محنت اور مشقت اُتھائي وہ همیشہ کامیاب هوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رهي اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکي مگر همنے دیکھا که محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاهلوں کي کامیابي زیادہ هوئي غرض که بجاے اسبات کے که هم قانوني طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابي مانیں اسبات پر میلان رکھتے هیں که وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب هوگا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح هو که مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف هونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال هی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع هوتے هیں وہ حقیقی نهیں هوتے بلکه ظاهري هوتے هیں مثلاً کوئي لنڈن کا پله دار ایک گهنٹه کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آٹهه آنه سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گهاتے میں سمجهے کا بازار کے گلي کونچوں وغیرہ میں اینٹ پتهر وغیرہ بچهانے والا یا گارہ ڈهونے والا مزدور جسکي محنت پله دار سے زیادہ شاق اور سخت هی دو آنه في گهنٹه سے زیادہ بهت کم پاتا هی مگر فرش بنانے والیکو کام همیشه ملتا هی اور وہ بحساب في گهنٹه دوآنه کے اوسط ایک روپیه آٹهه آنه روزانه اور چار سو ساٹهه روپیه کے قریب سالانه پیدا کرسکتا هي اور پله دار بعض اوقات معطل بیٹها رهتا هی اگر پله اُٹهانے والے کو فرش بنانے والے کي نسبت تین چهارم کي قدر کم کام ملے تو سالانه آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گهنٹه سه چند اجرت زیادہ هوني چاهیئے اور آدم اسمتهه صاحب تصور کرتے هیں که پله‌دار جو اپنے کام کے غیر مستقل هونے کے باعث سے فکر و تردد میں رهتا هی تو اُسکي پریشاني کے معاوضه کے واسطے سالانه اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ هوني چاهیئے لیکن اس بُرائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پڑتي هی زیادہ هو جاتا هی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ هو جاتا هے کیونکه هم یهه یقین کرتے هیں که انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نهیں جیسے که مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ هی جس پیشه میں متواتر محنت کے نهونے سے جو فرصت ملتي هی وہ فرصت بیکاري کے فکر‌تردد کا اسقدر زیادہ عوض هوتي هی که اُسکی سبب سے اُس پیشه میں سالانه اجرت عام اجرت کے اوسط سے گهٹ جاتي هی *

مگر یهه بات یاد رهی که سرمایه کے استعمال میں یهه معاوضه حاصل نهیں هوتا کیونکه عموماً کها جاسکتا هی که سرمایه جو کبهي کبهي غیر بارآور رہ جاتا هی تو سرمایه والے کو اُس سے کچهه فائدہ نهیں هوتا اسلیئے یهه امر ضروري هی که جب سرمایه اسقدر بارآور هووے جس سے فاضل منافع

حاصل ہووے تو کم سے کم غیر بار آوری کے زمانہ کا نقصان پورا ہوسکیگا چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بار آور پڑا رهتا هی کیونکہ بعض مقام ایسے هیں کہ وهاں اسکے بہت سے گهر سال بهر میں نو مہینے تک خالی پڑے رهتے هیں تو ضرور هی کہ مکان والیکا منافع آبادي کے وقت کا اُس منافع کي نسبت جب کہ وہ برابر آباد رهیں چوگنا هونا چاهیئے جس سے نقصان اُسکا پورا هوجاوے مصروفیت کے غیر مستقل هونے کا اجرت اور منافع پر ایک اثر یهہ بهي هوتا هے کہ اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکہ اُنکي مانگ زیادہ هوتي هے ارزاں هوجاتي هیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو پورا روز کام ملتا هووے اور چار گهنٹہ في یوم اپني محنت کے قرار دے اور اُسکے مقابلہ پر اور لوگ بهي اُسي کام کے موجود هو جاویں تو جسقدر وہ دو گهنٹہ کي اجرت اُن لوگوں کے نهونیکي صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے هونیکي تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گهنٹہ کي محنت پر قبول کریگا *

چوتهے اعتبار

آدم اسمتهہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف هونے کا چوتها سبب کاریگر کے تهوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا هی یهہ سبب بہت کچهہ دوسرے سبب یعني تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم هوتا هی مگر هم دیکهتے هیں کہ کبهي کبهي لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے هیں اور وہ لوگ اُس اعتبار کے مستحق هوتے هیں جنکي تربیت بہت بري حالتوں میں هوتي هے اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجي کي خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو عطا هوئي ظهور پذیر هوتا هی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم کا لگان تصور هونا چاهیئے مگر چونکہ یهہ قاعدہ عام هی کہ تربیت اخلاق کا نتیجہ ذي اعتباري هے اور اس صورت میں ذي اعتباري بهي انسان کے غیر مادي سرمایہ کا ایسا هي ایک جزو هوتي هی جیسے اُسکے علم اور هوشیاري متصور هوني چاهیئے *

پانچویں کامیابي کا غالب هونا

آدم اسمتهہ صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف معاوضے ملنے کا قایم کیا هی کامیابي کا غالب هونا یا نهونا هی واضح هو کہ بعض صورتوں میں کامیابي کا متیقن نهونا مصروفیت کي غیر استقلالي سے مشابہ هی مگر چند مثالوں سے مختلف هونا اُنکا ثابت هوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاہر ہی کہ کامیاب طبیب یا وکیل ہمیشہ سخت مصروف رهتا هی اور علاوہ اُسکے ایک آدمي کو اسبات کا یقین هو سکتا هی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا اور آمدني اُسکي پرورش سالانہ کے لیئے کافي هوگي پس ایسے پیشہ میں باوجود غیر مستقل هونے کی کامیابي محقق و ثابت هی *

غیر محقق هونا کامیابي کا عام محنت کي اجرت پر موثر نهیں هوتا اس لیئے کہ کوئي آدمي جب تک آپ کو کسي ایسے کام میں جسکي کامیابي محقق و ثابت نہو مصروف نهیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل هونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے واسطے کافي وافي ذخیرہ نرکھتا هو مگر اُسکا اثر ظاهري اور اصلي بهي منافع پر بہت بڑا هوتا هی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقي نهیں رهتا لیکن اگر تمام آدمي اتني معلومات کافي رکھیں کہ کامیابي کے اتفاقوں کا حساب اچھي طرح سے کر سکیں اور کوئي عجلت نا مناسب اُنسے ظهور میں نہ آوے اور بزدلي کا دخل نہو تو صاف معلوم هوتا هی کہ تب بهي کسي کام کي مصروفیت کے اوسط منافعے اُسکے کامیابي کے غیر محقق هونے سے بڑہ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر هوویں تو ظاهر هی کہ جیتنا جسقدر بهلائي هوتا هی هارنا اُس سے بہت زیادہ برائي هوتا هی اگر دو آدمي بیس بیس هزار روپیہ سرمایہ رکھتے هوں اور ایک روپیہ اوچھالکر دس دس هزار کي شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ هوگا اور هارنے والیکا آدها رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدي کا نقصان شمار کرتے هیں چنانچہ وہ کہتے هیں کہ برابر کے جوئے میں منفعت کي نسبت مضرت زاید عاید هوتي هی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کھلاڑي سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا هو اور اُسمیں پچاس شرط پر † هیڈز اور تیلز کي

---

† انگریزي میں هیڈ سر کو اور تیل دم کو کہتے هیں اب انگریزي میں یہہ نام چت پٹ کے کہیل کا هی اور وجہہ اسکي یہہ هی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے هیں اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کي تصویر هوتي هے اِسلیئے اُس جانب کوهیڈز کہتے هیں اور دوسریطرف گلکاري اور سنہ وغیرہ هوتا هی اُسکو تیلز کہتے هیں کھیلنے والوں میں سے ایک شخص هیڈز کیجانب لیتا هے اور دوسرا شخص تیلزکیجانب اپنے فرض کرتا هے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسي باقي رهیگا یعني وہ ستاسي جو جوکھوں سے پاک صاف هیں اُسیقدر سرور اُسکو بخشینگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشي بخشتے هیں همنے تسلیم کیا کہ یہہ حساب صحیح هی اور جسقدر اگاهي اور هوشیاري همنے فرض کي هی لوگوں میں موجود هی تب بهي کوئي شخص جسکے پاس ایک لاکهہ روپیہ کا سرمایہ هووے. پچاس هزار روپیہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نهیں لگائیگا جب تک کہ اُسکو جیتنے اور اپنے پچاس هزار سرمایہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نهو بلکہ علاوہ اسکے تیرہ هزار روپیہ منافع کي جوکهوں سهنے کے معاوضہ میں اور نہ سمجهہ لیوے *

ذکر اسباب کا کچھہ ضرور نهیں کہ یہہ امر بعید از عقل هی کہ انسان ایسا واقف اور عقیل هووے مگر یہہ معلوم هوتا هی کہ کامیابي کے غیر محقق هونیکي دو قسمیں هیں چنانچہ بعض صورتوں میں خود کام کے ساتهہ اُنمیں جوکهوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ باروت کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول خفیہ لانا یا لیجانا اُسکي مثالیں هیں اگرچہ تجربہ اور هوشیاري کسیقدر جوکهونکو کم کردیتي هی مگر نهایت سے نهایت چالاک محصولي مال کا مخفي لیجانے والا اور غایت سے غایت هوشیار باروت بنانے والا ایک اوسط درجہ کا نقصان اوٹهاتا هی مگر هاں اور کام ایسے هیں کہ جنمیں ایک مرتبہ کامیابي نصیب هوگئي تو وہ مستقل رهتي هی چنانچہ یہہ امر اکثر کهان کهودنیوالوں کو پیش آتا هی جن جن ملکوں میں کهانیں کهودي جاتي هیں وهاں عموماً یہہ بات مشهور هی کہ کهان کهودنا گویا آپکو برباد کرنا هی مگر کهان کهودنیوالے ایسے بهي هیں کہ اُنکو کبهي نقصان نهیں هوا اور ایسے هي اعلی درجہ کے پیشوں کي نسبت بهي کهاجاتا هی مگر آدم اسمتهہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسلیم کرکر یہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامحقق هونے سے پیدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پیش آتي هے جو خطا کرتے هیں باقي جو لوگ اُن پیشوں میں کامیاب هوتے هیں اُنکو مستقل اور بے جو کهوں آمدني هاتهہ آتي هي غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتي هی اور وہ اُس

غلطي سے پيدا ہوتا ہي جو ہر انسان سے اُسوقت سرزد ہوتي ہي جب وہ اپني لياقتوں ميں حريف كا مقابلہ كرتا ہے اگر امتحان ہونے كے بعد وہ كمتر نكلے تو اُسكي ناكامي كا كوئي چارہ نہيں اور اگر خلاف اُسكے ظاہر ہو تو كاميابي اُسكي مستقل ہي جس كام ميں بالضرور ہميشہ جوكھوں ہوتي ہي اُس ميں مصروف ہونے والے ايك شخص كي كاميابي يا ناكاميابي سے اوروں كي كاميابي يا ناكاميابي كا اندازہ ہو جاتا ہي اگر كوئي پرانا كسان اپنے ذاتي تجربوں سے ہمكو آگاہ كرے تو گمان غالب ہي كہ كاشتكاري كي جوكھوں كا كسيقدر صحيح قياس اُسپر كوسكتے ہيں ليكن اگر كاميابي كا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وكالت ميں حادث ہوتے ہيں دس يا بيس چني چني مثالوں سے كيا جاوے تو بڑي غلطي ميں پڑنے كا قوي احتمال ہي اور اس صورت ميں پہلي قسم كي غير محققي دوسري قسم كي نسبت زيادہ تر صحت كے قريب قريب اندازہ كيجاسكتي ہے *

آدم اسمتھہ صاحب نے اِن دو قسموں كي نسبت يہہ بات فرمائي كہ اُنكا پورا پورا اندازہ نہيں كيا جاتا اور اسي وجہہ سے جوكھوں والے كاموں كا اوسط منافع بے جوكھوں والے معاملوں كي نسبت تھوڑا ہوتا ہي اور اس راے كو ايسے زور شور سے لكھا ہي كہ ہم طول طويل انتخاب اُسكا مناسب سمجھتے ہيں *

وہ فرماتے ہيں كہ بڑا حصہ انسانوں كا جو اپني لياقتوں پر حد سے زيادہ قياس كرتا ہي يہہ ايك ايسي قديم خرابي ہي كہ اُسپر ہر زمانہ كے حكيموں اور اخلاق والوں نے توجہہ كي ہي مگر لوگوں كے اُس بيہودہ گمان كي جو وہ اپني خوش نصيبي پر كرتے ہيں بہت كم خبر لي ہي مگر يہہ گمان بہت زيادہ پھيلا ہوا ہے چنانچہ كوئي شخص ايسا نہيں كہ وہ صحت كامل اور عزم صحيح ركھتا ہو اور اُس بيہودگي سے بالكل پاك ہو واضح ہو كہ منافع كے امكان كو ہر آدمي كچھہ نكچھہ زيادہ اندازہ كرتا ہي باقي نقصان كے امكان كو بہتسے آدمي ہلكا سمجھتے ہيں اور شاذ و نادر كوئي شخص ايسا ہوگا جو صحت كامل اور عزم صحيح ركھتا ہو وہ نقصان كے امكان كي قدر اُسكي حيثيت سے زيادہ قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹري میں کامیاب ہونے کي علم رغبت سے دریافت ہو سکتا ہی نہ کبھي ایسا ہوا اور نہ آگے کو ہو گا کہ لاٹري میں دغل فصل نہو یا اُس میں جو منافع ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہو کہ اُس سے ہر ایک کا نقصان بھي پورا ہو جاوے کیونکہ ایسي لاٹري سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاٹري جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوتي ہی اُس میں حصہ دار ہونے کے لیئے جو تکٹ ملتے ہیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ہوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو تکٹ کي دیني پڑتي ہی مگر پھر بھي وہ تکٹ پیشگي لگے ہوئے روپیہ پر بیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں تکٹوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موہوم ہوتي ہی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے ناداني جانتے ہیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبي واقف ہیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موہوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي ہی اگرچہ اُس لاٹري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم مرھوم نہیں ہوتي اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنٹ کي لاٹري کي نسبت بہت کم دغل فصل ہوتا ہی مگر اُسکے تکٹوں کے اسقدر خریدار نہیں ہوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بہتر موقع ھاتھہ آوے کبھي کبھي بہت سے تکٹ خرید کرتے ہیں اور بعضے چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھي زیادہ تکٹ خرید کرلیتے ہیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب ہی کہ نقصان اُٹھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمہارے تکٹوں کي تعداد زیادہ ہوگي اُسیقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ ہو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ہلکا سمجھا جاتا ہی اور اُسکا اندازہ اُسکي حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

---

† لاٹري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ہیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ہوسکیں چٹھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ہے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتی ہیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ہو جاتا ہی *

ظاهر هوتي هی بیمه کرنے کے واسطے عام اس سے که وہ آتش زدگي کي بابت هو یا غرق سمندر کي حیثیت سے هووے بیمه کي عام شرح اُسقدر هوني چاهیئے جو عام نقصانوں کے معاوضه اور مصارف اهتمام اور اُسقدر منافع کے واسطے کافي هو جسقدر که بیمه کرنے والوں کے سرمایه کے برابر سرمایه سے جو کسي عام پیشے میں لگایا جاتا هی حاصل هوسکتا هی اور جو شخص ایسي شرح سے کچهه زیادہ ادا نهیں کرتا تو یهه ظاهر هی که وہ جوکهوں کي اصلي مالیت سے کچهه زیادہ یا کم سے کم ایسي قیمت سے زیادہ ادا نهیں کرتا جس سے معقول طریقه سے بیمه کرنے کي توقع کرسکے اگرچه بهت لوگوں نے تهوڑا تهوڑا روپیه بیمه کے ذریعه سے پیدا کیا مگر ایسے لوگ بهت تهوڑے هیں که اُنکو اُسکے ذریعه سے بهت روپیه هاتهه آیا هو اور اسي لحاظ سے یهه بات ظاهر معلوم هوتي هی که نفع نقصان کي جانچ تول اس پیشه میں اور عام پیشوں کي نسبت جنکي بدولت بهت لوگ بهت سا روپیه پیدا کرتے هیں زیادہ اچهي نهیں هوتي اور باوجود اسکے که بیمه کي شرح بهت کم هوتي هی تسپر بهي لوگ اُس سے رو گرداني کرتے هیں اگر تمام سلطنت کا اوسط لیا جاوے تو منجمله بیس گهروں کے اونیس بلکه سومیں ننانوے گهر آتش زدگي کا بیمه نهیں رکهتے اور اسلیئے که سمندر کي جوکهوں اکثر لوگوں کے نزدیک زیادہ خطر ناک هی تو بیمه شدہ جهازوں کي تعداد غیر بیمه شدہ جهازوں کي نسبت بهت زیادہ هوتي هی مگر باوصف اسکے بهي بهت سے جهاز هر موسم میں بلکه لڑائي کے وقتوں میں بلا بیمه چلتے هیں اور یهه کام اُنکا بعض اوقات حماقت نهیں جب کسي بڑي کمپني بلکه بڑے تاجر کے بیس تیس جهاز سمندر میں چلتے هوں تو وہ گویا ایک دوسرے کا بیمه کرسکتے هیں یعني حفاظت کرسکتے هیں اُن سب کا بیمه نهونے سے جو رقم بچے گي وہ تمام نقصانات ممکن الوقوع کا معاوضه کرسکتي هي بلکه کسیقدر بیچ بهي رهی گي مگر بهت سي صورتوں میں گهروں کي طرح جهازوں کے بیمه کرانے سے غفلت کرنا اس عمدہ خیال کا نتیجه نهیں هوتا بلکه اندها دهندي اور جوکهوں کے بیهودہ سمجهنے کا نتیجه هوتي هی منافع کي معمولي شرح همیشه جوکهونکی ساتهه زیادہ هوتي هی مگر یهه امر واضح نهیں هوتا که وہ اُسکي مناسبت سے زیادہ هوتي هي یا اسقدر که نقصان کا پورا معاوضه کرسکے پیشوں میں

جسقدر جوکہوں کي زيادتي هوتي هی اُسيقدر لوگوں کے دوالے نکلتے هيں تمام پيشوں ميں نہايت جوکہوں کا پيشہ مال محصولي کا بلا اداے محصول کے ليجانا تصور کيا گيا اگرچہ کاميابي کي صورت ميں نفع بهي غايت درجہ کا هی مگر اُسميں دوالا نکلنا بهي يقيني هی خواہ مخواہ کاميابي کي توقع اس پيشہ ميں بهي ويسي هي هوتي هی جيسيکہ اور موقعوں ميں بهي لوگ اندها دهندي سے کرليتے هيں اور يهي اميد اسقدر لوگوں کو دهوکہ ديکر ايسے جوکہوں کے پيشونميں پهلساتي هی کہ باهمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گهٹ جاتا هی جو جوکہوں کے معاوضہ کيواسطے کافي هو نقصان کے پورے معاوضہ کے ليئے يہہ امر ضروري هی کہ سرمايوں کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافی اُنکے بهت زيادہ هوں اور ايسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا هی تدارک کرسکيں جو کبهي کبهي واقع هوتے هيں بلکہ پيشہ کرنيوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بيمہ کرنيوالوں کو بچتا هی ليکن اگر ان سب باتوں کے ليئے سرمايہ کے عام معاوضے کفايت کريں تو اکثروں کے دوالے ان پيشوں ميں بهي اکثر نہ نکلينگے جيسے کہ اور پيشوں ميں اکثر نہيں نکلتے انتهی *

اس سے کچهہ بحث نہيں کہ ادم اسمتهہ صاحب کے نتيجے بجاے خود صحيح هيں يا غلط مگر اتني بات محقق هی کہ جو صورتيں اُنهوں نے قايم کی هيں وہ نتيجے اُنسے پيدا نہيں هوتے کيونکہ بڑے منافع کے پيشوں ميں بهي اکثر دوالے نکل سکتے هيں چنانچہ هم فرض کرتے هيں کہ دس سوداگر ايک ايک لاکهہ روپيہ کا سرمايہ ايک برس کے واسطے ايک ايسے پيشہ ميں لگاويں جو نہايت بے جوکہوں مشہور و معروف هووے اور اور دس سوداگر اُسيقدر سرمايہ اُسيقدر مدت کے واسطے ايک جوکہوں والے پيشہ ميں صرف کريں اور هم ايسي دقت رکهنے والے پيشوں ميں اوسط شرح منافع کي دس روپيہ فيصدي ٹهراويں تو وہ دس لاکهہ روپيہ کا سرمايہ جو بے جوکہوں پيشہ ميں لگايا گيا آخر سال پر گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے کا مگر اُسی مناسبت سے وہ کام ميں لگا رهيگا جيسے کہ پهلے تها اور وہ سرمايہ جو جوکہوں والے پيشہ ميں لگايا گيا اگر وہ بهي سال کے آخر ميں گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے تو يہہ صاف ظاهر هی کہ هر پيشہ ميں نفع برابر هوتا هی اگرچہ سرمايہ کے مختلف طور سے

نتیجے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ ٹو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے ہوکا توچند ہوجاتا اب اگر جوکہوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکہہ سے بارہ لاکہہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکہوں والا پیشہ بے جوکہوں والے کی نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقی شریکونکا دیوالا نکل جائے *

بیمہ کی مثال اس سے بھی زیادہ بیڈھنگی تقریر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکہوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کی وجہہ صرف وہ اُنہیں کی زیادہ بحث و حرص لوگوں کی ہی جو اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکہوں ہونیکے باعث سے ہوتی ہے جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جوکہوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمی جوکہوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کی بے جوکہوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکہونکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھی راضی ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاہیئے کہ جوکہوں کی مالیت کے علاوہ مصارف اہتمام اور منافع معمولی کو کافی وافی ہووے چنانچہ آتش زدگی کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چھہ پنس فیصدی پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چھہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکہوں کی مالیت سمجہا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدی پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چھہ پنس فیصدی پونڈ پر ہوتا ہی وہ جوکہوں کی مالیت سے پچگنا ہوتا ہی باوجود اس بڑی شرح کے ہمکو یقین ہے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹھہ آنہ کے اور چھہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

کہ اچھے گہروں میں سے منجملہ سو گہروں کے ایک گھر بھی ایسا نہوگا کہ اُسکا بیمہ نہو اس سے صاف ظاہر ہی کہ لوگ جوکہوں سے اسقدر ڈرتے ہیں کہ اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکہوں کي بچکني قیمت دیني گوارا کرتے ہیں *

ہمکو اسبات پر بھي شک ہوتا ہی کہ بڑے فائدوں کي توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشہ کا اثر طبیعت پر زیادہ ہوتا ہی جس سے یہہ لازم آتا ہی کہ لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رہنے کے یقین کو اصلي مالیت سے زیادہ تر روپیہ صرف کرکے خرید نے کو طیار ہوتے ہیں اور یہہ بات اُن باتوں کے ملاحظہ سے جو بیمہ اور لاٹري کي نسبت بیان کي گئیں بخوبي ثابت ہوتي ہی تہوڑے ہي دن ہوئے کہ انگریزي سلطنت کي طرف سے جو لاٹري ہوئي اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل ہی کہ لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کي لاٹري کي نسبت جسکو آدم استہہ صاحب نے مشاہدہ کیا تہا بہت زیادہ کرتے ہیں اور ہمیشہ ٹکٹوں کي اصلي مالیت بحساب في ٹکٹ دس پونڈ کے معین رہي اور ہر ٹکٹ دس پونڈ کا ہمیشہ ایک ایسي رقم تہا جو تمام حاصل ہونے والي رقموں کے مجموعہ کے برابر تہا اور ہر ٹکٹ کي اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تہي اس صورت میں بیس یا تیس فیصدي کي جگہہ اپني توقع کي مالیت کي نسبت سو فیصدي سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح کہ وہ بیمہ کے معاملوں میں پانسو فیصدي کے قریب قریب اپني جوکہوں کي مالیت سے زیادہ ادا کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس ہزار پونڈ کي نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس ہزار پونڈ کے حصول کے دو ہزارویں امکان کے درمیان میں کوئي نسبت ندیکھي یعني یہہ نہیں سوچا کہ چوبیس پونڈ دینے سے دو ہزار ٹکٹ داروں میں ہمکو حاصل ہونے کا امکان دو ہزارواں ہوگا جیسے کہ وہ لوگ اپنے گہروں کا بیمہ کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابلہ ایک ہزار پونڈ کے کہونے کے امکان کے دو ہزارویں حصہ سے کرنے کے بجاے ایک ہزار پونڈ سے کرتے ہیں آدم استہہ صاحب نے یہہ بات تہیک لکھي ہی کہ اگر ادا کي ہوئي رقم اور حاصل ہونے والي رقم کے درمیان میں تبدیلي آجاوے تو اگرچہ سودا زیادہ مفید

هو جاویگا مگر خریداروں کی کثرت بہت گھٹ جاویگی کوئی شخص آدهی تکٹوں کو فی تکٹ بارہ پونڈ کی قیمت سے بھی خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھہ پونڈ کے لیئے ایک لاکھہ بارہ هزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ هی لیکن اگر گورنمنت کی طرف سے لاٹری هو تو هزاروں آدمیوں سے اس قسم کی حماقت دوگنی تگنی ظہور میں آویگی علی‌هذالقیاس اگر فی سال دو هزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو هم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے هیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا هی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدی هو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کی شرح حال کی نسبت دو چند مفید هوگی *

جن کاموں میں تھوڑے هی خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان هووے وہ لاٹری کی سی خاصیت رکھتے هیں اور گمان کیا جاسکتا هی کہ اُن کاموں میں لوگوں کی باهمی بحث و حرص اسقدر امکان کی اصلی مالیت کی مناسبت سے نہیں هوتی جسقدر اُس ممکن معاوضہ کی زیادتی سے هوتی هے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقی رهتی هے اگر یہہ زیادتی بہت بڑی هووے تو گمان کیا جاسکتا هی کہ مقابلہ کرنے والوں کی تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کی تعداد کی مناسبت سے هو هر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گی کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقی نرهیگا واضح هو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل هونا اور فوج میں بھرتی هونا اور وکالت اسی قسم کے کام هیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے هوتے هیں کہ انسان کی هر خواهش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے هیں اور جیسا کہ بیان هو چکا هی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسی شریف شخص سے تعلیم پاچکے هوں کچھہ تھوڑا هی سا اور خرچ کرنا ضرور هوتا هی چنانچہ گرجے میں داخل هونے اور سپاہ میں بھرتی هونے کے لیئے تو کچھہ بھی اور درکار نہو لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب قریب شاید اور مطلوب هوں ایسی صورتوں میں اگر وکیلوں کی تعداد برسوں کی تحصیل علم کی ضرورت سے دبی نرهتی اور گرجے اور بحری بری فوجوں کے مواجب اُن ذخیروں سے برقرار نرهتے جو

أنكے استعمال كے واسطے مقرر و مخصوص هيں تو همكو كچهه شك شبهه نهيں كه ان پيشوں ميں آپس كي بحث و حرص أنكے اوسط منافع كو اسقدر سے بهي زياده گهتاديتي جسقدر كه وه آج كل هي اكثر هم ايسي تجويزيں سنتے هيں كه پادريوں كے تمام مواجب جو برابر نهيں هيں أنكو برابر كرنا بلكه كم كرنا قرين مصلحت هى اگرچه بظاهر يهه معلوم هوتا هے كه بيس هزار پونڈ ايك ارك بشپ كو ايسے كام كے ليئے سالانه دينا جو ايك گرجے كے آبائي علاقه كے پادري كے كام سے جو سو پونڈ سالانه پاتا هي مقدار ميں كم هي روپيه كا مفت ضايع كرنا هے ليكن مقصود اپنا اگر يهه بات هو كه ايك ايسا پادري نهايت سستے داموں هاتهه آوے جسكي تعليم و تربيت ميں بهت سا روپيه صرف هوا هو تو وه مقصود بڑے بڑے مواجب كے گهتانے سے حاصل نهوگا بلكه بڑهانے سے هاتهه آويگا اگر انگلستان كے بشپوں كے علاقونكي آمدني اكهتي كيجاوے تو ايك لاكهه پچاس هزار پونڈ سالانه سے كچهه كم هوتي هى اور اس رقم كو اگر دس هزار پادريوں پرتقسيم كيا جاوے تو هر پادريكا مواجب پندره پونڈ كے قدر بڑه جاويگا كوئي آدمي يهه يقين كرسكتا هى كه أس تبديل سے پادريوں كي دنيوي خواهشيں نهيں گهتينگي كوئي چيز اتني گراں نهيں بكتي جتني كه وه شى جسكو نهايت عمده سوچي هوئي لاٹري كي ترتيب سے بيچا جاتا هى اگر هم يهه چاهيں كه تنخواهيں گراں قيمت كو فروخت هوں يعني بڑي كارگذاري اور بڑي لياقت جهانتك كه ممكن الوقوع هى همكو تهوڑي تنخواه ميں حاصل هو تو عمده ذريعه أسكا يهه هى كه بيش قرار مواجبونكي تقرر سے لوگوں كے شوق كو بهڑكاويں اور ايك يا دو شخصوں كو تقرر واجب سے بهت زياده عنايت فرماويں تاكه هزاروں شخص اپني اپني خدمتونكو همارے هاتهه آدهي قيمت پر فروخت كريں *

يهه سنا هى كه ايكمرتبه روم ميں يهه بات تجويز هوئي كه بڑے گنبذ كي تعمير كا نهايت سهل طريقه يهه هى كه ايك قالب مٹي كا أس گنبذ مطلوب كي صورت كا درست كيا جاوے اور أسپر تعمير شروع كيجاوے مگر گنبذ ميں سے مٹي كے نكالنے كا خرچ بهت بڑا معلوم هوا تو أسي قاعده پر جو همنے بيان كيا يهه بات تجويز هوئي كه أس مٹي ميں قالب بناتے وقت ادهر اودهر روپيه پيسے اشرفي بقدر أس ماليت كے جو أن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي ہو جو مزدوري لیکر اُسکو نکالتے ملائے جاویں اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُٹھا لیجانیکي اجازت دیجاوے چنانچہ تجویز مذکور سے عمل کیا گیا تھا کہ بہت سے لوگ اُس مٹي کے نکالنے کے لیئے جمع ہونگے اگرچہ حقیقت میں محنت اُنکي آدھي اجرت پر حاصل ہوگي *

ہم راے اپني ظاہر کرچکے ہیں کہ وکالت کے پیشہ میں گرجے کي نسبت آمدني زیادہ ہي اور اس تفاوت کا سبب ہم یہہ قایم کرتے ہیں کہ وکالت میں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصیت کم ہے اور پہلے بھي ہم بیان کرچکے ہیں کہ خرچ اُسمیں زیادہ اور فواید عظیم اُسمیں تھوڑے ہوتے ہیں اور جس پیشہ میں فواید عظیم نہایت تھوڑے ہوتے ہیں اور لاٹري اُس میں یکقلم جاتي رہتي ہے تو خرچ اُسکا نہایت بڑا ہو جاتا ہي اُس پیشہ میں آمدني بہت اچھي ہوتي ہے جیسے مدرسي کا پیشہ ہے غالباً چندسرمایہ ایسے ہونگے جنکے کل مجموع سے ایسے محقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي ہوگي *

تجارت کے بعض بعض معاملہ ایسے ہیں کہ وہ لاٹري کي خاصیت رکھتے ہیں چنانچہ تجارت کي کمپنیوں کے وہ حصے اسي قسم کے تھے جنسے تجارت میں حماقت کا بازار سنہ ۱۷۲۰ اور سنہ ۱۷۲۵ع میں گرم ہوا منجملہ ان ہزاروں آدمیوں کے جو ملک پیرو اور چلي اور رایوپلاٹا اور کولمبیا اور میکسیکوکي کمپنیوں کے حصے خریدنے پر جھک پڑے کتنے آدمي ایسے تھے کہ اُنھوں نے تحقیق اور تفتیش تو در کنار تحقیق کا ارادہ بلکہ خیال بھي کیا ہو کہ جس کمپني کے ہم لوگ شریک ہوتے ہیں اُسکي کامیابي بھي غالب ہي یا نہیں ہاں جو کچھہ وہ علم رکھتے تھے وہ صرف اسقدر تھا کہ ریل‌ڈیل‌مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خریدے گئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈون کو فروخت ہوتے ہیں تو اُنھوں نے اور کمپنیوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خرید لیئے کہ اگر کامیابي ہوئي تو اُنکو ہزار فیصدیکا منافع حاصل ہونا ممکن ہي اور اگر ناکامیابي ہوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان ہوگا *

مگر عموماً یہہ کہا جاتا ہي کہ تجارت کے ایسے معاملے جنمیں بہت جلد بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں لاٹري کي خاصیت رکھنے کي نسبت زیادہ تر معمولي جوئے میں داخل گنے جاتے ہیں نقصان ممکن‌الوقوع اکثر

ممکن الوقوع آمدني کي برابر یا اُس سے زاید هوتا هے اور عموماً زیادتي کي مناسبت هم بیان کرچکے هیں که جو ناواجب امیدیں یا ناواجب اندیشے بڑي آمدني یا بڑے نقصان کے امکان سے پیدا هوتے هیں اب اُنکو ایسا سمجھنا چاهیئے که وہ دونوں باهم تل رهے هیں اور آدم اسمتهه صاحب کے اس مسئله کے ظهور کا سامان کرتے هیں که لوگ اپني خوش نصیبي پر بیهوده گمان رکھتے هیں اگر آدم اسمتهه صاحب کي راے صحیح و درست هووے یعني هر شخص اپني تندرستي اور عزم درست میں اسپر مائل هو که غلطي سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو یهه لازم هوگا که اُن تجارتوں میں جنمیں بڑي جوکھوں کے اندیشه سے بڑے فائده کي توقع هوتي هی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے هیں که اگر اُن میں منافع بالکل معدوم نهیں هو جاتا تو اور معمولي معاملوں کي نسبت بهت کم ره جاتا هے اور همکو بهي یهي یقین هے مثلاً کهاں کا کھودنا اور سرکاري فنڈوں یعني نوٹوں کے خرید فروخت کرنے کا معامله کرنا سرمایه کے ایسے کام هیں جنمیں بالکل بربادي کي جوکھوں کے ساتهه عظیم الشان کامیابي کي توقع هوتي هی پهلا معامله یعني کهان کھودنا مشهور هی که معمولي اوسط منافع سے کم هي اُسمیں حاصل نهیں هوتا بلکه کُل مجموعه منافع کا اتنا بهي نهیں هوتا که نقصان کے مجموعه کا کچهه بهي علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمایه اور کامیابي کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ایک ضلع میں جو نهایت زرخیز معدني ضلع هی لگائے جاتے هیں اور پهر بهي یهه گمان کیا جاتا هی که اُس تانبی اور ٹین کي مجموعي قیمت جو هر سال وهاں سے نکلتا هی اُن مصارف کی برابر نهیں هوتي جو اُنکے نکالنے میں صرف هوتے هیں مگر چند سرمایه والوں کو بهت سي دولت حاصل هوجاتي هی اور اُنکي دولتمندي اور کامیابي اورونکے نقصان بلکه بربادیکا باعث هوتي هی *

سرکاري فنڈونکي تجارت میں اگر کچهه خرچ بهي لکونا پڑے تب بهي حساب کي روسے ثابت هی که کل مجموعه تجارت میں کوئي فائده نهیں هوسکتا اسلیئے که جو کچهه ایک ذریعه سے حاصل هوتا هی وه دوسرے ذریعه سے ضایع هوجاتا هی لیکن یهه تجارت بهت بڑے خرچ کے ساتهه جاري ساري هی هر سوپوند کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنس کمیشن دیجاتي ھی اور جو آدمي خريد و فروخت آتھہ لاکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانہ کرتا ھی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نہیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے ھیں تو اُسکو ھرسال ایک ھزار پونڈ سالانہ کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے ھیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا ھی مگر یہہ ھزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاھر ھی *

بہر حال اگر ھم کچھہ بھي انسانوں کے اُس بھروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني بر ترخوش نصیبي پر حاصل ھی تو بہت کچھہ اُس بھروسے سے نسبت کرتے ھیں جو اُنکو اپني بہتر قابلیت پر ھوتا ھی اور یہہ اعتماد ایسا ھی کہ اگر عام ھوتا تو اُس شے بھی ایسے ھی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري ھوتي جیسے پہلے سے ھوتي ھی مگر بحسب ظاھر یہہ اعتماد جو ھرخاص کام میں نامعقول نہیں ھوتا تو پہلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام ھی*

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نہیں ھوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام ھیں جو لاٹري کے بالکل خلاف ھیں یعني وہ کہ اُنمیں ھمیشہ فائدہ تھوڑا ھوتا ھی مگر قریب یقین کے ھوتا ھی اور نقصان بڑا ھوتا ھی مگر وقوع اُسکا بعید ھوتا ھی *

اگر ھمارا قیاس صحیح ھو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجھنا ضرور ھوتا ھي اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا ھی تو یہہ لازم ھی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں ھونے کي حالت میں راضي ھوتا ھے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاھیئے جو اُسکي جوکھوں کي برابر ھووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ اور تردد کا عوض ھو یعني برائي کي اُس زیادتي کا عوض ھو جو نقصان کي حالت میں کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتي ھی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع ملنا اُسکو واجب ھی جو اُس بڑے اندیشہ اور خوف کا عوض ھو جو وہ اپنے نا کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا ھی *

اب واضح ھو کہ اسي قسم میں وہ سب کام سرمایہ کے داخل ھیں جنکو بڑے نقصان والے کاموں سے تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں کام

کہتے هیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپنی ذات کو محفوظ رکہنا چاهے تو یہہ بات اُسکو لازم هی کہ بڑے فائدہ کي توقع کسي ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئي بارآور کام بالکل بے جوکہوں نہیں هوسکتا البتہ ممکن هی کہ ایک سرمایہ والا کسي ایسے شخص کو جو کسي کام میں سرمایہ لگانا چاهے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتنی زیادہ هووے کہ وہ قرضہ بے جوکہوں سمجہا جاوے مگر یہہ بات ضرور هی کہ اگر وہ سرمایہ کسي تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکہوں میں رهیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رهیگا اور گماشتوں پر بہروسا کیا جاویگا اور هر طرحکي احتیاط اور دور اندیشي عمل میں آنے کے بعد ممکن هۓ کہ ایک بڑے بارآوري کے موسم یا متدار حصول کے کسي غیر متوقع ذریعہ کے پیدا هونے یا غیر ملکي اور ملکي انتظاموں میں دفعتا تبدیلي اني یا تجارت کے کاموں میں کہلبلي پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادي پیش آوے کسي بیوپاري کو اسبات کا یقین نہیں هوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر همارا قول راست هی تو اس نقصان عظیم کي جوکہوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کي توقع نهو تو اُس نقصان کي مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع هونا ضرور هی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے امکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں هوتا اُس منفعت کي مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے هیں اور جو کہ بہ نسبت اُس معاوضہ کے جو بالکل بے جوکہوں والے کام میں بشرطیکہ کوئي ایسا کام هووے هوتا پچہلي قسم کے کاموں میں جسطرح سے تہوڑا معاوضہ هوتا هی اُسي طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ هوتا هے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع هوتي هیں

واضح هو کہ اجرتوں کا برابر نهونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کي گئي ایسے سببوں سے واقع هوتا هی جو خود اُن کاموں

کي ذات میں ہوتي هیں جن کي بحث هوچکي اور عموماً هم یهہ بات کہتے هیں که وہ اختلاف اُس حالت میں بھي موجود رهتی اگر ایک کام کو دوسرے کام سے جب جي چاهتا بدل‌لیتے مگر ایسے بڑے بڑے اختلاف موجود هیں جنکا جواب اُن صورتوں میں سے کسي صورت سے نہیں هوسکتا جنکي روسے لوگ ایک کام کو دوسرے کام پر ترجیح دیتے هیں اور اسي واسطے وہ صرف اُن مشکلوں کي وجہہ سے جو محنتي اور سرمایه والوں کو اُنکے کاموں کے بدلے میں پیش آتي هیں جاري رهتي هیں *

جس مشکل سے ایک پیشه سے دوسرے پیشه میں محنت منتقل کیجاتي هی ایک بڑے درجه کي تربیت یافته حالت کے لیئے بڑي برائي هے اور وجود اُس مشکل کا تقسیم محنت کي مناسبت سے هوتا هی هرشخص ایک وحشي حالت میں هر کام کے کرنے کي برابر لیاقت رکھتا هی اور هر ایک کام کرلیتا هی مگر تربیت کي ترقي میں دوباتوں سے وہ میدان روز بروز تنگ هوتا جاتا هی جسمیں کوئي خاص شخص اپنی اپکو منفعت کے ساتھہ مصروف کر سکتا هی اول یهہ که جن کاموں میں وہ مصروف هوتا هی وہ دمبدم تھوڑے هوتے جاتے هیں چنانچه آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے هیں که گھنڈي‌دار سوئي کے کارخانه میں ایک آدمي تو تارکشي کرتا هی اور دوسرا اُسکو سیدھا کرتا هی اور تیسرا اُسکو کاٹتا هی اور چوتھا نوک نکالتا هی اور پانچواں اُسپر گھنڈي چڑھانے کے واسطے اُسکے سرے کو رگڑتا هے اور گھنڈي بنانے میں دو یا تین کام جدے جدے کرنے کےبعد اُسکو سوئي پر قایم کرنا ایک علحدہ کام هی اور جلا دینا سوئي کا ایک اور کام هی اور بعد اُسکے اُنکو کاغذ میں لگانا بھي بجاے خود خاص کام هے غرضکه ایک سوئي کے بنانے میں قریب اٹھارہ جدے جدے کاموں کے کرنے پڑتے هیں انتهی پس بڑے کارخانوں میں جو آدمي ایک کام کرتا هی اور کاموں میں وہ ناتجربه کار هوتا هی *

دوسرے یهہ که جدے جدے کام کے کاریگروں کو اپنے اپنے خاص کام میں تقسیم محنت کے باعث سے جو کمال حاصل هوتا هی وہ اسبات کا مانع هی که وہ دوسرا کام جسکو اُنهوں نے نهیں سیکھا وہ اُنسے هوسکے اگرچه وہ درجه غایت کے هوشیار اور چابک دست هوویں جس کاریگر کي خاص محنت کي مانگ موقوف هوگئي هو وہ پرانے پرانے کارخانوں کو ایسے

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنہوں نے اوقات اپني اُسکام میں اُسوقت سے صرف کي ھی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھي تھي *

ایورت صاحب سے جو اُن ہوشیار گواہوں میں سے ہیں جنکا اظہار اُس کمیتي نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کي تحقیقات کے لیئے مقرر ہوئي تھي یہہ سوال ہوا کہ کوئي واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ہیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ہو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھي جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسي پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ہو جاتے ہیں جواب دیا کہ ہاں میں بیان کرسکتا ہوں چنانچہ میں لیفک شایر کے گھنتہ اور گھڑي کے اوزار اور اُسکي حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا ہوں واضح ہو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ہیں اور وہ اُسي قسم کے آلات کام میں لاتے ہیں جو روئي کي کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ہیں مگر اُنہوں نے گھڑي گھنتوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسي کام کي تربیت نہیں پائي پس جب کہ اُن لوگوں سے روئي کي کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ھی تو یہہ ظاہر ہوتا ھی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھي اسقدر سیکھنا چاھیئے کہ گویا اُنہوں نے ابتک کچھہ بھي نہیں سیکھا ہمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولي کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھي بالکل نہیں جانتے *

گارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چسپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کي آسایش کو انگلستان کے مفلسوں کي حالت سے مقابلہ کرتے ہیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ہیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ہیں کہ انگلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کي گئیں جو فرانس میں پائي نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایسي گورنمنت میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئي تندرست اور قوي آدمي بیکار رہے اگر اُسکي بري عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتي آدمي کو جب یہہ اجازت ہوگي کہ وہ اپني محنت کے واسطے اپني مرضي کے موافق کوئي کام انتخاب کرے تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کي دولت زیادہ ہوگي اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقیني ہوگا کام نہ ملنے کي فریاد ایک حیلہ اُن کاہل وجودوں کا ھی جو خیرات کے تکڑوں کو محنت کي اجرت پر

ترجیح دیتے هیں اگر وہ محنت کي تلاش کریں تو مثل اپنے همسروں کے پاویں اگرچہ فرانس میں انگلستان کي نسبت آبادي ایک تہائي زیادہ اور محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بہت کم هی مگر محنتي لوگ احتیاج بلکہ بے آرامي سے پاک و صاف هیں انتہی *

اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ انگریزوں کے قواعد و عادات میں بہت سي باتیں ایسي هیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کي محنت پابزنجیر اور گمراہ ہو جاتي هی اور ان هي سببوں سے انگلستان کے بہت سے محنتي اکثر مدت تک بیکار رهتے هیں اور یہہ بھي یقین هی کہ فرانس ایسے بہت سے سببوں سے انگلستان کي نسبت آزاد هی وہ انحصار تجارت جو شہروں اور کاریگروں کے سندیافتہ گروهوں کو حاصل تھا اور ظالمانہ قانون اور محصول اُس انقلاب کي بدولت جو فرانس میں هوا یکقلم معدوم هوگئے مگر باوجود اسکے پھر بھي وهاں بہت سي ایسي باتیں باقي هیں کہ اس قسم کي خرابیاں اُنسے پیدا هوتي هیں بہت دن نہیں گذرے کہ پولس کے قانون سے قصابونکي تعداد شہر پیرس میں چار سو پر محدود کي گئي اور سب سے بڑے درجہ کے کاموں میں سے نہایت عمدہ جو تعلیم کا کام هی سو اُسکو گورنمنٹ نے اپني مرضي اور اختیار پر منحصر کر رکھا هی اور سوداگریکے قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بھي زیادہ خراب هیں اور اس صورت میں اگر فرانسیسي محنتي بیکاري کي وجہہ سے کبھي تکلیف نہیں اُٹھاتے تو وہ اس وجہہ سے نہیں کہ اُنکو سرکاري مداخلت سے پوري پوري یا ایک بڑے درجہ کي آزادي حاصل هی اگر مصروفیت اُنکي انگلستان کے محنتي لوگوں کي نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل هووے تو همکو یقین کامل هی کہ یہہ استقلال خاص کر اُنکے کارخانوں کي کمتر وسعت پر اور تقسیم محنت کي کمی پر مبني هی اور تقسیم محنت کي کمي اُن کارخانوں کي وسعت کے کمتر هونے کے باعث سے هی ایک ثلث سے کم انگلستان کي اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کي آبادي کاشتکاري میں مصروف هی مگر باوجود اس کے هم اسبات کے خیال کرنے پر مایل هیں کہ انگریزي محنتیونکي پرورش فرانسیسي محنتیوں کي نسبت بہتر هوتي هے مگر اُنکي پوشاک اور اور مصنوعي چیزوں میں جو وہ الگ الگ استعمال میں لاتے هیں کوئي مقابلہ نہیں انگلستان میں بڑا حصہ موتي

جھوٹي چیزونکا فرانس کي نسبت سستا اور اچھا ملتا هی اور کاشتکاري اور کارخانوں کے محنتیوں کي اجرت ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت نصف اجرت کے قریب قریب هے مستر سے صاحب اپني کتاب میں لکھتے هیں که ایک گنوار گٹھیا کي بیماري میں مبتلا تھا حسب اتفاق اسنے مجھه سے علاج اپنا پوچھا چنانچه مینے کها که ایک فلالین کي کمري اور کپڑوں کے نیچے پهني چاهیئے مگر وہ یهه نسمجھا که فلالین کیا چیز هی تو مینے اُس سے دو بارہ کها که اپنے قمیص کے نیچے ایک کپڑے کي کمري پهنو مگر استر اُسکا اوپر رهی اُسنے جواب دیا که مجھکو اتنا مقدور کهاں که قمیص کے نیچے کوئي کپڑا پهنوں جبکه اوپر پهنے کا بھي کبھي مقدور نهیں هوا باوجودیکه یهه شخص اپنے همسایوں میں کچھه بري حالت میں نتھا انتهی *

فرانسیسي محنتي انگریزي محنتي کي نسبت زیادہ کاموں میں مصروف رهنے سے زیادہ پیشے موجود رکھتا هی جنمیں وہ مصروف هوسکے اسي وجهه سے هر کام میں اسکي محنت کم بارآور هوتي هی اور ظن غالب یهه هی که روسي محنتي فرانسیسي محنتي کي نسبت بهت کم بیکار رهتا هی اور تاتاري محنتي اُن دونوں کي نسبت بهت زیادہ کم معطل بیٹھتا هی مگر بهت کم اصول ایسے هیں جو اس اصول سے زیادہ صاف قایم هیں اور سب باتوں کے یکساں رهنے میں محنت کي بارآوري تقسیم محنت کي مناسبت سے هوتي هے اور تقسیم محنت کي مناسبت سے کبھي کبھي بیکاري کي تکلیف اُٹھاني ضرور هوتي هی ایک وحشي آدمي کا حال اُسکے هتیاروں پر قیاس هو سکتا هی یعني اُسکے سونٹے اور اُسکي کھاڑي سے که بھدي اور ناکارہ هوتي هی مگر وہ بجاے خود اپني ذات میں کامل هوتي هی اور ایک تربیت یافته کاریگر پهیه یا بیلن کي مانند هوتا هی یعني جبکه وہ هزار پرزوں کے ساتھه کسي پیچیدہ کل میں لگایا جاتا هی تو ایسے کاموں میں مدد دیتا هی که آدمي کي عقل اور طاقت سے خارج هیں مگر تنها لیا جاوے تو محض بیکار اور نکما هے *

ایک کام سے دوسرے کام میں مادي سرمایه کے منتقل کرنے کي مشکل اُس درجه پر موقوف هی جس درجه پر اُسکي صورت مصنوعي چیزوں میں بدلیگئي هو اور بعد اُسکے اُس تبدیلي پر موقوف هوتي هی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیجاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑی سی دشواری سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسی پل کی تعمیر کے واسطے اکہتے کیئے گئے ہوں وہ ایک مکان کی تعمیر میں بآسانی کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کی مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتی آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بناے گئے کسی مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کی لاگت کا اوسط منافع بھی اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھی اُسی کام میں مدت تک اسلیئے لائی جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھی زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسی دخانی کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہی جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھی زیادہ نقصان ہی کہ اُسکو پرانے لوہے میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلی یعنی غیر مادی سرمایوں اور بیجان یعنی مادی سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کی حیثیت سے بڑی مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلی ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپنی مرضی کے موافق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخانی کل یا پن چکی کی مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموںمیں بہت کم قدروقیمت رکہتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کی دو نوں قسموں میں سے عقلی سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہی اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلی سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ اُنتقال کے قابل ہوگا جولاہی کی چابکدستی اور علم اُسکا کسی دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئی طبیب یا وکیل کسی وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاری رکہنے سے بازآے تو وہ واقفیت اور عقلی عادتیں جو اُسنے اپنے پہلی پیشہ میں حاصل کی تہیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگی جسمانی

محنت کے سبب سے خصوصاً جبکہ محنتي چند معین حرکتیں کرتا رهی یعنيْ اُسکے بعض اعصاب بہت سي محنت میں رهیں اور باقي بہت کم محنت اُتھاویں ترکیب عنصري اکثر بیڈهنگي اور کمزور هو جاتي هی چنانچہ شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو تھیک تھاک کرنے میں بہت مشہور تھے همسے یہہ بیان کیا کہ هر آدمي کے جسم کے بیڈهنگے پن کو دیکھہ کر میں اُسکے پیشہ کو بتا سکتا هوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتي هیں اُسکي قوتوں کو ضعیف نہیں کرتي مگر احتمال هی کہ کبھي کبھي اُسکو خراب کرے یعني بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبہ دیوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر هوتا هی کہ انسان کي آیندہ کوششوں کي بارآوري کو گھتاوے اور یہہ بات عموماً پائي جاویگي کہ آدمي جسقدر عقلي کام زیادہ کرے اُسیقدر وہ اور زیادہ اور بہتر کرنے کے لایق هوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کي دشواري کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایہ کے ایک کام سے دوسري کام میں منتقل هونے میں مزاحمت کرتے هیں وہ مختلف ملکوں بلکہ ایک هي همسایہ اور ایک هي ملک میں اُسوقت زیادہ هوجاتے هیں جبکہ صرف کام کا هي بدلنا نہیں بلکہ مقام کا بھي بدلنا پڑتا هی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے هیں کہ جن دنوں میں کتاب اپني لکھتا تھا خود لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قیمت محنت کي ایک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھي اور پولنڈ اور اسکاتلینڈ میں معمولي قیمت صرف آتھہ پنس تھي اور یہہ بھي لکھتے هیں کہ قیمتوں کا یہہ تفاوت ایک شخص کی ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اوتھہ جانے کے خرچ کے لیئے همیشہ کافي معلوم نہیں هوتا اور یہي تفاوت نہایت بھاري جنسوں کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ کو بلکہ ایک بادشاهت کے ایک سرے سے بلکہ دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل ہونے کا باعث ہوتا ہی کہ وہ تفاوت پھر باقي نہیں رہتا یعني جنسوں کي قیمتیں ہرجگہہ قریب برابر کے ہوجاتي ہیں انسان کي طبیعت کے اوچھے‌پن اور اُسکي غیر مستقل ہونے کے لحاظ سے جسکا ہم ذکر کرچکے ہیں اور تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ منجملہ اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم ہی کہ انتقال اُسکا نہایت دشوار ہی *

جب کہ مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابلہ کیا جاتا ہی تو ہم ہمیشہ اندازہ اُسکا نقدي پر کرتے ہیں اور اسطرح اندازہ کرنے میں دو وجہہ سے ہم مجبور ہیں ایک یہہ کہ قیمتي دہاتیں ہي ایسي عمدہ جنسیں ہیں جو ساري دنیا میں پہیلي ہوئي ہیں اور دوسرے یہہ کہ صرف یہي جنسیں ایسي ہیں جنکي قیمت ہرجگہہ برابر یا قریب برابر کے رہتي ہی بحسب مقابلہ اُن سببوں کي تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانہ محنت کے اعتبار سے حاصل ہویں بہت کم واقفیت حاصل ہوگي اور اس سے بھي کم آگاہي اُس حالت میں ہوتي ہی جبکہ † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رہنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابلہ کیا جاوے لیکن اگرچہ نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازہ بہت صحیح اور درست ہوتا ہی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بہت ناقص امتحان ہوسکتا ہی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل ہوتا ہی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا ہی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو ہم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتھہ مبادلہ کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي ہیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے ہیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیادہ ہے مگر جو کہ مصنوعي چیزوں کي قیمت وہاں بڑھي ہوئي ہی تو اس سے کسیقدر کمي اجرت کا معاوضہ انگلستان والوں کو ہوجاتا ہی مگر جو کہ انگلستان کي نسبت وہاں خوراک بہت ارزاں ہی جو ہر جگہہ محنتي

---

† پلکو ایک پینی کي چیز مثل تاڑي کے میکسیکو میں ہوتي ہے

کے خرچ کا بڑا حصه هوتي هی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق انگریزي محنتیوں پر حاصل هی وہ اُس سے زیادہ هی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم هوتا هی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنهوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ هند کے پاس بهیجے گئے تهے لکهي هی دریافت هوا که ملک بنگاله میں روز مرہ کا مزدور تمام سال میں هزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا هی مگر باوصف اس قلت اجرت کے بهت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وهاں بهت گران بکتي هیں ۔البته خوراک زیادہ ارزاں هی اگر وہ اُسي مول پر بکتي جس سستي بے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي هی تو وهاں ایک کنبه کي پرورش ایک شلنگ سے هفته بهر نهوسکتي اور یهه بات واضح هی که هر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کي پرورش کے لیئے کافي وافي هوني ضرور هی اور بمناسبت اراضي اور محنت مطلوبه کي متدار کے شاید چاول کي جنس ایسي هی جو زمین سے بافراط تمام پیدا هوتي هی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول هیں اور جب یهه فرض کیا جاوے که اُسکي تمام اجرت خوراک میں صرف هوتي هی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل هونگے مگر وهي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیه کو خرید هوسکے گي حاصل یهه که اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانه هی بنگاله کي اجرت سے دہ چند زیادہ هی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ هی اور چاولوں میں سه چند کے قریب قریب زیادہ هی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابله میں یهه دشواري نهیں هوتي کیونکه پیشگي لگے هوئے سرمایه اور اُسکے معاوضه کا اندازہ زر نقد میں هوجانے کے بعد هر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت علانیه معلوم هوجاتا هے *

واضح هو که آب و هوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصله اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پهیلنے کی بڑے موانع هیں چنانچه منجمله اُنکے پهلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا هے که محنتي کا نقل مکان ایسي آب وهوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضاء و رغبت سے بہت کم ہوتا هی باقي زبانوں کا اختلاف بهي بہت مقامونکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع هی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي هی وہ اُسکي نسبت زیادہ هی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي هے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دس † امریکا کو جاتے هیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذهبونکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم هوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک هوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذهب کے اعتبار سے دو چار هي ملک ایسے مختلف هونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف هیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور‡ یونائیٹڈستیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف هی مگر باوجود اسکے هم جانتے هیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے ان دونوں ملکونمیں بہت هوتے هیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا محنتي یا محنتیوں کے گروهوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے هوتے هیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے هیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وهاں ترغیب بڑي هی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ هی جو ایک صورت میں چند هفتوں میں طے هوتا هے اور ایک صورت میں چند گهنٹے لگتے هیں باقي زبان یکساں هی *

مگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا برضا و رغبت شریک هوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ ارادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے هیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے هیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل هیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

---

† وجہہ اِسکي ظاهر هی کہ فرانس میں انگریزي زبان نہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے هیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام هے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے هیں جنهوں نے متفق هوکر سلطنت جمهوري قایم کي هی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد هیں

آب و هوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواهي بادشاهوں سے ظهور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي نصف کرہ کے باشندے ایسے هي نقل مکانوں کے سبب سے همیشہ انقلاب اور آفتوں میں مبتلا رهے بهت سے ملک اور اُن میں انگلستان بهي اسقدر پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد هونے والوں کا کچهہ پتہ نهیں لگتا اور بعضي ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و خستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضلع لیکونیا میں هیلات اور مصر میں فلاح اور هندوستان میں بهیل هیں لگتا هي مگر آج کل یورپ اِن حملوں سے ترساں نهیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت نهیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود هي وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بهي نهیں هوسکتے لیکن جب تک کہ فن سپہ‌گري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بهت وسیع هونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نهیں هوئي تهے جو اب حاصل هي تب تک دولت و علم قوت و توانائي هونے کے بجاے کمزور اور ناتواني کے باعث تهے چنانچہ نهایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو هر حالت میں غلبہ اور فائدہ رهتا تها مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے هیں کہ گال والے یعني فرانسیسي سپہ گري اور بهادري میں رومیوں پر غالب تهے اور جس وقت تک کہ گال والے پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نهیں هوئے تهے اُنکي سپاهیانہ شهرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نهیں هوتي تهي اور اسیطرح امن آمان کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برتنز سیکسنز کا آساني سے شکار هوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب هوگئي ایسي صورتوں میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم هوتي تهي اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں کي سپہ‌گري کي خوبیاں زوال پذیر هونے لگیں تو غالب معلوم هوتا هي کہ وحشیوں کي کسي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظهور میں آتا

† برتنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح هو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم هي ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا حال کا زمانہ تاریخ داں اسبات کو بخوبي جانتے هیں زیادہ تشریح کي حاجت نهیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں صدی میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مخالفہ حملوں کے مشابہ لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف وہ چھوتے چھوتے نقل مکان هیں جنکو هم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے پکارتے هیں اور حقیقت اُنکی یہہ هی کہ تربیت یافتہ قوم کا ایک حصہ اپنے علم و دولت اور مادي اور غیر مادي سرمایوں سمیت ایک ویران یا کم آباد زمین پر جاکر بستا هی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات هی کہ باوجود بڑي ترقي علم اصول گورنمنت کے نئي بستیاں بسانے کے صحیح اصول جوں جوں تربیت کي ترقي هوتي جاتي هے بہت کم سمجھے جاتے هیں اور اگر کچھہ سمجھے بھي جاتے هیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم هوتا جاتا هے جن نہایت ابتدا کي نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور یونان والوں نے آباد کیا هم واقف هیں معلوم هوتا هی کہ وہ بستیاں اُن کے بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم هوئي تهیں چنانچہ وہ لوگ اسبات کے مجاز تهے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاهیں اپني محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اهتمام کریں اور اپني محافظت کا بهروسا اپنے ذمہ پر رکهیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئي تهیں نئي بستیوں والے اُن ملکوں کے باشندوں کي اولاد تهے مگر آزاد اولاد تهي اور ترقي اُن کي بقدر اُنکي آزادي کے هوئي فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقہ اور شام میں اور یونانیوں نے اتلي اور تهریس اور سسلي میں بسائیں معلوم هوتا هے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کي بہت جلد برابر هوگئیں بلکہ اُنسے سبقت لیگئیں جنمیں سے وہ نکلي تهیں یعني وہ تمام دولت اور قدرت اُنهوں نے حاصل کي جو اُنکے ضلع کي وسعت اور اُس زمانہ کے علم اور مذهب سے حاصل هوني ممکن تهي اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ هرگز نو آباد بستیوں کے نام کي مستحق نہیں بلکہ عموماً وجود اُنکا اسطرح هوتا تها کہ ایسي مفتوحہ قوموں کي اراضیات اور سرمایہ اور اُنکي ذات جو تربیت یافتگي میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر هوتي تهیں فوج والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کي دیجاتي تهي جو بیگانہ ملکوں کي لڑائیوں یا اپنے ملک کي لڑائیوں یا مفسدونکي دفع کرنے میں وہ بجالاتے تهے یہہ سوال هوسکتا هی کہ رومیوں کي ان

بستیوں نے دنیا کی ترقی میں مدد کی یا اُسکی مانع ہوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باہر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکی منفعت کے واسطے تھیں اور خیال کیا گیا تھا کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تھیں جس ملک سے وہ بھیجی گئی تھیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکی حملوں سے اُنکی حفاظت کے کل مصارف کی مدد کرتا رہا ہی اور اپنی تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاہی اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاہی کہ وہ اپنے ضلع کی پیداوار کی تجارت کو اُسی کے ساتھہ منحصر رکھیں یعنی جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار ہوں وہ صرف اُسی ملک کی پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کی پیداواروں کو صرف اُسی ملک میں بھیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عہدہدار مقرر ہوتے رہے ہیں اور اور انتظام میں اُسکی طرف سے مداخلت ہوتی رہی ہی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستی والوں کے لیئے نہیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلی ملک میں پیدا ہوتی ہیں وہ کسی بیگانہ ملک سے خرید نکریں بلکہ اسبات کا بھی امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بھی پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمی اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود ہیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزی نے جزیرہ جمئیکا میں غلامونکی تجارت کی ممانعت کی اور شمالی امریکا کی بستیوں میں لوہے اور اُون اور ٹوپیوں کے کارخانہ مقرر ہونے کی اجازت ندی اور اب بھی † ویسٹ انڈیا والوں کو اپنی شکر صاف کرنیکا امتناع کرتی ہی اور اُن ملکوں نے جنہوں نے بستیاں باہر بھیجیں ہیں ہمیشہ اُن بستی والوں کو اپنی تمام لڑائیوں میں گھسیٹا ہی اور اس وجہہ سے کہ اُن بستیوں کی حالت بخوبی محفوظ نہ تھی اپنی نسبت اُنکی تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکی جان و مال

† ویسٹ انڈیا اُن جزیروں کو کہتے ہیں جو شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان واقع ہیں اور ایسٹ انڈیا ہندوستان کو کہتے ہیں اسلیئے کہ یہہ مشرق میں ہی وہ مغرب میں ہی

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا هی اور جبکہ بستي والوں کي قوت اتني بڑھي کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم هوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو تب بهي یہہ نیک سمجهہ نہ آئي کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست کش هوجاتے اور اگر دست کش هونے کے سبب رفع بهي هوسکتے تب بهي اُنکو دستبردار هونا بہتر تها اور حقیقت یہہ هی کہ وہ دستبرداري خواہ مناسب تهي خواہ نہ تهي مگر تلنے والي نہ تهي اخرکار واقع هونا اُسکا لابدي تها انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ هوتي تهي دہ چند زیادہ اس بیہودہ قصد میں ضایع کي کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رهیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے هوتا رها هی مگر اسمیں کچهہ شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاهیئے جنسے دنیا میں تربیت کا شیوع هوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت هوتا هی وہ تهوڑے تهوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر هوئیں اور اُنکو اسلیئے کچهہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار هو جاتي هیں اُنسے اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں بڑي مشکل پیش آتي هی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم هووے کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکهونکا معاوضہ وصول هو جاوے سرولموت هارتن صاحب نے جوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹهہراوے سوچیں اُنپر اُسقدر توجهہ نہیں کي گئي هی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواهي خلایق کے سبب سے اُنپر هوني چاهیئے تهي اور استریلیا میں بستي آباد کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تهي کہ تمام اراضي کي پهلي قیمت محنتیوں کے وهاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کي کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان کرانا بالکل برائي کا باعث هوتا هی یعني اُنهوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنس کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت هی که اُسنے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطرہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتھہ هوتے هیں ملک یورپ کي تربیت کو پہلے پہلے اسقدر روکا که اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقه اور ایشیا کے بڑے حصه کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي هر گز توقع نہیں هے اسي تجارت نے مبتلا رکھا هی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تھوڑا عرصه هوا که اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بھي دو گروهوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح هو که سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل هوتي هی چنانچه جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادله هووے تو سرمایه نقدي کي صورت میں بدون کسي خرچ کے لیجانا ممکن هی اور کبھي کبھي جو نقصان اس سبب سے عاید هوتا هی که اُس ملک کا مبادله جہاں سرمایه کا لیجانا منظور هی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوضه اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے هوجاتا هی جو اُسوقت نصیب هوتا هی جب که مبادله اس ملک کے حق میں اچھا هووے اسلیئے یہہ بات بے کھتکے کہي جاسکتي هی که نقد سرمایه ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل هوتا هی مگر سرمایه کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي هی وہ یہه هی که سرمایه والے اسبات پر راضي نہیں هوتے هیں که وہ اهتمام اپنے سرمایه کاوروں کے بھروسے پر چھوڑیں یا سرمایه کے ساتھہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وهوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافته لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی‌هذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاهتے هیں بلکه اس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے هیں مثلاً سنه ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایه والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہه تھي که نپولین کے ظلم و ستم سے نجات پاویں هاں عادتوں اور آب و هوا کا اختلاف علی‌الخصوص اختلاف آب و هوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

هی مگر وہ بهي بڑے منافع کے بڑي ترغیب کو نهیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئي بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ برٹن کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کي شرح کا اختلاف اجرت کي شرح کے اختلاف سے بہت کم هی اور جو کہ روز روز زیادہ هونا ترقي تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کي دمبدم برابر کرنے پر مائل هے جو گورنمنت اور عادات اور آب و هوا کي خوبي پر مبني هیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بهي غالباً کم هوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمۂ متعلقہ صفحہ ۴

خلاصہ قانون پرورش غربا جو طامس تاملنز صاحب کی قانونی ڈکشنری میں سے ترجمہ کیا گیا

انگلستان میں پہلی پہل جبری خیرات کا رواج بادشاہ ہنری ہشتم کے عہد دولت میں ہوا اور جس قانون کی روسے اس طرح خیرات ہونے کا قاعدہ مقرر ہوا اُسکا منشاء یہہ تھا کہ ناتوانوں یعنی محتاجوں کی پرورش کیجاوے اور قوی اور تندرست غریبوں کو ایسے کام ملیں جنسے اجرت حاصل ہو غرض کہ اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفاوت ظاہر ہوجاوے چنانچہ محتاج سے ایسے لوگ مراد ہیں جو محنت کرنے کے قابل نہیں ہوتی یا اُنسے صرف اس قدر محنت ہوسکتی ہی جس سے وجہہ معاش کافی بہم نہیں پہونچ سکتی اور مفلس ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ اُنکو معاش پیدا کرنے کے واسطے محنت کرنی لابدی ہوتی ہی پھر جو کچھہ قانون غریبوں کی پرورش کے واسطے جاری ہوئے ظاہرا اُنکی بنیاد ان ہی دو قسم کے غریبوں کی پرورش پر تھی سب سے پہلا قاعدہ جو اب تک منسوخ نہیں ہوا وُہ ایکت ۴۳ ملکہ ایلزبت کی دفعہ ۲ ہی اور وہی ایکٹ حقیقت میں اس موجودہ قانون کا ماخذ ہی اُس ایکت کی روسے ہر † پیرش میں غریبوں کی بروزش کے مہتمم مقرر ہوتے تھے جنکا بڑا کام یہہ ہوتا تھا کہ پہلی قسم کے غریبوں کی پرورش کے واسطے کافی امدادیں جمع کریں اور دوسری قسم کے غریبوں کے واسطے کام کا انتظام کریں اور ایک منصف کو یہہ اختیار دیا جاتا تھا کہ اگر کوئی شخص مفلسوں میں سے اُسکام کو نکرے جسمیں اُسکو مصروف کیا جائے تو اُسکو تادیب خانہ میں بہیجی *

---

† جسطرح بستیاں یعنی شہر اور قصبی اور دیہات کی تقسیم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکٹری یا تحصیل کے ہوتی ہی اور خود آبادی کی تقسیم محلوں پر ہوتی ہی اسیطرح انگلستان میں آبادیوں کی تقسیم باعتبار گرجوں کے بھی علاوہ تقسیم معمولی کے ہوتی ہی یعنی ایک ایک گرجے سے ایک ایک محلہ یا کئی کئی محلے یا بستی یا بستیاں متعلق ہوتی ہیں پس ایک گرجے سے جسقدر آبادی متعلق ہوتی ہی اُسکو پیرش کہتے ہیں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانون جاري ہوئے جنسے بہت سي خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعني ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ہی جنمیں سے سب سے بڑي برائي یہہ معلوم ہوئي کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتي تھي جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانون سے غربا کي پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ہی اسلیئے ہم اس قانون کي چھان بین کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئی جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ ہی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُن قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ہیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کي روسے کمشنروں کا مجمع غربا کي پرورش کے کارو بار کي احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ہی اور اُنکے نایب بھي اسي قانون کے بموجب کار روائي کرنے کو مقرر ہیں اور ان کمشنروں کي مرقوفي بحالي کا اختیار گورنمنت کو حاصل ہے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطي حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسي کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ہیں اور ہر ایک معاملہ کي تحقیقات کرسکتی ہیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ہیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریري اور تقریري بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العبد کراسکتی ہیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کي جائداد غیر منقولہ کي دستاریز کے سوا اور کسي اراضي کي دستاویز کو عدالت دیواني کي طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپني کار روائي کي روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کي جاوے لکھہ کر گورنمنت کے کسي سکرٹر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ہیں اور پارلیمنت کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنت کے دو نوں فریقوں کے حضور میں گذراننے پڑتي ہی اور اُنکي کارروائي کي نسبت سکرٹر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ہیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کي ہدایت اور تجویز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ہی جنکي تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتي اِن دو نوں قسم کے عہدہ داروں یعني چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنت میں بیٹھنی کي اجازت نہیں ہوتي *

کمشنروں کو سکرٹري اور اسسٹنٹ سکرٹري اور محرر چپراسي اور اور عہدہ داروں کے نوکر رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ہی مگر تنخواہ ان سب عہدوں کي

گورنمنٹ کي تجويز پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختيارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هيں *

کمشنر اور اور هر ايک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کيا جاتا هی پانچ برس سے زيادہ اپنے عهدہ پر نهيں رہ سکتا *

جهوٹي گواهي ديني يا جهوٹے بيان پر دستخط کرنے سے مظهر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي ميں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا يا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني ميں شمار کيا جاتا هی اور گواهيوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا ميں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هيں *

قوانين پرورش غربا کي برائيوں وغيرہ کي رپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئی تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ ميں تحريک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز ميں ايک بورڈ يعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کيا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگرانی کريں اور اُنکو اختيار ديا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قايم کريں اور اسبات کے بهي قواعد معين کريں کہ کسقدر اور کسطرح غريبوں کي پرورش کيجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانوں ميں ليجاوے اور تمام ملک مين يهہ سب قاعدے يکسان رهيں *

اسليئے چودهويں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے يهہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانين کے بموجب کمشنروں کے اختيار ميں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختيار کمشنروں کو ديئے گئے اُنکی انجام ديني کے ليئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ايکٹ ۷ جارج سويم کے غريبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربيت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجويز کرنے کے مجاز هيں اور جن مکانوں ميں وہ بچے پرورش پاويں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اور کارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پيرش کے اور عهدہداروں کي هدايت اور حساب کتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعميل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هيں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرٹري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارليمنٹ ميں پيش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مهر کمشنروں کے موثر نهيں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغير اسبات کے کہ چودہ دن پيشتر اُنکو اُنسے بذريعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهيں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بيان

ملکہ اليزبتھ کے ايکٹ ۴۳ کي روسے يهہ بات مقرر کي گئي هی کہ گرجی کا افسر اور سربراہ‌کار کو چاهيئے کہ کسي افتادہ زمين کے قطعہ پر حسب اجازت لارڈمينر کے

اُسي پیرش کے عام خرچ یا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرلیا جاویگا ناتوان غریبوں کي آسایش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے، اور ایک ایک مکان میں کئي کئي کنبی بساوے *

بذریعہ ایکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پیرشوں کے گرجوں کے افسر یا سربراہ‌کار جو متفق ہوگئے ہوں غریبوں کے واسطے مکانات بطور کرایہ یا بطریق بیع کے حاصل کرسکتے ہیں اور کسي دوسرے پیرش کے گرجی کے افسر یا سربراہ‌کار سے غریبوں کي سکونت یا پرورش .یا کام میں مصروف رکھنے کے واسطے معاہدہ کرسکتے ہیں *

ان قوانین کي رو سے یہہ ضرور نہیں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ ہي مکانات تعمیر کیئے جاویں بلکہ پیرش کے لوگوں کو اختیار ہی کہ وہ اپنے مکانات میں بھي اُنکو جگہہ دیں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غریبوں کي پرورش کا ٹھیکہ لوگوں کو دیسکتے ہیں *

اور غریبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختیار ویسے ہي حاصل ہوتے ہیں جیسے کہ سربراہ‌کاروں کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے یہہ محافظ مقرر کیئے گئے تھے اُس ایکٹ میں یہہ حکم تھا کہ چندہ سربراہ‌کار جمع کیا کریں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کیا کریں لیکن اب محافظوں کا تقرر ایکٹ ہذا کي رو سے ہوتا ہی جیسا کہ آگے بیان ہوگا *

ایکٹ ۳۰ جارج سویم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کیا کریں اور ہر سہ ماہي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارلیمنٹ کے اجلاسوں میں پیش کیا کریں *

اور ایک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہ‌کاروں کو اختیار تھا کہ کسي قریب کے پیرش میں محتاج خانوں کو بناویں یا بڑھاویں یا فروخت کریں یا خرید کرلیں *

کسي محتاج خانہ میں پیدا ہونے یا مقیم ہونے سے پرورش پانے کا حق نہیں قایم ہوتا *

محتاج خانوں کے انتظام کے قواعد ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ میں مندرج ہیں *

اور محتاج خانوں میں بد چلني کرنے کي سزا ایکٹ ۵۵ جارج سویم کي دفعہ ۱۳۷ میں درج ہی *

ایکٹ ۵۰ جارج سویم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفون کو اختیار حاصل تھا کہ ایکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ میں جو قواعد مندرج ہیں اُنکي تعمیل ایسے محتاج خانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستاني نهو کراویں اور جب مناسب سمجهیں ان قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا هے اور کوئي حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نهیں کرسکتا *

اور محتاجخانوں کا بنانا اور بڑهانا کرایه پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا هے اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکها گیا هے اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو هر پیرش کے مجمعوں میں شریک هونے کا اختیار هے مگر منظوري کرنے کا اختیار نهیں هے *

اور ایسے پیرشوں اور یونیئن میں جنمیں محتاجخانه نهوں محتاجخانه کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاهیں تو محافظوں یا چنده دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري هے لیکن کسي نئے بنی هوئے محتاجخانه کے بڑهانے یا کچهه ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچهه ضرورت نهیں *

پیرشوں کا یونیئن یعنے مجموعه

کمشنر پیرشوں کا مجموعه بنانے کا اختیار رکهتے هیں چنانچه پرورش غربا کے لیئے اگر وه مناسب سمجهیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے هیں جنکا مجموعه قانون کي رو سے یونیئن پکارا جاتا هے جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاجخانے عام استعمال کے لایق هوجاتے هیں اور جبکه یهه مجموعه بنایا جاتا هے تو کمشنر هرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے هیں اور اُن سب پیرشوں کا چنده ایک جگهه جمع کیا جاتا هے اور کمشنروں کو یهه بهي اختیار هے که ان مجموعوں کو جب وه مناسب سمجهیں توڑدیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعه ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت هے که کوئي پیرش دس میل سے زیاده فاصله کے محتاجخانه کي امداد نکرے یا فلان فلان قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ۵۹ جارج سویم کے دفعه ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر که اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق هے جنکي رو سے یهه بات معین تهي که پیرش دس میل سے زیاده فاصله کے محتاجخانه کي بهي امداد کرے منسوخ هوگیا اور کوئي مجموعه پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر هے اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نهیں هوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پهلے پهل محافظوں کا تقرر بموجب دفعه ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے هوتا تها جسمیں پیرشوں کو اختیار تها که ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواهدار هوں اور اُنکو سواے چنده جمع کرنے کے اور سب وه اختیار دیئے جاویں جو سربراه کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ هذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا هی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعه کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونیٔن یعنے مجموعه کے محتاجوں کي پرورش کے اهتمام و انتظام کے واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور هر شخص کے محافظوں میں منتخب هونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدوں کوئي محافظ منتخب نهو اور وه خاص صفت یهه هی که وه یونیٔن کے کسي پیرش میں چنده دیتے هوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیه سے کم نهو اسیطرح ایک پیرش کے محتاجخانه کے لیئے بھي محافظ مقرر هوسکتے هیں *

محافظوں کا تقرر هرسال کي پچیسوین مارچ کو یا اُسکے قریب هوگا اور پیرش میں کے رهنے والے منصف جو گورنمنت کیطرف سے اپنے عهده پر مامور هوں بلا لحاظ اُس عهده کے محافظوں میں منتخب هونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونیٔن کے جائداد رکھنے والے اور اور چنده دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو هزار روپیه سے کم چنده دینی والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینی کا اختیار هوگا اور دوهزار روپیه یا دوهزار سے زیاده چنده دینی والوں کو دو ووٹ دینی کا اختیار هوگا اور چار هزار روپیه یا چار هزار سے زیاده چنده دینی والوں کو تین ووٹ دینی کي اجازت هی اور جائداد رکھنی والے اُس قاعده کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے هیں جو ایکٹ ۵۸ جارج سوم کے دفعه ٦٢ میں مندرج هی یعني پانسو روپیه چنده کے دینی پر ایک ووٹ اور هر ڈهائي سو روپیه کے زیاده هونے پر ایک اور ووٹ دینی کا اختیار ملتا هی مگر چهه ووٹ سے زیاده نهیں دیئے جاسکینگے گو کتنا هی زیاده روپیه اُنسے لیا جاوے اور هر ایسا جائداد رکھنی والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارنده یا مختار کے قابض هو وه مالک هونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا هی اور مختارتاً بھي دے سکتا هی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا هی اور ملکیت کي مالیت کا اندازه جمع سرکاري سے کیا جاویگا اور جو که ووٹ تحریر میں لیئے جائینگے اور کمشنروں کي هدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگي تو † ویستري میں ووٹ لینے کي کچهه ضرورت نهیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سواے اسبات کے اور کوئي جوابدهي بهت کم هوتي هی که کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویستري گرجے میں ایک کمره هوتا هی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک اسباب رکھا رهتا هی اُس کمره میں پیرش والوں کا جلسه نیک کاموں کے واسطے هوا کرتا هی *

کار بند رهیں اور جو عہدے مقرر کرني ضرور هوں وہ کمشنروں کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جہاں محتاج خانہ نہو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکسان هوں ایک هي سمجھي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجہہ سے کئي پیرشوں کي جائدادوں کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظوں کے لیئے بھي وهي سزائیں مقرر هیں جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹھیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۳ کے نقشہ میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بھي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یہہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئے هوئے قاعدوں کو ایسا سمجھنا چاهیئے کہ وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نہیں رکھا جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکٹ ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تھا اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکھتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکھتا تھا *

جن قواعد کے لکھنے کي طرف هم ابھي اشارہ کرچکے هیں

وہ یہہ هیں

اول . جو شخص کسي محتاج خانہ میں بھیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور انمیں کے رھنے والے میلی کچیلی نھوں پاک صاف رھیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کھانا پکانے میں بھي اُنسے استعانت چاھے اور جو شخص محتاجوں مین سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا ھو تو اُسکو حوالات میں رکھنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب ھو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ ھو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بھیجیگا جو ایک مھینے سے کم اور دو مھینے سے زیادہ نھو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکھے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق ھوں اور نہایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے ھوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس ھوگئے ھوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس ھوئے ھوں رکھے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے ھونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں وہ محتاج خانہ ھو ضرورت کے وقت بھیجا جاویگا *

چوتھے جو مفلس کام کرنے کے لایق ھونگے اُنکو کام پر گھنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجے سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آٹھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن ھي گھنٹوں میں کھانے پینے طبیعت بھیلانے سستانے کے گھنٹے بھي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماھي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھٹے گورنر تمام ھر محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور خوردنے اشیاء کو لوگ ضایع تو نھیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نھیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آٹھہ بجے شام کا ھی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا ھی *

ساتویں جب کوئي مُحتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھي اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن هو اُسکي تجهیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کرکے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا هو اور اُسکي تجهیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وهاں پرورش پاتے هیں یا کام کرتے هیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں هوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع هی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بھي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مہینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں هر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل هونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجھہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذهب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نهو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارهویں گورنر هر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رهنا محافظوں کي راے میں مناسب نهو حسب الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پهلي رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاهیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باهر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نهوني چاهیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت هوني چاهیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاهیئے *

پانچویں هر وقت کام میں مصروف رکھنا چاهیئے *

چھٹے مناسب مهرباني اور توجهہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاهیئے *

عہدہدار پیرش کے

محافظوں اور سر براہ‌کاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونیئن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کرسکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکي تعیناتي کي حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگي کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کي جو اُنسے لیجاوے کمشنروں کي ہدایت اور اختیار پر موقوف هی *

سربراہوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کي پرورش کے واسطے بطور جمع بندي کے وصول کیا جاتا هی حکم هی کہ اپنا حساب ہر ششماهي پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئي محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسي محافظ وغیرہ سے جسکي تحویل میں کچھہ باقي رہ گئي ہو وہ اُسي طرح وصول ہوسکتي هی جسطرح کہ اس قانون کي روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتي ہیں *

کارخانون کے گورنروں اور سربراہ‌کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہدارونکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کي شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسي تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغي کي سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسي عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کي پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگے *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے هی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم هی کہ ہر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکي تعداد کي کمي بیشي اُس پیرش کي وسعت پر منحصر ہوگي بڑے دنسے ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول هی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کي مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسي پیرش میں رہتا ہو غربا کي سربراہ‌کاري کي سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ‌کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کي تربیت کا

مقدور نهو اور ايسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسيله نهيں رکھتے اور کوئي معمولي پيشه يا تجارت نهيں کرتے خواه وه مجرد هوں خواه اهل و اعيال رکھتے هوں کام پر لگاوينگے اور هفته وار يا ماهواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دهک لينے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئيله کي کهان والوں پر بحساب رسدي چنده معين وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام ميں مصروف رکھنے کے ليئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوهے لکڑي وغيره کا بهت سا ذخيره جمع کيا کريں اور نيز کافي روپيه اندهے لنگڑے لولے اپاهج ضعيف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نهوں جمع کيا کريں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي پيرش سے جس ميں وه محتاج خانه هو روپيه بهم پهونچايا کريں اور يهي سربراه کار تمام کار و بار خريد فروخت مذکوره بالا ذخيروں کي اشياء کا کيا کرينگے *

اور قانون ميں يهه حکم هي که جن لنگڑے لولوں اندهوں ضعيف و ناتوانوں کے ماں باپ يا دادا دادي يا بيٹے پوتے کافي مقدور رکھتے هوں وه اُنکي پرورش اپنے روپيه سے اُس حساب سے کرينگے جو اُس پيرش کے منصف جس ميں وه رهتے هوں اپنے سه ماهي کے اجلاس ميں اُنکے ذمه مقرر کريں اور جو کوئي منصفوں کي تجويز کي هوئي شرح کے بموجب نکريگا اور اُنکي عدول حکمي کريگا تو اُسکي دس روپيه ماهواري کي قرقي هوا کريگي *

بموجب ايکت ٩ جارج اول کے جو لوگ محتاج خانه ميں جانے سے انکار کرينگے اُنکي پرورش نهيں کيجاويگي مگر ايکت ٣٦ جارج سوم کي رو سے اُس صورت ميں اُنکي پرورش محتاج خانه سے علحده گهر بيٹھے هوسکيگي که اُنکو کوئي چندروزه خفيف بيماري يا مصيبت لاحق هوگئي هو يا محتاج خانه کي آب و هوا مضر هوگئي هو *

انهيں قوانين کي رو سے سربراه کاروں پر لازم هي که پيرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروريات بهم پهونچانے ميں قاصر هوں خواه وه مستقل باشنده اُس پيرش کے هوں خواه عارضے يعني ايسے که اتفاق سے بوجهه کسي ضرورت کے اُس پيرش ميں آئے هوں مگر کسي اتفاقي مصيبت يا بيماري وغيره سے وهاں سے جانا اُنکا مصلحت نهو يا اُس پيرش کے گرد نواح کے رهنے والے هوں اور بسبب کسي عارضه يا مصيبت کے بلا مکر و فريب اُس پيرش ميں آسايش حاصل کرنے کو آئے هوں حوايج معمولي اور غير معمولي يعني بيماري وغيره ميں دوا اور طبيب جراح وغيره بهم پهونچايا کريں اور يهه بھي اُنپر فرض هي که ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کيا کريں اور اُنکے پاس جو دستاويز اُس روپيه کي هوگي جس کے ادا کرنے پرزاني اپنے بچه کي پرورش سے بري الذمه هو جاتا هي در صورت نه وصول هونے روپيه کے اُس دستاويز کے ذريعه سے ضامنوں پر نالش کرسکينگے *

یہہ بات طی ہوچکي ہی کہ جس شخص کي اسقدر کثرت سے اولاد ہوگي کہ وہ سب کي پرورش نکرسکے یا کوئي کافي مزدوري کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکو بھي ناتوانوں کي طرح امداد ملیگي اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملني چاہیئے *

اس قانون کي رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکۂ ایلیزبت کے طریقہ جاري ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کي حالت میں کسیقدر یا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکي رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کي اجازت تھي کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسي خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج خانہ سے باہر مدد دي جاوے اور سواء اُنکي تجویز کے اور کوئي امداد جایز نہیں اور جو کچھہ ہوگي وہ موقوف کردیجائیگي باستثناے ایسي خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہکار یا محافظ اُنکي اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسي سکرٹر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کي رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاري کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعني بیماري حادثہ وغیرہ کے جنمیں محافظوں اور سربراہکاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھي مدد نملیگي جبتک کہ وہ معہ کنبہ محتاج خانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہوني چاہیئے

کسي پیرش کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بڑھے یا کمزور بچہ کے محتاج خانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھي طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کي پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی جنکي رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئي سربراہکار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتخب لوگ اُسکو حکم دیویں بجز چند روزہ ناگہاني بڑي سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھي سواے ضروریات کے روپیہ پیسہ کي امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاج خانہ میں رہتا ہو یا نرہتا ہو *

اور اگر کوئي سربراہ‌کار ایسي چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم‌پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا ھی کہ ایسے چند روزہ مدد ضروري چیزوں کي سواء روپیہ کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جاوے اور اسیطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنیکا حکم دے سکتا ھی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماري لاحق ھو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بھي وھي سزا ھی جو مذکور ھوئي لیکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم ھی اور کسي امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بھي یہہ ھدایت ھی کہ محتاج خانہ کے اندر خواہ باھر جو کچھہ مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانہ کا گورنر یا اور کوئي ایساھي عہدہ‌دار یا سربراہ کار کتاب مین درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یہہ ھی کہ جو کچھہ مدد کسي عورت کو دي جاتي ھی اُسمیں اُسکا شوھر بھی شریک ھوتا ھی اور جو مدد کسي شانزدہ سالہ یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتي ھی اُسمیں اُسکا باپ بھي شریک سمجھا جاتا ھی اسیطرح بیوہ عورت اپنے بچہ کي امداد میں شامل گني جاتي‌ھی یعني جو کچھہ پرورش کسي عورت یا لڑکے کي کیجاتي ھی حقیقت میں وہ شوھر اور باپ اور بیوہ کي بھي ھوتي ھی *

یہہ قانون اسبات کو بھي اوراستحکام دیتا ھی کہ ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمہ‌دار ھیں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جیسا کہ پہلے بیان ھوچکا *

پہلے قانون کي روسے پیرش کے عہدہ‌دار ایسے شخصوں کي جو اپنے کنبے کي پرورش کا مقدور تو رکھتے ھوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغیرہ کے نکر سکیں ھفتہ وار یا ماھواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تھے اب اس قانون کي رو سے بھي کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیہ پیشگي دینے کي اجازت ھی اور اگر اکیس برس کي عمر کے آدمي کو یا اُسکي زوجہ کو یا سولہ برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي صورت کو کچھہ دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاویز لکھي گئي ھو یا نہو وہ قرض سمجھا جاویگا اُس مدد لینے والے کي اُجرت یا اُس شخص کي جسکو سمجھا گیا ھو کہ اُسکو مدد پہونچي ھی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعہ ۵۹ اسي قانون کے قرض میں وصول کر لیجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یہہ اجازت تھي کہ ایسے سپاھي کے کنبے کي بھي پرورش کسي شرح سے کیجاوے جو اپني نوکري میں مستعد اور سرگرم ھو منسوخ ھوگیا اور اُس مضمون کا یہہ نتیجہ بھي کہ پیرش کے عہد داروں

اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کي امداد کي درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے منسوخ هو گیا *

شاگردي کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکه الیزبیت کي رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کي کي مرضي کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کي عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کي عمر تک یا شادي کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانه معاهدوں کي نسبت مختلف احکام مندرج هوئے اس قانون کي رو سے یهه بات قرار پائي هی که جو منصف اُن معاهدوں کا اُسي طرح هونا مناسب سمجھیں تو وه اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں که یهه معاهدے کمشنروں کے تجویز کیئے هوئے قاعدوں کے خلاف نہیں هیں ورنه وه هرگز جائز نهونگے اور یهه سارٹیفکٹ هر معاهده کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعه ۶۲ اور ۶۳ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کي نقل مکان کي دشواري کو آسان کیا گیا هی جو کسي پیرش میں سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت رکھتے هوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے هیں جو محتاج لوگ کسي ایسے پیرش سے جو اُنکي پرورش کرتا هو امداد چاهنے کا حق رکھتے هیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے هیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراه‌کار نهوں وهاں سیٹل منٹ نہیں حاصل هو سکتا اور وهاں نه کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجا جاسکتا هی نه وهانسے کسي اور مقام کو جہاں پرورش هوتي هو بھیجا جا سکتا هی اسلیئے هر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا هوا هو وه بذریعه اپني پیدایش یا مربیوں کے سیٹل‌منٹ حاصل کرسکتا هی *

جن طریقوں سے که اب سیٹل منٹ حاصل هو سکتا هی وه یهه هیں اول پیدایش دوسري مربیوں کا وسیله تیسرے شادي چوتھے شاگردي پانچویں ایک جائداد کو کرایه پر لینا اور سال بھر کي اُسکي شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد هونا ساتویں چنده ادا کرنا موجوده قانون کے جاري هونے سے پہلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بھي تھے ایک تو کرایه پر دینا اور نوکري دوسري منصب والا اور عهده‌دار هونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعه سے اولاد جائز کي سیٹل منٹ باپ کے سیٹل‌منٹ سے هوتي هی اگر معلوم هو اور جو معلوم نهو تو ماں کي سیٹل منٹ سے هوتي هی اور جو دونوں کي معلوم نهو تو بچه کے مقام ولادت سے معلوم هوتي هی اگر اُسکا مقام ولادت بھي

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مفلس کے اُسي مقام میں کیجاوے جہاں وہ مُقیم هو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وهي قرار پاتا هی جو اُسکي ماں کا هو تاوقتیکہ سولہہ برس کا هو یا بذریعہ شادي وغیرہ کے سیٹل منت حاصل نکرے *

موجودہ قانون کي رو سے یہہ حکم هی کہ جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے جسکے بال بچے بھي هوں خواہ وہ زنا سے پیدا هوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض هی کہ وہ اُنکو اپنے کنبہ کا جزو سمجھہ کر سولہ برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیلہ هم دریافت کرچکے کہ جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے وہ اُس سیٹل منت سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے غرضکہ وہ سیٹل منت اُسوقت جاتي رهتي هی جبکہ بچہ کي عمر اکیس برس کي هو جاوے یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشتہ اختیار کرلی جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا اُسپر کوئي اختیار نرهے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منت حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسي ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم سیٹل منت رکھتا هو تو وہ سیٹل منت اُس عورت کي بھي سیٹل منت هو جاتي هی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منت رکھتي هو یا نرکھتي هو اور اسیطرح اور هر ایک سیٹل منت جو اُسکا شوهر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي هوتي جاویگي خواہ وہ عورت اپني شوهر کے سیٹل منت میں کبھي رهي هو یا نرهي هو شادي کے بعد وہ سوائے اپنے شوهر کے سیٹل منت کي کوئي خاص اپني سیٹل منت حاصل نہیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوهر کي کوئي سیٹل منت نهو تو اُسکي خاص سیٹل منت اگر کوئي هووے تو وہ بھي معطل رهتي هی البتہ بعدوفات اُسکے شوهر کے وہ کام دیتي هی اور کوئي اور نئي سیٹل منت حاصل کرنے تک وہ قایم رهتي هی *

چوتھے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شهر یا پیرش میں آباد هو تو اِس آباد هونے یا شاگردي کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منت حاصل کریگا اور سیٹل منت اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے آخیر چالیس دن میں رها هو باستثناے ایسي صورت کے کہ اُسکي پاس ایک سارٹیفکٹ هو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکٹ هو جس میں اُس پیرش والوں کا یہہ اقرار هو کہ یہہ شخص اگرچہ یہاں سے اور جگہہ کو جاتا هی مگر یہہ اور اسکا کنبہ قانوناً همارے پیرش کا مستقل باشندہ هی جس اقرار سے وہ پیرش جہاں

بهي سارٹیفکٹ رکھنے والا جاوے اُس بوجهه اور خرچ سے بري الذمه هو جاتا هی جو اُس شخص کے وهاں جانے سے اُس پر عاید هوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کو کرایه پر لینا جائداد جو مکان اراضي وغیرہ هو وہ اور شخصوں کي ملکیت هونی ضرور هی اور وہ بجاے خرد علحدہ هو کسي مکان وغیرہ کا جز نهو اور اُسکی قبضه کرنے میں کوئي اور دوسرا شخص شریک نهو لیکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعه هوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایه پر لیا جاوے جسکے کل کرایه کا مجموعه سو روپیه هو اور وہ سب قطعی ایک هي پیرش میں هوں تو کوئي قباحت نهیں *

یهه ضرور هی که ایک سال کے واسطے سو روپیه کرایه پر کرایه دار لیوے اور کرایه اُسکا بهي ادا کرے اور اپنا هي قبضه رکهے کسي اور کو کرایه پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رهنا اُسکا ضرور هی یهه ضرور نهیں که خاص اپني جائداد پر رهی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعه ٦٠ میں حکم هی که آیندہ سے کوئي سیٹل منت جائداد پر صرف قابض هونے سے مکمل نهوگي جب تک که قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بهي نهو جاوے اور سال بهر تک اُس جائداد پر چندہ نه وصول کرلیا جاوے *

چهٹے صاحب جائداد هونا اپني هي جائداد پر خود قابض هو یا بذریعه ٹهیکهداري کے قبضه هووے غرض که کسي قسم کے ایسے پٹه کے ذریعه سے جو قانونا جایز هو قبضه هو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکي جائداد بذریعه هبه یا ورثه یا شادي غرض کسي جایز طریق سے حاصل هوئي هو اور جائداد خواہ مکان هو یا زمین هو سیٹل منت حاصل هوتي لیکن ایک جائداد پر کسي معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچهه سالانه حق مالکانه ملنے سے اور جائداد مشترکه کے ایسے حق سے جس سے کبهي کچهه غرض نرکهي هو سیٹل منت حاصل نهیں هوتي *

بذریعه جائداد کے سیٹل منت حاصل کرنے کے لیئی یهي بات کافي نهیں که ایک پیرش میں جائداد هو بلکه اُس پیرش میں چالیس دن تک سکونت کرني ضرور هی جس میں وہ جائداد واقع هو اور سکونت کرنے میں بهي شرط یهه هی که صاحب جائداد بذات خود رهے بي بي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نهیں اور یهه رهنا لگاتار چالیس دن تک هو خواہ کئي بار رہ کر چالیس دن پورے کیئی هوں اور یهه ضروري نهیں که جائداد پر خود صاحب جائداد هي قابض هو اُسکي طرف سے ٹهیکهدار کرایهدار کاقابض هونا کافي هی مگر اس صورت میں یهه لازم هی که صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکهتا هو جهاں اُسکي جائداد واقع هو *

اِسی قانون کي دفعه ۱۸ میں جو کسي گذشته طریقوں پر سیٹل منت کے کچھه اثر نهیں کرتي یهه حکم هی کہ جو شخص بذریعه جائداد کے سیٹل منت حاصل کرے اُسکي سیٹل منت جب تک قایم رهتي هی که وہ اُس پیرش سے دس میل کے فاصله کے اندر اندر رهي جس پیرش میں اُس کي جائداد هو اگر کوئي شخص اُس فاصله مذکور کے اندر نرهي اور اتفاقاً کسي اور پیرش کے ذمه اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وہ اُسي پیرش میں بهیجدیا جاوے گا جهاں نئي سکونت کرنے سے پہلے آباد تها اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منت حاصل کرلیا هوگا تو وهاں بهیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث هو وہ اُسوقت تک سیٹل منت حاصل نهیں کرسکتا جب تک که وہ اُس جائداد پر قابض نهوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چندہ کا ایک شخص پر سیٹل منت حاصل هونے کے لیئے چندہ مقرر هونا اور اُس سے اُسکا وصول هونا ضرور هی اگر ایک زمیندار پر چندہ مقرر هوتا هی، اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا هی تو کاشتکار مستحق سیٹل منت کا نهیں هوتا بذریعه کاشتکار کے چندہ وصول هونا کافي هی یهه کچهه ضرور نهیں که خود زمیندار هي اُسکو ادا کرے چندہ سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چندہ اور گرجا کا چندہ اور زمین کا محصول اور اور هر ایک محصول مراد هی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا هی اور قانون کي رو سے صفائي شهر کا چندہ اور چندہ سڑک اور کهڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منت حاصل نهیں هوتا *

پرورش زنا سے پیدا هوئي بچوں کي

ابهي هم بیان کرچکے هیں که ولدالزنا کي سیٹل منت سولہ برس کي عمر هونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منت حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سیٹل منت هوتي هی اور اُسکي ماں جب تک بے شوهر کئي یا بیوہ رهی تو سولہ برس کی عمر تک اور اگر لڑکي هو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمه هوتي هی *

اس قانون میں بعد منسوخ هونے اُن قوانین کے جنکي رو سے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچه کي پرورش کا خرچ ندینے کي وجهه سے مقید هوتا یا ماں سزا کے قابل هوتي یهه حکم هی که اگر کسي ایسے بچه کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکهتي هو اور وہ بچه محتاج خانه میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل هونے کے بعد جو سه ماهي کا اجلاس هو اُس اجلاس کے روبرو سربراہ کار یا محافظ یهه درخواست کرینگے که اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکر وہ اُس

بچہ کا باپ ٹہراویں جاري هو که جو کچهه اُس بچہ کي پرورش کا خرچ پیرش کے ذمه پڑا ادا کرے *

اور عدالتُ اُس شخص کو اطلاع کرنے سے چودہ دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیگي اگر بعد تحقیقات کے یہه ثابت هوگا که یهي شخص جسکو سربراہ کاروں نے اُس بچہ کا باپ قرار دیا تها حقیقت میں اُسکا باپ هی تو عدالت جیسا کچهه مناسب سمجهے گي اُسکي نسبت حکم دیگي *

لیکن یهه حکم جب تک قابل نفاذ نهوگا که حسب اطمینان عدالت کے اُس بچہکي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کي تصدیق اور گواهوں کي گواهي سے نهوئي هو اور یهه حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کي نسبت نافذ هوگا جسقدر اُس بچہ کي پرورش کے لیئے اصل میں درکار هوگا اور اُس بچہ کي ساتهه برس کي عمر هونے تک جاری رهیگا اور جو کچهه روپیه اُسکے باپ سے لیا جاویگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچهه ندیا جاویگا نه اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سربراہ کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجهے گي تو اُس بچہ کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکه اُس درخواست گذرنے سے چهه مهینے بیشتر اُسکي ولادت هو اور اگر اُسکي ولادت چهه مهینه پیشتر سے زیادہ کي هووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماهي کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمه کي جوابدهي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچہ کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا هی جو کچهه خرچ هوگا اگر اُسکي نسبت عدالت کچهه حکم ندیوے تو وہ سربراہ کاروں کي ذمه پڑیگا *

عدالت سربراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت غیر حاضري مدعاعلیه یا مدعاعلیه کے وکیل کي بهي تحقیقات کریگي سوائے اسبات کے که سربراہ کار یا محافظ مدعاعلیه کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بهي مجازهی که تحقیقات مزید کے لیئی اظهار گواهوں کے لیوے *

ایک هي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامه سے طلب کرسکتا هی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا هوجاوے که وہ روپوش هوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا هی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساهل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمه فیصل هونے تک تادیب خانه میں رکهه سکتا هی *

کسي ایسے بچہ کي پرورش کے خرچ کا ایک مهینے کا بقیه صرف ایک هي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا هی که اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اُجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بھیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تھا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد ہوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم ہو تو یہہ بات معلوم ہوتي ھی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ھی وہ نکال کر اُس پیرش کو بھیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنہوں نے قانوناً حاصل کي ہوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تھا نہ اب نکالا جاسکتا ھی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ھی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بھگتے ہوئے لوگ ایسے ھي سمجھے جاتے ھیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ ھی اور یہي لوگ ھمیشہ نکالے جانے کے قابل ھیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز ہوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کریگا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رھتے ھوں گو کیسي ھي تھوڑي اور کم ھو وہ نہیں خارج ھوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بھي ایسے ھیں کہ وہ اخراج کے مانع ھیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوھر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں ھوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رھنے والي ھونے کي وجہہ سے سیٹل منٹ نرکھتي ھو سوائے اسبات کے کہ وہ اپنے شوھر سے جدا رھتي ھو اور ایک بچہہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں ھوسکتا اور یہہ معلوم ھوتا ھی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باھمي کے جدا نہیں ھوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رھنے والے ھوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بھي خارج نہیں ھوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ ھی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید ھوتا ھی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے ھیں لیکن حکم نافذ ھونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال ھوتے ھیں اُسکي سیٹل منٹ کي نسبت اظہار لیا جاتا ھی اور اگر منصفوں کو گواھوں کي گواھي سے اسبات کا اطمینان ھوجاوے کہ اُس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا ھی حالانکہ اُسکي سیٹل منٹ قانوناً دوسرے مقام کي ھی تو اُسکے اُس مقام کے بھیجی جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ آسدن سے اکیس روز کے بعد خارج ھوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا ھی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کاروں خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بھیجا جاویگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بھیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بھي وہ خارج کرکے بھیجدیا جاویگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کي اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کي نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی خواہ مفلس کرے یا پیرش کے عہدہدار کریں یا کوئي ایسا شخص جو سمجھے کہ مجھے کچھہ نقصان ہوتا ہی لیکن اکثر پیرش کے عہدہدار ہي کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اکثر گرجے والوں یا سربراہکاروں کےدستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہیئیں اور سہ ماہي کے اجلاس میں جب کہ اپیل کي تحقیقات کیجاوے گي تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنھوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچھہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہماہي کے اجلاس ہي میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي میں بھیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالتشاہي میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کر سکتي ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کي اطلاع دیجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچھہ وجوہات رکھتے ہوں پیش کریں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کي سیٹلمنٹ مفلس رکھتا تھا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ میں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کي راے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کي غیرحاضري میں بھي اپیل کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے رُوسے غیر کواُبوں کے محتاج خانہ میں لانے کی ممانعت ھی خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ ھوگا اور گورنر پر پچاس روپیہ سے کم جرمانہ ھوگا اور گورنر کو کسی بالغ کی جسمانی سزا دینے یا کسی مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسی منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یھی سزا ھوگی اور اگر وہ یہہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چھہ مہینے کی قید کا سزاوار ھوگا اور اس قانون میں یہہ بھی تاکید ھی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان مین ھیں چھپواکر یا خوش خط لکھواکر محتاج خانہ کے کسی عام مقام میں آویزان کرادی جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ ھوگا *

محتاج خانہ کے سربراہ‌کاروں اور گورنروں اور عہدہ‌داروں کو قواعد کی پابندی نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بھی سزائیں دیجاتی ھیں اور ایسے لوگوں کو بھی جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابی کرین یا کمشنروں کی حقارت کریں سزا دیجاتی ھی یعنی پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کی سزا جو بدچلنی سمجھا جاتا ھی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ ھوتا ھی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب ھوتی ھیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کی طرح وصول کیجاتی ھیں یعنی دو منصف وصول کرتے ھیں اول کوئی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئی منصف اُس شخص کو جس سے کوئی رقم وصول کرنی ھی طلب کرتا ھی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکی جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے ھیں اور بعد صادر ھونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکھہ سکتے ھیں اور اگر کافی عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ مین تین مہینے کے واسطے قید کرسکتے ھیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسی ولدالزنا کے معاملہ کا کوئی حکم ھو اُسکا اپیل سہ‌ماھی کے اجلاس میں دائر ھوسکتا ھی *

گرجے کے افسر اور سربراہ‌کار دو منصفوں کی اتفاق راے سے چندہ کی شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

اور یهه بات ثابت کرنے کے لیئے که کسي دي رو رعايه کچهه نهين [illegible] هی کرجے کے افسر اور سربراهکار هر شخص کو جو دیکهنا [illegible] هو اپنے دستخطي چنده کي کتاب کو آتهه آنه فیس کے لیکر دیکهائینگے اور [illegible] ناموں کي نقل چار آنه فیس لیکر دینگے اور اگر وه ندیکهائیں یا نقل ندیں [illegible] روپیه جرمانه اُنپر کیا جاویگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود نهوں تو صرف سربراهکار هي تمام کاروبار [illegible] پیرش [illegible] تجویز چنده [illegible] متعلق هوں انجام دینگے *

گرجے کے افسر یا سربراهکار چنده کي شرح [illegible] کي [illegible] منقوله اور غیر منقوله ملکیت پر قایم کرنے کے مجاز نهیں جو ظاهر اور اُسي پیرش میں هو عام قاعده یهه هی که هر قسم کي مُلکیت جو پیرش میں واقع هو اور اُس سے سالانه منافع حاصل هوتا هو چنده لگانے کے قابل هوتي هی *

ایک خاص قانون کے ذریعه سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بهي چنده لیا جاتا هی جو ایک سال کے اندر ساتهه روپیه سے دو سو روپیه تک کرایه پر تین مهینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے هوں اور وه چنده کرایه دار کے اسباب تک سے وصول هوسکتا هی اور وه مالک کے کرایه میں سے مجرا لیگا *

اور چنده کي شرح سب پر ایک هي مناسبت سے قایم هوتي هی اور اس مناسبت کے لحاظ رکهنے کے واسطے سربراهکاروں پر لازم هوتا هی که گذشته جمع بندیوں یعني چنده کي کتابوں کے ذریعه سے شرح تجویز کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد هوگي تو منصف اُسکو خفیف اجلاس میں یهانتک که سه ماهي کے اجلاس میں درست اور درست کردیں مکانوں کي سالانه آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانه آمدني کي تین چوتهائي پر شرح چنده کي قایم کرني غیر مناسب نهیں *

بموجب دفعه ۹۲ ایکت ۶ و ۷ ولیم چهارم کے چنده کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یهه طریقه قایم کیا گیا که هر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول هوسکے مرمت اور بیمه وغیره کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي منهائي کے بعد جس سے وه جائداد کرایه وصول هونے کے قابل رهي جو کچهه باقي رهے اُسپر چنده لگایا جاوے مگر چنده لگانے کے جو اصول پهلے سے چلي آتی هیں اُن میں تبدیلي نهیں هوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تخمینه کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں هی *

جن لوگوں پر چنده لگایا جاوے وه اپنے چنده کي نقل مفت حاصل کرسکتے هیں *

پیرش کی چندہ کی جمعبندی کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب [illegible] کرسکینگے جو ہر قسمت یا ضلع کے لیئے [illegible] اور [illegible] اُسکی اٹھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل [illegible] میں ہو سکتا ہی بشرطیکہ اپیلانٹ بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست [illegible] اپیل کی گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت [illegible] داخل کرے [illegible] اپیل کی کراونگا اور جو کچھہ حکم ہوگا اُس سے [illegible] اور [illegible] ہو اجلاس سے ایک [illegible] پیشتر [illegible] اپنے اپیل کرنے ہی

[illegible] کی امداد کے لیئے اور [illegible] پر چندہ لگایا جاسکتا ہے جنمیں غربا کی پرورش کے لیئے کافی چندہ جمع نہوسکے *

ازروے قانون کے چندہ لگانے کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ھی *

نقشہ جمع بندي چندہ جو واسطے پرورش غربا مرتن متعلقہ ضلع سري کے پیرش کے ٣٠ مارچ سنہ ١٨٣٧ع میں بحساب فیصدي دو روپیہ آٹھہ آنہ کے مرتب کیا گیا

نمبر	[illegible] جسمیه [illegible] هو	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چندہ لگایا گیا	نام اور موقع	تخمیني وسعت	لگان یا کرایہ تخمیني	امدني قابل چندہ	شرح چندہ فیصدي دو روپیہ آٹھہ آنہ
١	*	جیمس اسمتھہ	جان گرین	اراضي اور مکانات	وائیٹ ایکزکھیت	چالیس ایکڑ	چھہ سو روپیہ	پانسو پچاس روپیہ	تیرہ روپیہ بارہ آنہ
٢	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویست سیٹریت یعني مغربي بازار	ایک رود	تین سو روپیہ	دوسو پچاس روپیہ	چھہ روپیہ چار آنہ
٣	پانچ آنہ جس میں عذر هی	جان پرآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پندرہ روپیہ	بارہ روپیہ آٹھہ آنہ	پانچ آنہ
وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ